مما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

سنہ ۱۳۶۰ھ

تبیین الغلطین

باہتمام کیسر داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

در مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مطبوع گردید

Acc No. 07695

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اچھی اچھی تعریفین اور صفتین اللہ تعالیٰ کو ثابت ہین جو پیدا کرنیوالا اور پالنے والا تمام خلق اور عالم کا ہے اور صلوٰۃ اور درود اُسکے پیغمبرون پر خصوصاً محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیا سرور اصفیا ہدایت کرنیوالے گمراہون کے بخشانیوالے گنہگارون کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُن کی اولاد اور یارون اور تمامی پرہیزگارون اور نیک کارون پر بعد حمد اور نعت کے لکھا جاتا ہے قرآن مجید کی آیتون اور رسول اللہ کی حدیثون اور مشائخون کے اچھے کلامون سے اور اس کتاب کا نام تنبیہ الغافلین ہے اور احوال اس کتاب کا یون ہے کہ پہلے کسی شخص نے اسکو چھبیس باب تھے فارسی سے ہندی زبان مین ترجمہ کیا تھا لیکن اکثر الفاظ اسکے بے محاورہ اور نادرست اور آیتین اور حدیثین غلط تھین حاجی سید عبداللہ صاحب نے اُسکی عبارت اور آیتین اور حدیثین صحیح کرکے بلکہ کچھ اور بھی اپنی طرف سے زیادہ کرکے عربی خط سے چوبیس ۲۴ باب مین چھپوایا تھا ان دنون عاصی پُرمعاصی سید محمد اور محمد طیب اور امین الدین اور محمد تقی خیرخواہان خلق اللہ نے جب دیکھا کہ لوگون کی خواہش اس کتاب کی طرف عربی خط کے سبب سے کم ہے اسواسطے ان عاصیون نے باعانت اور تصحیح جناب مولوی عبدالعزیز صاحب اور جناب مولوی امیرالدین صاحب کے اس کتاب کو کہ سبب ہدایت گمراہون اور باعث رہنمائی فاسقون کا ہے کچھ اور اپنی

طرف سے مسائل زیادہ کرکے پچیس باب اور خاتمے مین فارسی خط سے واسطے عوام کے چھپوایا یا اللہ تو مالک اور خاوند ہے دین اور دنیا کا اپنے تفضلات اور عنایات سے اس کتاب کے پڑھنے اور سننے والون کو دین محمدی کی سیدھی اور مضبوط راہ عنایت فرما اور فقیر ناچیز کو اتنی سعی کے سبب دنیا مین طمع اور حرص کے پھندے اور بری چال اور بدکارون کی صحبت سے بچا اور عاقبت مین اسکو باقیات صالحات ٹھہراکر وسیلہ گناہون کی بخشش اور نجات کا کر بفضلہ وکرمہ بحرمۃ سیدنا وشفیعنا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اب جاننا چاہیے کہ سب سے زیادہ مسلمانون کے حق مین ایمان کی دولت ہے جس شخص کا ایمان درست ہوا اور یقین کمال کو پہونچا اُس شخص کا ہر ایک کام دین اور دنیا کا ٹھیک ہوگیا اور اچھا بنا کیونکہ یہ بڑی نعمت ہے اور دونون جہان کی دولت پس سب لوگون کو چاہیے کہ راہ دین کی ایسی باتون مین جس سے دین اور ایمان قوت پکڑے اور خوب مضبوط ہوجاوے لگے رہین کہ آخرت مین اپنے خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کرین اور بڑے درجون کو پہونچین پھر جن باتون سے اللہ اور رسول کی راہ سے دور ہوجاوین بچتے رہین کہ شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ مین لیجاتا ہے اور نیک راہ سے بدراہ کرتا ہے جس سے انسان بعد موت کے عذاب الٰہی مین گرفتار ہوتا ہے اُسوقت سوائے حسرت اور افسوس کے کچھ کام نہین آتا ہے اس کتاب مین پچیس باب ہین اور خاتمہ پہلے باب مین ایمان کا بیان ہے دوسرے باب مین نبی کی سنت پر چلنے اور بدعت کو چھوڑنے کا بیان تیسرے باب مین علم کا بیان چوتھے باب مین دنیا کی دوستی کا بیان پانچوین باب مین قیامت کا بیان چھٹے باب مین دوزخ کا بیان ساتوین باب مین بہشت کا بیان آٹھوین باب مین مان اور باپ اور ہمسایہ کے حق کا بیان نوین باب مین سود کھانیوالون کا بیان دسوین باب مین زکوٰۃ کا بیان گیارہوین باب مین نشہ پینے والون کا بیان بارہوین باب مین نماز کی فضیلت کا بیان تیرھوین باب مین قرآن پڑھنے کی فضیلت کا بیان چودھوین باب مین ماہ رمضان المبارک کا بیان پندرھوین باب مین حج کا بیان سولھوین باب مین

جورو اور خاوند کے حق کا بیان سترھوین[۱۷] باب مین جھوٹ اور کذب کی برائی کا بیان اٹھارھوین[۱۸] باب مین غیبت اور سخن چینی کے عیب کا بیان اُنیسوین[۱۹] باب مین لوگونکے دکھانے کو جو نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین اُنکا بیان بیسوین[۲۰] باب مین غرور اور تکبر کا بیان اکیسوین[۲۱] باب مین خلق نیک اور غصہ کھانے کا بیان بائیسوین[۲۲] باب مین نیک لوگون کی باتون کا بیان تیئیسوین باب مین ابو شحمہ رضہ کا بیان چوبیسوین[۲۴] باب مین ماتم کرنیوالون کا بیان پچیسوین[۲۵] باب مین کلمات کفر کا بیان جن سے کہ آدمی کافر ہو جاتا ہی خاتمے مین متفرقات حدیثون کا بیان

پہلا باب ایمان کے بیان مین

ایمان شرع مین کہتے ہین قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو اُن چیزون کے اوپر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے اور بندون کو پہونچایا اور اُن کے لانے پر اُسکو خوب یقین آیا اور قبول کرنا خواہ اجمالاً ہو جیسا کہے کہ جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پاس سے لائے ہین حق ہے خواہ تفصیلاً یعنی جدا جدا ہر ایک حکم پر جو حضرت نے فرمایا یا جو لائے ایمان لاوے ایمان اجمالی مومن ہونے کو کفایت کرتا ہے لیکن درجہ ایمان تفصیلی کا کامل ہے اب جاننا چاہیے کہ ایمان حاصل ہونے کو صرف پیغمبر کو سچ جاننا اور حق پہچاننا بس نہین کرتا جبتک تصدیق کے مرتبہ کو جسے ٹھیک ماننا اور سچ جاننا دل سے کہتے ہین نہ پہونچے اور اُسپر دل قرار نہ پکڑے اور خاطر کو تسکین نہ ہووے پس حقیقت ایمان کی یہی تصدیق دل سے ہے اور اقرار کرنا زبان سے یہ اسواسطے ہے کہ جب اُسنے اقرار کیا تو شرعی احکام اُسپر جاری[۱] ہوئے پھر بعضی باتین ایسی ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے اُن باتون کے کرنے سے کافرون مین گنا جاتا ہے جیسا کہ بت کو سجدہ کرنا یا جنیو ڈالنا اور جو جو اس قسم کی باتین ہین اُن کا مون کا کرنے والا بھی شرع کے حکم سے کافر ہی لیکن عمل نیک ایمان کی حقیقت مین داخل نہین بلکہ اُس کے کمال کی شرط ہی ایمان بے عمل ناقص ہوتا ہی چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاویگا ایمان کی حد سے باہر نہین نکلا اور صورتیکہ وہ گناہ کو چھوٹا نہ جانے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ صغیرہ ہو اہلسنت و جماعت کا یہی مذہب ہے صحابہ اور اگلے علماء اسی

[۱] اور بعد ان اقرار کرنے کے بندون کو اُن باتون کے کرنے سے کافر نہین کہہ سکتے ہین جبکہ وہ اسکو حلال نہ سمجھے ہون۔

اعتقاد پر تھے فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام اُسپر جاری کرتے تھے اور مسلمانون کے مقبرون مین گاڑتے تھے اور بعضے صحابہؓ اور تابعینؒ وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔ اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یہان مراد ایمان کامل سے ہے اور محدثین اور محققین سے یون ہی نقل کرتے ہین اگرچہ بعضی عبارت ان کی ظاہر مین لوگون کو اُسکے خلاف پر وہم مین ڈالتی ہے خوارج گناہ کبیرہ بلکہ صغیرہ کے بھی کرنیوالے کو کافر کہتے ہین اور معتزلہ نہ کافر کہین نہ مومن دونون کے بیچ مین ایک مرتبہ ثابت کرتے ہین اور بعضی آیت اور حدیث کو جسکے ظاہر سے یہ بات پائی جاتی ہے دلیل کرتے ہین اور دوسری آیتون اور حدیثون مین جو اہلسنت کے مذہب کو ثابت کرتی ہین تاویل بیان کرتے ہین حقیقت مین آیتون اور حدیثون کی راہ وہی ہے جسکو پہلے اگلون نے جو دین کے زباندان اور شریعت کے مطلب رس اور انداز اور قرینون کے واقف کار تھے سمجھا تھا اگرچہ ظاہر مین اُسکے خلاف بوجھا جاوے یہ بڑا ایک قاعدہ مضبوط ہے دلیلون کے سمجھنے کو اور اُس کی مراد بوجھنے کو جسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچاوے وہی بچے تفصیل ایمان کی یہ ہے ایمان لاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود ہے اور سب چیزین اُسکے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی ہین اور اپنی پیدائش اور قائم رہنے مین اُسکی ذات کی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اکیلا ہے ذات مین اور صفات مین بھی اور افعال مین بھی کسی کو کسی کام مین اسکے ساتھ ساجھا نہین وجود اور حیات اُسکا اُنکے وجود اور حیات کے موافق نہین اور علم اسکا اُنکے علم کے مطابق نہین اور اُسکے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کو مخلوقات کے سمع اور بصر اور ارادہ اور قدرت اور کلام کیساتھ سوائے ہمنامی کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہین اللہ تعالیٰ کی ذات جس طور پر بے مانند ہے اُسی طور پر اُسکی صفتین اور کلام بھی بے مانند ہین مثلاً علم کی صفت اُسکی ایسی صفت قدیم ہے کہ جسکے سبب ازل اور ابد کے کامون کو اُسکی تھوڑی بہت اچھی بُری تمام حقیقت کو جسطرح جسوقت مین جسقدر موجود ہوگا ایک آن مین دریافت کرلیا ہے کہ زید فلانے وقت مین زندہ اور فلانے وقت مین مردہ ہے ایسا ہی کلام اُسکا ایک بسیط نرالا ہے اور بھید اُور رکھنے والا ہے کہ تمام کتابین جو نازل ہوئین اُسکی تفصیل ہین اور خلق اور تکوین ایک صفت ہے خاص اللہ تعالیٰ کی کہ جمیع ممکنات کو

کیا جوہر کیا عرض کیا بندون کے اختیاری کام سب کو اُسنے پیدا کیا ہی اور اسباب اور دلیلون کو اپنے فعل کا پردہ بنایا ہے بلکہ اپنے کامون کے ثابت ہونے کی دلیل ٹھہرائی ہی جیسا کہ عقلمند لوگ جمادات یعنی اُن پتھر وغیرہ کی چیزون کی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ لیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ حرکت اس چیز کے لائق نہین اُسکا کوئی حرکت دینے والا سوائے اُسکے ہی خصوصًا وہ ہوشیار جن کی آنکھین شرع کے سُرمے سے روشن ہوئی ہین بوجھتے ہین کہ ممکن یعنی ہونیوالا اپنے بنانے مین یا دوسرے کے خواہ وہ جوہر ہو خواہ عرض یعنی ذات ہو یا صفت مقدور نہین رکھتا ہان قدرے فرق جمادات یعنی بیجان چیزون کے حرکات اور افعال اختیاری مین ثابت ہی اور ایمان لانا اُسپر واجب ہے کہ حق تعالیٰ نے بندون کو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ کی اُسپر جاری ہے کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس کام کو پیدا کرتا ہے اُسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کاسب کہتے ہین یعنی حاصل کرنے والا اور بھلائی برائی ثواب عذاب اُسپر ٹھہراتے ہین جمادات اور حیوانات یعنی انسان کی حرکت مین فرق نہ سمجھنا کفر ہے خلاف شرع اور خلاف عقل اور سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا کرنیوالا جاننا بھی کفر ہے اسلئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدریہ کو اس اُمت کا مجوس فرمایا ہی اور اللہ تعالیٰ کسی چیز مین نہین بیٹھتا اور کوئی چیز اُسمین نہین بیٹھتی اور وہ سب چیزون پر محیط ہے یعنی گھیر رکھا ہے اپنی ذاتی گھیرے سے اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزون سے رکھتا ہے نہ وہ گھیرا اور نزدیکی اور ملاپ جو ہماری عقل مین آوے کہ وہ اُسکی جناب پاک کے لائق نہین اور جو کچھ کشف اور شہود سے یعنی کھلجانا اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے معلوم کرین وہ اُس سے پاک ہی ایمان غیب پر لانا چاہیئے اور جو کشف اور شہود سے سمجھا جائے وہ اُسکی تصویر اور نقل ہے اسپر خیال نہ رکھنا چاہیئے بلکہ اُسکو نیست جاننا چاہیئے یون ہی بزرگون نے فرمایا ہے ایمان لائے ہین ہم کہ اللہ تعالیٰ سب چیزون کو گھیر رہا ہے اور سب سے نزدیک ہے اور معنی گھیر رہنے اور نزدیک ہونے اور ساتھ ہونے کے ہم نہین سمجھتے ہین کہ کیونکر ہے اور ایسا ہی مطلب لفظ استوی کا ہے یعنی برابر ہونا اُس کا عرش پر اور سمانا اُس کا مومن کے دل مین اور اُترنا پچھلی رات کو پہلے آسمان پر کہ حدیثون اور کلام الٰہی مین آیا ہے اور ایسا ہی ہے مطلب لفظ ہاتھ اور منھ کا کہ

کلام الٰہی اُسپر دلالت کرتا ہے ان سب پر ایمان لانا چاہیئے اور ظاہر کے معنی ان لفظون کے نہ لیا چاہیئے اور اُس کی تحقیقات مین نہ پڑا چاہیئے بیان اس کی حقیقت کا اللہ تعالیٰ کے علم پر چھوڑا چاہیئے تاکہ جو غیر حق ہے وہ حق نہ سمجھا جاوے اور صفات اور افعال الٰہی مین آدمیون کو بلکہ فرشتون کو سوائے حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ حاصل نہین نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل یعنی بیان ٹھہرالینا محض نادانی ایک نزدیکی اور ملاپ اللہ تعالیٰ کی دوسری طرح پر ہے کہ پہلی طرح کیساتھ سوائے ہمنام ہونیکے کسی طرح کا میل نہین رکھتی ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندون کی قسمت مین ہے جیسے فرشتے اور انبیاؑ اور اولیاؒ پر عوام مومنین بھی اس طرح کی نزدیکی سے بے نصیب نہین مگر اس نزدیکی کے بیشمار درجے ہین نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہے اور کفر اور ایمان اور فرمانبرداری اور نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے ارادے اور تقدیر سے ہے لیکن اللہ تعالیٰ کفر اور گناہ کے کامون سے راضی نہین اور اُسکے واسطے اُس نے سزائین ٹھہرائی ہین اور فرمانبرداری اور ایمان کے عوض اچھے بدلے دینے کے وعدے کئے ہین ارادہ اور ہے اور رضا اور آور ہزارون طرح کی رحمت اور درود پیغمبرون علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جناب پر نثار ہے کہ اگر یہ لوگ نہ بھیجے جاتے تو ہدایت کی راہ کیسکو نہ معلوم ہوتی اور سچے علم اور نیک باتین آدمیون سے پوشیدہ رہ جاتین سب نبی برحق ہین اول سب کے حضرت آدم علیہ السلام ہین آخر اور افضل سب مین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور معراج اور سیر اُنکی مکے سے مسجد اقصیٰ اور وہان سے ساتوین آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک حق ہے اور آسمان کی کتابین جو نبیون پر اُتری ہین جیسے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن اور صحیفے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبرون پر نازل ہوئے ہین حق ہین سب نبیون پر اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے مگر گنتی اُن کی سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہین کیونکہ دلیل سے ثابت نہین ہوا اور سب نبی بڑے اور چھوٹے گناہون سے پاک ہین اور پیغمبرؐ کی باتین جو مضبوط دلیل سے معلوم ہوئی ہین سب پر یقین لانا چاہیئے اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ کے ہین پاک ہین گناہون سے نہ مرد ہین نہ عورت نہ کھاوین نہ پیوین وحی لاتے ہین

عرش کو اُٹھا رہے ہین اور جس کام پر مقرر ہین اُسکو انجام دیتے ہین اور پیغمبر اور فرشتے اگرچہ اور مخلوقات سے افضل اور مقرب ہین تو بھی دوسری خلقت کی طرح علم اور قدرت نہین رکھتے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے اُن کو علم اور قدرت دیا ہی اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر اور مسلمانون کیطرح ایمان رکھتے ہین اور اُس کے بھید دریافت کرنے سے عاجز اور اپنی طاقت کے موافق اُسکی بندگی وحقوق کے ادا کرنے مین توفیق الٰہی کے سبب شکر گذار رہتے ہین اللہ تعالیٰ کے خاص بندون کو اُس کی واجب صفتون مین شریک جاننا کفر ہے جیسا کہ دوسرے کافر پیغمبرون سے منکر ہوکر کافر ہوئے اسی طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتون کو اُس کی بیٹیان ٹھہراکر اور اُس سے کہ اُن مین غیب کی باتون کا علم جانتے تھے مشرک ہوے اور فرشتون اور نبیون کو اللہ تعالیٰ کی صفات مین اور دوسرون کو نبیون کی صفات مین شریک جانے اور عصمت کی صفت یعنی سب عیبون سے پاک ہونا سوائے انبیاء اور فرشتون کے دوسرون مین اعتقاد نہ کرے اور متابعت انبیاء کی ہر کام مین منظور رکھے اور جن باتون کی بابت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہی اُن پر ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتون سے منع فرمایا ہے اُن سے دور بھاگے اور کسی کے قول اور فعل کا جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول اور فعل سے ایک بال بھر فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خبر دی ہے کہ دو فرشتے منکر ونکیر قبر مین مردون سے سوال کرین گے اور کافرون کو اور بعضے مسلمان گناہگارون کو عذاب قبر کا ہوگا سچ ہے اور بعد موت کے زندہ ہونا قیامت کے دن اور صور یعنی نرسنگھے کا پہلی دفعہ پھونکا جانا سب کی موت کے واسطے اور آسمانون کا پھٹنا اور ستارون کا ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑون کا اڑنا اور دوسری دفعہ کے صور سے مردون کا قبرون سے زندہ نکلنا اور نئے سرے پھر تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہے اور حساب قیامت کا اور گواہی ہر ایک جسم کی اور تولا جانا عمل کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے بعضے بجلی کی طرح بعضے ہوا کی طرح بعضے چالاک گھوڑے کی طرح بعضے آہستہ آہستہ پار ہون گے اور بعضے دوزخ مین گر پڑین گے اور سفارش کرنی انبیا اور اولیا اور نیک لوگون کی

گنہگارون کے حق مین سچ ہے اور حوض کوثر سچ ہی پانی اُسکا دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھا اُسپر کونے دھرے ہین جتنے آسمان مین تارے جو کوئی اُسکا پانی پیے پھر کبھی پیاسا نہووے اور اللہ تعالی اگر چاہے بڑے بھاری گناہ کو بے توبہ بخشے اور چھوٹے گناہ پر عذاب کرے اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سے توبہ کرے اللہ تعالی کے وعدے کے موافق البتہ بخشا جاویگا اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ مین گرفتار رہینگے اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین ڈالے جاوینگے آخر تھوڑے یا بہت دنون مین البتہ دوزخ سے مخلصی پاکر بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ وہین رہینگے اور مسلمان بڑے گناہون سے کافر نہین ہوتا اور ایمان سے نکل نہین جاتا اور دوزخ کے عذاب جنکی خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہی اور قرآن مین موجود ہی جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیرین اور طوق اور بیڑی اور دہکتی آگ اور گرم پانی اور کیلا اور درخت اور سیندھ کا درخت اور کافر کے بدن کی موٹائی اور دھونن سچ ہی اور اسی طرح پر بہشت کی نعمتین کھانے پینے کی اور حور و قصور اور لباس اور پوشاک وغیرہ سچ ہی اور سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہے کہ مومنون کو بہشت مین بے پردہ اور بے جہت اور بمثال میسر آویگا اور ایمان کہتے ہین سچ جاننے کو دل سے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت حساب مین نہین آتا اور جانے کہ پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب سب نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کوئی قصور ہوا تو وہ توبہ کرکے پاک ہوا قرآن کی اکثر آیتین اور بہت سی حدیثین اُن کی تعریف مین گواہی دیتی ہین اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہی کہ وہ آپس مین محبت اور مروت رکھتے اور کافرون کے حق مین سخت تھے سو جو کوئی اُن کو آپس مین مخالف اور بے اُلفت سمجھے وہ قرآن کا منکر ہوا اور جو کوئی اُن سے عداوت اور بغض رکھے وہ قرآن کے حکم سے کافر بنا وہ امانت دار ہین وحی کے اور نگہبان ہین دین کے اور قوی کرنے والے ہین اسلام کے اور دور کرنے والے ہین کفر کے جو کوئی اُن سے منکر ہوا وہ قرآن اور سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا اور صحابہ کے اجماع اور پکی دلیلون سے ثابت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور اصحاب سے افضل ہین ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سب اصحابون نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اُنسے بیعت کی پھر اُن کے اشارے سے اُنکے

پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اُنکی فضیلت کے سبب اجماع کیا اور حضرت عمرؓ کے بعد تین دن تک آپسمین صحابہؓ نے مشورہ کر کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر خلیفہ کیا اور اُن سے بیعت کی اور بعد حضرت عثمانؓ کے سب اصحاب مہاجرین اور انصار نے جو مدینے مین موجود تھے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کیساتھ بیعت کی اور جس نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اُسنے خطا کی مگر بدگمانی اصحابؓ سے نہ رکھنا چاہیے اور اُنکے آپسمین کی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجانا چاہیے اور اُنمین سے ہر ایک کیساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آنا چاہیے اور اسیطرح کی اصحابؓ جو اصحاب کبار کے سوا قطعی بہشتی ہین اُن کو نیک جانے اور حضرات حسنینؓ اور اُنکی مان بی بی فاطمہؓ اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہن اور حضرت بیبیان اور بیٹیان حضرت کی تمین سب کو بہتر اور افضل دسرون سے یقین کرے اور اُنکی محبت دل سے رکھے اور دل سے اُنکی اولاد کیساتھ بہ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ایسے عمل کرنے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تابعداری سے علاقہ رکھتے ہین پھر جو کوئی برخلاف اُسکے کریگا اُسنے گویا حضرت سے عداوت کی اہل حق کے یہی عقائد ہین جو بیان مین آئے۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہٗ یَسْاَلُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْہَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِہَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَہَا وَاَنْ تَرٰی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَآءَ الشَّآءِ یَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا عُمَرُ

اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَتَاکُمْ یُعَلِّمُکُمْ دِیْنَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَاہُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَعَ اِخْتِلَافٍ وَفِیْہِ وَاِذَا رَاَیْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُکْمَ مُلُوْکَ الْاَرْضِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَرَاءَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ الْاٰیَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عمر خطاب کے بیٹے رضی ہوا اللہ اُنسے روایت کرتے ہین کہ اُسوقت ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک دن جب آیا ہمارے پاس ایک شخص جسکے نہایت سفید کپڑے ازبسکہ سیاہ بال تھے نہین معلوم ہوتا تھا اُسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اُسکو ہم مین سے کوئی یہانتک کہ بیٹھا روبرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر لگا دیا اپنے زانوؤن کو حضرت کے زانوؤن سے اور رکھے اپنے ہاتھ رانون پر اور کہا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے یعنی اسلام کی حقیقت بیان فرمایئے حضرتؐ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اُسپر کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمدؐ بھیجا ہوا اللہ کا ہے اور پڑھا کرتو نماز اور دیتا رہ زکوۃ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج کر اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو تجکو راہ روی کا یعنی زاد و راحلہ اور امن ہو راہ کا کہا اُس شخص نے کہ سچ کہا تونے پس تعجب کیا ہم نے اُس سے کہ پوچھتا ہے حضرت سے پھر سچ مان لیتا ہے اُس کو کہا اُس شخص نے بتلا تو مجکو ایمان کی حقیقت فرمایا حضرت نے یہ کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر اور اُسکی کتابون پر اور اُسکے رسولون پر اور پچھلے دن پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر اُسکی بھلائی اور برائی کیساتھ کہا اُس مرد نے سچ کہا تونے کہا بتا تو مجکو احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح پر کہ گویا دیکھتا ہے تو اسکو پھر اگر ایسا نہین ہے کہ دیکھتا ہے تو اسکو پس ایسا جان کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو کہا اُسنے کہ خبر دے تو مجکو قیامت کب ہوگی فرمایا کہ نہین ہے زیادہ واقف کار جس سے پوچھی گئی اُسکی خبر پوچھنے والے کی نسبت کہا بتلا تو مجکو اُس کی علامتین فرمایا قیامت کی نشانیان یہ ہین کہ جنے لونڈی اپنی مالکہ کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤن والون اور ننگے بدن والون مفلسون بکری چرانے والون کو بڑی بڑی عمارتین بناتے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہرا رہا مین دیر تک پھر فرمایا حضرتؐ نے مجکو آیا جانتا ہے تو اے عمرؓ کون تھا یہ پوچھنے والا کہا مین نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہین

لہ یعنی لوگ مدینون کے کنگال اور ننگے ہونگے پھر جب فتوحات ہونگی تو یہ لوگ بڑے بڑے مالدار ہونگے اور ایسا ہوگا کہ لونڈی اپنے مالک کو اور مالکہ اپنی لونڈی کے فرمانبردار ہونگے ۱۲

فرمایا تحقیق وہ جبرئیل تھا آیا تمھارے پاس کہ سکھاوے تم کو تمھارا دین روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اور روایت کیا اسی حدیث کو ابو ہریرہؓ نے کچھ اختلاف کے ساتھ اُن کی روایت مین یون ہی اور جب دیکھے تو ننگے پاؤن والون ننگے بدن والون بہرون گونگون کو زمین کے مالک علم قیامت کا داخل ہی پانچ چیزون مین کہ اُنکو کوئی نہین جانتا مگر اللہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت بیشک اللہ کہ اُسکے پاس ہی قیامت کا علم اور مینھ کے برسنے کا آیت کے آخر تک روایت کیا اس حدیث کو بخاری و مسلم نے[1] وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابو ہریرہؓ سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین سو بہتر اور اول ان مین کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا پڑھنا اور ادنی اور کمتر اُن کا دور کرنی تکلیف کی چیزین راہ سے مثلاً کانٹے گھاس پتھر نجاست کی چیزون کو راہ سے دفع کرنا اور شرم کرنا بُری اور ناکاری باتون سے یہ ایک بڑا شعبہ ہی ایمان کا ف جاننا چاہیے کہ ایمان کی شاخین اخلاص اور اعمال اور واجبات اور سنن اور مستحبات اور آداب کی رو سے بیشمار ہین کہ اُن کی حد کو سوائے شارع کے کوئی نہین جانتا شاید اصول حکمون کے اور قاعدے ایمان کے اس عدد تک پہونچے ہون اور بعضے یون کہتے ہین کہ ان عددون کے بیان سے تعین کچھ مراد نہین بلکہ کثرت مراد ہے کیونکہ ستر کا عدد محاورے کے رو سے کثرت پر دلالت کرتا ہی غرض ایمان کی شاخین باوجود اس کے کہ حد اُسکی شمار سے باہر ہی گھیر رکھا ہی اُنھون نے ایک اصل کو وہ کیا کہ کامل کرنا نفس کو اچھے اور نیک کامون سے جو اس جہان اور اُس جہان کے کام آوین اور یہ حاصل ہوتا ہے اللہ اور رسول کے احکام کے علم سے اور اُن کو ہمیشہ بجا لانے سے اور اعتقاد کی صحت سے جیسا کہ قرآن شریف مین اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنی جن لوگون نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر اُسی پر قائم رہے اور حدیث مین آیا ہے قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اُسپر قائم رہ اور بعضے علماؤن نے اُن شاخون کو بیان کیا ہے اسطرح پر کہ

[1] روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے ۱۲

ایمان لانا اللہ پر اور اُس کی صفتون پر اور یہ اعتقاد کرنا کہ جو سوائے اللہ اور اُس کی صفتون کے ہے سو حادث یعنی نئی چیز ہے قدیم نہین اور ایمان لانا خدا کے فرشتون پر اور اُس کی کتابون پر اور پیغمبرون پر اور اُس کی تقدیر پر نیک ہو وہ یا بد اور قیامت کے دن پر اسمین داخل ہے عذاب ہونا بدکارون کا اور آرام سے رہنا نیک کارون کا اور یہ کہ قیامت کے دن حساب ہوگا اور لوگونکے عمل ترازو مین تولے جائین گے اور اعمال نامہ نیکون کو داہنے ہاتھ مین اور بدون کو بائین ہاتھ مین دیا جائے گا اور پل صراط سے سب کو گذرنا ہوگا اور اللہ تعالی کا دیدار مومنون کو نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ڈالے جائینگے اور ہمیشہ وہان رہین گے کبھی باہر نہ آئینگے بہشتیونکو نعمت اور راحت ہمیشہ ملیگی اور دوزخیون کو سزا ہر طرح کے عذاب سے ہمیشہ ہوا کریگی اور یہ بھی شعبہ ایمان کا ہے اللہ تعالی سے محبت رکھنی اور اُسکے دوستون سے اور بغض رکھنا اُسکے دشمنون سے اور محبت رکھنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یعنی اُنکی تعظیم کرنی اور اُنپر درود بھیجنا اور اُنکے یارون سے دوستی رکھنی اور اُنکی آل اور اولاد کیساتھ محبت کرنی اور اُن کی سنتون کی پیروی کرنی یعنی اُن کے طریق پر چلنا اور اُسکو رواج دینا یہ سب رسول کی محبت مین داخل ہے غرض اللہ اور رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول کی متابعت ایک طرف ہو تو اللہ اور رسول کا جو محب ہے بے پروا اسکی رعایت کرے جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی سمجھے اُسکو عمل مین لاوے وہی تو سچا محب ہے اور جس نے یہ نہ کیا اور جسقدر اسکے احکام سے اُسنے چشم پوشی کی اُسیقدر اُسکے ایمان مین خلل پڑا اور دوستی کے دعوی مین جھوٹا ٹھہرا اور شعبہ ایمان کا یہ ہے کہ جو عمل کرے اللہ کی رضامندی کے واسطے کرے دوسرے کی طرف نگاہ نہ رکھے یا دکھانے کو نہ کرے خواہ وہ عمل ہاتھ کا بدن کا یا زبان کا یا دل کا یا اعتقاد کا ہو اور شعبہ ایمان کا ہے گناہ کے کامون مین خدا سے ڈرنا اور نیک کامون مین اُس سے اُمید رکھنی اور شعبہ ایمان کا ہے توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو جاوے تب ہی توبہ کرے اور شکر کرنا نعمت پر مثلاً اولاد ہے تو عقیقہ کرے اور نکاح کرے تو طعام ولیمہ کھلاوے اور ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو تو زکوۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے اور شعبہ ایمان کا ہے عہد کو وفا کرنا یعنی جو قول کرے اُسکو پورا کرے اور

مصیبت پر صبر کرنا اور گناہون سے دور بھاگنا اور تقدیر پر راضی رہنا اور اللہ پر توکل کرنا چھوٹون پر مہربانی کرنی بڑون کی حرمت کرنی تعظیم بجالانی بُری باتون سے بچنا جیسے طمع اور بخل اور کبر اور حسد اور عجب اور کینہ اور غضب وغیرہ اور شعبہ ایمان کا ہی کلمہ توحید پڑھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا اور علم دین سکھانا اور دعا مانگنی اور استغفار کرنا بیہودہ کامون سے بچنا جسم کو پاک رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے اور نماز پڑھنی فرض ہو یا نفل ہو شرمگاہ ڈھانکنی اور صدقہ دینا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا غلام و لونڈی کا اور سخاوت کرنی اور مہمانداری کرنی روزے رکھنا فرض ہون یا نفل اعتکاف کرنا شب قدر کو ڈھونڈھنا حج کرنا عمرہ لانا طواف بیت اللہ کرنا ہجرت کرنی کافرون کے ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق و فجور و بدعت رواج پاوے اور بچانا اپنے دین کو بد باتون سے اور اُسکی نذرین ادا کرنی گناہونکا کفارہ دینا نکاح کرکے حرام کاری سے بچنا حق ادا کرنا اہل و عیال کا مقدور کے موافق اور مان باپ کی تابعداری کرنی مگر اس مین کہ خلاف شرع نہو اور نیکی کرنی اُن کے ساتھ مال اور خدمت اور اچھی باتون سے اور تربیت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر اور سلوک کرنا ناتے دارون سے اور فرمانبرداری کرنی مسلمان سردار کی اگر خلاف شرع حکم نہ کرے اور لونڈی و غلام سے نرمی اور بیبیون مین برابری رکھنی اور جماعت کی متابعت کرنی اور مسلمانون مین صلح کرا دینا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے مار ڈالنا اور مدد کرنی نیکون کی اور نیک کامون مین دین کی اور حکم کرنا اچھے کامون کا اور باز رکھنا بُرے کامون سے اور سزا دینا بدکارون کو اور جہاد کرنا کافرون اور بدعتیون سے ہتھیار سے اور زبان سے اور ادا کرنی امانت اور پانچوان حصہ دینا غنیمت کا اور ادا کرنا قرض اور حق ہمسایہ کا اور معاملہ کرنا لوگون سے خوبیون کیساتھ اور جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال اچھی جگہ جیسے یتیمون مسکینون مستحقونکو دینا مسجد خانقاہ مدرسہ پل مہانسرائے وغیرہ کی عمارت مین لگانا مال کو بیجا خرچ نکرنا پکار کر السلام علیکم کہنا جواب سلام کا اور چھینکنے والے کا جو الحمد للہ کہے دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگون کے ایذا دینے سے اور ہٹا دینا راہ سے اُس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاوین اور دعوت قبول کرنی بشرطیکہ وہان کوئی بات خلاف شرع نہ ہو اور جنازے کی نماز پڑھنی اور اُس کے ساتھ جانا اور بیمار پُرسی کرنی اور ہر مہینے مین تین روزے رکھے۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ روایت کی انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایماندار نہین ہوتا کوئی تم مین کا یعنی مومن کامل نہین ہوتا جبتک وہ زیادہ دوست نہ رکھے مجکو اپنے باپ اور اپنے بیٹے سے اور سب لوگون سے ف محبت پیغمبر خدا کی یہی ہے کہ دین کے امور مین اور اُنکی سنت کی پیروی مین اُنکی رضامندی کو لحاظ رکھے اور اپنی ذات اور اہل وعیال اور مان باپ اور دولت اور حشمت پر (کہ دنیا مین محبوب چیزین یہی ہین) اُنکی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے مثلاً جان و مال سب کھوے پر اُن کا حق قائم رکھے ہاتھ سے نہ دے وَعَنْ عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ کہا عباس عبد المطلب کے بیٹے حضرتؐ کے چچا نے کہ فرمایا حضرت نے چکھا مزہ ایمان کا اُسنے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہونے پر اور خوش ہوا اسلام سے اپنا دین ہونے پر اور محمدؐ سے پیغمبر ہونے پر ف یہ تینون چیزین آدمی کے دل کی بیماری کو دفع کرتی ہین اور گناہ کی ناپاکی سے پاک کرکے بہشت کے رہنے کے لائق بناتی ہین بغیر ان تینون چیزون کے آدمی سخت مصیبت مین گرفتار ہوکر شیطان کا دوست بن کر دوزخ کے قابل ہوتا ہے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس خدا کی جس کے قبضہ قدرت مین زندگی محمدؐ کی ہے نہ سنا میرے احوال کو کسی ایک شخص نے اس اُمت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی ہو پھر مرگیا وہ ایمان نہ لاکر اُس دین کی طرف کہ مین بھیجا گیا ہون جدھر مرے گا وہ دوزخیون سے ف حضرتؐ آخر زمانہ کے نبی ہین بھیجے گئے ہین تمام جن وانس کی طرف اب جو کوئی اُن لوگون سے موسوی ہو خواہ عیسوی وغیرہ اُن پر

ایمان نہ لاکر مریگا بیشک وہ دوزخ مین پڑیگا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَاُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا فَلَہٗ اَجْرَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا ابوموسیٰ اشعری نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین جن کے لئے دوہرا ثواب ہے ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام پر اور ایمان لایا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دوسرا وہ بندہ جو دوسرے کی ملک مین ہو جب ادا کیا اُسنے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے مالک کا تیسرا وہ شخص کہ تھی نزدیک اُسکے ایک لونڈی صحبت کرتا تھا اُسکے ساتھ پھر آداب سکھائے اُسکو اچھے آداب اور تعلیم کی اُسکو نیک تعلیم بعد اُسکے اُسکو آزاد کرکے اپنے نکاح مین لایا سو اُس مرد کیلئے دوہرا ثواب ہے۔ ف ظاہر مین ایسا معلوم ہوتا ہو کہ عمل کے سبب سے دُہرا ثواب ملا لیکن حقیقت یون ہے کہ ایک عمل کے بدلے دُہرا ثواب ملیگا مثلاً ان تینون مین سے جو کوئی ایک روزہ رکھے گا دو روزہ کا ثواب پاویگا روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ اَوْفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ کہا عبادہ رضی اللہ عنہ صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور گرد اُنکے جماعت تھی اصحابؓ کی بیعت یعنی عہد کرو میرے ساتھ اسپر کہ شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسیکو یعنی بت پرستی نہ کرو اور اُسکی صفت خاص مین کسی کو نہ ملاؤ اور عبادت دکھانے کو نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل کرتے آتے تھے مفلسی کے ڈر سے

اور نہ کرو کسی پر بہتان کہ بنایا ہو اُسکو اپنے ہاتھ اور پاؤن سے یعنی اپنی ذات سے یا اپنے دل سے بدگمانی کرکے جھوٹ بناوے اور وہ آدمی ان باتون سے پاک ہو یا بیحیائی سے منہ پر عیب لگاوے اور نافرمانی نہ کرو مشہور کامون مین یعنی جسکا حکم شرع مین مشہور ہے سو جو کوئی وفا کریگا تم مین سے اس بیعت کو اُس کا اجر ہے اللہ پر یعنی اللہ ثواب دیگا اور جو کوئی پہونچا اُن مین سے کسی چیز کو یعنی عمل بد کیا سوائے شرک کے پس سزا پاویگا وہ دنیا مین تو وہ کفارہ ہے اُسکے واسطے یعنی معاف ہوتے ہین گناہ اور پاک ہوتا ہے وہ اور جسنے کیے وہ کام پھر چھپایا اُنکو اُسپر اللہ نے پس اُسکا حکم اللہ پر ہے چاہے بخشے چاہے سزا دے پھر بیعت کی ہم نے اُنسے اُن باتون پر روایت کی بخاری اور مسلم نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْھَبَ بِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ کہا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ باہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان کے دن یا عید فطر کو عیدگاہ کی طرف پھر آئے عورتون کی جماعت کے پاس اور فرمایا آپنے کہ اے گروہ عورتون کے خیرات کرو یعنی کچھ دو اللہ کی راہ مین کیونکہ مین آگاہ کیا گیا ہون کہ تم مین سے اکثر دوزخی ہونگی پوچھا عورتون نے اسکا کیا سبب ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ تم بہت کوسا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری کرتی ہو اپنے خاوندونکی یعنی وہ سو طرح بھلائی اور سلوک تم سے کرتا ہے اور ایک بات مین کچھ فرق آگیا اُن سب کو تم خاک مین ملاتی ہو نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور ناقص دین کو کہ کھو دیوے ہوشیار مرد کی عقل کو تم سے زیادہ پوچھا عورتون نے کیونکر ہماری عقل مین کمی اور دین مین نقص ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ کیا نہین ہے عورتون کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا اُنھون نے البتہ فرمایا پس یہ بات اُنکی عقل کی کمی کے سبب سے ہے فرمایا حضرت نے

کیا نہیں ہے کہ جب حیض ہوتا ہے عورت نماز روزے سے باز رہتی ہے کہا البتہ فرمایا سو یہی ہے اُنکے دین کا نقصان ف کو سنا اور پھٹکار کرنا بہت بُرا ہے اُسکے سبب سے آدمی گنہگار ہوتا ہے کسی کو نہ چاہیئے کہ کسی کو پھٹکار کرے یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہو جاوے کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہیں کہ کیا ہوگا اسیواسطے حکم ہے کہ جبتک آدمی کے خاتمے کا حال معلوم نہ ہو اُسپر لعنت نکرے اگر کریگا تو وہ اُس کے قابل نہیں تو وہ لعنت اُسی پر اُلٹ پڑیگی اگر کوئی کہے کہ عورتوں کی عقل اور دین کا نقصان خدا کی طرف سے ہے اُنکے کسب سے نہیں پھر اُنکا کیا قصور جواب اللہ نے اسی قصور کے سبب سے اُن کے درجے مرد کے درجے سے کم کئے اور یہی منظور تھا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو عبادت کی کمی کا ثواب بھی نہ ملیگا جیسا مردوں کو بیماری اور سفر کے عذر سے ملتا ہے کیونکہ مرد کی نیت میں ہے کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے روایت کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ کہا معاذ بن جبل نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بتلاؤ مجکو ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے بہشت میں اور باز رکھے مجکو دوزخ سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ بڑا سوال کیا اور بیشک یہ اسپر آسان ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان فرماوے وہ یہ کہ

عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور پڑھ نماز اور دے زکوۃ اور روزے رکھ
رمضان کے اور حج کر کعبے کا پھر فرمایا کیا بتلاؤن مین تجکو نیکی کے دروازے روزہ رکھنا ڈھال ہے یعنی
بُرے کامون کو روکتا ہی نفس کے کمزور ہونے سے اور خیرات کرنی ٹھنڈا کرتی ہی گناہ کی گرمی کو جیسا
بجھاتا ہی پانی آگ کو اور نماز پڑھنا آدمی کا آدھی رات کو ایسا ہی ہی پھر پڑھی آپنے یہ آیت تَتَجَافٰی
جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ آخر تک جسکے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالیٰ رات کے اُٹھنے والونکی تعریف
کرتا ہی کہ جو لوگ حق تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے اپنی راحت کو چھوڑتے ہین اور آرام کیوقت بسترون سے
اُٹھتے ہین اُنکے لئے نیک مقرر ہی ایسا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا پھر فرمایا حضرتؐ نے کیا نہ
بتلاؤن مین تجکو دین کے کام کا سر اور دین کے گھر کا ستون اور اونچائی اُسکے کوہان کی کہا معاذؓ نے ہان فرمایئے
یا رسول اللہ فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہی اور کھمبا دین کے گھر کا نماز ہی اور اونچائی اُسکے کوہان کی جہاد ہی یعنی
کافرون اور سرکشون کو مارنے سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہی پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز جس سے ان سب باتونکی درستی
ہو کہا مین نے فرمایئے یا رسول اللہ پس لی آپنے زبان اپنی اور اشارہ کیا اُس کی طرف اور کہا کہ اُس کو
سنبھالے رکھ مین نے پوچھا تعجب کر کے کہ یا رسول اللہ کیا ہم پکڑے جاوین گے اُن باتون کے
سبب جو زبان سے نکالتے ہین فرمایا روئے تجھ پر تیری مان اے معاذ نہین گراوین گی آدمیون
کو اوندھے منھ دوزخ مین یا ناک کے بل مگر کاٹنے والی زبانین اُن کی یعنی بیہودہ باتین احمدؒ
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِثْنَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ
شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کی جابر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ دو چیزون
کو واجب کرتی ہین پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ وہ دونون چیزین کیا ہین فرمایا آپنے
کہ جو کوئی مرے گا شریک کر کے اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا جہنم مین اور جو کوئی
موا اس حال مین کہ اُسنے شریک نہ کیا اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہوگا بہشت مین اب[1] یا آخر

[1] خواہ وہ بعد حساب ہی کے بہشت مین چلا جاوے یا بعد سزائے اعمال کے پھر بہشت مین جاوے ۱۲

سے روایت کی مسلم نے وعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ شَیْءٌ فَدَعْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ایمان کے ٹھیک ہونیکی کیا علامت ہی فرمایا اگر خوش کرے تجکو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجکو تیرا برا عمل تو تو مومن ہی سوال کیا اُس شخص نے یارسول اللہ برا کام کس کو کہتے ہین فرمایا آپنے جب کوئی چیز تیرے دل مین خلش ڈالے یعنی تجکو تردد ہو جاوے اور تیرے دل کو اُس کام سے مسرت نہو تو چھوڑ دے اسکو یعنی یہی نشانی ہی اُسکی کہ اُسمین برائی ہی ف دوسرے مقام مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس کام مین تو متردد ہو تو اپنے دل سے فتوی طلب کر اسکا مطلب یہ ہی کہ مومن متقی کا دل ایمان کے نور سے مثل آئینے کے ہوتا ہی جب کسی بات مین حکم قرآن اور حدیث اور اجماع اُمت کا پایا نہ جائے اور قول علما کا مختلف ہو تو مومن اپنے دل سے صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل مین لاوے مگر یہ حال ہر مسلمان کا نہین ہی وعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ مَّعَکَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ فَقُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِیْبُ الْکَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِیْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَۃُ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَھْجُرَ مَا کَرِہَ رَبُّکَ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُہٗ وَاُھْرِیْقَ دَمُہٗ قَالَ قُلْتُ اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کی عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہ آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (یعنی جب وہ مکے مین تھے) پھر پوچھا مین نے یارسول اللہ کون ہی تمھارے ساتھ اس کام مین یعنی تم سے موافق دین اسلام مین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد آزاد اور ایک بندہ یعنی اس کام مین میرا ساتھی ہے ابوبکر رض اور بلال رض اور بعضے کہتے ہین کہ حُر سے مُراد جمیع مرد آزاد اور عبد سے مراد جمیع بندے یعنی اس دین کے کام مین

دونون قسم کے لوگ میرے شریک ہونگے پوچھا مین نے اسلام کیا چیز ہی فرمایا خوبی اور نرمی کلام مین اور کھانا کھلانا آدمیون کو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونون وصف کامل ہین اسلام کے ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہی ایک دوسرونکی کہین اور صفتونکو بھی اسلام کے حق مین آپنے بیان کیا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جسوقت جسکے حق مین جو صفت مناسب جانے وہ کہدے کہ اُسپر اُسکو زیادہ لحاظ رہی اور اسمین کمال حاصل کرے جیسا کہ طبیب ہر شخص کے مرض کے موافق علاج بتلاتا ہی جس سے وہ جاتا رہی پوچھا مین نے کیا چیز ہی ایمان فرمایا صبر اور سماحت یعنی گناہ کے کامونمین صبر کرنا اور فرمانبرداری کے کامونمین جوانمردی کرنی کہا پوچھا مین نے کون سا کام اسلام مین افضل ہی کہ مسلمان کو چاہیے فرمایا ایسا کام کرنا کہ اُسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو اذیت نہ پہونچے کہا پوچھا مین نے کونسا کام ایمان کا بہتر ہی فرمایا نیک خلق یعنی اُس صفت پر عمل کرنا نفس کے توڑنے اور خلق کے نفع پہونچانے کو اور یہ بہت سخت ہی کہا پوچھا مین نے کون سی نماز افضل ہی یعنی نماز کے کنون مین کون سا رکن فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑے ہوکر قرآن پڑھنا کہا پوچھا مین نے کون ہجرت افضل ہی فرمایا کہ چھوڑدے تو اُس چیز کو کہ بُرا جانا جسکو تیرے پروردگار نے کہا پوچھا مین نے پس کونسا جہاد بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ کونچین کاٹی جاوین اُسکے گھوڑے کی اور خون بہایا جاوے اُسکا یعنی گھوڑا اور آپ دونون جہاد مین کام آوین کہ دنیا کے فائدون سے بے نصیب جاوے کہا پوچھا مین نے کون وقت افضل ہی فرمایا پچھلی رات کا پنج روایت کیا احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے وعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کی معاذ بن جبل نے کہ اُسنے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا یہ ہے کہ جس کو دوست رکھے تو اللہ کے واسطے دوست رکھے اور جسکو دشمن رکھے تو اللہ کے واسطے دشمن رکھے اور لگا رکھے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین پوچھا معاذ نے وہ کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا دوست رکھے تو آدمیون کے واسطے وہی جو دوست رکھے اپنے واسطے اور ناپسند رکھے تو اُنکے لیے جو ناپسند

رکھے اپنے لئے یعنی سب کا خیر خواہ رہے کسی کی بدخواہی نہ کرے روایت کی احمدؒ نے

پہلا باب فصل شرک اور کبیرہ گناہون کے بیان مین

تھوڑی حقیقت شرک اور کبیرہ گناہون کی یہان ایمان کے باب کے پیچھے مناسب ہوا کہ لکھی جاوے تو مسلمان ان باتون کو بُرا جانکر چھوڑ دین اور اپنے ایمان پر قائم رہین نہین تو خلل آجاویگا اور اُنکا ایمان جاتا رہیگا کبیرہ اسکو کہتے ہین کہ شرع مین جسکے واسطے حد مقرر ہوئی ہی یا اُسپر وعید واقع ہوئی قرآن شریف یا حدیث صحیح کی رو سے ممانعت ہوئی ہی دلیل قطعی سے یا حدیث مین کرنیوالے کو اُسکے کافر کہا ہے یا اُس کا فساد اور اُس کی بُرائی پہونچ جاوے اُن گناہون کے برابر جنکا شرع مین صاف حکم ہی جو اسکے سوائے ہی صغیرہ ہی اور صغیرہ اُس کو کہتے ہین کہ جسکو شرع مین منع کیا یا جو چیز شرع مین مقرر ہی اُسکے برخلاف ہو اور اُسکے کرنیسے دین مین جو طریقہ مقرر ہی اُٹھ جاوے اور کبیرہ کے درجون مین تفاوت ہی بعضا بعضے سے سخت تر ہی سترہ گناہ جو حدیث مین آئے ہین وہ یہ ہین چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہین ایک شرک اللہ کا اُسکی کئی صورتین ہین پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب ہونیمین دوسری عبادت مین تیسری مدد چاہنے مین چوتھی علم مین پانچوین قدرت مین چھٹی حکم چلانیمین ساتوین پیدایش مین آٹھوین پکارنے مین نوین قول مین دسوین نام رکھنے مین گیارہوین ذبح مین بارھوین نذر مین تیرھوین لوگون کے کامون کے سپرد کرنے مین دوسرا کبیرہ گناہ پرہٹ کرنیکی نیت کرنی تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پرواہونا اللہ کی پکڑسے اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہین پہلا جھوٹی گواہی دینی دوسرا زنا کی گالی دینی نیک مرد یا نیک عورت کو تیسرا جھوٹی قسم کھانی چوتھا جادو کرنا تین گناہ پیٹ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا شراب پینا دوسرا مال یتیم کا کھانا تیسرا سود لینا دو گناہ آگے پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا زنا دوسرا لواطت اور دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہین پہلا ناحق کسی کو مارڈالنا دوسرا چوری کرنا اور ایک گناہ پاؤن سے علاقہ رکھتا ہی بھاگنا کافرون سے لڑائی کرنیمین اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہی نافرمانی کرنی ماں باپ کی اور دُکھ دینا اُسکو سوائے اُنکے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہین۔ سچا جاننا کاہن یعنی نجومیون کو گالی دینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بدکہنا قرآن شریف کو

اور برا کہنا فرشتونکو اور انکار کرنا اُنسے اور جھٹلانا اُنسے اور منکر ہونا دین کی ضروری باتون سے اور ترک کرنا نماز کو اور زکوۃ اور روزہ اور حج کو اور پہلے پڑھ لینا نماز کو وقت سے اور پیچھے وقت سے پڑھنا بلا عذر شرعی اور لڑائی لڑنی مسلمانون سے ناحق اور جھوٹ باندھنا پیغمبر پر اور بدکہنا اصحاب پیغمبر کو اور اہل بیت پیغمبر کو اور گواہی جھوٹی بلا عذر اور رشوت لینی اور جھگڑا ڈالنا جورو اور خاوند مین اور چغلی کھانی سردار کے پاس اور مال لینا کسی کا ناحق خواہ قلیل ہو خواہ زیادہ اور رمضان کا روزہ توڑنا بلا عذر اور اپنا ئیت کے رشتے کو توڑنا چوری کرنی تول مین باز رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے بھلا دینا قرآن پڑھنے اور یاد کرنیکے بعد جلا کے مارنا جاندار کا آگ سے نافرمانی کرنی عورت کو خاوند کے حق مین جھٹائی عالمونکی سور کا گوشت کھانا نشے کی چیز کھانی یا پینی نکاح کرنا محارم سے یعنی جو مرد اور عورت شرع کے حکم سے حرام ہین جوا کھیلنا ہجرت نہ کرنی کفار کے ملک سے دوستی اور خیر خواہی کرنی کافرون کی بدکہنا ماں باپ کو جھوڑ بیٹھنا جہاد کا باوجود اس کے کہ کافرون کا غلبہ ہو اور اپنے تئین قدرت ہو لوٹ کے مال مین چوری کرنی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهٗ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ ٹھہرائے تو اللہ کے واسطے اُسکا مانند حالانکہ اُسی نے پیدا کیا ہے تجکو پوچھا اُسنے پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ کھاتا ہے وہ تیرے ساتھ پوچھا پھر کون گناہ فرمایا یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے پس بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان حکمون کے سچ کرنے کو اور جو لوگ نہین پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے معبودون کو اور نہین قتل کرتے ہین اُس کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہین آیت کے آخر تک ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی مین مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہے اور یہ قیدین جو لگائی ہین سو اُن چیزون کی زیادہ برائی اور سختی ظاہر

کرنی منظور تھی یا سائل کے احوال کو لحاظ کرکے یون فرمایا کہ اُس کو فائدہ بخشے بخاریؒ اور مسلم نے روایت
کی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ
الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دور رہو سات خصلتون ہلاک کرنیوالیون سے پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا چیزین ہین
وہ فرمایا شرک کرنا اللہ سے اور جادو کرنا اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق
پر اور کھانا سود کا اور چکھنا یتیم کے مال کا اور پیٹھ دینا لڑائی کے دن کافرون سے اور تہمت لگانی زنا کی
نیک ذات مسلمان عورتون کو جو واقف نہین ایسے کام سے ف جادو سکھانا بھی جادو کرنے کے برابر ہی بعضے
کہتے ہین کہ سیکھنا جائز ہی دفع شر کی نیت سے اور خیالی نے شرح عقائد کے حاشیے مین لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہے
باتفاق صحابیون کے ایک جماعت نے جادوگر کو قتل کا حکم کیا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث ہووے کفر کا تو
مار ڈالنا چاہیئے کرنیوالے کو اگر توبہ کرے اور فال دیکھکر غیب کی بات کہنی اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا اور پوچھنا
فال کھولنے والے اور نجومی اور رمال اور شعبدہ باز سے اور یہ علم سکھانے اور ان علمون سے کمائی کھانی سب
حرام ہی مسلمان کو ہرگز نہ کرنا چاہیئے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہین اور سب اُسکی تقدیر سے ہے پر مومن کو لازم ہی
کہ ہر چیز مین تاثیر پیدا کرنیوالا اللہ تعالیٰ کو جانے اور کام کا علاقہ اسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ
مُؤْمِنٌ وَّلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا یَغُلُّ اَحَدُكُمْ
حِیْنَ یَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاكُمْ اِیَّاكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ
اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا وَّ لَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زنا نہین کرتا ہے کوئی زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور چوری نہین کرتا ہے کوئی چور جب چوری کرتا ہے اور وہ مومن ہے اور شراب نہین پیتا ہے کوئی شرابی جب وہ شراب پیتا ہی اور وہ مومن ہی اور لوٹتا نہین کوئی لوٹنے والا کہ اٹھاوین لوگ اپنی نگاہون کو اُسکی طرف جب لوٹتا ہی اور وہ مومن ہی اور چوری نہین کرتا ہے لوٹ کے مال سے تم مین کا کوئی جب کرتا ہی اور وہ مومن ہی سو دور رکھو دور رکھو اپنے تئین ان گناہون سے بخاری اور مسلم نے نقل کیا اور ابن عباسؓ کی روایت مین یہ عبارت بھی آئی ہی اور نہین مارڈالتا کوئی جب مارڈالتا ہی اور وہ مومن ہی پوچھا عکرمہؓ نے ابن عباسؓ کو کیونکر علیحدہ کیا جاتا ہی اس شخص کا ایمان کہا اسطرح اور ڈالدیا ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین پھر نکالا اُن کو پس اگر توبہ کیا پھر پلٹا اُسکی طرف اسطرح پر اور ڈالین انگلیان ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین اور کہا ابو عبداللہ نے (یہ بخاری کی کنیت ہی) نہین رہتا ہی وہ شخص مومن کامل اور نہین باقی رہتا ہی اُسکے واسطے ایمان کا نور اور یہی مذہب ہے سنت و جماعت کا

وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ لَہٗ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیًّا اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ لَکَانَ لَہٗ اَرْبَعُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنٰتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ لَا تَسْرِقُوْا وَ لَا تَزْنُوْا وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَ لَا تَسْحَرُوْا وَ لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَ لَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّ لَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَ رِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَّ اِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ یَّقْتُلَنَا الْیَھُوْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ روایت ہے صفوان عسال کے بیٹے سے کہ کہا ایک یہودی نے اپنے یار سے لیچل مجکو اُس نبی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس۔

جواب دیا اُس کو اُس کے یار نے مت کہہ اُس کو نبی اسواسطے کہ اگر وہ سُنے تیرے اس کلمے کو بیشک ہو جاوین اُسکی چار آنکھین یعنی خوش ہو جاوے یا اُمیدوار ہو کہ ہم اُس سے ہدایت پاوین گے پھر آئے وہ دونون رسول اللہ کے پاس اور پوچھا اُنھون نے نو علامتون سے جو مشہور و ظاہر تھین سو بتلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک مت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور قتل مت کرو کسی کو کہ اللہ نے جسکو حرام کیا ہے مگر حق پر اور مت پہونچاؤ کسی پاک (بیگناہ) کو حاکم پاس اسلئے کہ وہ مار ڈالے اُسکو اور مت کرو جادو اور مت کھاؤ سود اور مت دو گالی زنا کی نیک عورت کو اور پیٹھ مت دو بھاگنے کو لڑائی کے دن اور لازم ہے تم پر جو یہود ہو کہ بیجا کام مت کرو ہفتے کے دن کہا صفوان نے کہ چوم لیا اُن دونون نے ہاتھون اور پاؤن کو حضرت کے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تو نبی ہے فرمایا حضرت نے پھر کون سی چیز ہے کہ وہ باز رکھتی ہے تمکو میری متابعت سے کہا اُن دونون نے کہ دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس بات کی کہ ہمیشہ ہو اگر دا اسکی اولاد سے نبی اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم مان لین تمھارا حکم تو مار ڈالین گے ہمکو یہود روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یہ کہنا یہودیون کا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایسی دعا کی ہے محض افترا اور جھوٹ ہے یہ کیونکر عقل مین آوے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے توریت اور زبور مین پڑھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے اُنکا دین سب دینون کو باطل کریگا پھر ایسی دعا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہود قائل تھے کہ حضرت عرب کے نبی ہین اسی پر حضرت کو نبی الامیین کہتے تھے سو وہ اپنی اس بات پر ملزم ٹھہرتے ہین کیونکہ سنمیہ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینی ہرگز مناسب نہین اسطرح کہ حضرت نے دعوی کیا ہے کہ مین تمام لوگون پر بھیجا گیا ہون تو اُنکو لازم ہے کہ اُسکو سچ جانین اور اُسپر ایمان لاوین وعن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعشر کلمات قال لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولا تترکن صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلوۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منہ ذمۃ اللہ ولا تشربن خمرا فانہ راس کل فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان بالمعصیۃ حل سخط اللہ

وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ
وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ مَّالِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت
ہی معاذ سے کہا کہ نصیحت کی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتون کی فرمایا شریک نہ کیجیو اللہ
کے ساتھ کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور نافرمانی نہ کر اپنے مان باپ کی اور دکھ نہ دے
اُنکو اگرچہ وہ کہین کہ جدا ہو جا تو اپنے قبیلے سے اور اپنے مال سے اور ترک نہ کر فرض نماز کو جان بوجھ کر کیونکہ جو کوئی
ترک کرتا ہی نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اس سے عہد اللہ کا اور ہرگز نہ پی شراب کیونکہ پینا
شراب کا سر ہے سب گناہون کا اور دور رکھ اپنے تئین گناہ سے پس بیشک گناہ کرنیسے اُترتا ہے غضب
اللہ کا اور بچا رکھ آپکو بھاگنے سے کافرون کی لڑائی مین اگرچہ مارے جاوین لوگ اور جب پہونچ جاوے آدمیونکو
موت اور تو اُسمین ہو تو ٹھہرا رہ وہان اور زیادہ دے اپنے اہل و عیال کو حق واجبی پر اور نہ اُٹھالے اپنی لاٹھی اُنپر
سے ادب کیلئے اور ڈرا ان کو اللہ کے حکمون سے کہا احمد[1] نے وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَهْدِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْکُفْرُ وَالْاِیْمَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت
ہی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (جو صاحب سر ہین پیغمبر خدا کے اور وہ جانتے تھے منافقونکو) کہا اُنھون نے کہ نفاق
پیغمبر خدا کے وقت مین تھا اب یعنی ہمارے وقت مین نہین ہی مگر کفر اور ایمان ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
مین لوگ تین قسم کے تھے مومن کافر منافق اور منافقون کا حکم اُس زمانے مین یہ تھا کہ اُن کو مسلمان کہتے
تھے کچھ روک ٹوک نہ تھی اور یہی اُسوقت مصلحت جانتے تھے اب وہ حکم نرہا اگر کسی پر ثابت ہو کہ وہ ظاہر مین
مسلمان ہی اور چھپا کر کفر کے کام کرتا ہی تو اسکو قتل کرنا چاہیے کفر کے حکم اُسپر جاری ہونگے نقل کیا بخاری
نے اور اسیطرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور علم دین سیکھکر اُسپر عمل نہ کرنا مسجد کو خراب کرنا بے طہارت نماز پڑھنی
کٹنا پاکر منافقون اور بدعتیون کی بخوف فتنہ تعظیم اور توقیر و خوشامد کرنی بغیر علم فتوی دینا بدون
مہارت طبابت کرنی عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی صورت بننا عورت کو عورت سے
مساحقہ کرنا یعنی چپٹی لڑانی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا چھاتی کوٹنی قبرونکی تعظیم کیلئے روشنی کرنی
کافرونکے رسومات بجالانے نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا سنت نبی کو سبک یا سہل جاننا داڑھی منڈانی

[1] یعنی روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند مین ۱۲

بیوہ عورت کو نکاح ثانی سے باز رکھنا برادری اور قومیت کے ننگ و عار سے

فصل تقدیر کے بیان مین

اب تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب تھوڑا بیان ہوتا ہی مسلمانون کو لازم ہی کہ ایمان لاوین اسپر جو کچھ جہان مین ہوتا ہی نیکی یا بدی لوگون کے عمل سے خواہ اور کچھ سب اللہ کی تقدیر سے ہی اور حق تعالیٰ نے موجودات کو ازل مین تقدیر کیا اور سب اسکے مخلوق ہین باوجود اسکے بندون کو اُن کے کام مین ایک اختیار ہے جسپر ثواب اور عذاب ملتا ہے اور اس مسئلے کا بیان مفصل علم کلام کی کتابون مین لکھا ہے یہان جس قدر کہنا چاہیئے یہ ہی کہ بلاشبہہ آدمی کی ذات مین ایک صفت رکھی ہے جس کو اختیار کہتے ہین کہ جان بوجھکر اپنے شوق کی خواہش کو یا کراہت طبیعت کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے پر ایک جانب کو غالب کرتا ہی برخلاف اُسکے جیسے تھرتھری کا مرض ہو کہ اسمین اپنا کچھ اختیار نہین پس اس تقدیر سے جبریہ کا مذہب جو کہتے ہین کہ آدمی کی حرکتین مثل پتھر کی حرکات کے ہین باطل ہوا اور یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سب چیزین ازل مین مقدر ہو چکی ہین اور اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے سے پیدا ہوتی ہین پس اس تقدیر سے قدریہ کا مذہب بھی جو کہتے ہین کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنے والا ہے اور وہ اپنے کام مین مستقل ہی جاتا رہا پس حقیقت حال جبر اور قدر کے درمیان ہی چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہی لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ حقیقت مین اللہ تعالیٰ نے چیزون کے پیدا کرنے مین اسباب اور شرائط موافق جاری ہونے عادت کے پیدا کئے ہین جیسا آگ جلانے کو اور گرم کرنے کو اور پانی تر کرنے کو اور ڈبانے کو اور کھانا آسودہ ہونے کے اور تلوار کاٹنے کو یہ سب اُسی کی پیدائش سے ہی لیکن ان اسبابونکے وسیلے سے اور اگر چاہے بے وسیلے اور بے سبب بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود سبب کے بھی پیدا نہ کرے آدمی مین قصد اور اختیار اُس کا سبب بڑا ہے کہ حق تعالیٰ اس سبب سے افعالون کو اُس کے پیدا کرتا ہی اور پیدا کرنیوالا سب کا وہی ہی اسباب اور مسببات اور شرائط اور مشروطات کا پیدا ہونا یہ سب اُسکی قضا و قدر کے احاطہ مین ہے کچھ اُس سے

باہر نہین امر و نہی اُسکی ربوبیت اور بندون کی عبودیت کی رو سے ہی ثواب اور عذاب یہ تصرف ہے
اپنی ملکیت مین ۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ہ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ہ
اور کہتے ہین کہ یہ ایک بھید ہی کہ انبیا اور اولیا کو اسپر مطلع نہین کیا اور یہ بھید سوائے دار جنت کے کہین
ظاہر نہوگا وہان کھل جائیگا کہ وہ مقام ظاہر ہونے کا ہی اور ظاہر ہی کہ سرور انبیا اور خلاصۂ اولیاءؒ
یعنی ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلوات اللہ علیہ اس حکم سے الگ ہونگے کیونکہ تمام علم پہلونکا اور پچھلونکا
اُنکو دیا گیا ہی کہ بالکل چیزون کی حقیقت اُن پر روشن ہوئی واللہ اعلم عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِکُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ
اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ اِلَیْہِ
مَلَکًا بِاَرْبَعِ کَلِمٰتٍ فَیَکْتُبُ عَمَلَہٗ وَاَجَلَہٗ وَرِزْقَہٗ شَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْہِ الرُّوْحُ فَوَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ
غَیْرُہٗ اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ
عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُھَا وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ
حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ
الْجَنَّۃِ فَیَدْخُلُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہا کہ حدیث فرمائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہی ہین سچے سچے کئے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تم سے جمع
کی گئی ہے اُسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن بصورت نطفے کے پھر ہوتا ہی علقہ اتنی مدت مین پھر ہوتا ہی
مضغہ اتنی مدت تک پھر بھیجتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکی طرف فرشتہ چار باتونکے ساتھ پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل کو
بندے کے کہ کیا کیا کام کریگا اور اُسکی عمر کو کہ کتنی مدت جئے گا اور اُسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزین کھائے
پیے گا اور وہ بدبخت ہی یا نیک بخت پس پیچھے پھونکتا ہی اُسمین روح پس قسم ہی اُس خدا کی جس کے برابر
کوئی نہین تحقیق تم مین سے ایک عمل کرتا ہی بہشتیون کے یہانتک کہ رہ جاتا ہی درمیان اُس کے اور بہشت
کے ایک بالشت کا فرق پس سبقت لے جاتی ہے اُسپر کتاب یعنی اُس کی سرنوشت سو عمل کرنے
لگتا ہے ہی دوزخیون کے عمل پھر داخل ہو جاتا ہی دوزخ مین اور تحقیق تم مین کوئی کرتا ہی عمل دوزخیونکے

عمل یہان تک کہ رہ جاتا ہی اُسکے اور دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا فرق پھر پکڑ لیتی ہی اُسکو
کتاب یعنی اُسکی قسمت کا لکھا پھر عمل کرنے لگتا ہی بہشتیونکے عمل پس داخل ہو جاتا ہی بہشت مین
ف اس حدیث سی یہ بات معلوم ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ کسی چیز کو ایک دم مین پیدا کری مگر درجہ بدرجہ
کے بڑھانے مین بڑی حکمت ہی کہ وہ ایک دفعہ کے پیدا کرنیمین نہین ہوتی اور بندونکو بھی گویا تعلیم ہو گئی
کہ کوئی کام جلدی کا خوب نہین بآہستگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہونچے خواہ مرتبے دنیا کے ہون خواہ دین کے اور معلوم
ہوا کہ نجات خاتمہ پر موقوف ہی اور عذاب بھی اگرچہ رحم اور کرم سے اللہ تعالیٰ کے نیک کارون کا بُرا ہو جانا بہت کم
ہے اور بدکارون کا نیک ہو جانا بہت زیادہ بعضے اس حدیث سے اپنے عمل مین سستی کرتے ہین یہ سمجھکر کہ اگر ہم
سعید ہین تو خاتمہ ہمارا بخیر ہوگا اور اگر شقی ہین تو سعی اور عبادت کچھ کام نہ آئیگی چنانچہ اصحابونؓ نے بھی یہ سمجھا تھا
حضرت نے اُنکو فرمایا کہ عمل کئے جاؤ ہر شخص کو اُسکے کام کی توفیق دی گئی ہی اور قضا و قدر کی بات سُنکر عمل
کا انکار کرنا نہ چاہیئے علاوہ اسکے تمکو ظاہر شریعت کے احکام بھلے اور بُرے معلوم ہو چکے پس اب اُن پر لحاظ
کرکے عمل کرو کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو امر و نہی کا فرمانا اور پیغمبرون کا بھیجنا بے فائدہ ٹھہرے یہ بھید بہت
مشکل ہی کسی کی عقل وہان نہین پہونچ سکتی بندے کو فرمانبرداری چاہیئے۔ باقی اللہ تعالیٰ
مالک ہی جو چاہے کرے اپنی ملک مین جسطرح چاہے تصرف کری چاہے جہان لیجاوے اور کہتے ہین کہ اسمین
ترغیب ہمیشگی کی ہے عبادت پر اور بچے رہنا گناہون سے اس دہشت کے سبب کہ شاید یہی دم دم
آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جائے اور یہ بات اچھی ہے برخلاف اُن کے جو تقدیر کا حال سُن کر عمل سے
دست بردار ہوتے یا اُس مین سُستی کرتے ہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے سچ ہے یہ کہ بندہ عمل کرتا ہے اب دوزخیون کے اور حالانکہ وہ بموجب حکم ازل کے بہشتیون
سے ہے اور عمل کرتا ہی اب بہشتیونکے اور حالانکہ وہ حقیقت مین دوزخیون سے ہی نہین اعتبار عملون کا
مگر خاتمے پر یعنی جس عمل پر خاتمہ ہوا اُسی کا اعتبار ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے روایت ہی بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہا اُنھون نے کہ بلائے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انصار کی لڑکی کے جنازے پر کہ نماز
پڑھین پس کہا مین نے یا رسول اللہ خوشا حال اس لڑکی کا یہ چڑیا ہی بہشت کی چڑیون سے اُس نے کچھ

بُرائی نہین کی اور نہین پہونچی اُسکو پھر فرمایا حضرت نے واقعی ہی جو تو کہتی ہی سوائے اُس کے یعنی ٹھیک حکم اُسپر نہین ہو سکتا کیونکہ وہ بہ اسکی یہ ہی اے عائشہؓ سچ ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو واسطے بہشت کے پیدا کیا اُنکو اُسکے لئے جس حال مین کہ وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے اور پیدا کیا دوزخ کیلئے ایک گروہ کو کہ پیدا کیا اُن کو اُنکے واسطے جس حال مین کہ وہ اپنے باپون کی پیٹھ مین تھے نقل کیا مسلم نے اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ مین جانا بُرائی اور نیکی پر موقوف نہین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہی اگرچہ کسی نے بدی نہین کی لیکن اگر وہ دوزخی ہے ازلی تو دوزخ مین جاوے گا اور کسی نے نیکی نہین کی اگر وہ بہشتی ہے ازلی تو بہشت مین جاوے گا غرض کسی کے حق مین ٹھیک حکم نہین ہو سکتا مگر اہل دین کے اجماع سے یون معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانون کے لڑکے بہشت مین جاوین گے اور کافرون کے لڑکون کے واسطے تین قول ہین پہلا یہ کہ دوزخ مین ڈالے جاوینگے کیونکہ ماں باپ کے شامل عضو ہین دوسرا یہ کہ توقف ہی تیسرا یہ کہ بہشت مین رہین گے بہشتیون کے خدمتگار ہو کر روی عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَھْلِ السَّعَادَۃِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ فَسَیُیَسَّرُ لِعَمَلِ اَھْلِ الشَّقَاوَۃِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین کوئی تم مین کا ایسا کہ نہین لکھا گیا گھر اُس کا دوزخ مین اور گھر اُس کا جنت مین یعنی ہر ایک کیواسطے جگہ بہشت یا دوزخ مین لکھی گئی ہے عرض کیا صحابہ نے پس کیا ہم اعتماد نہ کرین اپنی کتاب پر اور ترک نہ کرین اپنے عمل یعنی جب عمل کے پہلے جگہ مقرر ہو چکی تو عمل کا کیا فائدہ فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو ہر کسی کو توفیق دی گئی ہے اُس چیز کی جس کے واسطے وہ چیز پیدا کی گئی ہے مگر جو نیک بختون سے ہی

پس توفیق دی گئی ہے اُسکو نیک بختون کے عمل کی اور جو بدبختون سے ہی توفیق پائی ہے اُس نے بدبختون کے کام کی پھر پڑھا آپنے اس آیت کو سو جس نے دیا یعنی جو حق اُس پر مال کا یا عبادت کا تھا اُس کو ادا کیا اور سچ جانا بھلی بات کو یعنی کلمۂ توحید کو یا دین اسلام کو یا کلام اللہ کو سہج سہج پہونچا دین گے ہم اُسکو آسانی مین یعنی ایسے عمل اُس سے کروا دینگے جس سے اُسکو بہشت ملے اور جس نے نہ دیا یعنی مال یا عبادت بجا نہ لایا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو سہج سہج پہونچا دین گے ہم اُس کو سختی مین یعنی اچھے کامون سے منھ موڑا اور دنیا کی لذتون پر بھول کر کلمۂ توحید یا اسلام یا قرآن شریف سے منکر ہوا توفیق دین گے ہم اُسکو بُرے عملون کی جس سے وہ دوزخ مین پڑے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پہلے مقرر ہونا ان کامون کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر مین عمل کے ترک کرنے کا باعث نہین ہے کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رو سے کرنے اور نہ کرنے کا حکم جاری کیا بندون کو بندے ہونے کے سبب اُس کا قبول کرنا لازم ہوا اور عمل کو نشانی مقرر کی ہی بدبختی اور نیک بختی کی اور یہ بھی اُسکی تقدیر مین داخل ہی پھر جس کی تقدیر مین لکھا ہی وہ عمل کریگا کرتا ہی اور جسکی تقدیر مین لکھا ہی نہ کریگا نہین کرتا باقی ثواب اور عذاب یہ اُس مالک کا تصرف ہی اپنی ملک مین پس یہان یہ بات کسی کی کہ عمل کیون کرین ٹھیک نہین عَنْ اَبِیْ خُزَیْمَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْھَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْھَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ۔ ابی خزیمہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہا اُنھون نے کہ پوچھا مین نے یا رسول اللہ بتلاؤ ہم کو منترون کا احوال جو پڑھواتے ہین ہم اُس کو اور دوا کا جو کرتے ہین ہم اُس کو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہین ہم اُس سے کیا رد کرتی ہین یہ چیزین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ فرمایا آپنے یہ چیزین اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہین روایت کیا اُس کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہؓ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے الگ نہین اگر تقدیر مین ہے اور اللہ نے چاہا ہے کہ بیماری اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اُسکا اسباب بھی درست ہو جائے گا۔

یہ سب چیزین شرطین اور اسباب ہین یہ سب تقدیر مین لکھی ہین اور رقی کہتے ہین پھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے بازو پر یا گلے مین باندھتے ہین حکم اُس کا یہ ہے کہ اگر وہ پھونک قرآن شریف کی آیت یا دعا ماثورہ سے ہے تو درست ہے نہین تو حرام دعائے ماثورہ کہتے ہین اُسکو جو بزرگونسے نسبت رکھتی ہے مگر اُس مین کوئی لفظ خلاف شرع یعنی استعانت بھوت پری دیو وغیرہ سے نہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی اَحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ[1] عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا و قدر کے مسئلون مین سو غصہ کیا حضرت نے یہان تک کہ سُرخ ہو گیا چہرۂ مبارک جیسا کسی نے انار کے دانون کو آپ کے رخسارون پر توڑا ہو پھر فرمایا کیا اس کا تم کو حکم ہوا ہے یا اس کام کو مین بھیجا گیا ہون تمھاری طرف ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان باتون کی بحث کے سبب قسم دیتا ہون مین تم کو اس بات کی کہ نہ بحثو اس مقدمہ مین روایت کی ترمذی نے اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے بھی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن کو چاہیے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے خالی نہین سب کچھ وہان لکھا ہوا ہے اور اسمین گفتگو اور بحث نکرے کیونکہ یہ اسرار الٰہی ہے آخر کو ایمان مین خلل آجاویگا غضب الٰہی مین پڑ جائے گا یا اللہ اپنے فضل و کرم اور آخر زمانہ کے نبی برحق کی عزت کے طفیل سے ہم کو اور سب مومن اور مؤمنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتون پر خوب قائم رکھ اور گمراہونکی گمراہی اور مخالفون کی مخالفت سے بچا۔ آمین ثم آمین یارب العالمین

دوسرا باب سنت کے بیان مین

مرد مسلمان کو چاہیے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لاکر یہ ڈھونڈھے کہ اس دین مین کون کون

[1] اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے اپنے دادا سے ۱۲

کام کرنا چاہیئے جس سے اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہوگی اور یہ باتین قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے بخوبی معلوم ہوتی ہین خود اُن دونون کو پڑھے سمجھے یا کسی سے اُنکے معنی پوچھے اور یاد رکھے اور اُن پر اعتقاد لاوے اور عمل کرے اور ہر کام مین پیروی اپنے نبی کی مقدم رکھے اور بدباتون سے اور بُری رسمون سے جو پیچھے لوگون نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغلانے سے نکالے ہین اگرچہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیر و مرشد اُسے کرتے ہون ڈر رہے اور بھاگے کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پُرسش ہوگی اور رسول کی گواہی اُسکے حق مین اسی بات پر لیجائے گی نہ ذات کام آویگی نہ خاندان یہ دنیا کے ہین سب نام و نشان عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا جابر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی خطبے مین حمد اور صلوٰۃ کے بعد سب باتون مین بہتر اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف اور سب طریقون مین بہتر طریق محمدؐ کا ہے اور سب کامون مین بُرا کام نئی بات دین مین نکالنا اور سب نئی بات گمراہی ہے ف جاننا چاہیئے کہ جو چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئی بدعت ہے اسمین جو کچھ اُنکی سنتون کے قاعدون کے موافق ہے اور کلام اللہ و حدیث رسول اللہ کیساتھ قیاس کی رو سے ملتی ہے اُسکو بدعت حسنہ کہتے ہین اور جو ان دونون صورتون سے باہر ہے بدعت سیئہ ہے اُسی کو ضلالت کہتے ہین اسمین خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو وقت مین جو کام دین مین بڑھا اگر وہ پیغمبر خدا کیوقت مین نہ تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے وہ بدعت حسنہ نہین ہے سنت مین داخل ہے کہ لازم پکڑو تم اے لوگو میری سنت اور میرے خلفا کی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُتَبَغٍّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون کے گروہ سے تین شخص بدترین آدمیون سے ہین اللہ کے نزدیک پہلا جس نے منہ پھیرا حق سے باطل کی طرف یعنی گناہ کے کام کے حرم کی

لہ مولف نے ترجمہ مین کہین راوی کے نام کو لکھا تو اور کہین نہین ۱۲

زمین مین جیسا قتل کرنا اور لڑائی کرنی اور شکار کرنا وغیرہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہی کہ جس طرح عبادت کے کام کا ثواب دونا ہوتا ہے اُسیطرح گناہ کے کامونکا عذاب دونا ہوگا کیونکہ ادب کے مقام مین بے ادبی کرنی بہت بُری ہوتی ہی دوسرا وہ جسنے اسلام مین کفر کی رسمون کو جاری رکھا جیسا بَین کرکے رونا منھ پیٹنا گریبان پھاڑنا مردے کیلئے اور فال بد لینا جانورون سے اور بہت باتین اس قسم کی جو پیغمبر خدا اور اُن کے اصحاب کے وقت مین نہین ہوئین کرنی تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا ناحق خون کرنا چاہیئے صرف مار ڈالنا اُس کا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہو اگرچہ مطلق خون کرنا بد ہی لیکن یہ بدتر ہے اب جاننا چاہیئے کہ خون کرنے کے قصد کرنیوالا کا یہ حال ہی پھر جو خون کرتا ہی اُس کا کیا حال ہوگا۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب اُمت میری بہشت مین داخل ہوگی مگر جس نے سرکشی کی لوگون نے پوچھا کہ وہ کون ہے جسنے سرکشی کی فرمایا آپنے جس نے فرمانبرداری کی میری اور پیروی کی کتاب اور سنت کی داخل ہوگا جنت مین اور جسنے نافرمانی کی میری اور بدعتون کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور جورو لڑکون آشنا دوستون کی خاطر سنت کو چھوڑا اور بدعت پر چلا پس بے شبہ وہی سرکش ہوا ہرگز وہ جنت مین داخل نہوگا عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ جَآءَتْ مَلَائِکَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَآئِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهٗ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا وَجَعَلَ فِیْهَا مَادُبَةً وَبَعَثَ دَاعِیًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَکَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ یَفْقَهُهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَیْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبَ یَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (م[1]) کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرشتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

[1] (م) علامت مشکوٰۃ شریف کی ہی ۱۲

پاس اور آپ سوتے تھے کہا فرشتون نے آپسمین تحقیق تمھارے صاحب کیلئے ایک کہاوت ہے
(صاحب کہا اسواسطے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحبت رہتی تھی اور ہی ابتک فرشتونکے ساتھ) پس
بیان کرو اُسکے واسطے کہاوت تاکہ جانے اور اپنی اُمت کو خبر کرے کہا بعضون نے وہ سوتے ہین اور
بعضون نے کہا کہ آنکھین اُنکی سوتی ہین اور دل جاگتا ہی (یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا کہ سوتے وقت دل
اُنکا ہوشیار رہتا تھا) پھر کہا فرشتون نے اس کہاوت کو کہ کہاوت اُنکی یعنی حال عجیب اُنکا ایک مرد کے مانند ہی
کہ جسنے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اُسمین کھانا کھلانا اور بھیجا بلانیوالا لوگون کے کھانیکو پھر جسنے مانی بلانیوالے
کی بات وہ داخل ہوا گھر مین اور کھایا کھانا اور جس نے نہ مانی اُس کی بات نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کھانا
کھایا پھر کہا فرشتون نے آپسمین کہ بیان کرو اُسے اُسکے لئے تاکہ اُسے وہ سمجھے پھر کہا بعضون نے کہ
وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے آنکھین اُسکی سوتی ہین اور دل ہوشیار ہی پھر شرح کی اُنھون نے اُس کی
مراد اُس گھر سے جو بنایا گیا بہشت ہی اور بلانیوالے کھانے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اور اُس کھانے
کی شرح نہ کی جو بہشت کی نعمتین ہین کیونکہ اُنکا ہونا بہشت مین مشہور ہی اور جسنے وہ گھر بنایا اُس کا بھی ذکر نہ کیا
کیونکہ پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حق تعالیٰ پر مرد کی لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے)
پس جس نے اطاعت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بھیجے اللہ کے ہین اُس نے اطاعت کی
اللہ تعالیٰ کی اور جس نے حکم نہ مانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس تحقیق اُس نے حکم نہ مانا اللہ تعالیٰ
کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدا کرنے والے ہین آدمیون کو یعنی مومن کو کافر سے اور فرمانبردار
کو نافرمان سے چنانچہ حضرت کے نامون سے ایک نام توریت وانجیل مین فارقلیط ہے یعنی فرق
کرنے والے حق اور باطل مین ابن جوزی نے کتاب الوفا فی اخبار المصطفےٰ مین ابن قتیبہ سے
روایت کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریون سے کہا کہ مین جاتا ہون اور میرے
پیچھے فارقلیط آتا ہے کہ روح حق ہے وہ باتین نہین کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہین کہتا
مگر جو کچھ کہا جاوے اُس سے اور وہ گواہی دیگا میری سچائی پر اور خبر دے گا اُس کی جو
کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمھارے واسطے اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریون مین

لہ یہ ترجمہ ہی ان ہو الا وحی یوحیٰ کا ۱۲ جعفر علی مصحح -

سے تھے کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ فارقلیط نہ آویگا جبتک مین نہ جاؤنگا اور جب وہ آویگا خبر دیگا لوگون کو اُنکے گناہون کی اور کچھ نہ کہے گا اپنی طرف سے اور سزا دیگا تمکو حق پر اور بتا دیگا تمکو آنیوالی اور غیب کی باتین اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہوگا اور بیان کریگا ہر چیز کو سچ سچ اور وہ گواہی دیگا میرے لئے جسطرح مین اُسکے لئے گواہی دیتا ہون اور مین بتلاتا ہون تمکو کہاوتون سے اور وہ تفصیل اور شرح کیساتھ کھول کر ہر چیز کو بیان کریگا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَرَزِيْنٌ ۱۲ روایت کی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ چھ شخص ہین جنپر لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اور لعنت کی ہر ایک نبی نے جسکی دعا قبول ہوئی پہلا اُنکا وہ ہے جسنے زیادہ کیا اللہ کی کتاب مین یعنی اُسمین بڑھایا کچھ اپنے نفس کی خواہش کے موافق یا معنی لفظون کے اور ہی کچھ کہے جسمین حق ناحق ہوجاوے جیسا اگلے زمانے مین یہود اور نصاریٰ نے کیا اور اس اُمت مین لالچی جھوٹے دنیا دار عالمون نے جسکے سبب سے تمام اُمت مین فساد پڑا دوسرا جھٹلانے والا تقدیر کا کہ اُسکو نہین مانتا جیسے قدریہ تیسرا وہ جسنے اپنی بزرگی اور تعظیم چاہی لوگون پر اپنے زور اور دولت سے اس طرح کہ بڑائی دیتا ہے اُسکو جسکو ناچیز کیا اللہ تعالیٰ نے اور ذلیل و بے عزت کرتا ہے اُسکو جس کو عزت دی اللہ تعالیٰ نے یعنی امرا اور دولتمند اکثر فاسقون اور کافرون اور جاہلون سے صحبت رکھتے ہین اور اُن کو عزت دیتے ہین اور عالمون اور ناصحون اور صالحون سے دور بھاگتے ہین اور ذلیل جانتے ہین حقیقت مین ایسے لوگ اللہ اور رسول سے مخالفت رکھتے ہین چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہے زمین حرم مین اُن چیزون کو جنھین اللہ نے حرام کیا جیسے شکار کھیلنا درخت کاٹنا وغیرہ اور یہ بھی معنی بعضون نے لکھے کہ اللہ تعالیٰ کے حرامون کو جو حلال جانتا ہے پانچوان وہ جس نے حلال کیا میری اولاد اور میری قوم اور میرے رشتے دارون کے

لم مشکوٰۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ۱۲

حق مین اُس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے جیسے ایذا دینی اور اُن کی تعظیم نہ کرنی اور اُنکے حق مین اُن کو باز رکھنا اگرچہ ہر مومن کے حق مین یہ باتین مناسب نہین مگر اُن لوگونکے حق مین جائز رکھنا بسبب قرابت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ بُرا ہے اور بعضون نے اُسکے معنی یون لکھے ہین کہ جو کوئی میری اولاد مین ہو اور قرابت دار کہلاکر بُرے کام کرے عوام کی نسبت اُسکو دوچند سزا ہوگی جسطرح اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف مین پیغمبر خدا کی ازواج مطہرات کے حق مین تنبیہاً فرمایا ہے پس کوئی بزرگزادہ ہو مگر چاہیئے کہ یہ بُرے کام نکرے یا اُن کی رشتہ داری پر ہرگز مغرور نہو جاوے چھٹا وہ جسنے میری چال چھوڑی اور بُری چال اختیار کی ف اگر کوئی رسول اللہ کی چال کو سُبک اور ہلکا جان کر ترک کرے گا کافر ہوگا اور جو چوک اور سستی سے نکریگا تو گنہگار ہوگا مثل اس زمانے مین ڈاڑھی کا منڈانا اور پائجامہ وغیرہ کو ٹخنون سے نیچے لٹکانا اور بیوہ عورت کا نکاح نہ کرنا یا اس کام پر متوجہ نہونا اور بخوبی سعی نہ کرنی بلکہ جو کوئی کرے یا کراوے اُسکو بُرا جاننا اور اُسپر ہنسنا انھی کامونپر اور باتون کو جو لوگون مین رائج ہوئی ہین قیاس کرنا چاہیئے اسیطرح جو کوئی بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اسطرح پر اچھا سمجھتا ہے اور اُسکے کرنے پر ہٹ رکھتا ہے کہ بغیر اُسکے جس شرعی نیک کام مین وہ ہے اُس کام کو عمل مین نہین لاتا اور درست نہین جانتا مثلاً ناچ کروانا یا سہرا باندھنا یا منھدی لگانا مرد کو شادی نکاح وغیرہ مین یا ثواب پہونچانے مین مردون کو جیتک ہندؤن کی طرح نئے باسنون مین نہ پکاوے یا پھول پانی پان کھانے کے ساتھ نہ رکھے اور خصوصاً شب برات کو روشنی نہ کرے اور اُسپر کوئی کھڑا ہو کر کچھ نہ پڑھے تب تک اپنے اعتقاد مین جانے کہ اُس کھانے کا ثواب مُردون کو نہین پہونچا یا نکاح وغیرہ درست نہین ہوتا البتہ ایسے شخص پر اندیشہ کفر کا ہے اور اگر ایسا نہین سمجھتا تو گنہگار بے شبہ ہوگا اے بھائیو جب رسول اللہ کی سنت چھوڑنے سے یہ حال ہوتا ہے تو وائے اُن کے حال پر جو مسلمان کہلاکر نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ چھوڑ بیٹھتے ہین کبھی ہلکا جان کر کبھی غفلت اور سستی کا بہانا ٹھہراکر عمل نہین کرتے اور دنیا کے کامون مین اور نفس کی خواہشون مین رات دن دوڑ دھوپ کرتے ہین اور اس عمر عزیز کو گنواتے ہین قبر مین اور حشر کے میدان مین اُن کا کیا حال ہوگا۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ نقل کیا عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر پیغمبر کیساتھ مجھ سے پہلے جسے بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی اُمت مین تھے حواری اور اصحاب یعنی دوست و مددگار کہ اختیار کرتے تھے اُسکے طریق کو اور چلتے تھے اُسکے حکم پر پھر پیچھے اُن کے پیدا ہوتے ہین خلف کہتے ہین لوگون کو جو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ جسکا انھین حکم نہین یعنی بعد اصحابون کے جو دین کے مددگار اور یار و وفادار تھے بدکار جھوٹے و غاباز لوگ پیدا ہوتے ہین پس جو مارے انھین اپنے ہاتھون سے وہ مومن ہے اور جو باز رکھے اُنھین سخت باتین کہکر وہ بھی مومن ہے اور جو بد جانے اور نفرت کرے اُن سے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہے کم درجے کا اُس کے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا رائی کے دانے برابر نہین عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ کہا انس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کرسکتا ہے اس حال مین کہ کسی کی طرف سے تیرے دل مین کینہ نہو تو ایسا کر پھر فرمایا کہ اے میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہے اور میری خوشی کا کام ہے اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اُسنے دوست رکھا مجکو اور جسنے دوست رکھا مجکو وہ رہے گا میرے ساتھ جنت مین خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ کی پیروی سے آدمی کو اللہ تعالیٰ بہشت مین یعنی اپنی رضامندی کے گھر مین داخل کرے گا اور جو اُن کے طریق پر نہین چلتے وہ ہرگز اُس گھر کے جانے کے لائق نہین چنانچہ اللہ تعالےٰ نے خود قرآن شریف مین تیسرے سیپارے کے سترہوین

رکوع مین فرمایا ہے کہ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ ترجمہ جو کوئی اختیار کرے سوائے اسلام کے اور دین وہ ہرگز اس سے قبول نہ ہوگا یعنی جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان نہ لاویگا وہ اگر ہزار دن طرح کی نیکی کے کام کریگا کچھ ثواب نہ پاویگا قیامت کے دن خراب و پشیمان ہوگا مگر اُس کی نیکی کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس جہان مین اُسکو دیگا اولاد بڑھا دیگا دولت دیگا دنیا کی خواہشون کو بر لاویگا کیونکہ کسی کی محنت کو برباد نہین کرتا کسی کو یہان دینا ہے کسی کو وہان کسی کو تھوڑا یہان اور بہت وہان سو ہم مسلمان اسی کے اُمیدوار ہین کہ وہ وعدون کا سچا ہم سے یہی سلوک کریگا عَنِ الْعِرْبَاضِ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبْشِیًّا فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یَذْکُرِ الصَّلٰوۃَ (م) عرباض کہتے ہین کہ نماز پڑھی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ پھر منہ کرکے ہماری طرف نصیحت کی ایسی اثر بھری کہ بہ نکلے اُن سے آنسو اور کانپ گئے اُنسے کلیجے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ یہ نصیحت جدا کرنے والی معلوم ہوتی ہے سو وصیت کر دہم کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وصیت کرتا ہون مین تم کو کہ ڈرتے رہو اللہ سے اور سنتے رہو اُسکے حکم اور بجا لایا کرو اگرچہ حکم کرے تمکو شرعی باتون کا غلام حبشی کیونکہ یہ ہونیوالا ہے کہ جو جیتا رہیگا میرے بعد وہ دیکھے گا بہت اختلاف پس چاہیئے کہ اُسوقت لازم کرو اپنے اوپر میری سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی جو ہدایت پا چکے ہین چنگل مارو اُسپر اور دانتون سے پکڑو اُسکو اور الگ رہو نئے کامون سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہین اور جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیروی خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور جن کا مون نے رواج پایا اُن کے ایام مین وہ حضرتؐ ہی کی سنت ہی اگرچہ اُنکے نام سے مشہور ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو پہلے سے معلوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفون کی سنت پر لوگونکو شبہہ پڑیگا گفتگو کرین گے اور بہک جاوین گے اسلئے اوّل ہی سُنا دیا اور خبردار کر دیا کہ ایسا مت کیجیو اُن کی پیروی سے منہ نہ موڑیو اب جو کوئی خلاف اُسکے کریگا یعنی اُنکی سنتونکو ترک کریگا یا اور کام اپنی خواہش سے زیادہ بڑھاویگا وہ نبی کی پیروی اور حکم برداری سے محروم رہیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْا اِلَیْہِ وَقَرَأَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ (۴) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہین کہ کھینچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر ہمارے لیئے اور فرمایا کہ یہی اللہ کی راہ ہی پھر کھینچین کئی لکیرین داہنے بائین اُس کے اور فرمایا یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر اُس کی شیطان بیٹھا ہی بُلاتا ہی تم کو اپنی طرف اور پڑھی یہ آیت کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی یہ میری راہ سیدھی ہی مضبوط ہی اُس پر چلو اور نہ چلو دوسری راہون پر کہ دور پڑ جاؤ تم منزل مقصود سے تفسیر مدارک مین لکھا ہی کہ حضرتؐ نے پہلے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر اِدھر اُدھر اُسکے چھ لکیرین اور کھینچین پھر فرمایا کہ یہ وہی سیدھی راہ حق تعالیٰ کی ہی اور یہ راہین شیطان کی ہین ان راہون سے بچتے رہو کہا صاحب مدارک نے کہ ان بارہون کی ہر ایک راہون مین سے پھر چھ راہین نکلین یہ سب بہتر ہوئین اور مواقف مین لکھا ہی کہ بڑے گروہ اسلام کے آٹھ ہین معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ بخاریہ جبریہ مشبہہ ناجیہ پھر معتزلہ مین بیس فرقے ہوئے اور شیعہ مین بائیس اور خوارج مین بیس اور مرجیہ مین پانچ اور بخاریہ مین تین اور جبریہ اور مشبہہ مین تفریق نہین کیا یہ بہتر ہوئے اور ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت وجماعت کا ہی چنانچہ رسول خدا نے خبر دی ہے کہ میری اُمت مین تہتر فرقے ہون گے بہتر دوزخ مین گرین گے اور ایک جنت مین رہے گا اب ہر فرقے کے لوگون کو دعویٰ ہے کہ وہ فرقہ جو جنتی ہے ہم ہین اور

یہی مذہب حق ہے لیکن یہ دعویٰ بغیر دلیل ثابت نہین ہوتا دلیل چاہیئے سو اہل سنت و جماعت کے ناجی ہونے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہ دلیلین ہین اوّل یہ دین نقل کی رو سے ثابت ہوا ہے صرف عقل اسمین کفایت نہین کرتی اور پے در پے کی خبرون سے یون معلوم ہوا اور پیغمبر خدا کی حدیثون سے یقین کو پہونچا کہ اگلے نیک لوگ اصحاب رسول اللہ کے اور بعد اُنکے جو اچھے ہوئے اسی اعتقاد پر تھے پھر جو جو اختلاف دین مین پیدا ہوا سو ان پہلون کے پیچھے ہوا کہ لوگون نے اپنی خواہشین اُس مین ملائین اور دنیا کی طمع سے ایک کے برخلاف دوسرا چلا جس کے سبب سے آپسمین محبت کم ہوئی دشمنی بڑھی پچھلے اگلون کے مخالف ہوئے برا کہنے لگے محدثین جنھون نے بڑی بڑی محنتون سے رسول خدا کی حدیثون کو تحقیق کر کے جمع کیا جن سے صحاح ستہ مشہور ہے اور اسلام کے حکمون کی جڑ وہی ہے اور چارون مذہب کے امام جن کا طریق تمام ملکون مین روم شام بلخ بخارا ہندوستان عربستان مین پھیلا ہوا ہے اسی طریق پر تھے اور اشاعرہ اور ماتریدیہ جو ائمہ اصول ہین اُنھون نے بھی اگلے بزرگون کے طریق کو ثابت رکھا بلکہ عقلی دلیلون سے رسول اللہ اور اُن کے صحابون کی سنتون کو اور اگلے اچھون کی جماعت کی اعتقادی باتون کو قائم اور مستحکم کیا اسواسطے اُنکا نام اہل سنت رسول اور جماعت مشہور ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ کی اور اُنکے صحابون کی سنتون پر ٹھیک ٹھیک چلتے ہین اور بعد اُن کے جو امام پیشوا ہوئے سب کو اچھا جانتے ہین اور اُنکو مانتے ہین اُنکی راہ اختیار کرتے ہین دوسرے یہ کہ جتنے اولیاء اہل اللہ صاحب شریعت اور طریقت گذرے ہین جن مین نفسانیت نہ تھی ہمیشہ اپنے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری مین رہتے کسی سے کچھ کام نہ رکھتے لاکھون ہزارون آدمی اُن سے فیضیاب ہوے اللہ کے سیدھے راستے کو پہونچے مقرب درگاہ الٰہی ہوئے اُن سب کا یہی طریق اور مذہب تھا چنانچہ اُن کی کتابون سے ظاہر ہے تیسرے یہ کہ مکہ اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہے اور اہل بیت نبوی اور اصحاب مصطفوی وہین رہے یہی اُن کا مذہب ہے اور اُسوقت سے آجتک جو جو وہان رہتے آئے وہ سب یہی مذہب رکھتے ہین اللہ تعالیٰ اُن کے مذہب کا نگہبان اور مددگار رہے کہ بگڑنے

نہین دیتا چوتھے جتنے حافظ کلام اللہ کے (کہ وہ نور ازلی ہے اللہ تعالیٰ کا) ہوئے ہین اسی مذہب مین ہوئے ہین کیونکہ یہ چیز پاک اور مقدس ہے وہ ناپاک عداوت اور بغض بھرے دل مین کیونکر سما سکتی ہے خصوصاً جن کا دل رسول کے اصحاب باوقار اور یار وفادار اور ازواج مطہرات اور نبات مقدسات اور ذریات مبارک کے بغض سے بھرا ہو پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن شریف اور پیغمبر خدا کی حدیثون اور پیشواؤن کی کتابون کو جو تمام جہان مین مشہور ہو رہی ہین جمع کر کے دیکھے اور اللہ اور رسول کے گھر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو خوب کھل جاوے کہ سوائے اس مذہب حقہ کے جتنے مذہب ہین سب باطل ہین سو اے بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سرخرو ہو اور مسلمان ہونیکا فائدہ اٹھاؤ تو اپنا اعتقاد اہل سنت اور جماعت کے طریق کے موافق درست کرو اور جن جن باتونکا پہلے ایمان کے باب مین ذکر آیا ہے اُن باتون پر ایمان لاؤ اور بُری چالون اور بد خصلتون کو چھوڑو اور بدعتون سے دور رہو حسد و بغض سے بچو کیونکہ جبتک اعتقاد ٹھیک نہ ہوگا کوئی نیکی اور عبادت کے کام تمہارے ہرگز قبول نہ ہونگے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مؤمن نہین ہوتا ہے کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزون پر اوّل اُسکا یہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت پر یعنی کسی کو اُسکا شریک نہ جانے اور ایمان لاوے کہ مین رسول ہون اللہ کا بھیجا ہوا تمام خلقت کی طرف راستی سے اور دوسرا یہ کہ ایمان لاوے کہ موت حق ہے یعنی سب چیز کیا چھوٹی کیا بڑی سب فنا ہوگی یا یعنی کہ اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے نہ طبیعت کے بگڑنے اور اُس مین فساد پڑجانے سے اور تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر جینا حق ہے اور چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی حق ہے یعنی ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو جو کام ہونیوالا ہے تمام موجودات مین اللہ تعالےٰ نے مقرر کر رکھا ہے ف اس حدیث سے یہ

معلوم ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہین ہوتا جبتک رسول اللہ پر ایمان نہ لاوے اور یہ بھی سمجھا گیا کہ کہنا نادان لوگون کا کہ آدمی بھی مثل درخت اور گھاس کے پیدا ہو کر مٹجاتا ہے محض غلط ہی بدون مرضی خداوند تعالیٰ کے کوئی چیز نیست و نابود نہین ہوتی کیونکہ سب اُس کے حکم سے بنے ہین پھر اُسی کے حکم سے بگڑینگے بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَاحْذَرُوْهُمْ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کو جس کے معنی یہ ہین اللہ وہ جس نے اُتاری تجھ پر کتاب اسمین بعضی آیتین پکی ہین سو جڑ ہین کتاب کی اور دوسری ہین کئی طرف ملتی سو جن کے دل پھرے ہوے ہین وہ اپنے ڈھب والون سے لگتے ہین تلاش کرتے ہین گمراہی اور تلاش کرتے ہین اُن کی حقیقت اور اُن کی حقیقت کوئی نہین جانتا سوائے اللہ کے اور جو مضبوط علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم اُس پر یقین لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہی اور سمجھائے وہی سمجھتے ہین جنکو عقل ہی پھر کہا بی بی عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھو تم ایسون کو جو پیروی کرتے ہین اُس چیز کی جو کتاب سے ملتی ہی یعنی ہی وہ قرآن سے مگر معنی اُس کے ایک طرف کے نہین جن کا ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ ۔ پس الگ ہو جاؤ اُن سے اور پرہیز کرو اُن کی صحبت سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جس طرح اور باتین آزمائش کی مقرر کی ہین اُسی طرح قرآن شریف مین بھی بعضے کلام ایسے کہے ہین کہ جن کے معنی بٹھانے مین عقل کی اور دل کی راستی اور کجی ظاہر ہووے ایمان دار

لہ پارہ تلک الرسول سورۂ آل عمران رکوع اول ۱۲ وقف لازم

عاقل اور آیتون کے ساتھ جو ایمان اور اعتقاد کی جڑ ہین ملا کر ویسے ہی معنی اُسکے لیتے ہین اور جو گمراہ ہین وہ اپنی گمراہی کی دلیل ٹھہراتے ہین چنانچہ تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ نصاریٰ کو ہوشیار کرے کہ وہ حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی عورت کہتے ہین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور وہ بہکے تھے اُسپر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُن کے حق مین سنتے تھے جس مین اُن کی دانست مین بندہ ہونے کی حد سے زیادہ مرتبہ پایا جاتا ہے اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانون کو بہکانے کے واسطے ایسی باتین اپنی ڈھب کی قرآن شریف سے چن چن کر اُس کے معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہین جسمین کم عقل بہکین اور اسلام کی راہ سے دور جا پڑین مگر جنھین اللہ تعالیٰ نے عقل اور ایمان کی آنکھ دی ہو وہ ہرگز نہ بہکین گے اور کسی کا بہکانا کام نہ آویگا اور اس دھوکے کے جال مین نہ پھسین گے مسلمان بھائیو یہ وقت بہت سخت آیا ہے ایمانداروں پر تکلیف اور مصیبت بے ایمانون کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشون کا دروازہ کھلا شیطان مردود نے قابو پایا بھائیون مین محبت نرہی یارون کی دوستی گئی دوست دشمن ہوئے دشمن ہنسنے لگے اللہ کا ڈر دل سے گیا حاکم شرع کا خوف نہ رہا اسوقت مین مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا ٹھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہے اسی کی خبر ہمارے پیغمبر مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آخر زمانے مین جھوٹے مکار لوگ پیدا ہون گے سُناوین گے تم کو ایسی باتین جو تمھارے باپ دادا نے نہین سنین سو دور رہو اُن سے اور دور رکھو اُن کو تاکہ گمراہ نہ کرین اور بلا مین نہ پھنسا دین ف یہ خبر عام ہے ایسے لوگ مسلمانون کے پردے مین ہون خواہ دوسرے سو اسوقت مین دونون کی کثرت ہے اللہ ہی فضل کرے اور پناہ دے تو دیندار کا دین قائم رہے اب یہان اگر تھوڑی بہت دینداری ہے تو غریبون

مین ہے کہ اُنھون نے دین کی باتین سنکر اگلے رسوم کفر کے ترک کئے شرع کی راہ پر آئے دولت و حشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے ہین اللہ و رسول و قیامت کے عذاب سے ڈرتے ہین اب وہ بھی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے ٹھکانے لگی جو فرمایا تھا آپنے بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) یعنی پہلے دین اسلام تنہا غریب و بیکس تھا پھر بھی ایسا ہی ہوگا جیسا آگے تھا پس خوبی اور خوشی غریبون کے نصیب مین ہے ف سو جنھون نے ایسے وقت مین دنیا کی دولت و حشمت پر خیال نہ کیا اچھے کھانے اچھے پہننے پر دل نہ دوڑایا مفلسی جاری مین رہے اور قرآن و حدیث کے احکام پر چلے وہی اللہ کے خاصے بندے ٹھہرے رسول اللہ کے محبوب ہوئے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَہِیْدٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ (م) فرمایا حضرت نے جو کوئی مضبوط پکڑے اور عمل کرے میری سنت پر جسوقت مین فساد اور خرابی پڑے میری اُمت مین یعنی تمام خلق مین اختلاف پڑجاوے ہر کوئی ایک مذہب اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتین ظاہر ہونے لگین جھوٹے مکار اپنی اپنی دکانین لگاوین کوئی مسلمانی کے پردے مین جاہلون کو بہکا کر عزت اور دولت حاصل کرے کوئی اس سچے دین مین عیب لگا کر نادانون کو گمراہ بناوے ایسا شخص سنت پر چلنے والا ثواب پاویگا سو شہیدون کا جنھون نے اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہ کر اس دین مین اپنے مال اور جان کو تصدق کیا مرتے دم تک اس سیدھے راستے کو نہ چھوڑا۔ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ عَلَیْکُمْ بِہٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَحَرِّمُوْہُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَمَا حَرَّمَ اللّٰہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔ کہا مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لوگو جانو دیا گیا ہی مجھے قرآن اور اُسکے مانند اُسکے ساتھ کہ حدیثین ہین یعنی جس طرح قرآن اللہ کی طرف سے وحی ہوتا ہے اسی طرح حدیث بھی وحی ہوتی ہے وہ جلی ہے یہ خفی متلو و غیر متلو خبردار رہو قریب ہے کہ ایک شخص آسودہ بے پرواہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا

کہتا ہے اختیار کرو اپنے واسطے اس قرآن کو پس جو چیز پاؤ تم اُسمین حلال اُسکو حلال جانو اور جو کچھ اُس مین پاؤ تم حرام اُس کو حرام جانو اور تحقیق وہ چیز کہ اُسکو حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسی ہی ہے جیسا حرام کیا اُسکو اللہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس بات کو منع کیا رسولؐ نے یا جس چیز کو حرام کیا رسولؐ نے مومن کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے منع اور حرام کے برابر اس کو جانے اور اپنے تئین اُس سے بچاوے ایسے حکم رسولؐ کے گویا حکم اللہ کے ہین۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ کَانَ اَهْلُ الْکِتَابِ یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِیَّةِ وَیُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِیَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْکِتَابِ وَلَا تُکَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الْاٰیَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (م) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ یہود پڑھتے تھے توریت کو زبان عبرانی مین کہ اُن کی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اُسکو عربی مین مسلمانونکے واسطے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ سچا جانو تم کتابیون کو اور نہ جھٹلاؤ تم اُنکو یہی کہو کہ ہم ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اُتارا گیا ہم پر آخر آیت تک یعنی ہر بات اُنکی سچ نہ جانو شاید اُسمین کچھ ملایا ہو اور کم وبیش ہو اور سب باتین اُنکی جھوٹ نہ جانو کیونکہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل مین توریت حق اور سچ ہے اور اسی پر انجیل کو قیاس کیا چاہیئے اسواسطے کہ اُنھون نے ان دونون کتابون مین بعضے مقام پر اُلٹ پلٹ کیا ہے اور جا بجا بنایا ہے اب جو وہ کہتے ہین اُسمین جھوٹ اور سچ ملا جُلا ہے مخلصی اسمین ہے کہ اُنکی باتون پر نہ جاؤ مجملاً ایمان اُنکی باتون پر لاؤ اب توریت اور انجیل مین یہود اور نصاریٰ نے حذف اور تحریف اور تغییر اور تبدیل کے بعد جو باقی چھوڑا ہے اور اُس سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ثابت ہوتی ہے یہان اُن آیتون کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جو گمراہ ہین وہ راہ پر آوین اور جو مسلمان ہین وہ ایمان کی رو سے زیادہ قوت پاوین توریت مین استثنا کے تینتیسوین باب کے درمیان ہے کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے کہ اُسکو طور سینا اور طور سینین کہتے ہین تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اُسپر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اور بھیجی اُن پر توریت اور ساعیر ایک پہاڑ ہے کہ بھیجی اُسپر حضرت

عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اُس مین اُنکی نبوت اور نازل ہوئی اُس مین اُن پر انجیل اور فاران عبرانی لفظ ہے اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہے کہ اُن مین سے ایک مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت کرتے تھے اور اُسمین اُن کو وحی آئی وہ تین پہاڑ ہین ایک ابوقبیس کہ مکہ اُسکے نیچے آباد ہے اور مقابل اُسکے قعقعان ہے بطن وادی نک اور پورب طرف اُسکے متصل قعقعان کے شعب بنی ہاشم ہے جسمین حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے ابن قتیبہؒ نے جو اس اُمت کے علما سے ہین اُنھون نے اگلی کتابین پڑھین اور ترجمہ کیا اعلام النبوۃ مین لکھا ہے کہ اُس مقام مین کچھ شبہ نہین اور خوب ظاہر ہے اُسپر جو کوئی غور اور تامل کرے کیونکہ جیسا ثابت ہوا ہے تجلی کرنا خدائے تعالیٰ کا سینا سے سو وہ یہی ہے کہ اُتارا توریت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور ثابت ہوا روشن ہونا ساعیر سے وہ اُتارنا انجیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور وہ رہتے تھے ساعیر مین ارض خلیل کے درمیان ایک گاؤن مین جسکو ناصرہ کہتے ہین اسی سبب سے اُن کے تابعون کا نام رکھا گیا نصاریٰ اسطرح پر ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت ہوا وہ پہاڑ مکے کا ہے اگر کوئی کہے کہ فاران مکے کے سوا اور کوئی جگہ ہے تو اُس کا افترا ہے۔ ہم کہتے ہین کیا توریت مین نہین آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے بسایا ہاجرہ اور اسمعیل علیہما السلام کو فاران مین چنانچہ پیدایش کے اکیسوین باب مین ہے پھر ہم کہتے ہین کہ تم بتلاؤ ہم کو کہ وہ دوسری کون جگہ ہے جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اُسکا فاران ہے اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پیغمبر پر کتاب نازل کی اور بتلاؤ ہمکو ایسا دین کہ ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا جسطرح سے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا کوئی دین اسطرح مشرق سے مغرب تک پہونچا ہے جسطرح یہ دین پہونچا اور توریت مین استثنا کے اٹھارہوین باب کی پندرھوین آیت مین لکھا ہے فرمایا حضرت موسیٰ نے یہواہ تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے بھائیون مین سے میرے مانند ایک پیغمبر قائم کرے گا تم اُس کی طرف کان دھریو پھر سترھوین اور اٹھارہوین آیت مین اُسی باب کی ہے اور یہواہ نے مجھ سے کہا کہ اُنھون نے جو کچھ کہا اچھا کہا مین اُن کے لئے اُن کے بھائیون مین سے تجھسا

ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منھ مین ڈالون گا اور جو کچھ مین اُس سے فرماؤنگا وہ اُن سے کہیگا اور جو کوئی اُسکی اطاعت نہ کریگا سزا دون گا مین اُسکو اس کلام مین پوری دلیل ہی ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر کیونکہ موسیٰؑ اور قوم اُنکی کہ بنی اسرائیل ہین بیٹے اسحٰق کے ہین اور بھائی اُنکے بیٹے اسمٰعیلؑ کے اور یہ نبی جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسحٰق کے بیٹون بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اُنہی مین سے ہوا نہ اُنکے بھائیون سے اور اگر وہ یہ کہین کہ بنی اسرائیل بھائی ہین بنی اسرائیل کے پس بھائی کہنا اُنکو درست ہی تو اس تقدیر مین ہم کہتے ہین کہ تم نے جھٹلایا توریت کو کیونکہ توریت مین مذکور ہے کہ قائم نہ ہوا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے مانند اور دوسری جگہ توریت مین آیا ہے کہ کھڑا نہ ہوگا بنی اسرائیل مین کوئی پیغمبر مثل موسیٰؑ کے پس یہ دعویٰ بعضے یہود کا بھی باطل ہوا جو کہتے ہین کہ اُس نبی موعود سے مراد یوشع بن نونؑ تھے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰؑ کے کفو اور اُن کے مانند نہ تھے بلکہ اُن کے خادم تھے اُن کی زندگی مین اور بعد اُن کی موت کے اُنکی دعوت کے مددگار ہوے پس معین ہوا کہ مراد اس نبی موعود سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ کفو اور مثل موسیٰؑ کے تھے یعنی دعوت کے نصب کرنے مین اور حدون کے باندھنے مین اور معجزون کے ظاہر کرنے مین اور شرایع اور احکام کے جاری کرنے مین اور اگلی شرع کے نسخ کرنے مین اور گمراہون کو سزا دینے مین کوئی ایسا نہوا سوائے ان باتون کے کتنے معجزے اور دلیلین اُن کے نبی آخرالزمان ہونے پر ہین کہ کسی طرح کا شبہ اور شک اُسمین نہین جو کوئی اُن کی خوخصلت اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اُس کے دل مین کچھ بھی شبہہ نہ رہے گا اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰؑ ہین تو بھی نہین ہوسکتا کیونکہ نصاریٰ اُن کو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہین اور حضرت موسیٰؑ اور جو اُن کے مانند ہوگا وہ بندہ اور عبد ہوگا اور جو کہا کہ منکر اُس نبی کے احکام کا سزا پاویگا سو حضرت عیسیٰؑ کے احکام کے منکر کو سزا نہین ہوئی بلکہ ہمارے پیغمبرؐ نے حضرت موسیٰؑ کی طرح منکرون اور اللہ تعالیٰ کے دشمنون کو سزا دی سوائے اُسکے اگر اپنی دعوت کے مقدمے مین جھوٹے ہوتے تو ہرگز یہود اور نصاریٰ سے یہ نہ کہتے

کہ تم توریت اور انجیل لاؤ اور دیکھو کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اُسمین نہین لکھی ہی مگر اُنھون نے ہرگز اس بات پر کمر ہمت نہ باندھی اور مقابلہ نہ کیا علاوہ بموجب مضمون بیسوین اور اکیسوین آیت اُسی اٹھارہوین باب کے بیشک قتل کئے جاتے اور اُنکی پیشین گوئی کبھی سچی نہ ہوتی اور اُنکا دین ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اُس کے منھ مین ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات پاک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کیونکہ معنی اسکے یہ ہین کہ وحی کرونگا اسکی طرف اپنے کلام سے اُس سے وہ باتین کریگا جسطرح سنے گا اور صحف اور الواح اُسکی طرف نہین اُتارونگا اسلئے کہ وہ اُمی ہی یعنی اَن پڑھا کتاب نہین پڑھ سکتا یوحنا کی انجیل مین چودھوین باب کی سولھوین آیت مین ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یون فرمایا کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا پھر چھبیسوین آیت مین اُسی باب کی ہی لیکن وہ وکیل روح قدس ہی جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سب چیزین سکھاویگا اور سب چیزین جو کچھ کہ مین نے تمھین کہا ہی تمھین یاد دلائے گا پھر اُسی باب کی تیسوین آیت مین ہی بعد اُسکے مین تم سے بہت کلام نہ کرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور اُسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اور سولھوین باب کی ساتوین آیت سے چودھوین آیت تک یون ہی کہ حضرت مسیح فرماتے ہین لیکن مین تمھین حق کہتا ہون کہ تمھارے لئے میرا جانا ہی سودمند ہی کیونکہ اگر مین نہ جاؤن وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن میں اُسے تم پاس بھیجدونگا اور جب وہ آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کرے گا گناہ سے اسلئے کہ مین اپنے باپ کے پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے حکم سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ہنوز بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اُن کی برداشت نہین کرسکتے لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاوے گا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہے گا لیکن جو وہ سُنے گا سو کہے گا اور تمھین آیندہ کی خبرین دیگا وہ میری ستایش کرے گا اس لئے کہ وہ میری چیزون سے پائے گا اور تمھین دکھائے گا اور پندرہوین باب کی چھبیسوین آیت مین ہی پر جبکہ وہ وکیل جسے مین تمھارے لئے باپ کی طرف سے

بھیجونگا یعنی روح صدق جو باپ سے نکلتا ہے آوے تو میرے لئے گواہی دے گا اور بھی گواہی دوگے کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ ہوائے بھائیو اچھی راہ کے ڈھونڈنے والو ذرا غور کر کے انصاف سے اوپر کی عبارتون پر جنمین حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح نے آخری زمانے کے پیغمبر کے آنے کی خوشخبری دی ہے نظر کرو خوب سوچو حسد بغض دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ کو درست کرو اور سنوار و ایسا نہ ہو کہ حشر کے میدان مین اُس احکم الحاکمین کے اور اُس کے رسولون کے روبرو تمھارے مکر اور حسد کی باتین کھل جاوین پھر وہان رسوائی اور پشیمانی اُٹھاؤ بھلا دیکھو تو اس سے اور کیا زیادہ کوئی کہے گا گواہی دیگا جہان فرمایا ہے حضرت مسیحؑ نے کہ مین اپنے باپ سے درخواست کرون گا اور وہ تمھین دوسرا وکیل دے گا جو ابد تک تمھارے ساتھ رہیگا اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیحؑ تھے دوسرا وکیل وہ جواب آویگا پس دونون کی شان برابر چاہیئے کیونکہ دوسرا نہین ہوتا بغیر پہلے کے پس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام مراد رکھتے ہین وہ محض غلطی پر ہین اسلئے کہ حضرت جبرئیل تو ہمیشہ حضرت مسیحؑ کے ساتھ رہتے تھے اور عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ وکیل آگے کبھی نہین آیا اب آویگا اور ہمیشہ ساتھ رہے گا یعنی اُس کا دین اور اُس کا حکم ہمیشہ جاری رہیگا دوسرے دین کے احکام منسوخ ہون گے سو ایسی صفتین سوائے ہمارے پیغمبر کے کس مین ہین اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جس مین یہ اوصاف پائے جاتے ہین اور فرمایا کہ جہان کا سردار آتا ہے کہ اُسکی مجھ مین کوئی چیز نہین اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا شخص آنے والا ہے کہ جہان کی سرداری اور حکومت کریگا اُسمین ایسے وصف ہین کہ جو حضرت مسیحؑ مین نہین سوا ایسا شخص سوائے ہمارے پیغمبرؐ کے کون ہے کیونکہ حضرت جبرئیل یا اور کوئی جسے روح صادق کہیئے جہان کا سردار اور حکومت کرنیوالا نہین ہوسکتا یہ تو پیغمبر ہی کی شان ہے اور بعد حضرت مسیحؑ کے کوئی سوائے ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہین ہوا اور فرمایا کہ اگر مین نہ جاؤن وہ وکیل تم پاس نہ آوے گا اور وہ جب آوے گا تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور حکم سے ملزم کرے گا اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ شخص ایسا ہے کہ لوگون کو گناہ کے

کامون پر ملزم کریگا یعنی جن لوگون نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کیے یا بُت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ جانا اُنھین سزا دیگا اور راستی سے ملزم کریگا یعنی ایسی سچی باتین کہے گا اور سچے معجزے دکھاویگا کہ منکر لوگ بے شبہہ پشیمان اور ملزم ہون گے اُنمین ایک بات یہ بھی ہو کہ مخالف کہین گے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور وہ اُنکو جھوٹا بتاویگا حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور اُن کی زندگی پر گواہی دیگا اور ملزم کریگا منکرون کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہی حکومت رکھتا ہو اگر اُسکی کوئی نافرمانی کرے گا سزا کو پہونچے گا سوایسی تعریفین کس کی ہین سوائے ہمارے پیغمبر کے علمائے بنی اسرائیل کو جھوٹی باتون پر اور جو حق باتین چھپاتے تھے اُن کو کیسا قائل کیا اور جب نہ مانا تو کیسی سزا دی کہ مشہور و معروف ہے اور زبور کے ایکسو اُنچاسوین ۱۴۹ باب مین ہے کہ یہواہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستایش کرو یہواہ کے لئے نئے گیت گاؤ اور مدحین پاک لوگون کے دنگلون مین پڑھو اسرائیل اُسکی بابت جسنے اُسے خلق کیا شادمان ہوئے یہود اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کرین وہ اُس کا نام لے لے کے ناچین وہ بین اور بربط بجاتے ہوئے اُس کی منقبتین پڑھین کیونکہ یہواہ اپنے لوگون سے راضی ہے وہ حلیمون کو اپنی نجات سے زینت بخشتا ہے پاک لوگ بزرگواری پر فخر کرین اور اپنے بسترون پر پڑے ہوئے ترنم کرین اُن کا منہ خدا کی ستایشون سے بھرا ہے دو دھاری تلوارین ہاتھون مین ہون تاکہ غیر قومون سے انتقام لیوین اور لوگون کو سزا دیوین اور اُن کے بادشاہون کو زنجیرون سے اور اُن کے امیرون کو لوہے کی بیڑیان ڈال کر جکڑین تاکہ جو اُن کی تقدیر مین لکھا ہوا تھا اُنھین پہونچے کہ اُس کے پاک لوگون کی یہ عزت ہے اور حضرت اشعیا علیہ السلام نبی کی زبانی فرمایا اللہ تعالےٰ نے صحف مین اُن کے ساٹھوین باب مین حرم مکہ معظمہ کی تسلی کے واسطے جب اُس نے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافرون کے ظلم اور بتون کے رکھنے سے وہان اٹھ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہواہ کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا اور دیکھ تاریکی زمین پر چھاجائیگی اور لوگون پر شدت کی تاریکی ہوگی پھر یہواہ تجھ پر طالع ہوگا اور اُس کا جلال تجھ پر جلوہ گر ہوگا اور عوام تیری روشنی مین اور بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی مین چلین گے آنکھ اُٹھا کر

چارون طرف نگاہ کر اور دیکھ کہ سب کے سب باہم فراہم ہوتے ہین وہ تیری طرف آتے ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان تیری گود مین پالی جائینگی تب تو دیکھیگا اور سمٹ کے جاری ہوگی اور تیرا دل ڈریگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پھریگی اور عوامون کی فوجین تجھ پاس آوین گی اونٹون کی قطارین اور مدیانی اور ایفائی سانڈنیان تیرے گرد بیشمار ہوین گی وہ سب شیبا سے آوین گی اور سونا اور خوشبو مین لاوین گی اور یہواہ کی تعریفون کی بشارتین ہون گی۔ قیدار کے سارے گلے تیرے حضور آکے جمع ہونگے اور نابادث کے سانڈھے تیری خدمت کرین گے اور وہ رضامندی کیساتھ میرے مذبح پر چڑھین گے مین اپنی شوکت کے گھر کو سنوارونگا اور اسی طرح اُنچاسوین اور چوراسوے باب مین کھولکر لکھا ہے دیکھنے سے ظاہر ہوگا اور انجیل مین بھی اشارات بہت ہین یوحنا کے بارہوین باب کے سینتالیسوین آیت مین ہے کہ اگر کوئی شخص میری باتین سنے اور اعتقاد نہ کرے مین اُسکا فیصلہ نہین کرتا کیونکہ مین اسلیئے نہین آیا کہ جہان کو مجرم کرون مگر اسلیئے کہ جہان کو رہائی بخشون سو اُسکے لیئے جو میری تحقیر کرتا ہے اور میری باتون کو قبول نہین کرتا ایک ہے جو اُسے مجرم کریگا کلمہ جو مین نے کہا ہے وہی اُسے پچھلے دن مجرم کریگا سو ان لفظون پر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کیا مراد ہے اور وہ کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم کہ ہر پیغمبر کے ساتھ ہے کون ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے منکرون کو ملزم کریگا سزا دیگا یہ جتنی دلیلین اوپر لکھی گئین ایسی ہین کہ اکثر یہود اور نصاریٰ کی دانست اور عقل مین اُن سے وہ معنی جو ہم سمجھتے ہین بسبب کج فہمی کے سمجھ مین نہین آتے جیسا حضرت عیسیٰ کی نبوت کی دلیلین اور اُن کے معجزات اور اخلاق بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہودیون کی عقل اور سمجھ مین نہین آتے سچ ہے یہ بات موقوف ہے ہدایت ازلی کی استعداد پر جس کی قسمت مین ہو وہی سمجھ پاتا ہے چنانچہ جنھین اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی تو اُنھون نے اس نعمت سے ہرگز چشم پوشی نہ کی وہ دلیلین جو اصل توریت اور انجیل اور زبور اور صحف انبیا مین ہمارے حضرتؐ کی نبوت اور اوصاف اور اخلاق مین تھین دیکھکر اور مطابق پاکر ایمان لائے جیسے عبداللہ بن سلام جو یہودیون کے

بڑے علماؤن سے تھے بعد اُنکے ابوعلی یحیٰی بن عیسیٰ بن جزلۃ الطبیب جس نے نصاری کی ردمین کتاب لکھی ہو اور توریت وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا کے اوصاف اور ظہور مین تھی بیان کی اور بہتون نے دنیا کی سرداری اور اپنے اگلے دین کی حکومت پر خیال کرکے اُن دلیلون کو اصل کتاب سے نکال ڈالا مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہے اپنی مرضی کے کامون اور کلامونکا بالکل اُن دلیلون کو دور نہ کرسکے جسقدر باقی رہا اُس سے بھی ہدایت پانیوالونکو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہو اور بعضون نے جان بوجھ کر اُس دولت ابدی سے منھ پھیر لیا کیونکہ وہ ازلی بے نصیب تھے کیونکر اُنھین یہ نعمت میسّر ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اس کے مفصل ان باتون کی حقیقت اور حضرت کے معجزات اور اخلاق کو دوسری علیحدہ ایک کتاب مین لکھون گا یہان اس قدر بس ہے عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالْاَوْثَانِ وَالصَّلِیْبِ وَاَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ رَوَاہُ اَحْمَدُ مشکوۃ کے باب بیان الخمر مین لکھا ہو کہ کہا ابی امامہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہ نمائی تمام عالم کے یعنی میری پیروی کے سبب سے اول اور آخر کی بھلائی اور اس جہان اور اُس جہان کی نیکی ہر کسی کو حاصل ہوگی گویا وجود شریف حضرتؐ کا رحمت ہو سب کے لئے یہان تک کہ کافر اور منکر بھی اُن کے طفیل سے خسف اور مسخ اور غرق کی بلا سے جیسا اگلی اُمتون کو ہوتا تھا محفوظ ہین بلکہ اور چیزون کو بھی شامل ہے چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا اُس کا ہر مقام مین اور دور کرنیوالا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن مین ہو خواہ کپڑون مین اور نہ ہونا اُن کا سبب عذاب وہلاک اور مدد کا باعث ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے اور پاک ہونا آسمان کا شیاطین کے چڑھنے کی بُرائی سے کہ آسمانی خبرون کو فرشتون سے سُنکر کم وبیش کرکر اپنے تابعدارون سے کہکر بزرگی حاصل کرتے تھے اور اپنی پرستش سے اُنکو جہنمی بناتے تھے اور حکم کیا میرے پروردگار نے دور دفع کرنے کو باجون کے جیسے ڈھولک اور طبلہ اور بانسری اور سرنائے وغیرہ اور دفع اور دور کرنے

اور توڑنے کو بتون کے خواہ صورت والے ہون جیسے تصویرین پتھر لکڑی کاغذ وغیرہ کی خواہ بے صورت جیسے مہادیو کالنگ اور شدا علم وغیرہ جنکی پرستش کرتے ہین اور دفع کرنیکو صلیب یعنی جیسا کہ جسے نصاری حضرت عیسیٰ کے دار کی صورت ٹھہراکر اُس مصیبت کے یاد کرنے کو اپنے پاس رکھتے ہین اور باطل اور دور کرنے کو تمام رسومات اور عادات جاہلیت کے یعنی کفارون نے جو رسمین خلاف شرع کے نکالی ہین اور اُسکو شادی اور غمی مین عمل مین لاتے ہین یا وہ عادات جنکو اپنے مطلب اور خواہش نفسانی کے حاصل کرنے کو جاری رکھتے ہین اور جھوٹے مسلمان بھی اُن کافرون کی اور اگلے جاہلون کی دلیل پکڑکر اپنی ذلت نفس یا جورو لڑکون دوست آشناؤن کی خاطر یا کسی بات کی طمع کرکر وہ آپ اُنکو عمل کرتے ہین اور دوسرون کو بدراہ اور گنہگار بناتے ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی مین جیسے وبا اور قحط اور دین کی ذلت مین گرفتار ہوتے ہین اگرچہ پہلے اسکے اس خاکسار نے چھوٹی سی کتاب بُرے کامون کی تفصیل مین جسکا نام موضح الکبائر والبدعات ہی لکھی ہے لیکن اس مقام مین بھی بعضی چیزون کا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت ہین لکھنا مناسب ہوا خصوصاً وہ بدعتین جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعضے پڑھے لکھے عاقبت فراموش کرتے ہین وہ بُرے کام یہ ہین داڑھی منڈانی مونچھین بڑھانی سونے روپے چاندی کے باسن مین کھانا پینا سونے روپے کا زیور ریشمین کپڑا زری کا جوتا زینت کے واسطے مرد کو پہننا ہاتھ پاؤن مین رنگ اور دانتون مین مسی مرد کو لگانی ڈھولک طنبورا ستار دوتارا طبلہ بانسلی کرنائی سارنگی وغیرہ بجانا ان چیزون کو قصداً سننا ان کے بجانیوالے کو انعام دینا ناچ دیکھنا ناچنے والے کو کچھ دینا نچانیوالے اور ناچنے والون کی تعریف کرنی شطرنج چوپڑ گنجفہ نرد گوٹی بھوج بازی آتشبازی کھیلنا اسمین اچھے وقت کو ضائع کرنا حرام چیز پر بسم اللہ کہنی جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا لونڈی غلام کو حقیر جاننا اُنکے مقدور سے زیادہ اُن سے کام لینا بلکہ مسلمان کو مناسب ہے کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اُن کا شریک ہو جائے بے عزتی سے کسی کا نام لے کر پکارنا رات دن اچھے کھانے اچھے پہننے کی فکر مین رہنا مقدور ہوتے ماں باپ اور حق دارون کی خدمت

نہ کرنی اُستاد پیر اپنے بزرگون سے بے ادبی کرنی حیض و نفاس کی حالت مین عورت کے پاس جانا
عورت کو نامحرم کے سامنے ہونے دینا مقدور ہوتے جورو لڑکون کو کھانے پینے کی تکلیف دینی جورو کو
مین برابری نہ رکھنی جورو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی خاوند کے بُلائے پر عورت کو حاضر نہ ہونا اُس کی
دی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور بدمزاجی سے ناچیز سمجھنا بے حکم خاوند کے نامحرم کے روبرو ہونا خاوند کے
مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز مانگنی اُس کے مال کی حفاظت نہ کرنی عورت کو مرد کی صورت بننا
مرد کو عورت کی صورت بننا خلاف شرع باتون کیساتھ کسی کی قبر کی زیارت کرنی عورت کو عورت
سے مساحقہ کرنا کھانے کو بُرا کہنا کسی کے گھر مین بے اجازت گھس جانا باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا
لوگون کے دکھانے کو عبادت کرنی اپنی عبادت اور تقوی پر دعوی کرنا گرانی کی نیت سے غلہ بند
رکھنا بردہ فروشی کرنی کسی کی قبر کو سجدہ یا طواف کرنا سوائے اللہ کے کسی پیغمبر اولیا شہید پیر کی اپنی حاجت
روائی کے واسطے نذر منت ماننی سوائے اللہ کے دوسرے کی قسم کھانی حرام کے روپیون سے مسجد یا
عیدگاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنانا عورت کو باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہنانا ناپاکی کی حالت
مین مسجد مین جانا اور ایسی حالت مین اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز پڑھنی طواف کعبہ کرنا امام سے پہلے نماز مین کوئی
حرکت کرنی حرام چیز کے کاروبار سے کمائی کرنی مشرکہ سے نکاح کرنا عورت سے نکاح کرکے اُسکو
بدکام کی اجازت دینی یا اُسپر راضی رہنا جانور سے وطی کرنی موٹھ مارنا عدت کے درمیان نکاح
کرنا مسلمان ہونے مین توقف کرنا آزاد مرد یا عورت کو مول لینا یا بیچنا نماز جمعہ کے وقت خرید و
فروخت کرنا اللہ کی حدون مین درگذرنا یا سفارش کرنی جان بوجھ کر قرآن مین غلطی پڑھنی جاندار
کی تصویر کا کھلونا بنانا سلام کا جواب نہ دینا اپنی خوشی سے زہر کھانا یا اور کسی طرح سے جان دینا
ہمسائے کو دُکھ دینا دعا کے وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانورون کو لڑانا مصلی کے آگے سے
گذر جانا شارع عام کو تنگ کرنا بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا روپے پیسے کو بیجا صرف کرنا شرع
کے اُمور مین ہنسنا کسی قسم کے غلہ یا نمک یا شکر یا اور کوئی بیچنے کی چیزون مین بھاری ہونے کیواسطے
پانی یا بالو وغیرہ ملانا بیچنے کی چیز مین جانے بوجھے نقصان کو ظاہر نہ کرنا مسلمانون کے

لہ نقصان سے مراد وہان عیب نقص ہے ۱۲ منہ

عیب ڈھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس نیت سے کہ وہ سنکر بُرے کامون سے باز آوے
کسی مسلمان کو بغیر دریافت حال خاتمے کے دوزخی کہنا یا اُسپر لعنت کرنی کبوترون کو اڑانا
مرغ لڑانا کافرون کے دنون کی بڑائی کرنی اور اُن کی رسمون کے موافق کچھ کام کرنا جیسا دریا تالاب
عیدگاہ قبر کے پاس اُسکی تعظیم کیواسطے جانور ذبح کرنا جاندار کی تصویر گھر مین رکھنی جس قبر مین لاش نہو
اُسکو سلام کرنا اُس کی زیارت کرنی تعظیم بجالانی کسی کے غم مین گریبان پھاڑنا مین کرنا سبز و سیاہ
و نیلے کپڑے محرم مین پہننے اور بدھی پہنی اور اُس سے تقرب حاصل کرنا امام علیہ السلام کیساتھ بدعت
سیئہ اور حرام ہے اور نصاری کی چال سے ہو کہ تعزیت کے ایام مین اُن کے یہان یون ہی معمول ہے
روافض نے اُن سے سیکھا ہو سو اُسمین مشابہت کفار اور اہل بدعت سے ہوتی ہو فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ترجمہ جس نے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ اُن
مین کا ہو سیاہ لباس پہننا مذہب مین اہل سنت و جماعت کے مباح ہو لیکن محرم کے ایام مین بسبب
مشابہت روافض کے بدعت سیئہ اور حرام ہے اور عجب یہ ہے کہ رافضیون کے مذہب مین بھی
ائمہ اطہار اور اُن کے فقہا کی روایت سے ثابت ہو کہ مُحَرَّمٌ لُبْسُ الثِّيَابِ السَّوْدَاءِ إِلَّا
الْعِمَامَةَ وَالْخُفَّيْنِ۔ ابن بابویہ قمی نے اُسکی وجہ حضرت امام جعفر صادق وغیرہ ائمہ سے یون
بیان کی ہو کہ ایسی پوشاک جہنمیون کے لباس سے مشابہت رکھتی ہے ننگے سر ننگے پاؤن مروے
کے ساتھ قبر پر جانا شب برات مین نیا گھڑانے باسن لانا چراغان کرنا کھانون کا جدا جدا کرنا یون کہ
یہ اللہ کے واسطے اور یہ رسول کے اور یہ فلانے کے اور یہ بی بی فاطمہؓ کے واسطے اس کو سوائے
نیک زنون کے کوئی نہ کھائے اور جس نے دوسرا خاوند کیا ہو وہ بھی نہ کھاوے کھیر چٹائی
سال گرہ ستوانسے کی رسم ادا کرنی خواجہ خضر کا بیڑا نکالنا محرم مین تعزیہ بنانا
عَلَم اور شدا برق نیزہ کھڑا کرنا یہ سب نصب[۱] ہین اُن کا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہے
اور کسی کے خاطر سے یا اپنی نمود اور اپنی بزرگی دکھانے کو کرنا کبیرہ ہے اور اگر حلال جان کر
کرے اور اسپر اصرار کرے تو کفر صریح ہو کھانے پینے کی چیزین جیسا کہ حلوہ مالیدہ شربت

[۱] یعنی حرام ہو سیاہ تعزیے کا بنانا جلوس علم اور نشان اور جھنڈا کرکے فاتحہ کرنی اور جھنڈا کے نیچے بیٹھکر دودھ شربت وغیرہ پینا اسکے نیچے سے نذر گذارنا۔

پلاؤ شیرنی پان وغیرہ تعزیہ اور علم یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانہ اور درخت کے پاس لیجانا حرام اور ممنوع ہے اور دریا کے پاس جیسا روٹ اور ولیا خواجہ خضر کا اور ان چیزون کا کھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان چیزون نے ان کامون سے ہندؤن کے ہٹا کر کے پرشاد کی صورت پکڑی اور یہ چیزین رافضیون کے مذہب مین بھی حرام ہین چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لایحضرہ الفقیہ مین تعزیت کے نوادر کے باب مین جنائز کے آخر کتاب مین لکھا ہے مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا وَمَثَّلَ مِثَالًا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ ترجمہ جسنے نئی قبر بنائی یعنی اپنی طرف سے اور اُس مین مُردہ نہین اور قائم کیا مثال کو یعنی ایسی چیز کو جو مانند نصب اور تصویرون اور بلند چیزون کے ہے جو بتون سے مشابہت رکھتی ہین تعظیم اور تکریم وغیرہ مین پس وہ شخص ملعون ہے اور دوسری روایت سے لکھا ہے کہ قَدْ خَرَجَ مِنْ رِبْقَةِ الْاِسْلَامِ ترجمہ پس بیشک وہ شخص الگ ہوا مضبوط رسی سے اسلام کی اور ظاہر ہو کہ جھوٹی قبرون مین داخل ہی تعزیہ اور ضریح اور مثال و انصاب مین داخل ہے علم شد ابیرق اور اس کے مانند بھی پھر ضریح اور تعزیہ تو بیشبہہ امین داخل ہی کافرونکے پوجے کی چیز کھانی کسی پیر پیغمبر امام شہید دیوپری کے نام کی چوٹی رکھنی سیتلا یا کسی اور مرض کا پوجا کرنا شادی مین سہرا کنگنا باندھنا گٹھ لگن مقرر کرنا کلس رکھنا رت جگا کندوری چوتھی کرنی مُردے کا سوم دسوان بیسوان چالیسوان کرنا اُس مین پھول پان اُٹھانا چھ ماہی برسی مقرر کرنی مردے کی روح نکالنی کسی کے مرنے سے تین دن سے زیادہ چالیس دن تک کھانے پینے پہننے مین کچھ فرق کرنا یا دونی سنکرانت روٹی میٹھا ہولی دیوالی دیتا جیتا کرنا مُردے کے سرہانے چراغ جلانا اُسے گھاس پر لٹانا کسی کے مرنے سے ہانڈی باسن پُرانے پھینک دینا سر مین گلے مین سیندور لگانا غلّے کو ہتھیار کو زمین کو سلام کرنا حال سال کا پوجا کرنا سالار غازی یا شاہ مدار کی ہر سال شادی مچانی جھنڈا لہر کھڑا کرنا حضرت غوث یا امام قاسم کی مہندی نکالنی محرم مین حیدری سپر بُراق یا دُلدل بنانا لال بی بی اُولا بی بی اوسان بی بی نور بی بی کا روزہ رکھنا سوا پہر کا روزہ حضرت علے مرتضیٰ رضؓ کے نام سے رکھنا لال پری سبز پری شیخ سدو زین خان شاہ دیا

ننھے میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکرا چڑھانا منت ماننی کیونکہ یہ لوگ فی الحقیقت جن ہین یا شیاطین لوگون نے بہکانے کو ایسے نام رکھ لئے ہین ان کا قاعدہ یہی ہے کہ جس شخص کو جس سے اعتقاد ہوتا ہے اُس کی صورت پکڑ کر خواب مین آتے ہین اور سر پر چڑھکر نچاتے ہین نذور و نیاز قبول کروا کر اپنا مُرید بناتے ہین گائے گورو کو چاول دوب دے کر ٹیکا دینا شگون اور فال بد پر اعتقاد کرنا اپنا ستر دوسرون کو دکھانا یا اورون کا ستر دیکھنا بے تہ بند لنگوٹ مارنا بدن مین گدنا گدوانا عورت کے سر کے بال چننے یا چٹلا ڈالنا مرد کو پٹّا ببری گھیرا سر پر رکھنا کافرون سے لباس اور وضع مین مشابہت پیدا کرنی اور جو جو رسمین اس طرح کی ہون اُن کو بجالانا صفر کے تیرہ دن کو منحوس جاننا شب برات کے چودہ دن تک شادی نہ کرنی محرم کے تیرہ روز تک امام حسین علیہ السلام کو اپنے مردون کی طرح خیال کر کے زینت کی چیزون کو اور کھانے پہننے مین بعض چیزون کو ترک کرنا۔

مسلمان کو لڑکا پیدا ہونے مین اور بعد اس کے کیا کیا کام کرنے مناسب ہین اُن کا بیان

جب لڑکا پیدا ہووے تو اُسکے داہنے کان مین اذان کہے اور بائین مین اقامت اور تالو مین اسکے خرما ملے ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکے کیلیے دو بکرے یا دو بکری اور لڑکی کیواسطے ایک ان جانورون کے عضو مین جیسا قربانی مین نقصان نہین ہوتا اسی طرح عقیقے مین بھی چاہیئے للہ ذبح کر کے ہڈیون کو نہ توڑے[عہ] گوشت ہڈیون سے نکالکر پکاوے اور للہ صلحا کو کھلاوے مان باپ بھی کھاوین تو مضائقہ نہین اور نام اچھا رکھے اول درجہ مین وہ نام جسمین عبدیت پائی جاوے جیسا عبداللہ عبدالحق عبدالکریم دوم درجہ مین پیغمبرون کے نام پر جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسیٰ عیسیٰ سوم درجے مین بزرگون کے نام پر جیسا ابوبکر عمر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا اور سر کے بال منڈوا کر اور ناخون کٹوا کر اُن کے ہموزن روپا تول کر صدقہ کرے اور اہتمام کرے کہ جب لڑکا

چاندی ۱۲

عہ اور جو توڑے تو کچھ مضائقہ نہین حکم جانور عقیقے کا مثل قربانی کے ہے ۱۲

پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے لا الٰہ الا اللہ کہے اور دو برس تک حداڑھائی برس تک دودھ پلاوے پھر جب قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ پڑھانے بٹھاوے بعد ختم قرآن مقدور کے موافق اگر کچھ اقربا دوستون کو بہ نیت ادائے شکر کھلاوے مضائقہ نہین ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہیے کہ اُس کا اچھا نام رکھے پھر تعلیم کرے اُسکو یعنی ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا مین اُس کے کام آوین اور جب بالغ ہو تو نکاح کرے پس اگر وہ بالغ ہو جاوے اور نکاح نہ کرے تو جو گناہ وہ کریگا اُس کے باپ پر پڑیگا۔

(م) اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ توریت مین لکھا ہو کہ جب لڑکی کسی کی بارہ برس کی عمر کو پہونچے اور وہ اُسکا نکاح نہ کرے پھر کوئی گناہ اُس لڑکی سے ہو تو وہ گناہ اُس پر پڑیگا

(م) سات برس کی عمر مین تاکید نماز کی کرے اور دس برس کی عمر مین اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے ختنہ کرے اگر عذر ہو تو بعد اسکے بھی مضائقہ نہین اور مسلمان کے لڑکے کو چاہیئے کہ کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو بعد اس کے کسی عالم دین دار کے پاس رجوع لاکر ایسی باتین سیکھے کہ جسمین اُسکا دین اور ایمان پکا ہو جائے بعد اُس کے اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنے کے طریقے کسی عارف کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونے کا یہی نتیجہ ہے اور لڑکیون کو سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑھاوے نہ سکھاوے اور نام اُسکا بھی نیک رکھے نکاح کرنا سنت ہی اور واجب ہوتا ہے جسوقت ضرورت ہو نکاح کی اگلے زمانہ مین اچھے لوگ بہ نیت عبادت کرتے تھے یعنی اسکے سبب شیطان کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے مگر اس زمانے مین اکثر بنیت عیش نفسانی اور دولت دنیوی کے کرتے ہین اور اسی سبب سے جورو اور خاوند مین موافقت نہین ہوتی بیتیرے لوگ عورتون کی سرکشی اور بدمزاجی اور خلاف مرضی کے سبب سے ایسے عذاب مین رہتے ہین کہ دین و دنیا کے اُمور اُن کے ہاتھ سے جاتے ہین پس اس مقام مین مناسب یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت دامنگیر نہ ہو تب تک یہ بار اپنی گردن

پر نہ اُٹھاوے اور درصورت ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیون سے کہ بہ نسبت شہر کے صاحب حیا و عفت و عصمت اور فرمانبرداری اور خانہ داری کے طریق سے ماہر ہوتی ہین اور شریک رنج و راحت اپنے خاوند کی رہتی ہین یہ معاملہ عمل مین لاوے برخلاف شہریون کے کہ اکثر اُن کی یہ جوہر نہین رکھتی ہین اور نافرمانی اور آرام طلبی مین بے بدل ہوتی ہین۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَی اللّٰہِ خَیْرًا لَّہٗ مِنْ زَوْجَۃٍ صَالِحَۃٍ اِنْ اَمَرَھَا اَطَاعَتْہُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَیْھَا سَرَّتْہُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَیْھَا بَرَّتْہُ وَاِنْ غَابَ عَنْھَا نَصَحَتْہُ فِیْ نَفْسِھَا وَمَالِہٖ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کی ابی امامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ کہتے تھے آپ نہین فائدہ مند ہوا مومن بعد تقوی اللہ تعالی کے کسی بھلائی سے مگر اچھی نیک بخت جورو سے یعنی بعد تقوی کے مومن کے حق مین یہ بہتر چیز ہے جب کچھ فرمایا مان لیا اُس نے اور جب دیکھا اُس کی طرف خوش وقت کیا اُسکو اور جب قسم کھائی اُس پر پورا کیا اُس سے یعنی جس بات پر خاوند نے قسم کھائی اُس نے وہ کام کیا اُسے سچا بنایا اور جب باہر گیا گھر سے خیر خواہی کی اُسنے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی یعنی زنا اور فسق سے اپنے تئین بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے نکاح کا قاعدہ جہان مناسب جانے بات ٹھہرا کر طرفین کی رضامندی کے دن دولھا کو چاہیئے کہ اچھے صاف کپڑے پہنکر خوشبو لگا کے اپنے اقربا اور دوستون کو ساتھ لیکر دُولھن کے محلے کی مسجد مین جا اُترے یہ افضل ہے نہین تو جہان دولھن کے لوگ مقرر کرین شب کو افضل ہے یا دن کو مجلس عقد کی علانیہ جماوے یہان تک کہ اگر بے جھانجھ کا دف بھی بجاوے تو مضائقہ نہین پھر اُدھر دولھن اچھے کپڑے پہنے سنواری جاوے ہاتھ پاؤن مین مہندی آنکھون مین سرمہ کپڑون مین خوشبو لگاوے پھر جو نکاح پڑھے اُس کو لازم ہے کہ پہلے اللہ تعالی کی حمد اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت ادا کرے اور کچھ آیات قرآن شریف کی جو یاد ہون پڑھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنی آپس مین ایجاب اور قبول ہو جاوے

گواہون کے روبرو اگر طرفین کی طرف یا ایک طرف سے وکیل ہو اور اُسکی وکالت بگواہی ثابت ہو تو اسکا ایجاب وقبول کرنا بجائے مرد اور عورت کے درست ہے اور مجلس مین شکر اور بادام اور روپے پیسے کا چھینا اور اہل مجلس مین تقسیم ہونا مضائقہ نہین پہلے عقد کے اگر خطبہ پڑھے تو سنت ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ مثلاً نکاح کرنے والی اپنے حق مین یا وکیل اُس کی طرف سے یون کہے کہ زبیدہ یعقوب کی بیٹی کو دو سو روپے سکہ مرشد آبادی کے مہر پر تیرے نکاح مین دیا دو لھا کہے کہ مین نے قبول کیا اور اگر وکیل کی جگہ پر ولی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے پھر بعد عقد نکاح کے مرد کو یون مبارک بادی دی جاوے۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ اور یہ دعا پڑھی جاوے۔ اَللّٰهُمَّ اَدِمْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّآءَ اَللّٰهُمَّ اَدَّ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَدْتَ بَيْنَ عَائِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَخْرِجْ مِنْهُمَا الطَّيِّبَ الْكَثِيْرَ۔ بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے جب مرد دولھن کو گھر مین لاوے اُس دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن طعام ولیمہ کرے یعنی اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستون کی ضیافت کرے اُس ضیافت مین لوگون کو جانا مناسب ہے جسے کچھ عذر ہو تو معذرت کرے اور دعائے خیر دیوے مہر دس درم سے کم نہین دس درم کے دو روپے ساڑھے دس ماشے ہوتے ہین زیادہ اس سے مقدور کے

لہ سورۃ النساء رکوع اول ۱۲

موافق جسقدر کرے مضائقہ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بزرگون کے قول اور چال سے معلوم ہوا کہ تھوڑا مہر مقرر کرنا بہت خوب ہی چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین عورتون مین وہ ہین کہ جو مہر مین چھٹائی رکھتی ہون اور خلق مین بڑائی اور آپنے اپنی بیٹیون کے نکاح مین چار سو درم سے زیادہ مہر مقرر نہین کیا جسکے حساب کی روسے ایک سو بیس روپے ساڑھے دس ماشے جو اس زمانے مین یہان رائج ہین ہوتے ہین فرمایا عمر فاروق نے بھاری مت کرو مہر عورتون کا اگر وہ بزرگی کا سبب ہوتا دنیا مین اور اللہ کے نزدیک تقوی کا تو تم سب سے اس کام مین بہتر تھے رسول خدا اور مین نہین جانتا کہ آپنے اپنی بیبیون اور بیٹیون کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو صرف اُم حبیبہ کا مہر چار ہزار درہم تھا سو نجاشی حبش کے بادشاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لحاظ کر کے نقل ہی کہ ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی مین پوچھا کہ حضرت فاطمہؓ کا کیا مہر تھا علما نے کہا چار سو درم کہا کہ وہ دونون جہان کی شاہزادی تھین میری لڑکی کا دس درم مہر باندھو تا کہ خاص و عام مین تمیز و فرق ہو۔

سنت کے موافق طریق مسلمانون کا مرنیکے وقت

جب کوئی مسلمان مرنے لگے یعنی موت کے آثار اُسکے ظاہر ہون تو اُسکے اپنون یا بیگانون سے جو کوئی وہان موجود ہو اُسکو لازم ہی کہ قریب اُسکے بیٹھکر کلمہ شہادت کا پکار پکار کر خود پڑھے اُسکو تکلیف[1] ندے اور اگر سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد یاد ہو تو پڑھے کہ اُس سے جان کندنی کی تکلیف کم ہوتی ہی پھر بعد مفارقت روح کے جس تختے کو[2] تجویز کیا ہو اُسپر لٹاکر غسل دیوین پھر سات عضوون[3] خوشبو لگا کے کفن پہناوین اور وہی قرابا وغیرہ جلد جنازے کو مقبرے مین لیجاوین اور دفن کرین اچھا طریقہ ثواب رسانی کا مردے کے حق مین یہ ہی کہ قبل دفن کے جسقدر ہو سکے کلمہ یا قرآن شریف یا درود یا کوئی سورۃ پڑھکر اُسکا ثواب اس مردے کو بخشین کہ پہلی منزل کی سختی مین کام آوے اور بعد دفن کے اُسیدن یا دوسرے دن یا تیسرے دن اقربا دوست آشنا بعد نماز وقت کے خواہ صبح کو خواہ دوسرے وقت اُس مردے کیواسطے کچھ پڑھین اور خوشبو و شربت تقسیم کرین چنانچہ یہی رسم ہے حرمین شریفین کی

[1] یعنی اسکے پاس بیٹھکر کلمہ پڑھے کہ مرتے وقت کلمہ پڑھنا بہت ثواب ہی [2] یعنی اسکو غسل دینے کے واسطے [3] یعنی اعضاے وضو پر

عرب کے دیار مین مردے کی نجات کے واسطے یہ معمول ہوا ہی کہ پہلے دن یا دوسرے دن یا تیسرے موت کے جسوقت فرصت ہو چند مسلمان بیٹھکر کلمہ لا الہ الا اللہ لاکھ مرتبہ للہ پڑھ کر ثواب اُسکا میت کی روح کو بخشتے ہین اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُس میت کو نجات دیتا ہے اگرچہ وہ عذاب کے لائق ہو چنانچہ اس باب مین ایک حدیث بھی آئی ہے قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَجَعَلَ ثَوَابَھَا لِلْمَیِّتِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَاِنْ کَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوْبَۃِ انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی مرے سو ہزار (ایک لاکھ) مرتبے اُسکی روح کیواسطے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھو اللہ تعالیٰ اُس کو نجات دیگا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہی کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت مین یہی عمل کرتے تھے اور جو کوئی مرتا تھا اس بات کی وصیت کر جاتا تھا پھر خواب مین کوئی اُسکو دیکھتا نیک احوال اسکا نظر آتا کہ بہشت مین داخل ہی اور اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے اُسے نجات دی ہی اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہی ثابت ہوا ہے کہ میت کے حق ادا کرنے مین آپ کی یہ عادت نہ تھی کہ خاص اُسکے واسطے وقت نماز کی کہین جمع ہوویں اور قرآن وغیرہ پڑھین نہ قبر پر نہ دوسری جگہ پھر یہ سب ہندوستان مین رسم تیجے کی جو مشہور ہے اور معمول ہوتی ہی عمل مین لانا اور بغیر وصیت اُس شخص کے اُس کے مال سے خرچ کرنا اور اُسکے وارثون کو اُس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہی اسی طرح پر معین کرنا روز کا دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کیواسطے نامناسب ہے مگر ثواب کا پہونچانا مُردون کو بغیر مقرر کئے کسی دن کے للہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر ہے جب جس کو جس چیز کے دینے کی اس امر نیک مین توفیق ہو دیوے اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہ ہو تو صرف سورۂ الحمد اور سورۂ اخلاص جتنی مرتبہ ہو سکے پڑھ کر مردے کو ہدیہ اپنا ہو یا بیگانہ ہو یا برابر کا ہو یا بزرگ ہو ثواب پہونچانا بہت خوب اور بے تکلف ہے باقی رہی یہ رسم کہ کھانے کی چیزون کو پکا کر زمین لیپ کر پان پھول وغیرہ وہان رکھکر ایک شخص جبتک

فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ دینے والون کے اعتقاد مین مُردے کو نہین پہونچتا محض ناکاری بات اور مشابہ ہے کفار ہنود کے مسلمانون کو اس طور سے احتراز واجب ہی کیونکہ کھانا کھلانا ایک چیز ہے اور قرآن شریف پڑھنا دوسری چیز پس ایک کو دوسرے کا موقوف علیہ کر دینا بھی بدعت ہے کہ اپنی عقل سے نئی رسم نکالی اگلے زمانہ مین نہ تھا اب اپنی عقل سے دوسرون کو دیکھکر کرنا کب درست ٹھہرا رہا یہ کہ تسلی دینا اور ماتم پُرسی کرنا میت کے لوگون کو تین دن تک البتہ درست ہے اور کھانا بھیجنا ایک دن اگر دہان بین کرنے والی عورت نہو مستحب اور تین دن تک صرف عورتون کو سوگ کرنا بعد موت کے یعنی ترک کرنا زینت کا مناسب ہے زیادہ اس سے حرام ہے اور عورت اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت تک زینت ترک کرے پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہ ہون تو دوسرا شوہر ضرور کرے لیکن اس ملک کی عورتین کافرون کی رسم کو دیکھکر اور اُسکا اظہار بجیائی سمجھکر زبان سے نہین نکالتی ہین اور اُن کے رشتہ دار باوجود اسکے کہ اس کام کی قباحت اور بُرائی سے خوب واقف ہین بلکہ آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اس انکار سے بعضی عورت زناکار ہو جاتی ہے پھر بھی اُسکا کچھ ذکر فکر نہین کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہین دیتے بلکہ زن و مرد اُسکے رشتہ دارون سے اس بات کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھکر اس امر خیر مین بدل متوجہ نہین ہوتے اور جو کہین کسی عورت نے ایسا کیا تو اس کو حقیر جانتے ہین اور اُس کے حق مین طعن و تشنیع کرتے ہین سو وہ لوگ ان عملون کے سبب سے مورد غضب اللہ اور مردود شفاعت رسالت پناہ ہوتے ہین کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی مین جا بجا اس کی تاکید کی ہے بلکہ اسکو مستحسن بیان فرمایا ہے سو یہ اصل رسم ہندوؤن کی ہے کہ لالچی اور جاہل مسلمانون نے اُن سے میل کرنے کے لالچ پر یہ عمل آپسمین رائج کیا اور اپنے تئین نفس اور شیطان کا فرمانبردار بنایا اور ایسا شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بڑا بے ادب ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ طریق خاص کیا ہے اپنے دوست کے حق مین کہ اُن کی بیبیون کا بعد اُن کے نکاح نہ ہو کہ وہ مسلمانون کی بجائے مان کے ہین اور مان سے نکاح نہین ہوتا سو ان بیاطنون نے گویا اپنی بہنون

بیٹیون وغیرہ کو ویسا ہی جانا اور وہی مرتبہ دیا اور اس نافرمانی کا نام عار و ننگ شمار کیا لعنت پڑے اُن کی سمجھ اور اُن کی شرافت پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۵ ترجمہ اور جب طلاق دو تم عورتون کو پھر پوری ہو جاوے عدت اُن کی پس منع نہ کرو تم اُن کو اس بات سے کہ نکاح کرلین شوہرون سے جب آپس مین راضی ہون موافق شرع کے یہ حکم کیا جاتا ہے اُن کو جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ کام بہت پاک کرنے والا ہے تم کو اور بہت صاف رکھنے والا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہین جانتے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اُس عورت کو چاہیئے کہ تین حیض کی مدت گذرنے تک یا تین مہینے تک دوسرا نکاح نہ کرے پھر جب یہ مدت گذر جائے تو کسی کو نہین پہونچتا کہ اُسکو نکاح ثانی سے باز رکھے اور اس آیت پر لحاظ کیا چاہیئے کہ پہلے طلاق کا ذکر فرمایا اُسمین کچھ بُرائی اور ناز یبائی اُسکی بیان نہین کی بعد اُسکے کئی وجہ سے نکاح ثانی کے واسطے رغبت دلوائی اوّل وجہ یہ کہ لوگون کو منع فرمایا ہے روکنے سے دوسری وجہ یہ کہ فرمایا یہ حکم اُس کے حق مین ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر پس معلوم ہوا کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اسپر عمل نہ کرے اور اسکو اپنا عار اور ننگ سمجھے وہ شخص منافق ہے تیسری وجہ یہ فرمائی کہ نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہے تمکو سچ ہے کہ یون ہی ہے کیونکہ جس طرح ہر نیک و بد فاسق اور صالح مؤمن اور منافق کو کھانے پینے سونے جاگنے کی رغبت ہوتی ہے اور اُن کا دل اُن کی طرف ہمیشہ مائل رہتا ہے خصوصاً جسوقت بھوکھ پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو دیکھا چاہیئے کہ کیسی خواہش اُسکو اُسدم ہوتی ہے گو وہ چیز اُسکو بالفعل میسر ہونیوالی ہو یا نہ ہو بہر حال اُسکا دل اُدھر لگا رہتا ہے اسی طرح پر ہر نیک بد کے درمیان شہوت کو پیدا کیا ہے پس بشریت کے مقتضا سے ہر مرد کو عورت کی طرف خواہش ہوتی ہے اور

ہر عورت کو مرد کی طرف پھر جو بیوہ جوان ہو بالضرور اسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی اور اسمین اس سے صریح زناکاری عمل مین آوے گی یا اُسکے لوازمے کہ ادنیٰ اُسکا نظربازی کرنی اور شہوت انگیز باتین نکالنی اور سننی ہین اور اگر وہ عورت بہت صاحب عفت اور عصمت ہو اور نفس پر قادر تو بھی بمقتضائے بشریت کے شہوت کے کام اُس سے ظہور مین آوینگے اگرچہ بسبب حیا اور شرم کے زبان پر نہ لاوے پس ان بُرائیون سے بغیر نکاح کے پاک ہونا نہین ہو سکتا اور جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تمھارے واسطے بہت پاک کرنیوالا ہے پھر جو کوئی اسکو دُور کرے اور اپنا ننگ سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہوا کہ سُور کی طرح نجاست سے مناسبت اور اُلفت رکھتا ہے اور وہ شیطان سیرت اپنے تئین اپنے پیشواؤن سے بھی دور کھینچتا ہے اور اپنی حیا اور شرم کو اُن سے زیادہ جانتا ہے سو جو کوئی ایسا کرتا ہے اپنی دینداری مین بٹا لگاتا ہے اور صاف متکبر بے ایمان ہو جاتا ہے حقیقت تو یون ہے کہ جسقدر بُرائی اور فساد ناکدخدا جوان لڑکی سے کہ بے بیاہی بیٹھی رہے ملحوظ ہوتی ہے اور اُسکے ولی کو لوگون کے طعن وتشنیع کا ڈر رہتا ہے اور رات دن اسکی فکر مین بیکل رہتا ہے اس سے زیادہ بیوہ جوان عورت کی طرف سے سمجھا چاہیئے کیونکہ پہلے بسبب اسکے کہ وہ مرد کی کیفیت سے واقف نہین اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنا دل تھامے رہتی ہے باوجودیکہ جانتی ہے کہ ایک دن وہ خواہش اسکی بر آوے گی برخلاف بیوہ کے کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر ظالمونکے پنجے مین پھنستی ہے اپنے دل ہی دل مین گھٹتی ہے اور غم کھاتی ہے آخر جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا وسواس جی مین گھسا اور ظاہر مین کچھ قابو ملا وہین جو نہین کرنا تھا کر گزرتی ہے اور اپنے دلیون کے ماتھے مین کالک کا ٹیکا لگاتی ہے کبھی وہ حرکت اسکی مشہور ہوتی ہے کبھی چھپے چھپے افعال ناشایستہ سے شرم وحیا کے پردے کو پھاڑ کر گنہگار بنتی ہے اور دائی اُسکے دیدہ ودانستہ چشم پوشی کرتے ہین بلکہ اگر کہین حمل رہگیا تو خود وہ دیوث بنکر اُس کے چھپانیکی فکر مین پڑتے ہین چوتھی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہین جانتے یعنی اُسکے فوائد جتنے اللہ کو معلوم ہین تم کو نہین پھر جو کوئی اسمین قبح ظاہر کرے اور بُرائی دلمین لاوے تو گویا اُسنے اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ جانا اور اللہ تعالیٰ کے کلام مین خطا کا اور اپنے افعال مین درستی کا

قائل ہوا نعوذ باللہ[1] مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ ترجمہ پس اگر طلاق دے وہ مرد اُس عورت کو پس حلال نہین وہ عورت اُس مرد کو جبتک کہ وہ نکاح نہ کرے دوسرے شوہر سے مترجم کہتا ہے کہ اصل اُس کی یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی عورت کو تیسری مرتبہ طلاق دیا تو وہ اُسپر حلال نہین جبتک وہ عورت دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ مرد پھر اسکو طلاق نہ دے اگر ایسا ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق مین نکاح سے حلال ہوتی ہے سو اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ترجمہ اور نکاح کردو بیوہ عورتون کا اپنے اقربا سے اور نیک بختون کا اپنے غلام اور لونڈیون سے اگر محتاج ہون غنی کریگا اللہ اُن کو اپنے فضل سے اور اللہ مقدور والا دانا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ عورتون کے والیون کو حکم کرتا ہے کہ اُنکا نکاح کردین پس اس آیت سے بھی نکاح ثانی کی حلت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب دلانا نکاح ثانی کا اس سے ثابت ہوا پہلی وجہ یہ کہ وانکحوا کا لفظ جو امر ہے اصل مین موضوع ہے واجب ہونے کے واسطے ہر چند وہ وجوب کے مقام مین نہ ہو لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم مین بڑا اہتمام منظور ہے دوسری وجہ یہ کہ الفاظ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ مین اشارہ ہے اُن کو تونگر کردینے کے وعدہ کا اگر مفلس ہون اسمین بھی اس کام کی بڑی خوبی منظور ہوئی کہ یہ برکت کا موجب ہے یعنی اگر فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ غنی کردے گا تم اس سے مت ڈرو اور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ باوجود مانع کے بھی اُس پر سبقت کرنا چاہیئے اور اُسکے مانع دفع کرنے کو اللہ تعالیٰ کا فضل ڈھونڈھنا چاہیئے اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ من فضلہ سے خوب ظاہر ہے کہ جو کوئی یہ کام کرے گا اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کے شامل حال ہوگا اور یہ بڑی عنایت ہے پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سبب سے حاصل ہوئی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ الْجَنَازَةُ

[1] ہم پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیون سے ۱۲ منہ

اذا حضرت والصلوٰۃ اذا اجاءت والایم اذا وجدت لھا کفوا ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی تین چیز ہین کہ دیری مت کر اُن مین جنازہ جب حاضر ہو یعنی اُس کی نماز مین تاخیر نہ کر اور نماز جب اُسکا وقت آجائے یعنی پہلے وقت مین پڑھنا افضل ہے اور بیوہ عورت جب پاوے تو کسی کو اُسکے لائق یعنی فی الفور اُس عورت کا نکاح کردے اور یہ رسم بد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیون کے اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی بیٹیون کے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی کے اور بہت سی بیبیون کے عمل کے برخلاف ہوئی اور گویا اُس شخص نے اُن بیبیون پر اور اُن کے اقربا دُن پر عیب لگایا اور اپنے تئین اُن سے افضل جانا ہان ایک یہ بات علیحدہ ہے کہ اُس عورت کو بذاتہ اس کام کی خواہش نہ ہو لڑکون والی ہو اور وہ اپنے لڑکون کی خدمت گذاری مین اس قدر مصروف ہو کہ اُس کا ادھر کبھی خیال نہ آوے تو البتہ ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہوتا ہے اور وہی اُسکی عصمت کا محافظ رہتا ہے۔

جن بیبیون کا نکاح ثانی ہوا اُن کا بیان

بی بی رقیہؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی پہلا خاوند اُنکا عتبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند اُن کے عثمانؓ دوسری لڑکی حضرت ام کلثومؓ پہلا خاوند اُن کا عتیبہ بن ابی لہب اور دوسرے خاوند اُن کے عثمانؓ اور اُم کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کہ اُن کو چار نکاح کرنے کا اتفاق ہوا پہلے خاوند اُن کے حضرت عمر فاروقؓ بعد اُن کے جعفر طیار کے تین بیٹون نے ایک کے بعد دوسرے نے نکاح کیا پہلے عون دوسرے محمد تیسرے عبداللہ اور حضرت کی بیبیون سے سوائے حضرت عائشہ کے سب کو متعدد نکاح کرنیکا اتفاق ہوا مثلاً حضرت خدیجہؓ جو سب مین بزرگ اور افضل تھین اُنکو تین نکاح کرنیکا اتفاق ہوا اسی طرح حضرت حفصہؓ و حضرت زینبؓ و حضرت میمونہ و حضرت ام سلمہ و حضرت سودہ و حضرت جویریہ و حضرت اُم حبیبہ و حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے تئین غرض سب کو سوائے حضرت عائشہؓ کے یون ہی کسی کو دو نکاح کسی کو تین نکاح کا اتفاق ہوا اور حضرت کے اہل بیت مین سے حضرت اُمامہ جو بی بی زینبؓ کی بیٹی ہین اُنکو دو نکاح کا اتفاق ہوا پہلے خاوند

عہ یعنی بیوہ کا نکاح جلد کرنا چاہیے

اُن کے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور دوسرے خاوند اُن کے مغیرہؓ بن نوفل کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے مرتے وقت اس بات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر اس بی بی کو خواہش نکاح ہو تو مغیرہ سے نکاح کر دا دین

اور اشرافون سی عرب کے جن بیبیونکا نکاح ہوا ان کا نام

اُم رومان حضرت عائشہ کی مان پہلا خاوند اُن کا عبداللہ بن منجر اور دوسرے شوہر اُنکے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اسما بنت عمیسؓ بی بی حضرت صدیق اکبر کی مان محمد بن ابی بکر کی ہین حضرت میمونہ زوجہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اول شوہر اُن کے جعفر بن ابی طالب اور دوسرے خاوند اُن کے حضرت صدیق اکبرؓ اور تیسرے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اُن ہی بی بی اسماؓ نے حضرت فاطمہؓ کو غسل جنازہ کا دیا تھا یہان غسل کا ذکر اسلئے کیا گیا کہ بعضے مرد اور بعضی عورتین جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کام سے واقف نہین یا اپنی بد باطنی سے اُسکو بُرا جانتی ہین اور جس عورت نے دوسرا نکاح کیا اُسکے پاک اور طاہر ہونے مین بھی شک لاتی ہین چنانچہ بی بی کا دانہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فاتحے کا جو کھانا پکا دین اُس کو نہین کھلاتین بلکہ اُس کو حقارت کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہین سو سب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا ان لوگون کا بہت بُرا ہے اس سے ان کے ایمان مین خلل آتا ہے ہرگز ایسی بات زبان سے نہ نکالنا چاہیئے بلکہ اُس بی بی کو کسی طرح پر ہرگز حقیر اور ذلیل نہ جانے اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو نہ چاہیئے کہ کسی مسلمان کی قبر کو پختہ بناوے اور اسپر گنبد اُٹھاوے اور چھت لگاوے اور وہان قبر کا مجاور ہو کر بیٹھے اور اُسکی تعظیم اور توقیر کے لئے مسجد مین گاڑے یا قبر کو مسجد بناوے رات کو چراغان کرے اور کسی مطلب کے لئے نذر منت مانے اور شیرینی مالیدہ چڑھاوے کہ یہ سب حرام ہے اور ناجائز عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ یُّبْنٰی عَلَیْہِ وَاَنْ یُّقْعَدَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا جاتا ہے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ پختہ کی جاوے قبر اور بنائی جاوے پختہ اُسپر عمارت ہو وہ یا خیمہ اور کوئی بیٹھے اُسپر روایت کی مسلم نے اور روایت کی نسائی نے اس طرح کہ منع

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا پڑھایا جاوے اُسپر یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کرین جیسا خیمہ شامیانہ چادر یا پکی بنائی جاوے وہ اور مواہب الرحمن مین اور فتاوے عالمگیری اور عینی اور شرح کنز اور مستخلص اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا ہی پھر جو کوئی خلاف ان حدیثون اور ان روایتون کے ان کامونکے جائز ہونے مین کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز معتبر نہین

محرم کے مہینے مین جو کرنا چاہیئے اُس کا بیان

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اُس مہینے کو متبرک جان کر بعد حمد اور درود پیغمبر خدا کے اپنی عقبیٰ اور دنیا کی بہتری کے واسطے دعا مانگے اور عاشورے کے دن کو یعنی دسوین تاریخ محرم کی رات کو اور دن کو نیک باتین عمل مین لاوے جیسا روزہ رکھنا نمازین پڑھنی غسل کرنا مسلمانون مین ملاپ کرنا اور کرا دینا بیمار کو پوچھنا یتیم پر مہر کرنا دیندار عالمون سے ملاقات کرنی اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی خیریت چاہنی اہل و عیال پر کھانے پینے کی اور دنون سے زیادتی کرنی اللہ کی راہ مین صدقہ دینا آنکھون مین سرمہ لگانا قرآن کی تلاوت کرنا اور یہ دسوان دن محرم کا ہمیشہ سے مبارک ہی اکثر انبیاء اور اولیا کی شدت و کلفت رنج و غم اس دن دفع ہوا ہی اور اللہ تعالیٰ کے یہان اُن کو بڑا درجہ ملا ہے چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے بھی اُسی طریق قدیم پر مظلومیت اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اور پیغمبر آخر الزمان یعنی اپنے نانا کے خاندان مین کہ اور سب مرتبہ اور بزرگی وہان موجود تھی مگر شہادت نہ تھی سو اُنکے سبب اُسکا درجہ بھی ہاتھ لگا تمام درجے خلت اور محبت اور عبدیت کے بڑھ گئے اور اس معاملے مین مرتبے صبر اور شہادت اور استقامت کے پورے ہوئے اور دُنیادار فاسقون اور ظالمون کا حال کھل گیا دیندار صالح شرع کی پیروی کرنیوالونکا استقلال ظاہر ہوا دونون قسم کے آدمیون کا امتحان عمل مین آیا مشائخون کے عملون سے ثابت ہوا ہی کہ اس شب کو اور دن کو اگر کوئی دو رکعت یا چار رکعت نماز بعد سورۂ فاتحہ کے پندرہ یا پچیس مرتبے سورۂ اخلاص ملا کر للہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف سے ادا کری تو بڑا ثواب پاوے اور کھانا کھلانا اور شربت پلانا غربا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا للہ امامین علیہما السلام کی جانب سے انمین البتہ زیادہ اجر ہوتا ہے کیونکہ ان ایام

اور زبان مبارک مین نیکی کا ثواب اور دنون سے زیادہ ہوتا ہی باقی جتنی رسمین بدعتی فرقے کیا سُنّی کیا شیعہ عمل مین لاتے ہین وہ دوستی کے پردے مین امام علیہ السلام کیساتھ دشمنی کرتے ہین کیونکہ اُنھون نے جان تک دی پر بدعتی کی فرمانبرداری نہ کی اور یہ بیمیا بدعت کے کام کرکے اُن سے دوستی پیدا کیا چاہتے ہین اور رضا صبر کے مرتبے مین اُنکے بٹا لگاتے ہین اور ظالمونکے ظلم اور بے ادبی کی حقیقت اور اُنکی بیکسی اور ناچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع سے تمام شہر ونکی گلیون اور کوچون اور بازارون مین سوانگ بنا بنا کر ناچتے کودتے بیان کرتے پھرتے ہین وہ منتقم حقیقی ایسے اعمال کی سزا اُنکو دے جو ہمارے ہادیون اور پیر مرشدون سے ایسا سلوک کرتے ہین اور پھر دعوی اہل بیت کی محبت کا کیے جاتے ہین اور شب برات مین بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نماز پڑھنی اور کھانے کی زیادتی کرنی بلا تعیین و تخصیص اہل و عیال پر اور سرمہ لگانا بہتر ہی کیونکہ یہ شب بھی ایام متبرک سے ہی آدمیون کے تمام برس کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب کو ہوا کرتی ہی اور لوح محفوظ سے ان کامونکی فردین لکھی ہوئین فرشتون کے حوالے ہوتی ہین کہ اُسکے موافق تمام سال مین وہ کام ہوا کرین سوائے انکے اور کام جو جو بدعتیون نے نکالے ہین جیسے چراغان کرنا اور حلوہ روٹی ہی پکانا اور آتشبازی چھوڑنی اور بلا ضرورت بدون نئے باسنون کے کھانا نہ پکانا اور جُدا جُدا ہر ایک کے نام سے فاتحہ دینا بعضے مشابہ کفار ہین اور بعضے اسراف سے خالی نہین مسلمانون کو چاہیئے کہ ایسی باتون سے پرہیز رکھین[1] اور دور رہین مشائخون کی کتابین لکھا ہی کہ جو کوئی شعبان کی پندرھوین شب کو دوگانے سو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ بعد سورۂ فاتحہ کے دس دس مرتبہ سورۂ اخلاص ہر ایک رکعت مین ملاوے یا دس رکعت پڑھے اور بعد سورۂ فاتحہ کے سو سو مرتبہ ہر ایک رکعت مین سورۂ اخلاص ملاوے تو بڑا ثواب پاویگا اے بھائیو اگر مسلمان اور محمدی ہو اور اس اُمت مین داخل ہو کر گناہون سے نجات اور اللہ تعالی کی رضامندی کی دولت حاصل کیا چاہتے ہو تو طریق اپنا محمدی کرو اور باپ دادے کی راہ چھوڑو بلکہ جو کوئی کیسا ہی لائق اور فائق ہو اور سُنت نبی کا پیرو نہو تو اُسکو شیطان سے بدتر جانو الٰہی ہمکو اور سب مؤمن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے اختیار کرنیکی توفیق دے آمین یا رب العالمین بحرمۃ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

[1] بلکہ اس شب مین مقابر کی زیارت کرین اپنی موت کو یاد کرین جس قدر ہو سکے نوافل ادا کرین دوسرے روز روزہ رکھین اور مسلمانون کو خوش کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شب جو کچھ اپنے گھر مین پاتے تناول فرماتے تھے ۱۲

تیسرا باب علم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ۵ ترجمہ کہدے اے پیغمبر لوگون سے کیا عالم یعنی جاننے والے اور جاہل یعنی نہ جاننے والے برابر ہین یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے علم سے اور اُسکے احکام سے واقف ہین اور وہ جو ان باتون سے آگاہ نہین برابر ہین انکا درجہ اُن کے درجے سے بہت بڑا ہے جیسا کہ دوسرے مقام مین فرمایا ما یستوی الاعمیٰ والبصیر ترجمہ اندھا اور آنکھ والا برابر نہین یعنی جسکو سوجھ ہے وہ تمام حکمون پر اللہ کے چلتا اور اُس کی رضامندی ہمیشہ ڈھونڈھتا ہے اور جو سوجھ نہین رکھتا وہ دین کی باتون سے اندھا ہے اور دنیا کے کامون مین خوب چوکس رہتا ہے جسمین عیش و آرام حاصل ہو وہی کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا ترجمہ نہین ڈرتے ہین اللہ سے اُسکے بندون مین سے مگر جو عالم ہین یعنی جو حقیقت مین عالم ہین وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت کی شان اور اُسکی رضامندی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہین اور نفس اور شیطان کی پیروی سے اپنے تئین الگ رکھتے ہین دنیا کی دوستی اور اُسکی ناپائدار خوبیون پر نہین بھولتے اور اللہ کے دشمنون کی فرمانبرداری اور خوشامد مین لگے نہین رہتے اُن کی رضامندی اور محبت کا دم شب و روز نہین مارتے اُنکے بھلے سے اپنا بھلا نہین جانتے اور اُن کی برائی سے اپنی برائی نہین سمجھتے برخلاف اُن علماؤن کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا چھوڑ کر شیطان کا خلیفہ بنتے ہین بلکہ مسلمان دینداروں کی جسمین حقارت ہو اُسکی پیروی مین لگے رہتے ہین ایسے عالمون کے حق مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہ گدھے ہین جن پر لدی ہین کتابین سوائے بوجھ اُٹھانے کے اُن سے کچھ کام نہین ہوتا اور بجز فساد اور گمراہی کے اور اچھون کو بدراہ کرنے کے کوئی شیوہ اُن کو نہین سوجھتا اور کتابون کے پڑھنے سے اُنھین ہرگز فائدہ نہین پہونچتا بلکہ اپنے فن مین اور پکے ہوتے ہین دین کی دولت دنیا کی زینت حاصل کرنے مین کھوتے ہین اور علم ایسی چیز ہے کہ اگر تھوڑا بھی اس سے دین مل جاوے تو ہزارون طرح کا فائدہ اپنے تئین اور دوسرون کو پہونچے اسی واسطے ہر مسلمان مرد اور عورت پر سیکھنا اُسکا واجب ہے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طلب العلم

فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ مگر علماؤن نے اس بات مین اختلاف کیا ہے کہ وہ کون سا علم ہے متکلمون نے کہا ہے کہ وہ علم کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اُس سے حاصل ہوتی ہے اور فقہانے کہا ہے کہ وہ علم فقہ ہے کہ حلال اور حرام چیز اُس سے پہچانی جاتی ہے اور اہل حدیث کہتے ہین وہ علم کتاب اور سنت ہے کہ شرع کا اصل علم وہی ہے اور صوفی کہتے ہین کہ وہ دل کے احوال کا علم ہے کہ بندے کی راہ حق تعالیٰ کی طرف دل سے ہے بہرحال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا یہ سب علم اُس پر واجب نہین ہوتے لیکن اُسوقت واجب ہوتے ہین کہ جب کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے معنی سمجھے اور اہل سنت وجماعت کے اعتقاد کی باتین جو ایمان کے باب مین لکھ چکے ہین حاصل کرے اور سب صفتون پر حق تعالیٰ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور آخرت کے حالات پر ایمان لاوے اور جانے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کچھ مطالب ہین کہ زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لوگون کو پہونچتے ہین جب یہ معلوم کیا دو طرح کا علم اُس پر واجب ہوا ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہے اور وہ جو اعضا سے ایک کرنے کا اور ایک نہ کرنے کا سو کرنے کا علم ایسا ہے کہ دن چڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی ٹھہری تو طہارت اور نماز کا علم جس قدر فرض ہے اُس پر واجب ہوا اور جس قدر سنت ہے سنت ہوا پھر جب ماہ رمضان آگے آیا روزے کا علم واجب ہوا اور جب بیس دینار سونا برس بھر رہا یا دو سو درم روپا اس مدت تک رہا یا گائے بھینس بکری اونٹ اُن کے قاعدے کے موافق رہے تو علم زکوٰۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے شرائط موجود ہوئے حج کا علم واجب ہوا اسی طرح جو کام شرعی آگے آیا اُس کا علم واجب ہوا اور نہ کرنے کا علم ہر کسی کو احوال کے موافق ہوتا ہے ایک شخص ہے وہ ریشمین کپڑے پہنتا ہے یا شراب پینے والون سے صحبت رکھتا ہے یا کسب حرام سے مال جمع کرتا ہے تو عالمون پر واجب ہے کہ اسکو ان باتون کا علم سکھا دین کہ حرام چیزون سے باز رہے پھر جو دل سے علاقہ رکھتا ہے وہ بھی دو قسم پر ہے ایک اُسکے حالات سے علاقہ رکھتا ہے اور دوسرا اعتقاد سے جو حالات سے علاقہ رکھتا ہے اُسکی مثال یہ ہے جانے کہ کبر اور حسد اور غضب اور جو اخلاق رذیلہ ہین یہ حرام ہین اُسکا علم واجب ہے اور جو اعتقاد سے علاقہ رکھتا ہے ایسا ہے

کہ جب اُس کو کسی بات مین اعتقاد کی شک واقع ہو تو اُسپر واجب ہی کہ اسکی حقیقت دریافت کرکے اُس شک کو دل سے نکالے پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اُس بات کا علم جو اُسکے سامنے آوے واجب ہی تو عوام کو ہمیشہ اس سے خطر ہے کیونکہ ایک کام اُنکے آگے آیا اور وہ نہین جانتے کہ اس مین کیا حکمت ہی لیکن اس نہ جاننے سے وہ معاف نہین رہین گے اور اُن کا ایسا بیجا عذر پیش نہ جائے گا اوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق مین کوئی چیز علم سے بہتر نہین مگر جو لوگ علم حاصل کیا کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے کامون کو رونق دین اور اُس سے جاہ و دولت پیدا کرین اُن کے حق مین بہتر یہی ہے کہ اس نیت سے علم نہ سیکھین بلکہ کسی کسب پر دل لگاوین کیونکہ جو لوگ ایسی نیت سے علم سیکھتے ہین وہ شیاطین الانس ہوتے ہین ہزارون اُن سے شاگردی کرکے جہنم کے لائق بنتے ہین اللہ تعالیٰ ایسون سے سب لوگون کو محفوظ رکھے چنانچہ اسی پر ایک نقل یاد آئی کہ کسی بزرگ نے شیطان کو خواب مین دیکھا بیکار بیٹھے پوچھا کہ تم تو گمراہی کے دھندے مین رات دن لگے رہتے ہو تمھاری بیکاری کا کیا سبب اُسنے جواب دیا کہ جب سے اس آخر زمانے کے علما پیدا ہوے ہر ایک میرے رشید شاگرد دن سے بدچالی اور گمراہی کے فن مین پکے ہو گئے جو مجھے کرنا تھا یہ سعادت مند فرزند شب و روز اُس کی تدبیرات مین لگے رہتے ہین میری خواہش کے کام بخوبی ادا کرتے ہین اب مین خوشیان کرتا ہون بیفکر ہو کر اُن کی خیریت مناتا ہون پھر پوچھا اُس نے کہ ہم دیکھتے ہین کہ بعضے اُن مین سے نماز پڑھتے ہین روزے رکھتے ہین مونچھین منڈاتے ہین داڑھی بڑھاتے ہین عصا ہاتھ مین لے کر چلتے ہین یہ تو صورت اہل شرع کی ہے کیونکر اُن سے ایسے کام ہوتے ہین جن سے تیری رضامندی حاصل ہوتی ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی اور پیروی میری ہی کہ ظاہر مین حاجی اور مُلّا اور عالم اور مشائخ کی صورت بنائے رہنا اور باطن مین پرلے درجے کے حسد اور بغض اور کینہ اور مکر و فریب و بدخواہی اور طمع اور بدمعاملگی کے رنگ سے دل کو سیاہ رکھنا کہ سچے مسلمان جو دنیا کے کامون مین بڑے بیوقوف ہوتے ہین اُن کو اپنے جال مین جھٹ پھنسا لیوین اور اُن کے جان اور مال کو ایک دم مین تاراج کرین کسی کا مال و جان لین کسی کا جو ہر ایمان لین۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ مِنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے کہ جب آدمی مرتا ہے کٹ جاتا ہے اُس کا عمل یعنی اُس کو ثواب ملنا ہر ایک عمل سے جاتا رہتا ہے جیسا نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ مگر تین عمل سے باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قائم ودائم ہے جس طرح کسی چیز کا وقف کرنا اللہ کی راہ مین اور خلق اللہ کے نفع کے واسطے کچھ بنا دینا جیسا کنوان حوض مہمان خانہ پل مسجد خانقاہ وغیرہ یا ایسا علم جس سے لوگون کو فائدہ پہونچے تعلیم اور تصنیف اور کتابت وغیرہ کی رو سے یا لڑکا نیکبخت نیک چال کہ دعا مانگتا ہے اُسکے واسطے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ مِنْ کُرْبَۃٍ مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (م) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو کسی مسلمان سے چہ جائے عقبیٰ کی (جیسا کفر معصیت) دور کیا اللہ تعالیٰ نے اُس سے عاقبت کی فکرون کو اور جسنے آسان کیا کام اُسکا جو مشکل مین پڑا تھا جیسے قرضدار کو مہلت دی یا قرض اُسکا ادا کر دیا آسانی کریگا اللہ تعالیٰ اُسپر دنیا و آخرت مین اور جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا سرپوشی کی ننگے مسلمان کی چھپا دیگا اُسکے عیب اللہ تعالیٰ یا پہنا دے گا خاصے کپڑے اُسکو دنیا و آخرت مین اور اللہ تعالیٰ مددگاری مین متوجہ رہتا ہے اس بندے کی جبتک وہ مددگاری مین ہو اپنے بھائی کے نفع پہونچانے مین یا ضرر کے دفع کرنیمین اور جو کوئی اختیار کرتا ہے ایک راہ اور طلب کرتا ہے اسمین علم دین یعنی خود علم سیکھتا ہے یا سکھانے کے

اسباب موجود کر دیتا ہے یا اورون کو علم سیکھنے مین اُن کی حاجت روائی کرتا ہی کھول دیتا ہی واسطے اُس کے اللہ تعالیٰ ایک راہ جنت کی طرف یعنی اُس سے ایسے کام کرواتا ہی جس سے بہشت مین جاوے اور جمع نہین ہوتے ہین لوگ اللہ کے گھرون سے کسی گھر مین اسلیئے کہ پڑھین قرآن اور پھیر پھار کرین اُس کو آپس مین یعنی مسجدون مین جمع ہو کر قرآن سیکھنے سکھانے کا چرچا کرین اور اُس کے امر و نہی سے واقف ہون اور واقف کرین مگر نازل ہوتی ہے اُن پر بے پروائی اور اطمینان قلب کہ اُس سے دنیا کی خواہشین اُن کے دل سے دور ہوتی ہین اور کسی کا ڈر سوائے اللہ کے نہین رہتا اور اُس کے حضور کا لطف جی مین حاصل ہوتا ہے اور گھیر لیتی ہی اُنکو رحمت اور طواف کرتے ہین اُسکے گرد فرشتے اور ذکر کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُن کا اپنے مقربون سے یعنی اُنکی عبادت کی خوبیون کا بیان فرماتا ہی جس سے آدمیون کو فخر حاصل ہوتا ہی اور فرشتون کا طعن اُنکی نافرمانی پر جو آگے کیا تھا ہٹجاتا ہے اور جسکے عمل نے پیچھا کیا اُس سے وہ بڑھ نہین جاتا اپنے نسب سے یعنی اگرچہ کوئی عالی نسب ہووے اُسنے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام نہین کیئے تو صرف نسب کے سبب سے ہرگز اُس کو درجے حاصل نہین ہوتے کثیر بن قیس رض نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ (۴) ترجمہ اور تحقیق عالم اُس کے واسطے مغفرت چاہتے ہین آسمانون اور زمین کے رہنے والے اور مچھلیان جو پانی مین ہین اور تحقیق بڑائی عالم کی عابد پر جیسے بڑائی چودھوین رات کے چاند کو تارون پر اور تحقیق عالم وارث ہین انبیاء کے اور بیشک پیغمبرون نے نہین چھوڑا بعد اپنے درہم اور دینار کو اور چھوڑا اپنے پیچھے علم کو پس جس نے اُس کو سیکھا پایا اُس نے بڑا حصہ یعنی خوب علم سیکھے تھوڑے پر قناعت نہ کرے روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ۔ کہا ابو ہریرہؓ نے اُسمین کہ جانتا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہے اس اُمت کے واسطے سو برس کے سرے پر ایک شخص کو کہ تازہ کرتا ہے وہ اس اُمت کیلئے اُن کے دین کو ایسا شخص پیدا ہوتا ہے کہ دین کو تقویت دیتا ہے اور نئے سرے اچھی باتون کو زینت بخشتا ہے اور بد باتون کو دفع کرتا ہے۔ عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَہُ الْمَوْتُ وَھُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِہِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَہُ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ (۴) حسنؒ کہتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کی آئی موت اُس حال مین کہ وہ طلب کرتا ہے علم اسلئے کہ زندہ کرے اُس سے اسلام کو (یعنی دین کے علم کو حاصل کرتا ہے مسلمانی کی قوت کو نہ اسلئے کہ اُس سے جاہ ومنال دنیا کا اور لذات وشہوات نفسانی پیدا کرے مرتے دم تک) پس درمیان مین اُسکے اور نبیون کے ایک درجہ ہوگا بہشت مین یعنی بہت تھوڑا فرق ہوگا۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْھًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا وَّکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیْدًا کہا ابو درداءؓ نے سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا حد ہے اُس علم کی جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہے فرمایا آپنے کہ جس نے یاد کین میری اُمت کے فائدے کے لئے چالیس حدیثین اُٹھاوے گا اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت کے دن فقیہ اور ہونگا مین اُسکا شفاعت کرنیوالا گنا ہون پر اور گواہی دینے والا اُسکی عبادت پر انسؓ کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیا جانتے ہو کہ تم مین کون زیادہ بہتر ہے اور پسندیدہ بخشش اور سخاوت کی رو سے کہا لوگون نے اللہ اور رسول اُس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ بخشش اور کرم مین سب سے کامل تر ہے بعد اُس کے آدمیون مین سے زیادہ مین ہون اور اُنمین سے

زیادہ بعد میرے وہ شخص ہے جس نے حاصل کیا علم پھر پھیلایا اُس کو تعلیم سے یا تصنیف سے بلکہ کتابت سے بھی آویگا قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کے یا فرمایا کہ آوے گا مانند ایک اُمت کے یعنی جیسے کوئی بڑا سردار عزت اور شوکت سے آتا ہے اُسدن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَنَسٍ (م) کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کسی کو پوچھا جاوے اُس علم سے کہ وہ جانتا ہے پھر چھپاوے وہ اُسکو لگام دیا جاویگا وہ دوزخ کی آگ سے یعنی ایک عالم ہے کہ اُس کو دین کے مسئلے یاد ہین اور ناواقف نے سوال کیا اور وہان دوسرا عالم نہین ہے یا اور کوئی وجہ معقول نہ بتانے کی نہین رکھتا پھر وہ سائل کو نہ بتاوے تو البتہ وہ سزاوار عذاب ہوگا۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض (م) کہا کعب بن مالک رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے علم حاصل کیا اسلیے کہ جھگڑے علما سے یعنی بحث کرکے اپنی بڑائی چاہے یا اسواسطے کہ نادانون مین قضیہ لگاوے اور اُن کو شک مین ڈالے یا اسلیے کہ پھیرے اُس سے منہ کو آدمیون کے اپنی طرف یعنی لوگون سے اُس کے سبب مال اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی مین خرچ کرے غرض ایسے مطلبون کے حاصل کرنے کو جو کوئی علم حاصل کرے گا ڈالے گا اُس کو اللہ تعالیٰ جہنم مین۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنَا سًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ یَقُوْلُوْنَ نَاْتِی الْاُمَرَآءَ فَنُصِیْبُ مِنْ دُنْیَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِیْنِنَا وَلَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا یُجْتَنٰی مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ یَعْنِی الْخَطَایَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (م) کہا ابن عباسؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

تحقیق کتنے لوگ میری اُمت مین سے فقیہ ہون گے دین مین اور پڑھین گے قرآن کہین گے جاتے ہین ہم امیرون کے پاس پہونچین گے اور لین گے ہم کچھ اُن کی دنیا سے اور الگ رکھین گے ہم اُن سے اپنے دین کو اور نہین ہوتا ایسا یعنی دونون جمع ہون لائق ہونا دین مین اور امیرون سے صحبت رکھنی جیسا نہین پیدا ہوتا کٹیلے درخت سے مگر کانٹا اسی طرح نہین حاصل ہوتا امیرون کی نزدیکی سے مگر نقصان و وبال و زیان کہ جس کی تقریر سے زبان عاجز ہے کہا محمد بن صباح نے جو شیخ ہے بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور احمد کا کہ اس حدیث سے مراد ہی گناہ یعنی قرب امرا سے حاصل نہین ہوتا مگر گناہ اور زیان اور وہ اسقدر ہے کہ زبان اُس سے کوتاہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دیندار کو ہرگز امیر کی صحبت سے سوائے نقصان دین اور گناہ کے کچھ فائدہ نہین یہ تو مسلمان امیر کا حال ہے وائے برحال اُن کے جو اس زمانے مین عالم کہلاکر کفارون سے صحبت اور میل کی آرزو رکھتے ہین ہزار جان سے اُن کی خوبی اور تعریف مین رطب اللسان رہتے ہین اور اُن کی موافقت اور میل کو اپنا فخر جانتے ہین اور اُن کی فرمانبرداری کو اپنا مطلب خاص سمجھتے ہین عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی الدِّیْنِ اِنِ احْتِیْجَ اِلَیْہِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِیَ عَنْہُ اَغْنٰی نَفْسَہٗ رَوَاہُ رَزِیْنٌ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد کیا کہ نیک مرد وہ ہے کہ فقیہ ہے دین مین یعنی دین سن احکام کا عالم ہے اگر احتیاج لاوین لوگ اُس کی طرف نفع پہونچاوے وہ اُن کو اور اگر بے غرض ہو دین لوگ اُس سے بے غرض کرے وہ اپنے نفس کو اُن سے یعنی عالم کو لائق یہی ہے کہ محتاج نہ کرے اپنے تئین خلق کی طرف اور خواہش نہ کرے اُن کی صحبت کی اور طمع نہ کرے اُن سے فائدہ اٹھانے کی لیکن اگر لوگ اُس کی طرف احتیاج لاوین اور مضطر ہون اور دوسرا کوئی عالم نہ ہو کہ اُس سے دین کے احکام دریافت کرین تو اُس عالم کو لازم ہے کہ لوگون سے صحبت رکھے اور اُن کو نفع پہونچاوے اور جو محتاج نہ ہون اور استفادہ نہ کرین تو اپنے تئین الگ کرے اُن سے اور اللہ تعالےٰ کی عبادت مین مشغول ہووے اور دین کی کتابون کے مطالعہ اور تصنیف اور علم کے

مشہور کرنے مین مصروف ہے اور بی بی عائشہ رضؓ نے کہا کہ مین نے سنا حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یون فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میری طرف کہ جس نے اختیار کی راہ علم کی حاصل کرنے کی پس آسان کرون گا مین اُس کے واسطے راہ جنت کی اور جس کی آنکھون کی روشنی لے لیتا ہون مین بدلا دیتا ہون مین اُسکو بہشت اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہے عبادت کی زیادتی سے اور مضبوطی دین کی ورع یعنی پرہیزگاری ہے نزدیک بعضون کے ورع کا مرتبہ تقویٰ سے بڑا ہے تقویٰ پرہیز کرنا حرام سے اور ورع بچ رہنا شبہے کی چیزون سے اور بعضون کے نزدیک برعکس اسکے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھانا اور تذکرہ علم کا ایک ساعت رات کو بہتر ہے تمام شب کے جاگنے سے یعنی عبادت مین کاٹنے سے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنٰی اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (۴) کہا ابو ہریرہ رضؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنے کے اُسکے عمل اور نیکیون کا ثواب پہونچتا ہے مومن کو وہ علم ہے کہ سیکھا اور پہونچایا اُس کو لوگون مین اور لڑکا نیک اطوار کہ چھوڑ گیا اُسکو اور قرآن مجید کہ رکھ گیا وارثون مین یا وقف کیا اپنی زندگی مین یا مسجد کہ بنائی اُسنے یا مسافر خانہ یا نہر کہ جاری کیا اسکو یا خیرات کہ نکالا اُسکو اپنے مال سے اپنی تندرستی اور زندگی کے وقت سو یہ چیزین ملتی ہین اُس کو بعد مرنے کے یعنی اُسکا ثواب پاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰکِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْیَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَیْهِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ کَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ مِنْ اَحْوَالِ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا

هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ (م) کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے اگر حفاظت کرین اہل علم علم کی اور اُس کی قدر پہچانین اور رکھین اُسکو اُس کے لائق کے پاس البتہ سردار ہوجاوین اپنے زمانے کے لوگون مین لیکن دیدیا اُسے دنیا دارون کو کہ حاصل کرین اُس سے دنیا کی چیزون کو پس ذلیل ہوئے دنیا دارون کے پاس سُنا مین نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایک طرف یعنی ہمت باندھے آخرت کی طرف بر لاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے مطالب دنیا کے اور جو کوئی متفرق کرے (متوجہ کرے) اپنی ہمت دنیا کے کامون کی طرف پروا نہین کرتا اللہ تعالیٰ اُسکی کچھ کہ دنیا کے جنگلون سے کسی جنگل مین ہلاک ہوجاوے عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ مِنْ اَرْبَابِ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ (م) کہا سفیان نے تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کعب سے کون ہے اہل علم یعنی کس کو مولوی اور عالم کہیے جواب دیا کعب نے عالم اُنکو کہیے جو عمل کرتے ہین اپنے علم کے مطابق پوچھا عمر نے کہ کون چیز ہے کہ نکالتی ہے عالمون کے دل سے علم کی برکت اور نور کو کہا کعب نے کہ طمع یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ وحشمت پر نگاہ کی اور اُس کی تلاش مین لگا اُس نے اپنا بھرم کھو دیا اور لوگون کی نظرون مین ذلیل وخوار ہوا عَنِ الْاَحْوَصِ ابْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْاَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ (م) روایت کی احوص بن حکیم نے اپنے باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شر سے یعنی بد آدمی یا بُرائی کی چیز سے فرمایا آپ نے مت پوچھو تم مجھے شر سے اور پوچھو تم مجھے خیر سے فرمایا اس کلمہ کو تین بار تاکیداً پھر فرمایا جانو کہ بدون کے بدتر عالم ہین یا بُرائیون مین بڑی بُرائی عالم کی ہے اور اچھون کے اچھے عالم ہین یا بھلائیون مین بڑی بھلائی عالم کی ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم خلق اللہ

کے درمیان سردار اور ہادی اور راہ کے دکھانے والے ہین عوام دوسرے لوگ اُن کے فرمانبردار اور اُنکی بتلائی راہ پر چلنے والے اگر عالم دینداری اور شرع کے حکمون پر قائم رہین گے تو خلقت بھی اُنکو دیکھکر نیک سیرت نیک اطوار ہوگی شرع کی اچھی راہ اختیار کرے گی اللہ اور رسول کے حکمون سے ڈریگی ایمان کے راستہ پر قائم رہیگی اے بھائیو اب تو زمانہ ایسا آیا ہے کہ جو عالم کہلاتے ہین وہ عوام اَن پڑھے لوگون سے زیادہ ڈھیٹھ ہوکر بلا خوف و خطر علانیہ سب کے روبرو حرام و ناجائز و بدعت کے کامون کو عمل مین لاتے ہین مکر و فریب اور حسد و بغض اور جو جو بُرائی کی چالین ہین اختیار کرتے ہین علم کو دنیا حاصل کرنے کی ٹٹی بنائی ہے شرعی صورت اور لباس بنا کر آدمیون کو فریب کے جال مین پھنسانے کی تدبیر ٹھہرائی ہے دن رات اپنی بھلائی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور دن کی بُرائی سے کچھ اندیشہ نہین کرتے حرام اور حلال اُن کے پاس یکسان ہے دولت دنیا کے حاصل کرنے مین عقل اُن کی سرگردان ہے پس جب ایسے عالم ہون تو جاہلون کا کیا حال ہوگا اور جب پیر ایسی راہ پر چلے تو پھر گھو مرید کیا کریگا سو یارو یہ آخر زمانہ ہے اسوقت کے عالمون کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے ہی دی ہے چنانچہ فرمایا ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَآؤُھُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَاِلَیْھِمْ تَعُوْدُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (۴) کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا لوگونپر ایک وقت کہ باقی نہ رہیگا دین مسلمانی سے مگر نام اُسکا یعنی علم تو رہیگا پر عمل نہین) اور باقی نہ رہیگا قرآن سے مگر نشان اُسکا یعنی الفاظ و عبارات ادا کرینگے بلا غور معنی) مسجدین اُنکی آباد ہین اور وہ حقیقت مین اُجاڑ ہین ہدایت کی راہ سے یعنی لوگ اُسمین جمع ہون گے دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور درس و تدریس کو علما اُنکے بدترین خلائق زیر آسمان ہین انکے نزدیک سے ظاہر ہوگا فتنہ یعنی ہر طرح کی خرابی دین اور دنیا کی اُنکی ذات سے پیدا ہوگی کیونکہ اُنھون نے اپنے طریق کو

چھوڑکر ظالمون کی مدد سے شرارت اختیار کی اُنکے بُرے چلن سے تمام خلق گمراہ ہوئی، اور اُن ہی کیطرف وہ فتنہ فساد پلٹے گا یعنی اُن کی بدنیتی اور بدباطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی اُن پر پڑیگی یعنی نیخ وبنیاد اُنکی اللہ تعالیٰ ظالمون کے ہاتھ کھدواڈالیگا اور اُنکو دین اور دنیا مین ذلیل اور رسوا بنادیگا جیسے مثل مشہور ہے کہ جو کوئی اللہ کی خلقت کو آزار دیکر اُسکا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کے دل کو خوش کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس مخلوق کو ظالم کے ہاتھ سے اُسکی سزا دلاتا ہی اور بے عزت کرواتا ہی چنانچہ بالکل مضمون اس حدیث شریف کا اس زمانے مین موجود ہے عیان راچہ بیان آنکھ ہو تو دیکھو کان ہو تو سنو اللہ تعالیٰ ایسے عالمون کی صحبت سے مومنونکو دور رکھے اور اُنکی گمراہی کے پھندے سے بچاوے سیدھے سچے مسلمانون کو بچاوے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَا یُنْتَفَعُ بِعِلْمِہٖ الدَّارِمِیُّ۔ کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے تحقیق بدترین آدمیون سے نزدیک اللہ تعالےٰ کے درجے کی وسے قیامت کے دن وہ عالم ہین کہ فائدہ نہین اُٹھایا اُنھون نے اپنے علم سے یعنی عمل نہین کیا اُسپر اور بعضون نے ینتفع مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ عالم جس نے علم دین اور شریعت کی راہ لوگون کو نہین بتائی وعظ اور نصیحت سے منہ موڑا امر معروف اور نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانے مین رات دن دوڑنے لگا چنانچہ یہی مضمون اگلی حدیث سے ثابت ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَّا یُنْتَفَعُ بِہٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَّا یُنْفَقُ مِنْہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ (م) کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل اُس علم کی جس سے فائدہ نہ پہونچے مثل گنج کے ہی کہ خرچ نہین کیا جاتا وہ اللہ کی راہ مین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَۃِ مَرَّۃٍ ثُمَّ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ یَّدْخُلُھَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالَی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْحَارِبِیُّ یَعْنِی الْجَوَرَۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ (م) کہا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے پناہ مانگو تم اللہ پاس جُبُّ الحزن سے یعنی غم کے کنوین سے پوچھا لوگون نے کیا ہی جُبُّ الحزن فرمایا ایک میدان ہے جہنم مین پناہ مانگتی ہے اُس سے جہنم ہر روز چار سو مرتبے پھر پوچھا اصحابؓ نے یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اُسمین فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگون کے دکھانے کو عمل کرتے ہین اور تحقیق بڑے دشمنون سے اللہ کے وہ قاری ہین جو ملاقات کرتے ہین اور صحبت رکھتے ہین اُمراؤن کی طمع اور طلب دنیا کے سبب کہا ہی محاربی نے جو حدیث کے راویون سے ہے کہ مراد اُمرا سے اُمرائے جابر اور ظالم ہین ف سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہین سب ظالم اور جابر ہین کیونکہ کفر اصل ظلم ہے اور قاری سے عالم اور عابد مراد ہی زیاد بن حدیر سے روایت ہے کہا اُنھون نے کہ فرمایا مجکو عمرؓ نے آیا جانتا ہے تو کیا چیز گرا دیتی ہے اسلام کی بنیاد کو کہا مین نے نہین فرمایا گراتی ہی اسکو ڈگنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ سردارون کا یعنی جب عالم نے اپنی راہ چھوڑ دی اور بدراہی اختیار کی اور فسق اور فجور اور بدعت کے اُمور کرنے لگا تو اسلام کی جڑ کھد گئی اسی طرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتون مین جھگڑنے لگے یعنی اپنی خاطر خواہ بزور معنی نکالنے لگے اور بیجا تاویلات سے لوگون کو شک مین ڈالنے لگے اور حاکم ظالم اپنی خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگون پر حکم چلانے لگے تو دین اسلام ویران ہوا عبداللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کھینچ نہین لیتا علم کو بندون کے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہوا اُس کو مار ڈالنے سے عالمون کے یہان تک کہ جب کوئی باقی نہین رہتا عالم اختیار کرتے ہین لوگ جاہل سردارون کو پھر پوچھتے ہین وہ اُن سے اپنے مطلب فتویٰ دیتا ہی وہ بغیر علم پس گمراہ ہوتے ہین اور گمراہ کرتے ہین بخاری اور مسلم نے روایت کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے کی پہلے سے خبر دی ہے کہ اُسوقت یہ حال ہوگا۔ عَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَالَ ذٰلِکَ عِنْدَ اَوَانِ ذَھَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَذْھَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِءُ بِہٖ اَبْنَاءَنَا وَیُقْرِءُہٗ اَبْنَاءُنَا وَاَبْنَاءُھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَقَالَ

ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنِّي كُنْتُ لَأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ أَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُنَ التَّوْرٰيةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ (۴) کہا زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ نے کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی چیز کا پھر فرمایا کہ یہ اُسوقت ہوگا جب علم نہ رہیگا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جاتا رہیگا علم ہم پڑھتے ہین قرآن اور جانتے ہین اُسکے احکام اور پڑھاتے ہین اپنے بیٹون کو اور پڑھاتے ہین وہ اپنے بیٹون کو یہ طور رہا جائیگا قیامت تک پھر فرمایا حضرت نے رووے تیری مان تجھپر اے زیاد سچ ہو کہ مین گمان کرتا تھا تجکو مدینے کے شہر مین بڑا دانا عجب ہو کہ تونے میرے کلام کے معنی نہ سمجھے تونے خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہے یون نہین بلکہ مراد اس سے ہو کہ اسپر عمل نہ کرے کیا نہین ہین یہود اور نصاریٰ کہ پڑھتے ہین توریت اور انجیل کو اور عمل نہین کرتے اُس چیز پر جو نفع دے اُن کو اُس مین سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسطرح یہود اور نصاریٰ اپنی کتابون کو ظاہر مین پڑھتے ہین اور اُن کے احکام پر جیسا چاہیے عمل نہین کرتے اسی طرح جھوٹے مسلمان ظاہر مین تو بیشک قرآن اور علم شرعی پڑھتے ہین لیکن اُسپر عمل نہین کرتے نیت اُن کی اس پڑھنے سے صرف یہی ہے کہ جس طرح ہو دنیا حاصل کیجیے دولتمند کہلایئے عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کرے جائے موافق اس بیت کے بیت عاقبت کی خبر خدا جانے ؎ اب تو آرام سے گذرتی ہے ؎ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ يَعْنِي مَجْرَى الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۴) کہا ابوہریرہ نے کہ نگاہ رکھے مین نے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو باسن یعنی علم سے بھرے دو باسن پائے سو ایک اُن دونون سے پھیلایا مین نے اُس کو تم مین یعنی ایک علم کی باتون کو کہ علم احکام اور اخلاق ہے جو خاص و عام سے علاقہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا اور دوسرا کہ علم اسرار ہے جو علمائے دین اور عرفائے اہل یقین سے علاقہ رکھتا ہے

سو اگر ظاہر کرون تو کاٹا جاوے گلا یعنی زخر اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک علم حقائق اور اسرار ہے کہ عوام کا فہم اُس کو دریافت نہین کر سکتا اور اُس کے ثبوت کو پیغمبر اور اولیاؤن کے کلام مین اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہین کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ یعنی کلام کرو تم آدمیون سے اُن کی عقل کے اندازہ پر جیسی اُنکی سمجھ ہو ویسی بات کہو اس سے بھی وہی بات سمجھی گئی اور وہ اسرار کی باتین جب عوام کی عقل تک نہین پہونچتی ہین تو کہنے والے کو متہم کر کے اُس کے آزار کے درپے ہوتے ہین اور ظاہر مین وہ اپنی سمجھ کے سبب اس انکار اور بعضی حرکت مین جو اس کہنے والے کی نسبت اُن سے عمل مین آتی ہے معذور رہتے ہین اور یہی سبب ہے پوشیدگی کا اب اے بھائیو علم کی حقیقت اور اُس کی خوبی اور برائی سے واقف ہونا چاہیئے کہ وہی علم سیکھو اور سکھاؤ اور اسی نیت سے علم پڑھو اور پڑھاؤ کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آئے اور رسول کی رضامندی کا درجہ ملے خیر خواہ خلائق بنو لوگون مین سردار کہلاؤ نہ ایسے ہو کہ شیطان اور کفار تم کو دیکھکر ہنسین اور فرشتے لعنت کا طوق گلے مین پہنا دین اللہ اور رسول کے سامنے شرمندہ ہو دوزخیون کے سردار بنو غضب الٰہی مین گرفتار ہو جاؤ سیکڑون کے ایمان اور جان کو برباد کرو جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لپک پڑے اچھے بُرے ایک کو نہ چھوڑے سب کو جلا کر خاک کرے چنانچہ روایت معتبر مین ہے کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون کے پاس کہ ہلاک کرتا ہون مین تیری قوم سے چالیس ہزار نیک کارون کو اور ساٹھ ہزار بدکارون کو۔

عرض کیا یوشع نے خداوندا بدکارون کی یہ سزا ہوئی لیکن نیک کارون کا کیا قصور ہے فرمایا ہماری نافرمانی پر وہ اُن سے ناخوش نہ ہوئے اور اُن کے ساتھ کھاتے پیتے رہے الٰہی ہم کو اور جمیع مسلمانون کو ایسے علم اور ایسی نیت اور ایسے افعال سے جس مین اللہ اور رسول کی ناخوشی ہو محفوظ رکھ اور وہ علم اور وہ افعال اور وہ نیت جس سے تیری اور تیرے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضامندی ہو ہمارے نصیب کر اور ہم کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن

بِفَضْلِهٖ وَکَرَمِهٖ وَبِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ

چوتھا باب دُنیا کی دُوستی کے بیان مین

قولہ تعالیٰ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ط کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ ترجمہ جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کھیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیان کرنی آپسمین اور بہتایت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی جیسے کہاوت ایک مینھ کی جو خوش لگا کسانون کو اُن کا سبزہ اُگنا پھر زور پر آتا ہے پھر تو دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہے روندن اور پچھلے گھر مین سخت عذاب ہے، عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہین حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی رحمت وسلام اللہ کا اُن پر ہو جیو کہ جب روز قیامت ہو گا اُس زمین کو نیست و نابود کر دین گے دوسری زمین تانبے اور سونے کی بنائین گے نیکی بدی تولنے کی ترازو عرش کے نیچے کھڑی کرینگے پندرہ ہزار برس کی مسافت کا پُل دوزخ کے اوپر بنایا جاویگا وہ پُل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہو گا اور اسپر اماوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہو گی دوزخ اُسدم بجلی کی طرح کڑکے گی اور شور مچا ئیگی تمام لوگ اگلے اور پچھلے اکٹھے ہون گے اور قیامت کے دن ہول و ڈر سے بیحواس ہو کر سر آنکھین نیچے کر کے ننگے کھلے کھڑے رہین گے نفسی نفسی پکارین گے اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی اور غریبی سے منت و زاری کر کے دعا مانگین گے اور کہین گے اے پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب ہے ہمپر ٹک رحم کی نظر کر ایسے سخت عذاب سے جلد ہم کو نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہین اور اس دُکھ سے گھلے جاتے ہین ہم کو اس جگہ سے بچا اور کہین لے جا ہمارے لڑکے بالون اور خویش و اقربا کے حق مین جو چاہے سو کر پر ہم پر مہربانی فرما اب اے غافلو بیہوش لوگو اپنے دلون مین غور کر و خوب سوچو کہ اُسدن اللہ تعالیٰ آپ عدالت کریگا عرش کے تخت پر اپنی تجلی فرماویگا گھوس رشوت کسی سے نہ لیگا سعی سفارش کسی کی نہ مانے گا منت و عاجزی پر لوگون کے خیال نہ رکھے گا نہ وہان کہین چھپنے کی جگہ ہے نہ بھاگ جانے کی قدرت کہ اپنی جان بچاوے اور اس عذاب سے چھٹی پاوے

سوائے اس کے بندے نے جو کچھ اپنی عمر بھر دنیا مین کام کئے ہین کھایا پیا ہے دیا لیا ہے دو فرشتے کراماً کاتبین اُس کے کندھون پر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت سب حقیقت لکھتے ہین اور حق تعالیٰ تو خود عالم الغیب ہے چھوٹی بڑی باتین دل کے منصوبے اور بھید اُس کے نزدیک چھپے نہین وہی لکھا ہوا فرشتون کا جسکو نامۂ اعمال کہتے ہین اُس دن لوگون کے ہاتھون مین دیوین گے کسی کے داہنے ہاتھ مین کسی کے بائین ہاتھ مین پیٹھ کی طرف سے پیغمبرون اور نیک لوگون کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین اور گنہگارون اور منکرون کا بائین ہاتھ مین دیا جائے گا ہزار افسوس اُسدن کی خجالت اور رُسوائی پر ہزار حسرت اُس روز کی ذلت اور پشیمانی پر مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو غنیمت بوجھو اور اُس دن کی فرصت کو بڑی نعمت سمجھو ابھی موت کے چنگل مین روح تمھاری پھنسائی نہین گئی باتون کے کرنے سے زبان تمھاری بند نہین ہوئی مُہر خاموشی دی نہین گئی ہوش سنبھالو دل لگاؤ اللہ تعالیٰ کی محبت مین چالاک ہو جاؤ جو کرنا ہے سو کر لو ابتک دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے اُسکی رحمت اور معافی کا دریا جوش کھا رہا ہے سر جھکاؤ فرمانبردار بنجاؤ حکم احکام موافق اُس کی مرضی کے بجالاؤ اپنے پیغمبر شفیع کی یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ اختیار کرو منافقون دشمنون کی بدراہی سے بچو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ ترجمہ اے مسلمانو داخل ہو جاؤ فرمانبرداری مین اور پیروی نہ کرو شیطان کے قدمون کی بیشبہ وہ تمھارا دشمن ہے ظاہرا اور فرمایا رسول اللہ نے پھر اُسکے بعد ہر ایک کو حاضر ہونے کا حکم ہوگا دربار مین سامنے لاکر کھڑا کرین گے جس نے مال حلال جمع کر کے یا وراثت کی رو سے پاکے حرام کام مین خرچ کیا ہے حکم ہوگا کہ اُس کو دوزخ مین ڈالو پھر دوسرے کو لاوین گے جس نے مال حرام جمع کر کے خیر خیرات کیا اور اپنی گذران مین بھی اُسی کو لگایا حکم ہوگا کہ اُس کو بھی جہنم مین داخل کرو پھر اور کو حاضر کرین گے جس نے اپنے مال کو اچھی جگہ سمجھکر خرچ کیا پر خیال نہ رکھا کہ کس کا کس قدر حق ادا کرنا ضرور تھا حکم ہوگا کہ اُس کو دوزخ کی گرمی مین کھڑا کرو اور حساب لو کتنا مال کہان سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا سب کی حقیقت پوچھی

جاویگی کہ شریعت کے حکم بموجب کو ہ دی تھی یا نہین بال بچون اپنے فرمانبردارون غریبون مسکینون کا حق ادا کیا تھا یا نہین جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا اُس کو مخلصی ہوئی عذاب سے چھوٹا نہین تو بڑی سختی مین پڑا سیکڑون طرح کا عذاب ہونے لگا اُسی مال کو گرم کرکے اُس کے بدن پر داغ دین گے اژدہا بناکر گلے مین لٹکاوین گے کہ وہ ڈسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرے اور جن عورتون نے مناسب مقدور اور دستور کے سوا زیور بنا بنا کے اپنی بڑائی دکھانے کو ڈھیر کیا ہوا ور پاس رکھ چھوڑا ہے اُن زیوردن کا سانپ بنے گا پھر اُن کے گلے مین دیا جاویگا اسوقت اللہ تعالیٰ مردون اور عورتون کو یاد دلاوے گا یہ وہی روپا سونا زیور ہے کہ جس کو دیکھکر پھولا کرتے تھے غرور کرتے تھے غریبون پر ہنستے تھے اور دولت کی طمع کرکے میرے حکم کے بموجب خرچ نہ کرتے تھے بہت محبت اور پیار سے بچائے رکھتے تھے اب اس نافرمانی کا مزہ چکھو اور طرح طرح کے عذاب مین گرفتار ہو سبحان اللہ آدمی معبود خالق کو بھول کر دنیا کی محبت مین کیسے پھنس گئے کہ اس ناچیز زندگی کو حیات ابدی سمجھکر وہان کی سختی اور عذاب کو دل سے بھلاکر غافل ہو گئے افسوس ہزار افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھوڑے دن کی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہا نہ مانا پھر وہان ذلت اور خجالت اُٹھائی اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے دوری حاصل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مین دنیا کے مکر و فریب سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہون اللہ تعالیٰ مجکو اسکے فریب سے ہمیشہ بچائے رکھے اے دوستو جس دنیا سے تمھارے پیغمبر نے پناہ مانگی پھر تم کس اُمید پر ایسی چیز کی آرزو مین اور اُس کے حاصل کرنے مین خدا اور رسول کو بھول جاتے ہو اپنے تئین خرابی اور برائی کے گڑھے مین ڈالتے ہو یہ بات تمھاری عقلمندی سے بہت دور ہے کب تک اس دنیا کی محبت مین پھنسے رہوگے اور خدا کی طرف سے غفلت اختیار کروگے یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہین کچھ محنت اور دُکھ اُٹھاکے خدا کی رضامندی حاصل کرو پھر ابدالآباد جنت مین آرام سے رہو خوشیان مناؤ جس دنیا کی کھوج مین تم لگے ہو رات دن اسکی فکر و تلاش مین سرگردان خاک چھانتے پڑے پھرتے ہو وہ خاطرخواہ حاصل نہین ہوتی اور عمر تمھاری مفت برباد ہی جاتی ہے اگر بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی

اور بے غیرتی سے وہ ہاتھ بھی لگی اب گور تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہی ایک روز بھی رہ سکتا ہے اور پانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی مگر نہایت بے بنیاد جس کی اُمید نہین آخر کو کچھ کام نہ آوے گی لیکن جس قدر اس عرصہ مین اچھے کام اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے بموجب عمل مین لاؤگے وہی کام تمھارے حق مین فائدہ مند ہوگا یہان کے دوست اور اقربا اور بھائی برادر کوئی وہان کچھ کام نہ آوین گے جس کی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اسقدر رنج اور تردد اختیار کیا ہے اور بھلے بُرے کا کچھ خیال نہین کرتے اللہ سے ڈرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرماؤ گور نزدیک حساب کتاب قریب ہی جیسا کروگے ویسا پاؤگے پھر پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ اُٹھاؤگے ہم نے خبر کردی آگے تم آپ مختار ہو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ تین قسم کے آدمیون کے حال پر میرے تئین تعجب آتا ہی ایک وہ جو دنیا کی محبت مین اور اُسکے پیچھے رات دن مفتون و دیوانہ رہتا ہے اور دین آئین کے کام کو سب بھول جاتا ہی ساتھ ہی اس بات کے وہ خوب جانتا ہے کہ مجکو مرنا ہے ایک روز موت مقرر آوے گی کھینچ لیجاوے گی دوسرا وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہین سوچتا جو کچھ خاطر مین آوے کرے اور جو سامنے آوے کھاوے اور جہان چاہے جاوے ہر طرح سے بیہودگی کے کام کرتا ہی ساتھ ہی اسکے وہ جانتا ہی کہ دو فرشتے کراماً کاتبین دونون کندھون پر بیٹھے ہوئے نیکی اور بدی کے کام ہر وقت لکھتے رہتے ہین اور ہر روز کا نامۂ اعمال درگاہ مین باری تعالیٰ کی گذرانتے ہین تیسرا وہ جو ہمیشہ بے غم و فکر رہتا ہے نہ اُسے فکر دنیا کی نہ آخرت کی اُس کے نزدیک دنیا و دین دونون ناچیز اور تاریک ہین حیوان کی طرح کھاتا پیتا ہے اور اٹھکیلیان مچاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بہت بیزار رہتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ترجمہ دنیا بدبودار ہے اور چاہنے والے اُسکے کتے پھر فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ وَمَلْعُوْنٌ مَّا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا وَالَاہُ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ دنیا پھٹکاری اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہے اور جو کچھ اُس مین ہے وہ بھی مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو چیز کہ وہ اُس کو دوست رکھتا ہے یعنی اُس کی بندگی اور

عبادت اور شناسائی اور معرفت اور جو جو کام کہ اللہ تعالیٰ نے اسمین نیک مقرر کئے ہین یا اُسکی بندگی کے لئے ضرور ہون اُن کے سوا سب ناچیز اور بُرے ہین اور فرمایا ہے کہ دُنیا کی حقیقت کچھ نہین محض بے بنیاد ہے دُنیا کی خوبی اور اُس کے مال کو وہی جمع کرے جو بہت نادان اور بیوقوف ہووے اور اُس کی محبت مین وہی دوڑا پھرے جو شرم اور حیا اُٹھادے اور خدا اور رسول اور عاقبت کو دل سے بھلادے اور اُس کا کچھ ڈر نہ رکھے موت کو بھول جاوے حساب کتاب کا منکر ہووے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یون فرمایا ہے کہ قیامت کے دن دنیا کو ایک بڑھیا کی طرح کالا منھ بلّی کی صورت بڑے بڑے دانت نکلے ہوے ہونٹ نیچے چھاتی تک لٹکے ہوئے نہایت بدصورت بناکر نکالین گے جو کوئی اُسے دیکھے گا ڈر کے مارے کانپ جائے گا اُسوقت یون آواز آوے گی حق تعالیٰ فرماویگا اے قیامت کے میدان کے لوگو تم اس کو پہچانتے ہو یا نہین جواب دین گے اے پروردگار ہم پناہ چاہتے ہین تیری اس کو نہین پہچانتے حکم ہوگا خوب غور کرکے دیکھو یہ وہی دنیا ہے جسکو تم سمیٹتے بٹورتے پھرتے تھے اور اُس کی محبت مین مجکو اور قیامت کو بھول گئے تھے اُس کو پاکر تجبر اور فخر اور بڑائی کیا کرتے تھے مسکینون اور غریبون کو ستاتے تھے یہ وہی دنیا تمھاری محبوب ہے اب اسکو پیار کرو گلے لگاؤ وہ لوگ جواب دین گے خداوندا ہم بڑی غفلت مین پڑے تھے جو تیرے حکم سے وہان باہر ہوئے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ اس دنیا کو لیجاکر دوزخ مین بھر دو دنیا بولے گی خداوندا تو مجکو اب دوزخ مین بھیجتا ہے اور میرے چاہنے والے دوست سب کہان ہین انکو بھی میرے ساتھ کر کہ دونون جگہ وہ میرے پاس رہین حکم ہوگا کہ جن لوگون نے دنیا کو بہت مانا تھا نہایت چاہا تھا اُنھین دنیا کے ساتھ کر دوزخ مین ڈالو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا ذُرُّ لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ ترجمہ دنیا مکر اور فریب ہے وہ نہین حاصل ہوتی بے مکر اور فریب کے یعنی جب تک بے ایمانی مال مردم خوری و غبازی اختیار نہ کروگے ہزارون لاکھون کی دولت تم کو حاصل نہ ہوگی اکثرون نے اسی طرح دنیا کی دولت حاصل کی اور ایمان اور آخرت کی پونجی لٹادی یہان لوگون مین چند روز کے واسطے عزت اور بڑائی ملی لیکن وہان ہمیشہ کے لئے

طرح طرح کی ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی بھائیو اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اسیواسطے بنایا اور تم کو ہم کو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کرین جس سے اُس پاک پروردگار کی رضامندی کے گھر مین رہنے کے لائق بنین یہان کا کھانا پینا پہننا اسی قدر چاہیئے کہ جسمین زندگی رہے ستر پوشی ہووے باقی جو کام بڑائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر اچھا لباس اچھا کھانا جاہ وحشم یہ سب کچھ کام نہ آوین گے بلکہ اُن کے حاصل کرنے مین سوائے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی پشیمانی کے کچھ حاصل نہین دیکھو اسی دولت اور حکمرانی نے فرعون اور شداد کو غضب الٰہی مین گرفتار کیا اور اسی مال کی فراوانی نے قارون کو زمین کا پیوند بنایا بلکہ ہزارون اسی طرح غارت ہوے کہ اُن کا نام و نشان باقی نہ رہا دہ کرو فرایک آن مین خاک مین مل گیا اور اب جو ایسے اعمال کرے گا دنیا کے مزون مین پڑے گا اپنے مالک سے غافل رہے گا بیشک اُس کا بھی حال ہوگا کیونکہ اس جہان کے نام ونشان کا کچھ اعتبار نہین کبھی اس دنیا مین تمھاری زندگی کے پہلے مٹ جاتا ہے کبھی لب گور پہونچتا ہے آخر حسرت اور ندامت ہی ہاتھ لگتی ہے ہان اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُسکا ایمان بچا کر بے تردد اور فکر دولت ظاہری بخشی اور اُس کو اُسنے اسکی رضامندی کے کامون مین خرچ کیا اور بُرے مصرف سے بچایا تو البتہ یہ بھی اُس کی نجات کا باعث ہوتا ہے مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہین خصوصاً اس زمانے مین کہ اب صحبت بگڑ گئی بے ایمانون کی کثرت ہوئی شرع کا ڈر جاتا رہا حاکم کا خطرہ اُٹھ گیا فسق وفجور علانیہ ہونے لگا حلال اور حرام کا فرق مٹ گیا لوگ اپنے اختیار کے ہوگئے جو چاہا سو کرنے لگے سو ایسی دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خداوند بھول جاوے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ترجمہ جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کمائی پہونچانے ہین اُس سے ہم اُسکو اور نہین ہے اُس آخرت مین کچھ حصہ یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے مین بڑی محنت ومشقت کرتا ہے جس قدر اُس کے نصیب مین لکھا ہے پاتا ہے لیکن ہان خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو شخص اپنی عاقبت کی خیر چاہتا ہے اور مالک کی رضامندی کے کام مین مشغول رہتا ہے آخرت مین بڑی دولت کا مالک ہوتا ہے اور یہان بھی جتنا اُس کی قسمت مین ہے

پاتا ہے فرق یہی ہوا کہ وہ مردود ٹھہرا اور یہ مقبول **نقل ہے** کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک روز ہارون رشید بادشاہ کی ملازمت کو گیا وہان دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات اچھے سُتھرے بڑے بڑے لعل و یاقوت ہر طرح کے جواہر لگا کر بنائے ہین یہ دیکھکر فرمایا کہ اے بادشاہ تونے دنیا کے رہنے کے مکان سب بلند اور کشادہ صاف سُتھرے جواہر نگار بنائے ہین بعد مرنیکے اگر تیری گور بھی ایسی کشادہ اور دلکشا ہوتی تو کیا خوب ہوتا ہارون رشید یہ سُن کر ہیبت زدہ ہوا اور روکر ان سے یون کہا کہ اے مسلم تو مجکو نصیحت ایسی کر کہ جس سے میری عاقبت بخیر ہووے اور اُس جہان مین کام آوے اُس نے کہا اے بادشاہ اگر تو ایسے میدان مین ہو کہ وہان پانی میسر نہ ہو اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے اُسوقت کوئی شخص ایک پیالہ پانی کا لیکر تیرے پاس بیچنے کو لاوے تو کس قیمت کو لیوے بادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آدھا دے کر مول لون اور اپنی جان بچاؤن پھر اُسنے کہا کہ بعد پانی پینے کے اگر تیرا پیشاب بند ہو جاوے اور جان کی نوبت پہونچے تو اُس بیماری سے بچنے کا علاج کتنی قیمت پر لیوے بولا کہ آدھی دولت اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کرون تب مسلم نے کہا اے بادشاہ لعنت پڑے اس دنیا پر جو ایک پیالے پانی اور پیشاب بند ہونے کی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال و ملک جاتا رہا اب تجھے لازم ہے کہ وہ کام کری جس سے ہمیشگی کی بے زوال بادشاہت حاصل ہووے بادشاہ یہ سنکر متفکر اور شرمندہ ہو کر بولا مین نے اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہے اور بہت ناچیز آج سے مین نے اسکو چھوڑا اور اُس کی محبت کو دل سے اُٹھا دیا خداوند تعالی کی عبادت اور یاد مین مشغول ہوا پھر جب تک جیا اسی عہد پر قائم رہا **دوسری نقل** ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیون کو اپنے ساتھ لیئے جاتے تھے راہ مین دیکھا دو اینٹین سونے کی پڑی ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیون سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے تم جانتے ہو اُنھون نے کہا سونے کی اینٹین ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یارو یہی دنیا ہے اسکے گرد نہ جاؤ یہ بڑی مکار ہے اپنے چاہنے والے کو فریب مین ڈال کر ہلاک کرتی ہے یون نصیحت کر کے آگے بڑھ گئے ساتھیون نے حضرت عیسیٰ کی آنکھ بچا کر

اینٹین اُٹھالین آگے ایک گاؤن کے نزدیک جاکر رکھدین بھوکے تھے آپس مین سے ایک کو کچھ سودا لانے کو بھیجا پیچھے یون سوچنے لگے کہ آؤ ہم دونون حصے کرکے ان اینٹون کو بانٹ لین تیسرا جب آوے کچھ قضیہ مچاکر اُس کو مار ڈالین پھر ہم دونون بے کھٹکے ہوکر خوب خوشی وخرمی کرین چین اُڑاوین ادھر وہ آدمی جو بازار مین گیا تھا اُسنے اپنے دل مین اور ہی منصوبہ گانٹھا کہ کھانے کی چیز مین زہر ملاکر اُن دونون کو کھلاوین جب وہ مرجاوین دونون اینٹ کا مالک آپ ہی بنون یہ ارادہ ٹھیک کرکے کسی چیز مین زہر ملاکر لایا یہان وہ دونون قضیہ پر بیٹھے تھے اُس کے آتے ہی کچھ باتین بگاڑ کی نکال کر جھگڑا مچاکر اُس کو مار لیا پھر خاطر جمع ہوکر وہ چیز زہر بھری آپ کھا گئے وہ یون مُوا یہ یون موے اینٹین جہان کی تہان پڑی رہین حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پھر پلٹ کر تشریف لائے دیکھا کہ تینون مرے پڑے ہین اینٹین اپنے ٹھکانے پر دھری ہین متاسف ہوکر فرمانے لگے کہ سچ ہے دنیا ایسی ہی چیز ہے اپنے پیارون چاہنے والون کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتی ہے اُس کے طالب کو یہان خرابی اور ہلاکی ہے اور وہان عاقبت مین فضیحتی اور رسوائی ہے

ایک روایت یون ہے کہ ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعے کے دن خطبے مین بعد حمد وثنا پروردگار کے فرمایا کہ اے مومنو ایمان دار و دل لگاکر سنو میری نصیحت پر کان رکھو تمھاری بھلائی اور خیر خواہی کی راہ سے یہ باتین کہتا ہون اور طریق اللہ کی راہ کا مین تمکو بتاتا ہون کہ ہر مومن کو دو فکرین لازم ہین ایک یہ کہ جسقدر عمر ہو چکی ہے اُسمین کچھ نیک کام نہین کیے بُرے کام کرتا رہا تو اُس کی سزا کے ڈر سے دن رات ڈرتا رہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین استغفار کرتا رہے پھر جتنی عمر باقی ہے اُس کو ضائع نہ کرے اچھے عملون کی سعی مین ہمیشہ لگا رہے دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا توشہ جسمین ہاتھ آوے وہ کرے اور خدا کے حکمون سے منھ ہرگز نہ پھیرے شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرماوے پچھلے سب گناہ معاف کرے آگے کو اچھی راہ بتاوے بُری راہ سے بچاوے اے یار وہی دنیا کمانے کی جگہ ہے اُسکو اپنی کھیتی سمجھو جبتک ہوسکے یہان کچھ تو بوؤ جسکا اچھا پھل کاٹو جو بوؤگے وہی کاٹوگے جو نہ بوؤگے وہ بہت رووگے ایسی فرصت پھر نہ پاؤگے جو کرنا ہے سو کرلو نہین پھر

بچاؤ گے وہ قیامت کا میدان ایسا ہو کوئی کسی کو نہ پوچھے گا بھائی بند دوست آشنا جورو لڑکے کچھ کام نہ آوین گے جو نیک عمل ساتھ لیجاؤ گے وہی تمھاری سختی کے وقت کام آوین گے عذاب سے چھڑاوین گے یہان کی عیش و آرام کو خاطر مین نہ لاؤ ایسی دھوکے کی ٹٹی پر نہ بھولو وہان کی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ سے نہ دو اپنے حقیقی دوست یعنی اللہ اور رسول کو رنجیدہ نہ کرو دل سے نہ بھلاؤ کہ جسمین تمھارا نفس اور دشمن قوی یعنی شیطان کو خوشی حاصل ہووے ایسے محبوب کو ناخوش اور ایسے دشمن کو خوش رکھنا عقلمندون کا کام نہین یہ بڑی ناشکری ہے کہ کھائے اور کا گائے اور کا وہان بچانا اور گڑگڑانا کام نہ آوے گا کوئی کسی کو بچا نہ سکے گا سوائے اپنے عمل کے اور اپنی کمائی کے کسی کا بھروسا نہین اگر دل مین اللہ کی محبت رکھی ہے اور اُسکے حکمون پر چلا ہے آمین کہین بھوے چوکے کوئی قصور ہوگیا اور زندگی مین معاف کروانے کی نوبت نہ پہونچی تو اُمید ہے کہ اسکی نیک نیتی کے سبب سے اللہ کا کرم اُس کو بچا دیگا اور رسول اللہ کی شفاعت کام آوے گی غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد مین رہنا اور کبھی اُس کو کسی کام مین نہ بھولنا یہی شرط بندگی کی ہو کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے نقل ہو فرمایا اُنھون نے کہ مین نے توریت اور زبور مین لکھا دیکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرزند آدم تم مجکو بھول جاتے ہو مین تم کو نہین بھولتا ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تم کو بلاتا ہون اور تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اس کے کہ وہ تمھاری گردنون پر سوار ہے اے فرزند آدم اچھے عملون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اس دولت کو بڑھاتے رہو اور بُرے عملون سے دور دور بھاگو اگرچہ تھوڑا ہو اے فرزند آدم آخرت کو ڈھونڈھو اُس کی تلاش مین رہو کہ وہی پائدار ہو اور باقی اور دنیا کو جھوڑ دو بھولجاؤ کہ یہ محض ناچیز ہے اور فانی اے فرزند آدم مرنا برحق ہو جس راہ مین سب کو چارناچار آنا ہوگا اور یہ شربت ناگوار ہر ایک کو پینا ہوگا اے فرزند آدم اُمید تمھاری بہت بڑی اور عمر تمھاری نہایت چھوٹی ہے آج تو باتین خوب بنا بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو نہین جانتے کہ کل کیا ہوگا زبان چلے گی یا نہین بات کرنے پاؤ گے یا نہین پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر کیون مغرور ہو رہے ہو اور اپنے نفس اور خواہشون کی پیروی مین لگ رہے ہو یہ نہ جانو کہ جس طرح یہان جو چاہا کیا

کسی نے پوچھا وہان جو جو کا حساب ہوگا گواہی شاہدی سے تمھارا گناہ تم پر ثابت کیا جائے گا انکار کی جگہ نہ رہے گی تھوڑی بہت چھپی لکی سب بات کھل جائے گی سب سے بڑے گواہ اور ہر وقت پاس رہنے والے اور سب کامون سے خبردار کراماً کاتبین دو فرشتے تمھارے کندھون پر ہر دم موجود ہین جو جو تم کرتے ہو سب لکھتے ہین یہانتک کہ جسوقت تم زمین پر چلتے ہو اور تمھارا پاؤن کانپتا ہے اُس کو بھی وہ لکھتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ زخرف مین اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ ترجمہ کیا خیال رکھتے ہین وہ کہ ہم نہین جانتے اُنکا بھید اور مشورہ کیون نہین اور ہمارے بھیجے ہوئے ہین اُن کے پاس لکھتے ہین سو اب خبردار ہو جاؤ ہوشیاری سے چلو ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور پچھتانا پڑے پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیٹنا فائدہ نہ کرے خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانیوالی نیست ہونے والی ہے یہان کی دولت یہین چھوٹے گی اگر تمھارے قبضے مین تمام دنیا آجاوے اور اُس کی حکمرانی تمھارے ہاتھ لگے لیکن جب وہ موت کے وقت کچھ کام کی نہو اور اُس دم تکلیف سے نہ بچاوے تو یہی افسوس آویگا کہ اگر مین ایک دم سے زیادہ دنیا مین نہ رہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دُکھ درد مین نہ پڑتا جان کندنی کی حالت مین پریشانی نہ اُٹھاتا حضرت علیؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جب مومن مرتا ہے آسمان سے تین آوازین آتی ہین اے فرزند آدم تونے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا تونے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجکو راضی رکھا تونے دنیا کو سمیٹا یا دنیا نے تجکو سمیٹا اور جب غسل دلاتے ہین تین آوازین آتی ہین اب کہان گئی وہ قوت تیری اور کس نے تجکو بے زور کیا اور کہان گئین وہ باتین تیری اور کس نے تجکو گونگا بنایا اور کہان گئے وہ ساتھی تیرے اور کس نے تجکو تنہا کیا اور جب کفن پہناتے ہین تو یہ آواز آتی ہے اے فرزند آدم اگر تونے نیک کام کئے ہین تو یہ غسل کرنا اور کپڑا پہننا تیرا فائدہ کریگا اللہ تعالیٰ خوش ہوگا اور جو گنہگار ہوا ہی تو یہ ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ تعالیٰ کی ناخوشی ہوگی اے بندے تو خوش ہو اگر تجھ پر بہشت کے دروازے کھل جاوین اور افسوس و غم کھا اگر دوزخ کے دروازے کھل جاوین اور جب جنازہ اُٹھاتے ہین آسمان پر سے یہ آواز آتی ہے

اے فرزند آدم اب تو آیا ایسی منزل مین کہ پھر یہان سے نہ جاویگا اور پہونچا ایسے مقام مین کہ دنیا کے مزے یہان کچھ نہ پاوے گا پھر جب قبر کے پاس لاوین گے یہ آواز آوے گی اے فرزند آدم کہان گئے وہ دوست آشنا جو آپس مین دوستی کا دعوی کرتے تھے کدھر گئے وہ پیارے عزیز کہ ایک دم آپس مین جُدا نہ ہوتے تھے اب ہی دوست عزیز تجھے جنگل مین پھینکنے کو آئے ہین زمین مین گاڑنے پر مستعد ہوئے ہین بعضے اپنے بے آرامی اور ناچاری کو دھیان کر کے روتے ہین بعضے غیرون کے مال کھاجانے پر غم کھاتے ہین بعضے ظاہر مین منہ بناتے ہین دل مین خوش ہوتے ہین بعضے اوروں کا حصہ ہضم کرنے کی تدبیرین کرتے ہین غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر و بند و بست مین لگ رہا ہے مگر ہم پر کیا گذرے گی اور کیسا معاملہ پیش آوے گا اس کا کسی کو خیال نہین اے فرزند آدم اُس وقت جو کمائی تیری ہے وہی آگے آوے گی دنیا مین حلال و حرام پر لحاظ نہ کر کے جنکو پرورش کرتا رہا اُن کی محبت تجھے دُکھ سے نہ بچاویگی پھر جب گور کے اندر اُتارین گے آواز آوے گی اس اندھیرے مکان کیواسطے کیا روشنی لایا اس تنہائی کے گڑھے مین کس کو ساتھ بلایا پھر جب مٹی دینگے گورے آواز آوے گی زندگی مین تو میری میٹھی پر خوشیان کرتا اٹھکھیلیان مچاتا ہر طرح کی باتین بنا بنا کر دل اپنا خوش کرتا تھا اب کیون یہان چپکا غمزدہ پڑا ہے بڑائی اور بزرگی کی باتین کیون نہین بولتا اور جب گاڑ کر لوگ چلے جاوین گے یہ آواز آوے گی اے بندے اب تیرا مونس غمخوار یار وفادار کوئی نہین تو اکیلا ہو گیا اب میرا فضل و کرم ہی مدد کرے تو تیرا بیڑا پار ہو پس اے غافلو جب سوائے اُس پاک پروردگار کے کوئی تمھارا یار و مددگار ایسے کٹھن وقت مین نہین اور سوائے اپنے عمل کے کوئی پوچھنے والا نہین پھر کس کیواسطے دنیا مین ایسی خرابیون مین پڑتے ہو جو نہین کرنا ہے وہ کرتے ہو بیفائدہ دُکھ بھرتے ہو ضرورت کی چیزین بہت تھوڑی ہین اندک محنت سے موجود ہو سکتی ہین لازم ہے تم کو کہ جس چیز کی بہت ضرورت ہو اُس کے حاصل کرنے مین سعی کر کے بالکل فکر عاقبت کی کرو وہان کے گھر کے سنوارنے کی تدبیر مین لگو کیونکہ اللہ تعالی تم کو بہت دوست رکھتا ہے کیا کیا نعمتین و آرام کے مقام اُس نے تمھاری خاطر مقرر کر رکھے ہین جیسا باپ بیٹے کے واسطے ہر دم آرام چاہتا ہے اُسی طرح تمھاری

بھلائی پر وہ ہر دم متوجہ رہتا ہو دعائے سریانی مین فرمایا ہے جس کا ترجمہ عربی مین یہ ہے اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِیْہِ وَمِنْ اَبَوَیْہِ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ یعنی مین اپنے بندے کا مان باپ بھائی بند سے بھی زیادہ دوست ہون سو تو مجھے ڈھونڈھ لے پاوے گا مجکو جاننا چاہیئے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک زہد حرام کی چیزون مین ہو یہ فرض ہو اس سے بچنے کا یہ پھل ہو کہ عذاب سے آخرت کے چھوٹے گا اس بچنے کا ثواب بھی وہان پاویگا دوسرا زہد مکروہات سے ہے یہ سنت مؤکدہ ہے تیسرا زہد شبہات سے ہے یعنی جو چیز شبے کی ہو اُس سے اپنے تئین بچانا اُس مین دین کی حفاظت اور جان کی عزت ہے جو کوئی شبے سے اپنے تئین نہ بچاوے گا حرام مین جا پڑے گا چوتھا زہد مباح چیزون مین ہے جو بہت ضرورت نہ ہو اور حاجت شرعی اُس سے علاقہ نہ رکھے اُسکو ترک کرے پس آدمی کو چاہیئے کہ حرام سے اس طرح بھاگے جیسا کوئی شیر سے اور گناہون سے اسقدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ گناہ سے آدمی قابل دوزخ کے ہوتا ہو اور وہان کی آگ کے لائق بنتا ہے تو اب اچھا طریقہ مسلمانی کا یہی ہے کہ مباح چیزون مین زہد اختیار کرے اور سوائے ضرورت کی چیزون کے کسی چیز پر دل نہ دوڑائے ایمان کا یہ نشان ہے کہ جو چیز اُس کے کام نہ آوے اگرچہ مباح ہو چھوڑ دے اسلئے کہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کے دن ہر کرنے اور کہنے اور دیکھنے اور سُننے وغیرہ سے سوال ہوگا اور تھوڑی بہت نیکی اور بدی کا حساب لیا جاوے گا جس کا کام جتنا تھوڑا ہوگا اُتنا ہی اُس کو اُس کے حساب سے جلد چھٹکارا ملے گا اور جس کے کام بہت ہین اُس کے حساب مین اُسی قدر توقف پڑے گا تو لائق یہی ہو کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزون مین ضائع نکرے اور اپنے اعضا کو ایسے کامون مین نہ دوڑاوے اور جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب پاوے اور جو لذت بے حکم شرع کے ہے بے شبہہ اُس مین غضب الٰہی شامل ہوگا اور جو خوشی بے مقام ہے ضرور اُس مین رونا پڑے گا پس مومن کو چاہیئے کہ دنیا کی لذتون پر حریص نہ ہووے جس قدر بے رنج و مشقت موافق شرع کے ہاتھ آوے اُس پر راضی رہے اور مال کی بہتایت اور نفس کا آرام نہ ڈھونڈھے اس کی فکر مین نہ لگا رہے وہ کیسا آرام ہے

جو جلد زائل ہو جاوے اور وبال اُسکا مدت تک قائم رہے اسی پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ یعنی دنیا بندی خانہ ہی مومن کے حق مین اور بہشت ہے کافر کے حق مین جسطرح قیدی لوگون کو قید خانہ مین بے آرامی ہر بات کی ہوتی ہے دل کی آرزو نہین بر آتی اسی طرح کی مومن کو دنیا مین تکلیفات درپیش ہوتی ہین تاکہ مالک کی رضامندی کے کام جو دولت آخرت ہی بخوبی انجام ہون اور کافر کے حق مین آرام کی جگہ یون ہے کہ عاقبت کا خطر نہین رکھتا اس لئے اپنی خوشی اور خواہش کے کام عمل مین لاتا ہے بے فکر چین سے رہتا ہے باقی رہا یہ کہ اگر حق تعالیٰ بے مشقت اور محنت دولت دنیا دیوے تو اصل زہد یہی ہے کہ دل کو اپنے دنیا کی عبث چیزون سے پاک رکھے حرام کو چھوڑے حلال مین شکر بجالاوے پھر جو کوئی دولت کو دین کے حاصل کرنے مین خرچ کرے فائدہ اُٹھاوے یعنی صرف اُس کا ایسے مقام مین کرے جس مین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو تو البتہ موجب ترقی ہوتی ہے اور تونگری اُس کی نقصان نہین پہونچاتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی ہی تونگری اور مفلسی دونون کے فتنے سے تونگری کا فتنہ یہ ہے کہ خرچ کرنے مین جا بیجا کا لحاظ نہ رکھے مال کے سبب بے فکر ہو جاوے لوگون پر ظلم کرے بخیل بنے دولت کا شکر بجا نہ لاوے حقداروں کا حق ادا نہ کرے اور مفلسی کا فتنہ یہ ہے کہ خالق کی مرضی پر راضی نہ رہے دُکھ مین بے صبری کرے حرام اور حلال کا لحاظ نہ رکھے انیس الواعظین مین لکھا ہی کہ مؤمن سے مرنے کے بعد چالیس ہدیے تحفہ طلب کرین گے چار ہدیے حضرت عزرائیل علیہ السلام کیلئے ہین دشمنون کو خوش رکھنا دوستون سے سلوک کرنا ہر کسی کا حق دیدینا موت کو یاد رکھنا چار ہدیے گور کے لئے ہین بُرے کامون سے بچنا لڑائی جھگڑے سے دور رہنا تن بدن کو ناپاک چیز سے بچانا قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو تنہائی مین ادا کرنا چار ہدیے منکر ونکیر کے لئے ہین کسی کے حق مین پیٹھ پیچھے بُرا نہ کہنا کسی کے اوپر کچھ عیب نہ لگانا حق بات کو ظاہر کر دینا کسی کو آپ سے بُرا نہ جاننا چار ہدیے میزان کے لئے ہین ہمیشہ نیک کامون مین مشغول رہنا اپنے مالک

حقیقی کے فرمان کو بجالانا غریبون مسکینون پر مہربانی رکھنی کسی پر اپنے تئین بزرگی نہ دینی چارہ ہے
پل صراط کے لئے ہین غصے اور غضب کے وقت آپ کو سنبھالنا بدکامون سے دور بھاگنا نماز
جماعت کے ساتھ پڑھتے رہنا مسلمان بھائیون کی مدد کرتے رہنا چارہ ہے مالک کے لئے
ہین پیغمبرون کو سچا جاننا حق تعالیٰ کے غضب سے کانپتے رہنا اپنے گناہون کو یاد کرکے رویا کرنا
ماں باپ کو خوش رکھنا چارہ ہے رضوان کے لئے ہین حق تعالیٰ کے ذکر مین مصروف رہنا دکھ سکھ
مین صبر اور شکر بجالانا حق تعالیٰ کے دوستون کو دوست رکھنا اُس کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھنا
چارہ ہے پیغمبر خدا کے لئے ہین اُن کی جناب پاک سے محبت رکھنی اُنکے دوستون کے موافق چال
چلنی اور آل اور اصحاب کی پیروی کرنی اُن سب پر درود اور اللہ کی رحمت بھیجنی چارہ ہے
رُوح کے لئے ہین تھوڑا کھانا تھوڑا سونا تھوڑا بولنا تھوڑا ہنسنا چارہ ہے اُس خالق دوجہان
کے لئے ہین جس کام مین وہ خوش ہو وہی کرنا اورون کو نیک کام سکھانا بُرے عملون سے ڈرانا
اُس کے دوستون سے محبت رکھنی اُس کے دشمنون سے عداوت کرنی ثعلبی نے یَوْمَ یُنْفَخُ فِی
الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کی تفسیر مین یون لکھا ہے کہ اصحابون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اُس فوج کا حال جسکا اس آیت مین ذکر ہے پوچھا تھا آپنے فرمایا کہ میری اُمت دس فوج ہو کر
قیامت کے میدان مین آویگی جس نے ایک کی چغلی دوسرے کے پاس کھائی ہے اُنکا گروہ بندرون
کی صورت بنے گا اور جنھون نے رشوتین لی ہین حرام کھایا ہے اُنکا فرقہ سوّرون کی صورت بنے گا اور جو
سود لیا کرتے تھے اُن کو اُلٹا کرکے سر نیچے پاؤن اوپر فرشتے کھینچ لے جاوین گے اور جو لوگ قاضی و مفتی
ہو کر جھوٹ فتوی دیتے تھے اندھون کی صورت بن کر اُس مقام مین آوینگے اور جو لوگ اپنی عبادت پر غرور
کرتے تھے اور آپ کو سب سے اچھا جانتے تھے وہ گونگے اور بہرے ہو کر آوین گے اور جو عالم اور مشائخ
لوگون کو کہتے اور سمجھاتے تھے کچھ اور آپ عمل کرتے تھے کچھ تو اُن کا یہ حال ہو گا کہ زبان اپنی
اپنی کاٹین گے اور منھ سے اُن کے پیپ لہو بہے گا ایسا کہ محشر کے لوگ دیکھکر کراہت کرینگے
اور جو لوگ ابتول جانورون کو بے سبب دُکھ دیتے اور ہمسائے کو ایذا پہونچاتے تھے

اُن کے ہاتھ پاؤن کاٹ کر وہان لاوین گے اور جنھون نے آدمیون کا بھید ظالم حاکمون سے کہکر اُن کو رنج مین ڈالا تھا اُن کو آگ کی سولی پر چڑھا کر پہونچا دین گے اور جو لوگ اپنے نفس کی تابعداری مین پڑے رہتے تھے اور اُسکے سکھ پہونچانے کو کیا کیا جتن نہین کرتے تھے اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہ کرتے تھے صرف اپنے نام اور آرام کے واسطے خرچ کیا کرتے تھے اُن کو اس طرح سے لاوین گے کہ اُن کے بدن سے ایسی بدبو نکلے گی کہ وہان کے لوگون کو بڑی تکلیف پہونچے گی اور جو لوگ اکڑ کر چلتے تھے اور اپنی تکبری کے سبب سے کسی کے ساتھ ملنساری نہ رکھتے تھے خلق اخلاق نہ کرتے تھے اُن کو لنبا کرتا گندھک کا جلتا بلتا پہنا کر اُس مقام مین حاضر کرین گے یا رویہ حال بدبخت روسیاہ گنہگارون کا اس اُمت کے ہوگا اور جو اپنے پروردگار کی تابعداری دل و جان سے رات دن کرتے ہین اُسپر مستعد رہتے ہین اُن مین سے بعضون کی صورت چودھوین رات کے چاند کی سی اور بعضون کی ستارون کی طرح چمکتی ہوگی بعضے نور کے منبر پر بعضے سنہری جڑاؤ کرسیون پر بعضے مشک و زعفران کے چبوترے پر بڑی شان و شوکت سے بیٹھے ہون گے سوائے بھائیو اب وہان کی طیاری کرو بڑا سفر کٹھن راہ درپیش ہے پچاس ہزار برس کا ایک دن آدیگا بڑے بڑے دُکھ اور مصیبت مین ڈالے گا اس دم کی فرصت مین جو ہوسکے دوڑ دھوپ کر کے کھیت مین اچھے اچھے میوون کے درخت لگاؤ ریاضت اور محنت کے پانی سے جلد اُسکو سینچو پھر وہان پہونچکر بے کھٹکے طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جسکو چاہو یا نوٹو خوشی و خرمی سے کاٹو آرام چین سے اپنی گذران کرو اپنے پروردگار کے دیدار کی لذت سے مالامال ہوجاؤ کرورہا برس تک اسی طرح عیش و عشرت کے ساتھ بسر کرو بلکہ روز بروز تمھاری ترقی ہوا کرے گی وہان کے مرتبون کی بزرگی اور بھلائی تم کو ملے گی اور جو ان باتون کے برخلاف عمل مین لاؤ گے بُری باتون کو اختیار کروگے شرک اور بدعت کے کام کروگے جاہلیت کے رسوم بجالاؤ گے باپ دادون کی رسمون پر جو سنت نبویؐ کے خلاف کرتے تھے چلو گے شیطان اور نفس کے بہکانے سے راہ مستقیم کو چھوڑ دو گے تو بڑی شرمندگی اُٹھاؤ گے دُکھ پاؤ گے بلکہ سیدھے جہنم مین چلے جاؤ گے

کبھی کسی طرح سے وہان سے نکلنے نہ پاؤگے دن بدن عذاب کی سختی بڑھتی جاویگی کسی کی سعی سفارش کام نہ آویگی آہی تو ہم کو اور سب مسلمانونکو نیک کر اور نیکی کے کامون پر چلا اور برائی سے بچا دُنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر اپنی اور اپنے محبوبؐ کی محبت سے معمور کر اٰمین بحرمۃ نبیک کریم وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین ط

پانچوان باب قیامت کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اسرافیل علیہ السلام پہلی دفعہ صور پھونکین گے سب لوگ مرجاوین گے پھر جب دوسری دفعہ پھونکین گے تو تمام خلائق گور کے بھیتر سے سر باہر نکالین گے گنہگار لوگ ننگے بھوکے پیاسے قبرون سے اوپر آوین گے تین سو برس تک قیامت کے میدان مین عذاب کی گرمی سے جلین بھنین گے حیران پریشان پڑے رہین گے چہرہ اُنکا مارے تپش کے سیاہ بنجائے گا آہ و نالہ کرکے اتنا روئین گے کہ بدن اُن کا خشک لکڑی ہوجائیگا آخر کو آنکھون سے لہو ٹپکے گا آفتاب سر پر قریب ایک بالشت کے آکر کھڑا ہوگا ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے اندازے پر پسینے مین ڈوب جائے گا کوئی ٹخنون تک کوئی پنڈلیون تک کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی منھ تک کوئی سر تک اُس مقام مین سب انسان اور جن اور جانور دنیا کی ابتدا سے آخر تک جو پیدا ہوے ہین۔ جمع ہون گے یک بیک اُن کے اوپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور و شور سے آوے گی کہ اُس کی دہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہوکر اوندھے منھ گر پڑے گا تارے ٹوٹ پڑین گے آسمان پھٹ جائے گا بعد اُس کے حق تعالیٰ کے حکم سے پہلے آسمان کے فرشتے زمین پر اُتر آوین گے اتنے ہون گے کہ تمام جن و انس و حیوانات کی خلقت کو صف باندھکر گھیر لین گے پھر دوسرا آسمان پھٹے گا اُسپر کے فرشتے بھی اسی طرح سب کے گرداگرد کھڑے ہون گے یہان تک کہ ساتون آسمان پھٹ جاوین گے اور ہر ایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے کے گرد حلقہ باندھکر کھڑے ہوجائین گے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا

کہ دوزخ کو حاضر کرین ہزارون فرشتے کھینچتے ہوے اُسکو لاوین گے پھر وہ بڑی آواز سے شور وغل مچاتی ہوئی اُس جگہ آویگی کہے گی کہ جلد میرے پیٹ کو بھرو جو وعدہ مجھ سے کیا ہے اُسے پورا کرو اللہ فرماوے گا۔ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ لا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ترجمہ کیا اقرار نہین لیا تھا مین نے تم سے اے بنی آدم کہ نہ پوجو شیطان کو کیونکہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور پوجو مجکو یہی ہے راہ سیدھی گنہگار لوگ اُسدن پشیمان ہونگے اپنے کیے پر شرمندگی اُٹھاوین گے بڑی روسیاہی وہان اُنکو حاصل ہوگی خجالت کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت نہ رہے گی اُس روز اللہ تعالیٰ آپ قاضی ہوگا انصاف چکانے پر لوگون کے توجہ فرماویگا ہر ایک سے حساب لیا جاوے گا سب کے عمل کی پُرسش ہوگی پُل صراط پر سے گزرنا ہوگا نیکی بدی تولی جائے گی چھپی کھلی بات سب آگے آئے گی بعد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار ٹھہریگا دوزخ مین ڈالا جائے گا حضرت جبرئیل علیہ السلام پکار کر کہین گے فلانا فلانے کا بیٹا تقصیروار ہوگیا اُسپر گناہ ثابت ہوا اُسکو یہان سے لیجاو جہنم مین داخل کرو اُسی دم اُسکو فرشتے کھینچتے ہوئے بڑی خرابی اور ذلت کیساتھ گھسیٹ کر لیجاوین گے دوزخ مین گراوینگے ہزارون طرح کے عذاب مین گرفتار کرین گے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے گا جل بھنکر کباب بنے گا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے پھر جسم درست ہوگا نیا چمڑا بدن پر جمے گا پھر عذاب ہوگا اسی طرح سے عذاب زیادہ ہوتا رہیگا کبھی چھوٹے نہ جاوین گے ایک دم فرصت نہ پاوین گے فرشتونسے فریاد کرین گے ہم پر مہربانی کرو ذرا فرصت دو فرشتے یہی جواب دینگے اے بدبخت روسیاہ تیرے اعمال نے تجکو یہان پہونچایا خداوند تعالیٰ کی نافرمانی نے یہ مقام دکھلایا اگر تو خالق کی خوشی کے کام کرتا تو آج کے دن چین و آرام سے رہتا یہ دُکھ اور رنج کبھی نہ اُٹھاتا اب یہ دیکھکر غم کھانا اور پچتانا کچھ کام نہ آوے گا اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے اس گرفتاری کیوقت تجھے کوئی نہ چھڑاویگا کسی کی کیا طاقت کہ اُسکے عذاب سے کسی کو بچاوے یا اُسکے قہر کے پنجے سے چھڑاوے ہم تو تابعدار ہین اُس کے حکم پر چلتے ہین اُسکی خوشی چاہتے ہین ہم سے مہربانی کی توقع نہ رکھ اب اپنے کیے کی سزا چکھ سب مومنون کی مان

حضرت بی بی عائشہ (راضی ہو اللہ اُن سے) کہتی ہین کہ مین نے ایک دن جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ قیامت کے روز دوست دوست کو یاد کریگا یا نہین فرمایا کہ تین جگہ ہر شخص ایسی مصیبت مین گرفتار ہوگا کہ کسی کو یاد نہ رکھے گا ایک تو جہان ترازو کھڑی ہوگی نیکی بدی تولی جائے گی دوسرے جب نامۂ اعمال لوگون کے ہاتھ مین دیا جاویگا اُسوقت مارے پشیمانی کے ایسے بیہوش اور بیدم ہوجائین گے کہ کسی کی خبر کسی کو نہ رہے گی تیسرے جب پانیہ یعنی دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر بڑی خفگی اور جھنجھلاہٹ سے لوگون کی طرف پکڑنے کو دوڑین گے جن لوگون نے اللہ کو واحد نہ جانا تھا اور اسکی عبادت اور قدرت اور علم مین دوسرون کو شریک کرتے تھے اور مشکل کیوقت اوروں کو پکارتے تھے غریبون مسکینون کو دکھ دیتے تھے غرور اور تکبری سے کسی کو خاطر مین نہ لاتے تھے اُن کو زنجیر وغیرہ باندھکر کھینچتے ہوئے لیجاوینگے اور وہی بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پُل صراط کا احوال بیان کیجئے فرمایا کہ وہ ایک پُل ہے دوزخ کی راہ پر پندرہ ہزار برس کی راہ اُسپر سے سب کو گذرنا ہوگا بال سے باریک تلوار سے تیز اپنے اپنے عملون کے موافق کوئی بجلی کی طرح کوئی دوڑتے گھوڑے کی طرح کوئی آہستہ آہستہ اُسپر سے چلا جائے گا سب کے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مین پار ہوجاؤن گا پھر اُسوقت میری اُمت کے بائین داہنے دو فرشتے کھڑے ہوکر بڑی عاجزی سے پکار کر یہ دعا مانگین گے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ یعنے اے پروردگار تو رحم کر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت پر جو گنہگار ہوگا پار نہ اُتر سکے گا پاؤن کانپ جائین گے اوندھے منہ نیچے دوزخ مین گر پڑیگا اور فرمایا کہ پُل صراط پر ایسی اندھیری ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے گا جس کو ایمان کی روشنی ہوگی وہ اُس روشنی مین موافق اپنے مرتبے کے آہستہ یا دوڑتا ہوا چلے گا گنہگارون کو کچھ روشنی نہ ملے گی ناچار ہوکر دوسرون سے روشنی مانگین گے جواب پاوینگے کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہ دنیا تھی یہان کہان ملے گی پھر وہان جاؤ کما کر لاسکو تو لاؤ اور فرمایا کہ اُس پُل کی راہ بہت بڑی کٹھن ہے پانچ ہزار برس کی راہ اوپر چڑھنا ہوگا پانچہزار برس تک برابر جانا ہوگا پانچ ہزار برس تک نیچے اُترنا ہوگا اور وہان سات مقام مین

اٹکاؤ ہوگا پہلے مقام مین ایمان سے سوال کرینگے جسکا ایمان ثابت ہوگا وہان سے رہائی پاوے گا اور جس کا ایمان شرک اور نفاق اور بدعت سے بھرا ہوگا وہان سے چھوٹ نہ جاوے گا دوزخ مین گرایا جاویگا دوسرے مقام مین نماز سے پوچھین گے جس نے اپنی نماز ارکان وآداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہے وہان سے بچے گا نہین تو دوزخ مین پڑے گا تیسرے مقام مین زکوٰۃ سے پوچھین گے جس نے زکوٰۃ کا مال حساب سے نکال کر حق داردن کو دیا ہے وہان بچ نکلے گا نہین تو اُسی دم آگ کے گڑھے مین ڈھکیلا جائے گا چوتھے مقام مین رمضان کے روزون سے پوچھین گے جو کوئی تیسون روزے بدون عذر شرعی کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہے وہ سُرخروئی حاصل کرے گا نہین تو رسوائی کے ساتھ جہنم مین ڈالا جاوے گا پانچوین مقام مین حج سے پوچھین گے اگر حج کیا ہے تو مخلصی پاوے گا اور جو مقدور ہونے پر دنیا کے آرام کو چھوڑ کر نہین گیا تو بڑے سخت عذاب مین پھنسایا جائیگا چھٹے مقام مین طہارت کی حقیقت کا سوال کرین گے اگر جنابت کی حالت سے غسل کرکے پاک ہوتا رہا ہے وہان سے رہائی ملے گی نہین تو اُس کی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور دُکھ مین پڑے گی ساتوین مقام مین ہمسائے کے حق ادا کرنے کا سوال کرین گے اگر دُکھ سکھ مین اُن کا شریک ہوا ہے اور اپنے مقدور کے موافق اُن سے سلوک کیا ہے تو وہان سے نجات پاوے گا نہین تو بڑی خرابی اور ذلت سے دوزخ مین ڈالا جائے گا غرض ان ساتون مقام سے جب خیر وخوبی کے ساتھ نکلا تو اس پُل سے پار اُتر گیا نہین تو دوزخ کے منھ کا لقمہ بنا اور فرمایا رسول اللہ نے کہ قیامت کے ایک گھڑی کا عذاب ستر مرتبے کی جان کندنی کی سختی سے زیادہ تر ہے اُس دن پیغمبرون اور اولیاؤن اور شہیدون کو بھی ایسی فکر ہوگی اور مصیبت پہونچے گی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت کے دعوے کو بھول جائین گے بڑی گھبراہٹ اور حیرانی سے سجدے مین گر پڑین گے اوروں کا حال اسی سے سمجھنا چاہیے کہ اُن کے اوپر کیا کیا گزرے گا سب ہی فریاد کرین گے اور عاجزی سے دعا مانگین گے کہ خداوندا اور کچھ ہماری آرزو نہین اتنا کرم کر کہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے ہر ایک پیغمبر جلیل القدر اُس روز بیقرار اور بے حواس ہو جائے گا حضرت محمد مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس حالت مین اپنے دُکھ پر کچھ خیال نہ کرین گے اُمت کی مخلصی اور رہائی چاہین گے اُن کی شفاعت کے واسطے اُس پاک پروردگار کی جناب مین نہایت عجز و انکساری سے سجدے کرکے دعا مانگین گے حضرت عبداللہ بن عباسؓ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہین کہ اُس دن لوگ چار گروہ ہون گے جو گروہ سب کے سب بہشت مین داخل ہون گے وہ فرشتے ہین اور جو گروہ تمام دوزخ مین پڑین گے وہ شیطان ہین اور اُس کے تابعدار اور ایک گروہ مین سے بعضے ثواب حاصل کرینگے اور بعضے عذاب وہ آدمی اور جن ہین اور ایک گروہ چارپایون کا ہوگا کہ زندہ ہوکر پھر خاک ہوجائین گے غرض جو کچھ وہان کی فضیحتی اور رسوائی ہے سو آدمیون کے واسطے ہے چارپائے اُس وقت خوش ہوکر شکر الٰہی بجالاوین گے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہ ہوئے اس عذاب مین نہ پڑے حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نیکی بدی آدمی کی تولی جائے گی پھر نیکی اتنی ہوگی کہ ایک ذرہ بھر اور ہو تو تول پوری ہو اسوقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ اے بندے تھوڑی نیکی اور ہو تو یہان کے عذاب سے چھوٹ جاوے بندہ عرض کریگا خداوندا اور نیکی تو میرے پاس نہین ہے اگر مجکو ایک لحظے کی فرصت ملے تو اس میدان مین جاکر اپنے لوگون سے جنکے ساتھ مین نے بہت سی نیکی کی ہے اور اُنکی خاطر بڑے بڑے دُکھ اُٹھائے ہین ذرہ بھر نیکی مانگ کر لے آؤن حکم ہوگا کہ اسکو جانے دو نیکی لاوے وہ وہان سے نکلکر بدحال و سرگردان ہوکر اُس میدان مین آویگا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پہلے باپ کو پاوے گا دیکھکر اُس کے دل مین بڑا بھروسا بندھے گا کہ اب میرا بیڑا پار لگا سامنے آکر کہے گا اے باپ مین تیرا فرزند دلبند جگر گوشہ ہون دنیا مین سب سے مجکو تو زیادہ پیار کرتا تھا ہر ایک چیز سے بہت دوست رکھتا تھا خوشی اور آرام میرا ڈھونڈھتا تھا ہر طرح کی آفتون سے نگہبانی کرتا تھا اسوقت ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج ہوکر تیری پاس آیا ہون اگر تو مہربانی کرے اور ایک ذرہ بھر نیکی مجھے بخشے تو مین اس قیامت کی سختی سے نجات پاؤن نہین تو جہنم مین ڈالا جاؤنگا باپ یہ بات سنکر کہیگا تو کون ہے مین نہین پہچانتا مین تیرا باپ نہین تو جا اور کہین ڈھونڈھ لے تب وہ بیچارہ مایوس ہوکر ماں کو ڈھونڈھتا پھریگا جب وہ نظر آویگی اُسکے پاس جاکر کہیگا اے ماں تو میری پیدا ہونے کیلئے ہمیشہ دعا مانگتی تھی پھر میری پالنے مین بڑی بڑی تکلیف اُٹھاتی تھی رات دن میرا ہی آرام چاہتی تھی اپنا

کھانا پینا میری راحت کیواسطے بھول جاتی تھی اب مین ایک ذرہ بھر نیکی کا محتاج بنکر تجھ پاس پہونچا ہون اگر
وہی نظر مہر کی مجھ پر کریگی تو مین آج کی سختی سے بچونگا جنم بھر تیرا گُن مانونگا نہین تو دوزخ مین ڈالا جاؤن گا
(احسان ۱۲)
مان جواب دیگی کہ مین نے تجکو نہین جنا تو کون ہے مین نے نہین پہچانا اپنے حال مین مین خود حیران ہون
کسی کو کیا دے سکون اُسوقت یہ شخص جب مان باپ کے کلام سُنکر نا اُمید ہو جائیگا دل مین بہت پچتائے گا کہیگا
ہائے اب کہان جاؤن کس سے اس مصیبت کیوقت مدد مانگون مان باپ کے برابر دوست کون ہے کہ اُسے
اپنی بپت سُناؤن جو وہ ایسے وقت مین کام آوے مجھ غریب عاجز کو اس بلا سے چھڑا دے بھلا بہن کے
(مصیبت ۱۲)
پاس تو چلون دیکھون وہ مجھ سے کیا سلوک کرتی ہی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے بہن ملجائیگی دیکھکر کہے گا اے بہن
دنیا مین تو تو مجھے چاہتی تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی دُکھ کے وقت چھاتی سے لگاتی تھی میری تندرستی اور آرام
منایا کرتی تھی اب یہان قیامت کے حساب مین پھنسا ہون ایک ذرہ بھر نیکی ملے تو اس مصیبت سے مخلصی میرے ہاتھ آوے
بہن کہیگی اے آدمی تو کون ہی کیا بکتا ہی اسوقت مجھسے نہ بول مین اپنی پریشانی مین آپ گرفتا ہون کیونکر دوسرے
کی مدد کرون آخر وہان سی بھی مایوس ہو کر بھائی کو ڈھونڈھنے لگے گا کہ اتنے مین وہ بھی نظر آجاوے گا کہے گا کہ
اے میرے پیارے بھائی دنیا مین ہم تم اکٹھے رہا کرتے تھے ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے آپس مین پیار و محبت
کیساتھ گذران کرتے تھے میری خوشی سے تجھے خوشی تھی میری بیکلی سے تجھے بیکلی تھی اُس وقت حساب کی جگہ
مجکو لائے ہین نیکی تولی جاتی ہی ایک ذرہ بھر نیکی ہو تو میرا حساب پورا پڑے اس دُکھ درد سے نجات ملے
بہشت مین جاؤن دوزخ سے بچون بھائی بھی وہان بھائی گیری سے منکر ہو جائے گا اُس کی منت
وزاری پر کچھ خیال نہ کرے گا پھر جورو کے پاس جائے گا کہے گا اے یار جانی و اے دوست
رُوحانی مین تیرا خاوند ہون دنیا مین مین تیری خوشی کے واسطے اپنے بیگانون سے لڑتا
تھا تیرے آرام کے لئے کیا کیا دُکھ نہین بھرتا تھا مان باپ کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ ہو رہا تھا
جس مین تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا اب نیکی کا حساب ہوتا ہی ایک ذرہ نیکی کم ہوتی ہے اگر
تو اپنے پاس سے دے تو مین تیرا بڑا احسان مند ہون اور تیرے سبب اس عذاب سے
چھوٹون جورو کہے گی دنیا مین مین نے خصم نہین کیا مین کسی کی جورو نہین بنی تو بڑا جھوٹا ہی

یہانسے چلا جا ایسے فریب کی باتون سے تو مجھے نہ پھسلا پھر بیٹا بیٹی بھی اسی طرح مُنکر ہو کر اپنا پیچھا چھڑا دین گے غرض جب اُسکی ہر طرف سے آس ٹوٹے گی تو نا اُمید ہو کر شرمندہ بن اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین جا نہ سکے گا کہے گا افسوس کیا منھ دکھاؤن خداوند تعالیٰ کے پاس خالی ہاتھ کیونکر جاؤن جن جن سے اُمید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا میری اس مصیبت پر کسی نے رحم نہ کھایا ہائے مین کدھر جاؤن اپنے جلے دل کا دُکھ کسے سُناؤن سوائے اُسی خداوند تعالیٰ کے جو میرا خالق اور مالک ہے کون اس حال مین مجھ پر نظر کرے اس غم کے دریا سے مجھ ڈوبتے کو کون پار لگا دے یہ کہکر بڑی عاجزی اور مسکینی سے سر جھکا غمگین ہو ہاتھ اُٹھا کر اُس پاک پروردگار کی جناب مین عرض کریگا اے میرے خداوند تعالیٰ تجھ پر کچھ نہین چھپا جتنا مجھ سے ہو سکا خوب دوڑا کہین کسی نے نہ پوچھا ماں باپ جورو لڑکے بھائی بہن کوئی کام نہ آیا سب نے صاف جواب سنایا اب تو ہی فضل کر کہ تو رحیم اور کریم ہے تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ اے بندے تو نے جن جن کی رضامندی مین اپنی عمر گنوائی جن جن کی خاطر بڑی بڑی تکلیف اُٹھائی حلال حرام کا کچھ خیال نہین کیا بھلے بُرے کا دھیان نہ رکھا اللہ و رسول کے حکمون کو جن کی خاطر چھوڑ دیا اُنھی کی خوشی پر دوڑا کیا خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام سب کرتا رہا اب وہ کہان ہین کیون نہین ایسے بُرے وقت مین کوئی تیرے کام آتا تب وہ بیچارہ خجالت اور شرمندگی سے چپ ہو جائے گا اللہ تعالیٰ فرماوے گا دنیا مین حکم ہوا تھا کہ میری عبادت کیجیو تو نے اپنے لوگون کی خوشی چاہی اُن کے کامون مین حاضر رہا عبادت سے غفلت کی اگر تو مجھے رحیم اور کریم دل سے جانتا ہرگز میرے حکم مین سُستی نہ کرتا ہر دم میری خوشی ڈھونڈھتا وہی خوشی اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجکو چھڑاتی اب میرا اختیار ہے کہ چاہون بخشون چاہون سزا دون چنانچہ ایسا ہی ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ چاہے گا گناہون کے ساتھ بھی اپنے ہی فضل سے یا کسی کی سفارش سے بخشدیگا چاہے گا سزا کو پہونچا دے گا الٰہی ہم کو نیکی کرنے کی توفیق دے کہ سب کی محبت دل سے بھلا کر تیری محبت مین رہین تیرے اور تیرے رسُول محبوب کے کہنے کی پیروی کرین اور اُن کے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہین تا کہ قیامت کے میدان مین خجالت نہ اُٹھاوین ۔ اٰمین یا ربّ العٰلمین بحرمۃ محمّد و اٰلہ الامجاد

چھٹا باب دوزخ کے بیان مین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ ترجمہ اور دوزخ پر وعدہ ہے اُن سب کا اُس کے سات دروازے ہین ہر دروازے کیلئے اُن مین سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب جہنم ہزار برس تک دھونکی گئی تو سُرخ ہوئی پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سفید ہوئی پھر ہزار برس تک دھونکی گئی تو سیاہ ہوئی قیامت تک وہی سیاہی ہیگی جیسے اندھیری رات ایک روز رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کیا سبب ہے جو کبھی مین نے میکائیل کو ہنستے نہین دیکھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یارسول اللہ جو کہتے ہو سچ ہے جس روز سے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے اُس روز سے میکائیل کے دل مین اُس کی ہیبت سما گئی ہے مارے خوف کے ڈرتے رہتے ہین پھر ہنسی کیونکر منھ سے نکلے سبحان اللہ جو ایسے مقرب فرشتے ہین اُن کے دل مین دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہے کہ ہوش و حواس جاتے رہے اس فکر مین پڑے رہتے ہین کہ خدا جانے کس کو حکم ہو آگ مین ڈالنے کا وہ مالک و مختار ہے سب کا چھوٹے بڑے سب اُس کے بندے عاجز ہین جو چاہے جب چاہے کرے اور یہ آدمی زاد ایسے مغرور اور سرکش ہین دنیا پر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اُس مقام کا اُنکو کچھ خیال نہین دن رات اپنے آرام اور نام کے کام مین لگے رہتے ہین دوزخ کے عذاب سے کچھ نہین ڈرتے وہان کیا حال ہوگا کیسی بلا مین گرفتار ہونگے کہ جس کا کچھ حد و پایان نہین اُسدم نالہ و فریاد کچھ کام نہین آئے گا معذرت اور گڑگڑانا کسی کا کچھ نہ سُنا جائے گا کہتے ہین کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخ مین بھرے جائینگے روتے روتے چلاتے چلاتے حیران ہونگے کوئی اُنکی نہ سُنے گا کہین گے دنیا مین ہم پر مصیبت پڑتی تھی منت و زاری سے کوئی بچاتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہو جاتا تھا یہ کیسی مصیبت ہے کہ ہزار برس گذرے نہ کوئی بچانیوالا نظر آیا نہ یہ دُکھ کم ہوا ہائے یہ دُکھ کس سے کہین کدھر جاوین یہی کہین گے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ ترجمہ اب برابر ہے ہمارے حق مین ہم بے قراری کرین یا صبر کرین ہم کو نہین خلاصی جب ہزار برس اور گذر جائین گے

تب ایک سفید ابر پیدا ہوگا یہ دیکھکر خوش ہون گے قیاس کرین گے شاید اللہ نے ہم پر رحم کیا جو پانی بھیجا اب پیاس کے رنج سے خلصی پاوین گے اُسوقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالیٰ یون پوچھے گا یہ گنہگار کیا کہتے ہین عرض کرین گے تو خود شنوا اور بینا ہی تجھ پر کچھ پوشیدہ نہین یہ پانی چاہتے ہین حکم ہوگا کہ جو اس ابر مین ہی برسے وہین ابر سے بچھو برسین گے ایک ایک اونٹ کے برابر ایسے زہردار کہ جن کے کاٹنے سے ہزار برس تک جلن اور سوزش رہیگی پھر ہزار برس تک غل اور فریاد مچادین گے پانی مانگین گے تب ایک کالی بدلی ظاہر ہوگی اُس سے سانپ برسین گے جن کے کاٹنے سے دو ہزار برس تک بیتابی اور بیقراری اُنھین رہے گی فرمایا اللہ تعالیٰ نے زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ترجمہ بڑھایا اُن پر ہم نے عذاب پر عذاب بدلہ اُسکا جو شرارت کرتے تھے غرض انواع انواع طرح طرح کے عذاب پے در پے گنہگارون کیواسطے دوزخ مین موجود ہین ایک دم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہان نہ ملیگی اے بھائیو اگر اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے عذاب سے ڈرو اپنی عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی مین کاٹو رسول اللہ کی پیروی مین رہو دنیا کی اُلفت چھوڑو شہوت اور طمع کے کامون سے دور بھاگو سرکشی اور گمراہی اختیار نہ کرو اُس منتقم حقیقی کے عدل پر خیال رکھو اُس کی قہاری اور جباری کے غضب سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکارون اور نافرمانون کو دوزخ مین ڈالے گا دوزخ کو اُن سے بھرے گا سچ ہے بدکارون کی وہی جگہ ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتے ہین اُس کی حکم برداری کرتے ہین وہ بہشت مین داخل ہون گے یون روایت ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم بنانے کے واسطے مٹی خمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک ذرہ آگ دوزخ سے لاکر زمین پر رکھی سات طبق زمین کو اُس نے جھلس دیا جلا مارا آخر وہ آگ دنیا مین نہ رہ سکی پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام لائے یہی حال ہوا غرض سات مرتبے آگ لائے جب یہان وہ نہ ٹھہری تب جناب باری تعالیٰ مین عرض کی خداوندا دوزخ کی آگ کسی طرح دنیا مین قرار نہین پکڑتی حکم ہوا کہ اے جبرئیل آدمی کیواسطے مین نے دوسری آگ بنائی ہے اُس کو لوہے پتھر لکڑی مین رکھا ہے اسے لیجاؤ حضرت

جبرئیل علیہ السلام موجب فرمان کے وہی آگ لائے کہ آدم علیہ السلام کے جسم مبارک مین لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہی ذرا اسکو بیان کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم ہے مجکو اُس کی جس نے تجھے پیغمبر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کے ناکے کے برابر دنیا مین لاؤن تو تمام آسمان و زمین اور جو اُن کے درمیان ہی سب کا سب جل جلاکر کباب ہو جاوے اور اگر ایک قطرہ دوزخیون کے بدن کا عرق یہان پہونچاؤن تو دنیا کے تمام لوگ اُسکی بدبو سے ایسی اذیت پاوین کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھین اور ایک زنجیر دوزخیون کے جکڑنے کی اگر مین یہان لاؤن تو اُس کے بوجھ سے آدمی تو کیا پہاڑ دب کر چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول اللہ اگر کسی کو دوزخ کے ایک کنارے پر جس کی کچھ انتہا ہی نہین عذاب کرین تو دوسرے آدمی اُس کی تپش سے جل بھن کر کوئلا بنجاوین اور غار اُسکا اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایک پتھر اُس مین ڈالے ہزار برس تک پہنچے چلا جاوے پھر بھی اُور چھور نہ لگے لکڑی اُسکی لوہا پتھر خوراک اُس کی آدمی اور پری وہان کے رہنے والون کو پانی کی جگہ دوزخیون کا پیپ لہو اور کھانے کو زقوم کا درخت جس کو سیج کہتے ہین اور اُن کو کپڑا پہننے کا دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ ملے گا فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ دخان مین اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ کَالْمُهْلِ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ترجمہ بیشک درخت سیج کا کھانا ہی گنہگار کا جیسے پگھلا تانبا کھولتا ہی پیٹون مین اور دوزخ مین سات دروازے ہین ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی بھی اُس کی اسیقدر ایک ایک دروازہ ایک ایک گروہ کیلئے مقرر ہی اور ہر ایک درخت بہ نسبت اپنے اوپر کی دوزخ کے ستر درجے گرم ہی اللہ تعالی کے دشمن اور نافرمان اُسمین ڈالے جاوین گے اُن کی گردنون مین بھاری بھاری آگ کے طوق اور ہاتھ پاؤن مین لوہے کی ہتھکڑیان اور بیڑیان دی جاوین گی دونون ہاتون کو پیٹ کی طرف سے نکال کر پیٹھ کی طرف کھینچین گے آگ کے کوڑے ماری گے یہ بات سُن کر جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت متفکر ہوئے رونے لگے پھر پوچھا کہو بھائی جبرئیل کس طبقے مین دوزخ کے کون قوم رہے گی جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا یا رسول اللہ سب سے نیچے کے طبقے مین منافقون کی

جگہ ہی جو ظاہر مین مسلمان کہلاتے ہین اور باطن مین جو جو کفر اور شرک کے کام ہین کرتے رہتے ہین اور اللہ و رسول کی محبت دل مین نہین رکھتے قیامت سے ہرگز نہین ڈرتے منھ مین کچھ دل مین کچھ منھ کے سچے دل کے جھوٹے اور فرعون اپنی قوم سمیت وہین رہیگا اُسکا نام ہاویہ ہی اُسکے اوپر کے طبقے مین مشرک رہین گے۔ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے پھر اورون کو بھی اپنی مشکل کیوقت پکارتے تھے اُنکی منت مانتے تھے خدا کے کارخانے مین شریک اور مختار ٹھہراتے تھے اور وہی عبادت کے آداب اُن کے ساتھ بجالاتے تھے اُسکا نام جہنم ہے اُسکے اوپر کے طبقے مین یہود اور نصاریٰ جو آخری زمانے کے پیغمبر پر کہ اُن کی کتابون سے اُن کی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کرچکے ایمان نہ لائے رہین گے اُسکا نام سقر ہی اُس کے اوپر کے طبقے مین شیطان اور اُسکی ذریات اور جس نے اسکی پیروی کی رہین گے اُسکا نام لظیٰ ہے اُسکے اوپر کے طبقے مین سود کھانیوالے رہین گے اُسکا نام حطمہ ہی[1] ان چھ طبقون کا حال بیان کرکے حضرت جبرئیل علیہ السلام چپ ہورہے تب جناب رسالتمآب نے پوچھا کہ چھ دوزخون کا بیان جو تم نے کیا معلوم ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اُس کے رہنے والے کون ہین بولے یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھئے حضرت نے فرمایا کیون نہین اُسکی حقیقت بھی سننا چاہیئے حضرت جبرئیل نے جناب پاک کا سر اپنی چھاتی سے لگایا چوم کر کہا آپ نیچے آنکھین کرکے دیکھئے حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت اور مرد اُس مین بھرے ہین حضرت جبرئیل سے پوچھا یہ کس کی اُمت ہین حضرت جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ تمھاری اُمت کے لوگ ہین جنھون نے دنیا مین بڑے بڑے گناہ کئے تھے اور سرکشی اور تکبری کے ساتھ رہتے تھے اور بے توبہ دنیا سے گذر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر مارے غم کے بیہوش اور بیتاب ہوگئے حضرت جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کو چھاتی سے لگاکر بوسہ دیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہین ہوش مین آئے فرمانے لگے اے بھائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجکو حاصل ہوئی یہ کہکر روتے روتے اپنے حجرے مین تشریف لے گئے جانماز پر گرکے آہ وزاری کرنے لگے اپنے خداوند کریم ورحیم کی عبادت مین مشغول ہوے سجدے پر سجدے کرتے دعا پر دعا مانگتے سات دن تک

[1] مولف صاحب نے دوطبقون کے نام سہواً لکھ گئے ہین اور ایک کا نام نہین لکھا صحیح یہ ہی کہ ایک کا نام سقر دوسرے کا نام لظیٰ تیسرے کا حطمہ

یہی حال رہا کسی کو اس بات کی خبر نہوئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہان تشریف فرما ہین آخر کو سب اصحاب مل کر حجرے کے دروازے تک آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سے بلال کو وہان بٹھا دیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اُسے بھیتر آنے نہ دیجیو جب یارون نے قصد کیا حجرے مین جاوین بلال رض نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہی کہ اندر کوئی نہ جاوے یا سب بیقرار ہوئے نالہ و فریاد کرتے کرتے آخر کو سب اپنے اپنے گھر گئے اور یہ گمان ہوا کہ شاید آپنے رحلت فرمائی بعد اسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین جاکر یہ سرگذشت مفصل بیان کی حضرت بی بی فاطمہ کو کئی دن سے جو موافق معمول کے حضرت نے کھانے کے وقت نہین بلایا تھا اُسکا غم تو تھا ہی یہ حال سنتے ہی بڑی بیتابی ہوئی نہایت بیقراری سے روتی ہوئین حجرے کے پاس آئین دیکھا کہ بلال رض بیٹھے ہین فرمایا کہ اگر دروازہ کھول دو تو مین حضرت کے چہرۂ مبارک کو دیکھکر سعادت حاصل کرون دونون جہان کی دولت سے فائدہ اُٹھاؤن بلال رض نے کہا کہ حضرت نے منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آوے یہ بات سُن کر از بسکہ غمگین ہوئین پاک پروردگار کی جناب مین عرض کرنے لگین خداوندا اگر تو اپنے کرم سے اس دروازے کو کھول دے تو مین اپنے باپ کا چہرہ دیکھون زیارت کرون دین و دنیا کی نیکبختی حاصل کرون وہین اللہ تعالے کی قدرت سے وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی فاطمہ بھیتر چلی گئین دیکھتی کیا ہین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانماز بچھاکر سجدے مین پڑے ہین روتے روتے آنکھین سوج گئی ہین چہرۂ مبارک زرد اور جسم شریف دُبلا ناتوان ہوگیا ہے ہاتھ باندھکر عرض کیا یا ابوی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیسا غم اور یہ کیا الم ہے یہ کس طرح کا دُکھ اور ماتم ہے جو آپنے اختیار کیا ہے مجکو اور سب چھوٹون بڑون کو آپنے سخت مصیبت مین ڈالا ہے زبان مبارک سے کچھ فرمایئے اس عاجزہ کو اپنے راز سے تک آگاہ کیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سجدے سے سر اُٹھاکر دیکھا کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نہایت عاجزی اور بیقراری سے کھڑی ہین فرمایا کیا کہون اے جان بابا کیا بولون اے فاطمہ آج سات دن ہوئے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے آکر ایک خبر ہوش رُبا دی ہے جسکے سننے سے میرے دل پر بیقراری چھاگئی کلیجے مین تھرتھری لگ گئی اُس خالق کی جناب مین پڑا ہون

کارساز حقیقی کی خدمت کر رہا ہون جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نہ کرے کون میری خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ واردات سنکر باپ کیساتھ دعا مین مشغول ہوئین رو رو کر مناجات کرنے لگین ایک ساعت گزری ہوگی کہ وہین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے ہنستے ہوئے آئے فرمانے لگے یا رسول اللہ حق تعالی نے تمہاری اُمت پر کچھ رحم کیا خوشی کرو بہت غم نہ کھاؤ حضرت نے یہ خوشخبری سنتے ہی سجدۂ شکر ادا کیا پھر پوچھا کہ میری اُمت کے گنہگار کس صورت سے دوزخ مین جائین گے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا مردون کی داڑھی عورتون کے سر کے بال پکڑ کے داخل کرین گے مگر اور اُمت کے گنہگارون کی طرح سی منہ انکا سیاہ اور چہرے بلی کی صورت ہونگے طوق و زنجیر گلے مین ڈالا نہ جاویگا اتنی بات سنکر حضرت کی کچھ تسلی ہوئی روایت ہے کہ جسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گنہگار اُمت کو دوزخ مین لیجائین گے مالک دہان کے داروغہ پوچھین گے یہ کسکی اُمت کون قوم ہین جو اور گنہگارونکی طرح اُنھین نہ لائے فرشتے کہین گے ہم کو اسی طرح پر حکم ہوا ہے پھر مالک پوچھین گے اے گنہگارو تم کسکی اُمت ہو سچ بتاؤ وہ بولین گے کہ ہم اُنکی اُمت ہین جنپر قرآن شریف اور رمضان کے روزے اُترے تھے مالک سنکر کہین گے یہ دونون تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اُترے تھے جب دوزخی یہ نام سنین گے رو رو کر بیان کرینگے کہ ہم اُنھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت مین ہین پھر اُن کی نظر دوزخ کی طرف پڑیگی دیکھین گے کہ زبانیہ یعنی دوزخ کے پیادے ہیبت ناک بھیانک صورت سے بیٹھے ہین اور انواع انواع طرح کے عذاب دہان دکھائی دیتے ہین یہ سب اس وقت مضطر ہو کر مالک سے کہین گے اگر ہم کو حکم ہو تو ہم سب مل کر اپنی مصیبت پر خوب روئین اور فریاد و فغان مچائین مالک کہین گے اے بدبختو آج کا رونا تمہارا کیا کام آوے گا اگر تم دنیا مین سمجھ کر چلتے اور اللہ اور رسول کے فرمان بجا لاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام مین دخل نہ دیتے تو آج کاہے کو دکھ و درد مین پڑتے ایسے رنج و غم مین مبتلا ہوتے آخر مالک آگ کو حکم فرماوین گے کہ کیا دیکھتی ہے ان کو اپنی طرف کھینچ جون ہی دوزخ منہ اپنا اُن کی طرف پسار کر دوڑے گی ایک بار اُن سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوگا محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام سنتے ہی آگ الگ ہو جائیگی پھر مالک غصہ ہوکر دوزخ کو کہین گے ان لوگونکو پکڑ دوزخ جواب دیگی یہ لوگ اللہ کے پیارے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیتے ہین کیون کر پکڑون مالک کہین گے کہ اُسی اللہ تعالیٰ کا یون حکم ہی ہم تم کیا کرین تب دوزخ کی آگ دوڑ کر ہر ایک کو پکڑے گی کسیکی گردن تک اور کسی کی کمر تک لپٹ جائیگی جسکا جیسا گناہ ہی اُسکو اُسی اندازے کے موافق عذاب مین پھنسائے گی مالک فرماوین گے اے دوزخ کی آگ خوب خبردار رہ اُنکے منہ اور سینونکو نہ جلائیو منہ سے قرآن شریف پڑھا ہی اور سینے مین روزے کی بھوک پیاس کا دُکھ اُٹھایا ہی غرض اسی حال سے جبتک اللہ تعالےٰ چاہیگا دوزخ مین اُن کو رکھے گا جب اُنکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالیٰ کا حکم حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہونچیگا اے جبرئیل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا کیا حال ہے جاکر دیکھ حضرت جبرئیل آوین گے دوزخ کے داروغہ اُسوقت اپنے تخت پر دوزخ کے بیچ بیچ بیٹھے ہون گے حضرت جبرئیل کو دیکھکر تعظیم کو اُٹھین گے اور کہین گے کدھر آئے حضرت جبرئیل علیہ السلام فرماوینگے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کا احوال دیکھنے آیا ہون فرماؤ اُنکا کیا حال ہی کس حالت مین وہ پہونچے ہین مالک کہین گے گوشت پوست ہڈی کو اُنکی دوزخ کھا گئی یہ کہکر دوزخ کے منہ ہی سر پوش اُٹھاوینگے دوزخی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھکر کہین گے اے مالک سچ فرماؤ یہ صاحب کون ہین جن کی صورت سے ہم کو محبت کی بُو آتی ہے ان کی پیاری وضع ہمارے دل کو بہت بھاتی ہی مالک فرماوینگے ای گنہگارو یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس سے آئے ہین گنہگاران دونونکے نام سنتے ہی شور وغل مچاکر نالہ وآہ کرکے بڑی منت وزاری سے عرض کرینگے یا حضرت جبرئیل ہمارا سلام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچائیے اور ہمارے دُکھ اور مصیبت کی اُن کو خبر دیجئے اور کہئے کہ آپ دنیا مین ہماری تسلی فرماتے تھے کہ گنہگارون کی شفاعت مین کرون گا جہنم کے عذاب سے انکو چھڑاؤنگا حق تعالیٰ سے اُن کیواسطے مغفرت معافی چاہونگا بہت دن گزرے کہ جو اس مصیبت مین گرفتار ہوئے کیا ہمکو آپ بھول گئے جلد ہم گنہگارون کی خبر لیجئے ہماری مخلصی کی فکر کیجئے حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ کی جناب مین حاضر ہون گے پیغام گنہگارون کا حضرت رسالت پناہ کو پہونچانا بھول جائین گے اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہو جبرئیل محمد مصطفے صلی اللہ

علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اُمت کا کیا حال ہی عرض کرینگے خداوندا تو سب جانتا ہی تجھ پر ظاہر ہے مین کیا عرض کرون جو دُکھ اُن پر گذرتا ہی مین کس منھ سے سناؤن تو کریم و رحیم ہی جیسا مناسب ہو حکم فرما پھر اللہ تعالی اپنے فضل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو یاد دلاوے گا کہ تم نے ان گناہ گارون کا پیغام اُنکے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہین پہونچایا اب جاؤ اور سناؤ اور میرے حبیب سے کہو کہ اب گنہگارون کی شفاعت کے مقام مین آؤ اُن کی مغفرت چاہو اپنے وعدے کو وفا کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جہان وہ بڑی خوشی اور عزت سے ایک دانہ موتی اور ایک دانہ یاقوت کے خیمہ مین جس مین چار ہزار موتی بڑے بڑے لٹکتے ہین جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پہ دیئے اپنی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے ساتھ بیٹھے ہین اور ہزارون حورین خدمت مین حاضر ہین جائین گے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو دیکھین گے پوچھین گے کہو بھائی کہان سے آتے ہو کیا خبر لائے حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرین گے دوزخ کی طرف سے آتا ہون تمھاری اُمت کا پیغام لایا ہون احوال اُن کا یہ ہے کہ دوزخ کی آگ اُن کا جسم کھا گئی صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت مین گرفتار ہین مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے تمھاری خدمت مین بہت بہت سلام عرض کیا ہے اور یہ پیغام دیا ہے کہ اب ہم کو کچھ تاب و توانائی باقی نہین رہی رحم کیجئے ہماری فریاد کو پہونچئے للہ ہماری خبر لیجئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پیغام کو سنتے ہی نہایت غمگین اور مضطر ہوکر زار زار روئین گے نور کا تاج اپنے سر سے اُتارین گے ننگے سر فریادی کی صورت بنا کر حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ساتھ لیکر عرش معلی کے آگے سجدے مین گرین گے ہزارون زبان سے حق جل وعلا کی صفت اور ثنا بیان کرکے دعائین مانگین گے اپنی اُمت کی مغفرت چاہین گے اور کہین گے خداوندا دنیا مین مین نے تیرے حکم بجالانے مین بہت تکلیف اُٹھائی اور میرے بال بچون نے بھی میرے پیچھے ہر طرح کی اذیت پائی قتل ہوئے مارے گئے مین نے اُس کا عوض تجھ سے وہان کچھ نہین لیا اب یہان مجھ پر رحم کر میری اُمت کے گناہون سے درگذر تب جناب باری سے حکم ہوگا اے محمدؐ سجدے سے اپنا سر اُٹھاؤ دعائے

مغفرت تمھاری قبول ہوئی اُمت تمھاری بخشی گئی دوزخ کی طرف جاؤ اپنی اُمت کو نکال بہشت مین پہونچاؤ حضرتؐ وہان سے بامراد دلی دوزخ کے نزدیک آکر مالک دوزخ کے داروغہ سے پوچھین گے کہیے میری اُمت کہان ہے مالک جہنم کا منھ کھول دینگے حضرت کی صورت جب دوزخیونکو نظر پڑیگی ایک مرتبہ سب کے سب فریاد و واویلا کرکے عرض کرینگے یارسول اللہ یاحبیب اللہ یاشفیع المذنبین یارحمۃ للعالمین ہم لوگ اس حالت کو پہونچے کہ جسم باقی نہین رہا دوزخ کی آگ نے سب کھالیا جلادیا بھسم کردالا صرف جان باقی ہے ہم پر مہربانی کیجیے اس دُکھ سے نجات دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماوینگے کہ مین نے تمھاری مغفرت جناب باری سے چاہی اب تمھاری نجات ہوئی غم نہ کھاؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو اُس کی خبر دینگے اللہ تعالیٰ کے فضل کا حال بیان فرماوینگے مالک یہ سنتے ہی فی الفور اُن لوگونکو جہنم سے نکالنے کا حکم دینگے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوزخ کے دروازے پر آکر ان لوگون کو جنھون نے اپنا ایمان شرک کی باتون کردنیا مین بچایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مرگئے تھے اُن کو وہان سے جلد نکال کر اپنے ساتھ لیجاکر بحرالحیوٰۃ کے دریا مین غسل دلوادینگے بدن ہوگا اُن کا صاف ستھرا جیسے مان کے پیٹ سے نکلا چہرہ اُنکا نورانی چودھوین رات کے چاند کی طرح لاثانی پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادی کا لکھا جائے گا بعد اُس کے سب بہشت مین داخل ہونگے اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہین لائے اور اُن کی شریعت کے مطابق نہین چلے اور کفر و شرک مین ڈوبے رہے وہ لوگ خواہ آدمی ہون خواہ جن جہنم مین پڑے رہینگے نوع نوع کا عذاب چکھینگے کبھی وہان سے مخلصی نہ پاوینگے یا اللہ یارحیم ہم کو اور سب مسلمانون کو نیکی کی توفیق عنایت کر اور بُرے کامون سے بچاکر دوزخ کے عذاب سے بچین بہشت مین جگہ پاوین۔

اٰمین یارب العالمین بحرمۃ محمد وآلہ الامجاد

ساتوان باب بہشت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج مین اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ترجمہ اللہ داخل کریگا اُنکو جو ایمان لائے اور کین بھلا ایمان باغون مین بہتی ہین جن کے نیچے نہرین گہنا پہناوین گے اُن کو وہان کنگن سونے اور موتی کے اور اُن کی پوشاک ہو وہان ریشم کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بہشت کی دیوارین سونے اور روپے سے بنی ہین اور صحن مشک سے اور گھاس وہان کی زعفران اور کنکر پتھر وہان کے جواہر رسول خدا نے فرمایا ہو کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہون گے آواز آوے گی کہ اے بہشت کے رہنے والو خوشیان کرو عیش مناؤ کہ اب یہان سے کسی کو نکلنا نہین ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام مین رہا کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتون سے مالامال رہو اب کوئی یہان نہ مریگا موت کا منہ نہ دیکھے گا پھر موت کو دوزخیون اور بہشتیون کے روبرو لاکر ذبح کر ڈالین گے جو جس مقام کے لائق ہو وہ وہان ہمیشہ رہیگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ زخرف مین وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور یہ وہی بہشت ہو جو میراث پائی ہے تم نے بدلے اُن کامون کے جو کرتے تھے اور ثابت ہے قرآن شریف سے کہ بہشت مین ایسی نعمتین بہشتیون کو ملین گی کہ ہرگز کسی نے کبھی نہ دیکھین نہ سُنین اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ سجدہ مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ سو کسی جی کو معلوم نہین جو چھپا دھرا ہو اُس کے واسطے جو ٹھنڈک ہے آنکھون کی بدلہ اُس کا جو کرتے تھے اور فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ سب باتون مین تمام دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی اور بہشتیون کا جمال ایسا ہوگا کہ کسی کے وہم وفہم مین نہین آسکتا اور میوے رنگ برنگ کے ہون گے ایک میوے مین ستر طرح کا مزہ ملے گا جسوقت بہشتی چاہین گے بیٹھے کھڑے لیٹے اُسی دم وہ میوہ موجود ہوکر نزدیک آجائے گا بہشتیونکو نہ پیشاب ہوگا نہ پائخانہ جو کھائین گے بعد ہضم کے پسینہ ہوکر بہ جائے گا نہ کسی کو کبھی آزار نہ دُکھ ہوگا نہ کوئی کسی مصیبت مین پھنسے گا وہان کے مردون کی عمر پوری جوانی کی تینتیس ۳۳ برس کی اور عورتون کی اٹھارہ ۱۸ برس کی ہوگی عورت اور مرد

جب آپس مین ایک کو دوسرا دیکھے گا اُسکے حسن کو دیکھکر حیران ہوجائیگا مرد سب بے داڑھی امرد کیصورت ہونگے حسن اور جمال عورتون کا ایسا ہوگا کہ جو کوئی ایک اُنگلی اپنی باہر نکالے تو تمام دنیا اس کنارے سے اُس کنارے تک روشن ہوجاوے اور ہر ایک عورت کے پاس ستر قسم کا زیور موجود رہے گا جس قسم کا جسوقت چاہین پہنین وہی زیور اُن کی خوشی کے موافق رنگ روپ طرح طرح کے بدلتا جائیگا کبھی بدرنگ میلا پُرانا ناقص نہ ہوگا اور جسکا درجہ بہشت مین سب سے کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالاخانہ پاویگا ایک سونے کا ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یاقوت کا ایک عرش کے نور کا اور فرمایا علیہ الصلوۃ والسلام نے کہ وہان کے مردون کو سو مردون کی قوت ہوگی اور اُن کے بدن مین سوائے سر اور سینہ اور بھوُون اور ناک کے کسی جگہ بال نہ ہون گے اور کپڑا انکا اکثر ستھرا سبز رنگ کا ہوگا اور بہشتیون کی خواہش کے موافق جس رنگ کا چاہیئے موجود رہے گا اور جب گوشت کھانے کا شوق کسی کو ہوگا جانور پرند حاضر ہوکر کہین گے اے خدا کے دوست ہم نے دریائے سلسبیل سے پانی پیا عرش کے نیچے باغ سے اُڑکر یہان آئے ہین اچھے اچھے میوے وہان کے ہماری خوراک ہین تم ہمارے کباب نوش کرو بعدہٗ آدھے جانور ان مین کے بھونے ہوئے اور آدھے پکے ہوئے ہون گے بہشتی جب اُن کو کھاکر آسودہ ہوجائین گے پھر وہ جانور موجود ہوکر اُڑکر چلے جائین گے یہ عجب تماشا ہوگا اور بہشتیونکو زیور ملیگا کنگن اور انگوٹھی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مملکت اُس کے بدلے مین نہین ہوسکتی اور حدیث مین آیا ہے کہ جب مومنون کو بہشت مین لے جاوین گے وہان کے خادم اونٹون اور گھوڑون کو موتیون اور یاقوتون کے جڑاؤ زین اور پالان پاکھر سے کسکر حاضر کرین گے کہ مومن سوار ہوکر جدھر چاہین سیر کرتے پھرین اور بہشتیون کا سلام آپس مین جس طرح دنیا مین مومنین کرتے ہین السلام علیکم ہی ہے اور فرشتے کہین گے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۵ یعنی سلام پہونچے تم کو تم لوگ پاک ہو داخل ہوجاؤ اُس مین ہمیشہ رہنے کو اور جو فرشتے دنیا مین عمل لکھنے کو اُن پر موکل تھے وہان اُن کی رکاب مین حاضر رہین گے ہر ایک جگہ اور مکانات وہان کے اُن کو دکھادین گے ایک بالاخانے کی چوڑائی ایک مہینے کی راہ اور ہر بالاخانے مین ستر

کوٹھریان ہون گی جن کی لمبائی چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کے نقش و نگار چمکتے اُن کی دیوارون مین ہین کہ دیکھنے ہوئے آنکھون مین چکچوندی لگ جاوے اور ہر بالاخانے مین ہزار دروازے اور خدمت کو ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہین گے اور ہر بالاخانے کے آگے بہتر ۷۲ گھوڑے دُر دُر پردالے کھڑے رہین گے چلنے مین ایسے تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو جانا چاہے پلک کی جھپک مین پہونچا دیوین جب بہشتی ایسے مکان مین جا پہونچے گا جس کی نہ دید تھی نہ شنید کیا دیکھے گا کہ ایک تخت یاقوت کے دانے کا بنا ہوا دھرا ہے جس کی تعریف اللہ جل شانہ فرماتا ہے فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ یعنی جنت مین تخت بلند ہون گے اور اُن مین یہ خاصیت رکھی جائے گی کہ جب وہ چاہین نیچے ہو جاوین جب چاہین اُٹھ جاوین بہشتی اُسپر بیٹھین گے اور خادم اُن کے قطار باندھکر خدمت کو کھڑے رہین گے اُسدم بہشتی یون شکر ادا کرین گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ یعنی شکر اللہ کا جس نے سچ کیا ہی ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہمکو اس زمین کا بیس بہشت مین جہان چاہین کیا خوب نیگ ہی محنت کرنیوالون کا اُن بالاخانون کے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی بیٹھکر آپسمین دنیا کی باتین کیا کرین گے نہایت خوشی اور آرام کی صحبت بے کھٹکے میسّر آئے گی پھر ہر جمعے کو پاک پروردگار کے دیدار کی نعمت سے جو بہشت کی نعمتون سے افضل ہے سرفراز ہوا کرین گے یہ تھوڑا سا احوال مجملاً بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اسکی نعمتون کی حقیقت لکھون برسون مین نہ تمام ہو اور دفترون مین نہ سمائے پس اے مومنو اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی نعمت کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت مین جانا چاہتے ہو اور اُس کی مہربانی اور لطف کے گھر مین رہا چاہتے ہو تو دھیان کرو اور نیک کامون مین مشغول ہو ہمیشہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری بجا لاؤ گناہ کے کامون سے اپنے تئین بچاؤ بُرے عملون سے کنارہ پکڑو بُرے اعتقادون سے بچو اپنی ہر دعا مین بہشت کی تمنا ظاہر کرو اور دوزخ سے نجات مانگو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سے تین دفعہ کہے خداوندا مجکو بہشت نصیب کر بہشت بھی اُس کی خواہش حق تعالیٰ سے کریگی اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے اپنی خلاصی چاہے گا دوزخ بھی اُس کی جدائی کی

سلام اور آگے سے دھوپ ہوگے ۱۲

خواہش رکھے گی یا پروردگار ہم کو اور تمام مؤمن مردون اور عورتون کو اپنی طاعت اور حکم برداری کی توفیق دے اور نیک کامون پر ثابت قدم رکھ اپنے نبی مختار اور اُن کی اولاد اطہار اور اصحاب اخیار پاک کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما آمین ثم آمین

آٹھوان باب ماں باپ اور ہمسائے کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ بنی اسرائیل مین - فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ترجمہ سو نہ کہہ اُنکو ہون اور نہ جھڑک اور کہہ اُنکو بات ادب کی اور جھکا اُنکے آگے کندھے عاجزی کرکے نیاز سے اور اس سے پہلی آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ترجمہ اور حکم کیا تیرے رب نے کہ نہ پوجو اُسکے سوائے کسی کو اور ماں باپ سے بھلائی کرو ان آیتون سے ماں باپ کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے اُنسے باادب رہنے کو فرمایا اور اپنی عبادت کیساتھ اُنکی فرمانبرداری کا حکم کیا اور بھلائی کرنا اُن سے یہ کہ اپنی خوشی پر اُن کی خوشی کو مقدم رکھنا جس کام مین وہ راضی رہین وہی کام بجالانا لیکن یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالی نے پہلے کہا ہے اس سے سمجھ لو کہ اگر ماں باپ کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالی کی تابعداری اُٹھ جائے تو اُس کو یہ کہنا چاہیئے کہ اللہ کا حق اُن کے کہنے پر مقدم ہے اور مقدور بھر اُن کی خدمت کرنے مین قصور نہ کرے اور بے ادبی کے لفظ سامنے زبان سے نہ نکالے حضرت جابرؓ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا نماز ٹھیک کرکے پڑھنی وقت پر اور نیکی کرنی ماں باپ سے اور خوش رکھنا ہمسایہ کو جو یہ کام نہین کرتا اللہ تعالی اُس سے راضی نہین ہوتا اور اُسکو جہنم مین جگہ دیتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص اللہ سے روزی کی وسعت اور عمر کی درازی چاہتا ہو اُسکو چاہیئے کہ ماں باپ سے سلوک رکھے اور اپنون سے ملے - نقل ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہین کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے حق تعالی فرماتا ہے اے فرزند آدم اللہ تعالی کی نعمتون کا شکر ادا کرتے رہو اور ماں باپ کی رضامندی حاصل کرو کہ تم بہشت مین جگہ پاؤ اور ہر طرح کی آفتون سے بچو پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین

لہ سورۂ بنی اسرائیل پارہ سبحان الذی رکوع ۲-۱۳

کہ جو کوئی ماں باپ کے دل کو رنجیدہ کریگا اُن کے دل کو دُکھ پہونچا دیگا کیسی ہی عبادت کرے قبول نہ ہوگی بہشت مین جانے نہ پاوے گا نقل ہی کہ ایک شخص نے جناب سالتماب کی خدمت مین عرض کی کہ میری ماں بڑھیا بہت ضعیف ہوگئی ہے مین اپنے ہاتھون سے اُسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہون طہارت کرواتا ہون غلاظت اُس کی دھویا کرتا ہون فرمائیے کہ ماں کا حق مجھ سے ادا ہوا یا نہین آپ نے فرمایا اگر تو اسی طرح سو برس تک ماں کی خدمت کرتا رہے تو بھی اُس کے حق سے باہر نہین ہوسکتا مناسب ہی کہ جیتک جیتا رہے اُس کی خدمت کیا کر اللہ تعالیٰ رحم کرے تو تجکو بخشے اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے جو کوئی ماں باپ سے نیکی کرے گا اللہ اُس سے راضی رہے گا اور فرمایا جو کوئی ماں باپ کے منہ پر محبت سے نظر کرے حج مقبول کا ثواب پاوے اور جو شخص ماں باپ کی قبر پر زیارت کو جائے اور ثواب پہونچائے اسکے نامۂ اعمال مین حج اور عمرے کا ثواب لکھا جائیگا کتاب مین لکھا ہی کہ ماں باپ کے دس حق ہین بھوکے ہون کھانا کھلائے ننگے ہون کپڑا پہنائے عزت حرمت اُن کی بجا رکھے جب بُلائین بے عذر حاضر ہووے اُنکے حکم اور اُنکے حکم سے پہلے بجالائے مگر اُنکے کہنے سے بدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف حکم خدا اور رسول کے ہو ہرگز نہ کرے کوئی بات بد اُن سے نہ کہے بے شرمی کی بات اُنکے سامنے نہ بولے اُنکا نام لے کر نہ پکارے راہ مین اُن سے آگے نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہون تو نرمی سے اُن کو سمجھائے شریعت کے احکام بتلائے زجر و توبیخ نکرے اور جو نہ مانین تو چپکا ہو کر الگ اُنسے ہو رہی بُرے کامون مین اُنکا شریک نہ ہووے اُنکے حق مین بھلائی کی دعا مانگا کرے اور ماں باپ پر اولاد کے چار حق ہین نام اچھا رکھے احکام شریعت سکھائے اور قرآن پڑھائے ختنہ کروا دے وسعت ہو تو نیک عورت سے شادی کر دے انس رضؓ بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضرت کے وقت مین ایک شخص تھا جس کا نام علقمہ رضؓ تھا بڑا پارسا نیک کار صدقہ خیرات بہت دیتا تھا اچانک بیمار ہوا ہلاکی کو پہونچا اُس کی بی بی حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین گئی بولی یا حضرت میرا خاوند جان کندنی کی حالت کو پہونچا حضرتؐ نے تین شخصون کو حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ رضؓ کے پاس تلقین

کے لیے بھیجا کہ کلمہ شہادت سنائین تینون بزرگ جب وہان پہونچے دیکھا کہ علقمہؓ بڑی سختی کی حالت مین گرفتار ہین کلمہ پڑھایا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دیکھا کہ علقمہؓ چاہتے ہین کہ کلمہ پڑھین زبان یاری نہین دیتی جب کئی مرتبے سعی کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تو پھر حضرت کی جناب مین گئے اور یہ حال بیان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعجب ہو کر فرمایا کہ اُنکی مان جیتی ہین لوگون نے عرض کیا جیتی ہے بلال کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہونچاؤ اور اُسکو اپنے ساتھ یہان تک لاؤ حضرت بلال گئے اور یہ پیغام پہونچایا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم نہ آؤگی تو مین وہان آؤنگا یہ بات سنکر علقمہ کی مان نے کہا کہ میرا جان و مال سب کچھ رسول خدا پر صدقے ہے میری کیا مجال کہ حاضر نہ ہون یہ کہکر اُٹھی اور عصا ہاتھ مین لیکر ٹیکتی ہوئی چلی حضور مین پہونچکر السلام علیکم کہکر بولی لونڈی حاضر ہے جو حکم ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جون ہی نظر پڑی اُس کی تعظیم کو کھڑے ہوئے بہت آؤ بھگت سے اپنے پاس بٹھایا پوچھا کہو اے علقمہ کی مان تمھارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا تھا اُنھون نے عرض کیا کہ علقمہؓ بہت نیک اطوار ہے نماز اور روزہ خوب ادا کرتا ہے صدقہ خیرات دیتا ہے لیکن میری رضامندی نہین چاہتا اس سے مین اُس سے خوش نہین حضرت نے سبب پوچھا کہا کہ اپنی جورو کی باتین سُن کر مجھ سے قضیہ کرتا ہے اُسکی خاطر میری خاطر پر عزیز رکھتا ہے حضرتؐ نے خیال کیا کہ یہی سبب ہے کہ علقمہ کے منھ سے کلمہ نہین نکلتا بلال کو حکم فرمایا کہ لکڑیان جمع کرو علقمہ کو اُس مین ڈال کر جلانا ہوگا اُن کی مان نے یہ حکم سُنا عرض کیا یا رسول اللہ مین صدقے تمھارے میرے بیٹے کی کیا تقصیر ہے جو ایسا حکم آپ دیتے ہین فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ دنیا مین اُسکو جلاؤن جو عاقبت کی آگ سے تھوڑی مخلصی ملے اے علقمہ کی مان مین قسم کھاتا ہون اُس کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے کہ جبتک تو علقمہ سے راضی نہ ہوگی نماز روزہ و خیر خیرات اُسکو کچھ فائدہ نہ کریگا اللہ تعالیٰ کے یہان اُسکا بچاؤ نہ ہوگا یہ سنکر وہ بولی یا رسول اللہ اگرچہ علقمہ نے مجکو بہت رنجیدہ رکھا تھا پر اسوقت میرا دل اُسپر جلا اور آپکے فرمانے سے کلیجہ کانپ اُٹھا حضور گواہ رہین کہ مین نے اُس کی تقصیر معاف کی اور اُس سے راضی ہوئی پھر حضرتؐ نے اُن تینون اصحاب کو علقمہ کے پاس روانہ کیا وہ تشریف لے گئے

باہر سے سُنا کہ علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے بہ آواز بلند ادا کرتے ہین وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق تسلیم ہوئے حضرت رسالتمآبؐ کو خبر ہوئی آپ وہان تشریف لائے نماز جنازے کی ادا کی پھر بعد دفن کے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا یارو خبردار رہو جو شخص اپنی جورو یا کسی اور کی خاطر ماں باپ کو اذیت دیتا ہے وہ خدا کے غضب مین گرفتار رہتا ہے اُس کی کوئی عبادت قبول نہین ہوتی حضرت نے فرمایا ہے کہ بندہ مسلمان نہین ہوتا جبتک دل اور زبان اُسکی یکسان نہ ہووے اور مسلمان نہین ہوتا جبتک ہمسایہ کی تکلیفات مین اپنے تئین شریک کرے سو ہمسائے کا حق ماں باپ کے حق کے برابر جانو ہرگز کسی بات مین مقدور بھر قصور نکرو اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور رسولؐ پر ایمان لایا ہو اُسکو چاہیئے کہ حق ہمسائے کا ادا کرے ایک شخص نے سوال کیا کہ فرمائیے حضرت صلعمؐ حق ہمسایہ کا کیا ہے حضرت نے بیان کیا کہ جب قرض مانگے ہوئے نہ چھپائے جب بلائے جائے جب بیمار ہو بیمار پرسی کرے جب سفر کو جائے اُسکے اسباب اور اہل وعیال کی نگہبانی مین رہے جب کسی مصیبت مین گرفتار ہو اُسکا شریک ہووے کسی طرح اُس کو دُکھ نہ دے بھلے کامون کی نصیحت کرے یہ مؤمن ہمسائے کا حق ہو اگر ہمسایہ کافر ہو تو اُس کے چار حق ہین اول حق اُسکے ساتھ بھلائی کرے دوسرا حق اُسکے مال مین کچھ طمع نہ رکھے تیسرا حق اپنی تکلیف اُسپر نہ ڈالے چوتھا حق اُسپر زور وظلم نکرے خداوند ہم کو اور سب مسلمانون کو ایسی توفیق عنایت کرکہ ماں باپ خویش واقربا یگانے بیگانے دنیا مین ہم سے خوش وخرم رہین اور بعد موت کے نیکی سے یاد کرین۔ آمین یارب العالمین۔

نوان باب سود کھانیوالون کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ بے دینون نے کہا سود اکرنا بھی تو ویسا ہی ہے جیسا سود لینا اور حلال کیا خدا نے سودا اور حرام کیا سود پھر جس کو پہونچی نصیحت اُس کے رب کی اور باز آیا تو اُس کا ہی جو آگے ہوچکا اور اُس کا حکم اللہ کے

اختیار ہے (یعنی چاہے پکڑے چاہے چھوڑ دے) اور جو کوئی پھر کرے (یعنی حکم کے بعد) وہی ہین دوزخ کے لوگ وہ اُس مین رہا کرین گے اس آیت سے معلوم ہوا اگلے کافر سوداگری اور سود لینے کو ایک جانتے تھے جیسا اب بھی جھوٹے مسلمان سود کھانے والے یون ہی کہتے ہین کہ سود لینا بھی تو تجارت ہے اور اُس کا نام بدل کر نفع اور فائدہ رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے کھول کر فرما دیا کہ سود حرام ہے یہ حیلہ اور فریب تمھارا کام نہ آویگا بعد اس حکم کے جو کوئی مُسلمان ہو کر سُود لیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس رات مجکو ساتوین آسمان پرلے گئے دیکھا مین نے ایک گروہ کو سر اُن کے نیچے اور پاؤن اُن کے اوپر ہین پیٹ پھولکر مشک کی صورت ہو رہے ہین سانپ بچھو اُن کے اندر بھرے نظر آتے ہین آنکھون سے پیپ بھی جاری ہے نہایت بدبو چلی آتی ہے یہ حال دیکھکر مین نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہین جو ایسے سخت عذاب مین پکڑے گئے ہین جبرئیل نے بتلایا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ دنیا مین نڈر ہو کر سود کھاتے تھے سو ایسے سخت عذاب مین ڈالے گئے اور خبر مین آیا ہے جو کوئی حرام سے مال جمع کرکے یعنی ظلم کرکے سود سے زنا کرکے رشوت سے چوری وغیرہ کرکے خیر خیرات کرتا اچھے کامون پر لگاتا ہے جیسے للہ کھانا کپڑا دینا پل مسجد مہمان سرائے بنانا اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین وہ کام نیک اُس کا قبول نہین ہوتا ہرگز اُس پر کچھ ثواب نہین پاتا بیچ ہے کیونکہ یہ مال اُس کا نہین اور اُسکی ملک مین نہین آیا اور جب تک کوئی چیز کسی کی ملک مین نہ آئے اُسمین تصرف کرنا جائز نہین جس کا مال ہو وہ ثواب پائے گا یا متصرف کے اعمال نیک مالک کو دلائے جائین گے اور ایسی کمائی کھاکر جو کوئی نیک عمل کرتا ہے اُسکا وہ عمل ہرگز منظور نہین ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے سبب اُس کے اوپر الٹی لعنت برستی ہے اور اللہ تعالیٰ نے سولھوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین نافرمانونکے حق مین ارشاد کیا ہے۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ ترجمہ تو کہہ اے محمد ہم بتاوین تمکو کن کے کام بہت خراب ہوئے جن کی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی مین اور وہ سمجھتے ہین کہ خوب

بناتے ہین ہم کام اس سے معلوم ہوا کہ جبتک کوئی مسلمان نہ بنے یعنی اپنے عقائد دینداری کے ٹھیک نہ کرے اور فرقہ ناجیہ یعنی سنت وجماعت کے طریق پر نہ چلے اور جن باتون کا حکم ہوا ہے اُن کو اختیار نہ کرے اور جن کامون سے منع کیا گیا ہے اُن کو نہ چھوڑے اور بُرا نہ جانے اور لاکھون روپے اپنی دانست مین اللہ کی رضامندی کے کام سمجھکر خرچ کرے ہرگز وہ کام اُسکی جناب پاک مین مقبول نہونگے اور اسکی محنت اور سعی کچھ فائدہ نہ کرے گی مفت برباد جائے گی سو پہلے چاہیئے کہ اپنے عقائد درست کرے اور مقدور بھر نیک عملون پر قائم رہے اور بُرے عملون سے بھاگے کیونکہ جب درخت کی جڑ مضبوط ہوئی تو شاخ ہری رہے گی پھل بھی لگین گے اور جو جڑ کٹ گئی یا ناقص ہوگی تو پھل کاہے کو لگین گے اگر لگین گے بھی تو پھر جھڑ پڑین گے کچھ کام کے لائق نہ ہون گے روایت ہے جابرؓ سے لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کھانے والے اور دینے والے اور اُس کا تمسک لکھنے والے اور اُس کے گواہون پر اور فرمایا کہ یہ سب گناہ مین برابر ہین اور فرمایا حضرت نے سونا سونے سے روپا روپے سے گیہون گیہون سے جَو جَو سے خرما خرمے سے نمک نمک سے برابر بے اُسمین جو کوئی ان چیزون مین کچھ زیادہ لے گا سود ٹھہرے گا اور جس شہر اور گانو ن مین سود ہوگا البتہ وہان کی چیزون مین برکت باقی نہ رہے گی مگر قرض دینا کسی کو بے منفعت اُسکا ثواب البتہ بہت ہے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ معراج کی شب کو بہشت کے دروازے پر مین نے لکھا دیکھا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ مین خیرات کرے اُسکو دس درم کا ثواب ملیگا اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم کسی کو قرض دے اُسکو اٹھارہ درم کا ثواب ملیگا اس زیادتی کا سبب مین نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا اُنھون نے کہا کہ جب کوئی خدا کی راہ مین کچھ دیتا ہے کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو پہونچتا ہے اور آدمی قرض نہین چاہتا مگر احتیاج کے وقت اسواسطے قرض دینے کا ثواب خیرات پر زیادہ ہوا وزن اور ناپ لینے مین زیادہ لینا اور دینے کے وقت کم دینا دونون بہت بُرا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ مُطففین مین

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝

ترجمہ خرابی ہو گھٹانیوالون کی جب ناپ لین وہ تو بڑھاکر لین اور جب دین اُن کو یا تول دین تو گھٹاکر دین ایسے لوگ جو اس طرح کے گناہ کرکے اپنے لڑکے بالون کو کھلاتے ہین دنیا کماتے ہین قیامت کے دن وہ بڑی سختی مین گرفتار ہون گے بڑا تعجب ہے کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہے اُس کو دیکر دنیا کو جو محض ناچیز ہے مول لیتے ہین اور وہان کے تول کی کچھ خبر نہین رکھتے سو حقیقت مین یہ لوگ قیامت پر ایمان نہین رکھتے اور وہان کی باز پرس کا خطرہ نہین کرتے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ آوے گا جو سب سود خوار ہو دین گے کسی نے پوچھا یا نبی اللہ کیونکر سب لوگ سود خوار بن جاوین گے آپنے فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سود کا معاملہ کریگا کوئی اُسکی اس کام مین مدد کریگا کوئی درمیان مین وکیل بنے گا کوئی گواہ ہوگا کوئی لکھنے والا غرض دنیا مین سود کا کاروبار ایسا پھیلے گا کہ کسی کو اُسکا کھانا عیب نہ معلوم ہوگا بلکہ جو کوئی منع کرے گا تو تعجب جانین گے پھر کسی کے سمجھائے سے ہرگز نہ سمجھین گے اُس کو اپنی بڑی کمائی جان کر دل مین اُسکی بُرائی آنے نہ دینگے پھر اس ضد اور نافرمانی کے چلن کیساتھ اپنے تئین مسلمانون مین گنتے رہین گے حقیقت مین وہ تو دشمن ہین خدا اور رسول کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی تیسرے سیپارے کے چھٹے رکوع مین کہ جو سود لینا بعد حکم کے نہین چھوڑتے ہو تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اُسکے رسول سے بھائیو اب اس سے زیادہ اور کیا سنو گے کہ سود کھانے والے جو سود کھاتے ہین گویا اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کرتے ہین اور جس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کی پھر اُس کا حال کیا ہوگا اپنے دل مین خوب سمجھ لو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرض خواہ قرض دار کی سواری پر سوار نہ ہو اور اُس کا ہدیہ نہ لے کیونکہ قرضدار سے جس طرح فائدہ قرض خواہ کو پہونچے وہ سود ہے مگر جو قرض کے آگے سے یہ رسم آپس مین جاری ہو یا اللہ یا کریم ہم کو اور سب مسلمانون کو حرام کے کھانے اور حرام کے کسب اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہے کی چیزون سے محفوظ رکھیو نبی صاحب کی اور اُنکی آل پاک رضی اللہ عنہم کی

عزت وحرمت سے۔ آمین یارب العالمین ۵

دسوان باب زکوۃ اور عشر یعنی زراعت کا جزیہ دینے کے احوال مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر مین تین جگہ۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ کھڑی رکھو نماز اور دو زکوۃ اور اسی طرح کئی سورتون مین اسکی تاکید فرمائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عبادتون مین اس عبادت کی بڑی تاکید ہے اسکا ترک کرنیوالا سخت عذاب مین گرفتار ہوگا **نقل** ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حکم ایک بس تھا گھڑی گھڑی جو اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوۃ کا حکم فرمایا ہے اس مین کیا بھید ہے فرمایا جو کوئی جس چیز کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ اُسکو یاد کیا کرتا ہے سو اللہ کے نزدیک ان کامون کے برابر کوئی عبادت نہین کیونکہ تابعداری کی صورت اس مین خوب پائی جاتی ہے جان سے اور مال سے دنیا مین یہ دونون بہت پیارے ہین ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف نہو اور مال گھر سے باہر نہ جائے سو وہ خاندان دونون سے بندے کو جانچتا ہے حضرت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے (راضی ہو اللہ ان دونون سے) کہتے ہین کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوۃ اور عشر نہ دے تو نماز اُسکی قبول نہین اور فرمایا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَہٗ مُثِّلَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَہٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِھْزِمَتَیْہِ یَقُوْلُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ۵ ترجمہ جس کو دیتا ہے اللہ تعالیٰ مال پھر ادا نہین کرتا وہ اُس کی زکوۃ بنایا جاتا ہے وہ مال قیامت کے دن سانپ سر گنجا اُس کی آنکھون پر دو نقطے سیاہ ہین لپیٹا جاتا ہے وہ سانپ گردن مین طوق کی طرح پکڑتا ہے وہ دونون جبڑون سے اپنے مالک کو پھر کہتا ہے وہ مین تیرا مال ہون اور تیرا گنج یعنی وہی مال زہردار اژدہا بنکر آدمی کے گلے مین لپٹے گا اور اپنے زہر سے ہر دم اُسکے کلیجے کو پانی پانی کریگا اور فرمایا حضرت نے جو کوئی مال کی زکوۃ دیتا ہے اُسکا مال پاک طیب ہوتا ہے بعد زکوۃ کے جسقدر باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس مین برکت دیتا ہے اور اُس کو اور اُسکے مال کو آفتون سے بچاتا ہے اور فرمایا حضرت نے کہ جب میری اُمت مین کئی چیزین ظاہر ہون گی اُسکی بدی مین سب کے سب پکڑے جائین گے ایک یہ

عہ یعنی قرآن مجید مین کئی مقام پر اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے ۱۲ عبدہ

کہ جب علانیہ گناہ ظاہر ہونے لگین گے تب کئی طرح کے مرض دنیا مین پھیلین گے ہزارون آدمی ایک پر ایک مرنے لگین گے دوسرے یہ کہ جب لوگ سود آپسمین بظاہر لینے لگین گے اُن کے جانورون پر آفت آوے گی گاے گورو بھیڑی بکریان ہزارون مرین گی تیسرے یہ کہ جب زکوۃ دینا موقوف کرینگے پانی برسنا بند ہوگا قحط سالی پڑے گی چوتھے یہ کہ جب نماز پڑھنے مین سستی کرین گے حلال روزی نہ ملے گی ڈانوا ڈول پھرین گے پانچوین یہ کہ جب عہد شکنی کرین گے دشمن کے لوگ ہر طرف سے گھیر لین گے خونریزی مچے گی چھٹے یہ کہ جب مالدار فقیرون کے صدقے سے ہاتھ کھینچین گے اور لوگ لینے کے وقت تول مین زیادہ لین گے پھر دینے کے وقت کم دین گے تو مہنگی پڑے گی ظالمون کی حکومت ہوگی سو یہ سب پیشین گوئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اب ظاہر ہوتی جاتی ہے اے بھائیو مسلمانی کا دعوی کرنیوالو خوب سوچو اور دھیان کرو اپنے گریبان مین منھ ڈال کر دیکھو اب تو خوشیان کرتے ہو دولت کماتے ہو حرام حلال کچھ نہین دیکھتے کہنا سننا سمجھانا بجھانا ہرگز نہین مانتے جب جان کندنی کی حالت پہونچے گی اُسوقت اُس کا حال بے شبہہ معلوم ہوگا ایسی نافرمانی کا مزہ بیشک چکھوگے اور ہمیشہ ہمیشہ اُسکی سزا پاتے رہوگے اور کتاب مین لکھا ہے کہ جو کوئی زکوۃ دیتا رہے گا عُشر ادا کرتا رہے گا اُس کو پہلے آسمان مین سخی دوسرے مین طیب یعنی پاک تیسرے مین مطیع یعنی حکم بردار چوتھے مین بار یعنی نیک کار پانچوین مین معطی یعنی داتا چھٹوین مین مبارک ساتوین مین مغفور یعنی بخشا گیا کہین گے اور جو زکوۃ اور عشر نہ دیگا وہ پہلے آسمان مین بخیل دوسرے مین لئیم تیسرے مین لعین چوتھے مین خدا کا دشمن پانچوین مین گنہگار چھٹوین مین بے برکت ساتوین مین بدبخت کہلا دیگا اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی زکوۃ نہین دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہین کیا کرتا اُنکا دین دار رہتا ہے قیامت کے دن وہ حقدار جمع ہوین گے مالدارون کی کمرین پکڑین گے اپنا حق مانگین گے جب وہ اُن کو کچھ نہ دے سکین گے اللہ تعالی اُنکے عمل نیک حقدارون کو دلا دیگا اُنکو مفلس انکو مالدار بنا دیگا وہان تو وہ اس عذاب مین گرفتار ہون گے یہان وارث اُنکے آپسمین حصہ بخرا کر لین گے اپنی خواہش کے موافق

جس طرح جی چاہے گا اُڑاوین گے پھونکین گے اے مسلمانو غافلو یہ کیا عقل ہے کہ کیسی محنتون سے مال جمع کرو کس کس کا گلا کاٹ ظلم کرکے دولتمند بنو پھر اُس کا فائدہ کچھ نہ اُٹھاؤ اُلٹے دکھ مین پڑو دوسرا چین کرے مزے اُڑاوے علاوہ اس کے دوسری کمائی بھی اس بخل کے سبب سے چھن جاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقے دینے والون کے جسم سے ستر بلائین دور ہوتی ہین اور فرمایا حضرت نے جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناوے جبتک وہ کپڑا اُس کے بدن مین رہے گا ہر روز اٹھارہ نیکی دینے والے کے حق مین لکھی جاوین گی اور جو بھوکے کو پیٹ بھر کے کھلاتا ہے دوزخ کی آگ سے نجات پاتا ہے اُسکے اور دوزخ کے درمیان پانچسو برس کا فرق ہوتا ہے کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہے فرمایا مؤمن کا دل خوش کرنا اور بھوکے کو کھلانا اور فرمایا حضرت نے بخیل اللہ تعالیٰ اور مومنون سے دور اور دوزخ سے نزدیک ہے اور سخی اللہ تعالیٰ اور مومنون سے نزدیک اور دوزخ سے دور **نقل ہے** کہ ایک روز ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان خوبصورت نیک سیرت وہان آیا حضرت داؤد علیہ السلام نے اسکی تعریف کی ملک الموتؑ نے کہا اسکی خوبی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اسکی ہو چکی حضرت داؤد نے فرمایا کیونکر جانتے ہو کہا اللہ تعالیٰ کا حکم مجکو یون ہوا ہے کہ سات دن کے بعد اُس کی جان قبض کرون یہ بات سنتے ہی حضرت داؤد بہت غمگین ہوے بعد سات روز کے وہی آدمی پھر حضرت داؤد کے پاس آیا نہایت متعجب ہوکر دل مین خیال کرنے لگے کہ شاید ملک الموتؑ نے سات مہینے یا سات برس کہا ہوگا مین بھول گیا آمین حضرت داؤد کی ملک الموت سے پھر ملاقات ہوئی سبب پوچھا اُنھون نے بیان کیا سچ ہے کہ اس جوان کی عمر تمام ہو چکی تھی سبب یہ ہوا کہ جس دن وہ مرتا اُس نے اللہ کی رضامندی پر فقیرون کو بہت کچھ دیا فقیرون نے ملکر اُس کی درازی عمر کیواسطے مناجات کی حق تعالیٰ نے اپنے کرم سے قبول کی سات دن کو سات برس سے بدل دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور جو چاہے کرے دلیل اُس کی قرآن شریف کی آیتین ہین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اور اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ

عہ حق تعالیٰ نے پہلے سے اسی طرح ٹھہرایا تھا ۱۲ عبدہٗ

بعضے ملحد اس قدرت سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہو کر کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھ قدرت نہین کہ کوئی نیا حکم کرے جو کرنا تھا کر چکا سو ایسے لوگ تو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہین کہ اُس کے کمال مین جو ہر دم کامل ہے نقص پہونچاتے ہین الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو بھلے کامون کی توفیق دے اور بُرے عملون سے دور رکھ حرمت سے اپنے رسول مختار اور اُنکی آل اطہار کے اٰمین یارب العالمین

گیارھوان باب شراب و غیرہ نشہ پینے والون کے بیان مین

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ساتوین سپارے کے دوسرے کوع مین۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جُوا اور بُت اور پانسے گندے کام ہین شیطان کے سو اُنسے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی سڑائے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام و نجس ہے اور جو چیز نشہ لاوے مگر سڑی نہ ہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت اور جُوا وہ کہ شرط بدی کسی چیز پر کہ اُس مین جیت اور ہار ہوئی وہ حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اُس مین شرط بدی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہین مگر یہ کہ شیطان اِس بہانے اللہ کی یاد اور نماز سے روکتا ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَآ اَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ ترجمہ جو چیز نشہ لاوے فرق بھر پینے سے پس ایک چلو بھر بھی اُس کا حرام ہے فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے اور رطل ہوتا ہے ایکسو ایکسٹھ بھری ساڑھے چھ ماشے کا اور بھری ساڑھے دس ماشے کی یہان فرق سے مراد بہت اور چلو سے مراد تھوڑا ہے چنانچہ اگلی حدیث سے ثابت ہوا روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے کہا جابر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَآ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ روایت کیا اُس کو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے یعنی جس چیز کا بہت نشہ لاوے اُس کا تھوڑا بھی حرام ہے اور ایک صحابی نے پوچھا کہ یا حضرتؐ مین نے یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہ حرام ہوئی اُس کا کیا حکم ہے فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور توڑ دو اُس کے باسنون کو ایک روایت یون ہے کہ اُنھون نے پوچھا کہ اُس کا سرکہ بنا دُن

لہ اگر کسی نے شرط کی یعنی ہار کر دی تو شرط ہوئی اگر کسی نے شرط نہ کی تو ہار ہوئی اور جیت ہوئی اگر کسی نے شرط کی کہ جو ہارے گا اُسکو میں فلانی چیز دونگا اور اندازی یا نسوادی ہین صفت کر نوالے کو یہ انعام ملے گا ۱۲ سید جعفر علی عفی عنہ۔

حضرت نے فرمایا نہین ابن عمرؓ نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمرؓ نے منبر پر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیت شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ چیزون سے ہوتی ہے انگور اور خرما اور گیہون اور جو اور شہد سے اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہے جو چھپاوے عقل کو یعنی آدمی کو مست و بیہوش بناوے روایت کی بخاریؒ نے اور اسی مضمون کی حدیث ترمذیؒ اور ابوداؤدؒ اور ابن ماجہؒ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے انسؓ نے کہا کہ جب حرام ہوئی شراب ان دنون ہم کو انگوری شراب نہین ملتی تھی مگر تھوڑی اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خرمے سے روایت کی بخاریؒ نے کہا بی بی عائشہؓ نے سوال کیا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نبع یعنی شہد کی شراب کا کیا حکم ہے فرمایا کُلُّ شَرَابٍ مُسَکِّرٍ فَھُوَ حَرَامٌ یعنی جو پینے کی چیز نشہ لاوے وہ حرام ہے کہتے ہین کہ مین کی یہی شراب تھی اور قاموس مین جو بڑی معتبر لغت ہے لکھا ہے کہ خمر وہ چیز ہے جو مست کرے وہ انگور کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور عام صحیح تر یہی ہے کیونکہ جب خمر مدینے مین حرام ہوئی اُسوقت وہان انگور کی شراب نہ تھی بلکہ وہان کے لوگ خرمے سے شراب بناتے تھے اور وجہ تسمیہ خمر کا یون ہو کہ لغت مین خمر کے معنی چھپانے اور مخلوط ہونے کے ہین اور خمر چھپاتی ہے عقل کو اور پراگندہ کرتی ہو اسکو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ روایت کی مسلمؒ نے انسؓ سے کہا کہ سوال کیا کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سرکہ بنایا جاوے خمر سے فرمایا آپنے نہین ان حدیثون کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب انگور اور خرما وغیرہ پر موقوف نہین جو کھانے پینے کی چیز نشہ لاوے عقل کو چھپاوے وہ خمر ہے اسکی تھوڑی بہت سب حرام ہے چنانچہ امام شافعی و امام احمد و امام مالک و امام محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اگلے پچھلے علماؤن کا یہی مذہب ہو ان حدیثون کی اور ان اماموں کے اتفاق کی رو سے تاڑی کی روٹی اور تاڑی وغیرہ کا سرکہ بھی کھانا نہ چاہیئے اگرچہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درست ہو اہل ورع محتاط مسلمانون کو لازم ہو کہ اس سے دور رہین اور دلیل یہ روایت ہو کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا

علہ درست ہو صورت نشہ نہ لاوے ورنہ حرام ہے ۱۲

اُس نے عرض کی کہ ہم سرد ملک مین رہتے ہین اور سختی اور محنت کے کام کرتے ہین اور یہ بغیر قوت بدن کے نہین ہوسکتا اور شراب پینے سے ہم کو قوت ملتی ہی کیا ہم پہ شراب حضرتؐ نے فرمایا جو شراب تم پیتے ہو وہ نشہ لاتی ہی اُس نے کہا ہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو دور رہو اُس سے پھر اُس نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہان کے ایسے نہین ہین کہ پینا چھوڑ دین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ چھوڑین تو قتل کرو ان کو روایت کی ابو داؤد نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق جل شانہ اپنی سوگند یاد کرکے فرماتا ہے کہ جو شخص ایک چلو شراب پیئے گا ضرور اُس کو دوزخیون کا پیپ پلاؤن گا اور جو کوئی چھوڑ دیگا اُسکو میرے خوف سے بے شبہہ اُسکو پلاؤن گا بہشت کی نہرون سے جو پاک اور صاف ہی روایت کی احمد نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داخل نہونگے بہشت مین تین شخص ایک جو پیا کرتا ہی شراب دوسرا جو توڑتا ہی علاقہ رحم کا یعنی ناتا اپنایت کا تیسرا جو سچ جانتا ہی جادو کو روایت کی احمد نے اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اُسی حالت مین مرجائے یعنی توبہ نکرے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اُسکا حال بت پرست کا سا ہوگا روایت کی احمد اور ابن ماجہ نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اللہ تعالےٰ نے اُن پر بہشت حرام کی ہی ایک وہ جو مدمن الخمر یعنی ہمیشہ پیئے شراب دوسرا عاق جو دُکھ دے ماں باپ کو تیسرا دیوث جو بے غیرتی روا رکھے اپنے گھرانے مین یعنی اُسکے گھر والے حرام کاری کیا کرین اور وہ جانے پھر چکا ہورہے روایت کی احمد اور نسائی نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی شراب پیتا ہے چالیس صبح کی نماز اُسکی اللہ تعالیٰ قبول نہین کرتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی نماز جو سب عبادتون سے افضل ہی قبول نہین ہوتی تو دوسری عبادت تو بطریق اولیٰ قبول نہ ہوگی روایت کی ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لُقْمَةً سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَيَّةً وَّعَقْرَبًا فِيْ قَبْرِهٖ وَمَنْ قَضٰى حَاجَةَ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَهٗ حَشَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى وَلَا حُجَّةَ ترجمہ جو کوئی ایک لقمہ کسی نشہ پینے والے کے منہ مین رکھیگا اللہ تعالیٰ اسکی گور مین مقرر کریگا سانپ اور بچھو کہ وہ اُسے ڈسا کرین اور جو اُسکی

حاجت برلاوے تو گویا وہ مسلمانی کی جڑ اُکھاڑنے لگا ہے اور جو کوئی اُسکے ساتھ بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اُسکو قبر سے اندھا اُٹھاویگا اور حق تعالیٰ کے پاس اُسکی کچھ حجت نہ چلے گی اور فرمایا کہ جو کوئی نشہ پینے والے سے مصافحہ کرے یا اُسکو سلام کرے اللہ تعالیٰ چالیس برس کی عبادت اُس کی ناچیز کردے یہ دونون حدیثین ذخیرۃ الملوک کی ہین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَّمُفْتِرٍ ۵ ترجمہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک نشہ لانیوالی اور سست کرنے والی چیز سے اس حدیث سے اور اگلی حدیثون سے ثابت ہوا کہ تاڑی اور گانجہ اور مدک اور بھنگ افیون اور جو جو چیز اس قسم کی ہو سب حرام ہے روایت کی ابوداؤد نے اے بھائی مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ ایسی بُری چیز سے تم دور رہو کسی نشے پانی کے نزدیک نہ جاؤ اور اگر کوئی تم مین سے کچھ نشہ کھاتا پیتا ہو جاوے جلد توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین استغفار بجالاوے پھر اُس کے گرد نہ جاوے اور نشہ پینے والون کی صحبت سے پرہیز کرے یا اللہ یا کریم ہم کو اور جمیع مسلمانون کو ان حرام چیزون سے بچا اور دور رکھ۔ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ

بارھوان باب نماز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود کے دسوین رکوع مین۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ج ترجمہ اور کھڑی کر نماز دونون سرے دن کے اور کچھ ٹکڑے رات کے البتہ نیکیان دور کرتی ہین برائیون کو اور عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی فَمَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَھُنَّ وَصَلَّاھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ ترجمہ پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا اُن کو اللہ تعالیٰ نے جو کوئی اچھی طرح کرے اُنکے وضوؤن کو اور ادا کرے اُنکو اُنکے وقتون مین اور تمام و کمال بجالاوے اُنکے رکوعون اور سجدون کو اللہ تعالیٰ پر عہد ہے کہ معاف کرے اُسکو اور جو کوئی نکرے ایسا تو حق تعالیٰ پر کچھ عہد نہین اگر چاہے بخشے اُس کو اور اگر چاہے عذاب کرے اُس کو یعنی

جو شخص اس طرح کی نماز ین پڑھے گا خصوصًا رکوع اور سجود کو کہ اُس مین بندگی اور تابعداری کی صورت خوب پائی جاتی ہے اچھی طرح ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ پر عہد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ اُس کو بخشدے اور ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا اَوْمَنْ تَرَکَھَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّھَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ ترجمہ نصیحت کی مجکو میرے دوست جانی یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک مت کر اللہ کیساتھ کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے اور جلایا جاوے تو اور مت چھوڑ نماز کو جان بوجھ کر اور جو کوئی چھوڑدے نماز کو دیدہ و دانستہ پس بیزار ہوا اُس سے عہد مسلمانی یعنی وہ اسلام کے دائرہ سے نکل گیا اور مت پی شراب کیونکہ وہ تمام برائیون کی کنجی ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حکم کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وہ سات برس کے ہون اور مارو اُن کو جو نہ پڑھین نماز جب وہ دس برس کو پہونچین اور جدا جدا سلاؤ اُن کو بچھونے پر آپسمین سوال کیا ابن مسعودؓ نے پیغمبر خدا صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے کہ پیارا کام کون سا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا کہ نماز ادا کرے وقت پر پھر پوچھا اور کون کام ایسا ہے فرمایا فرمان برداری ماں باپ کی سوال کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز باہر تشریف لیگئے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاڑے کے ایام مین درخت پت جھڑ ہو رہے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈالی کو پکڑ کر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے فرمایا اے ابوذر جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی کے واسطے بے درپے دور ہوتے ہین اُس کے گناہ اُس کے جسم سے جسطرح یہ پتے جھڑتے ہین اس درخت کے اور عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا کے اصحابؓ کسی کام کو اتنا بُرا نہین جانتے تھے کہ وہ کفر کو پہونچاتا ہے مگر تضیع نماز کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوئی اچھی طرح وضو کر کے نماز کو قیام اور قرأت کے ساتھ جیسا حکم ہے تعظیم اور تکریم سے پڑھتا ہے بعد ادا کرنے کے نماز اُسکو یہ دعا کرتی ہے اب اے بندے تو خوش رہ جس طرح تو نے مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالیٰ تجکو ایسی ہی حرمت دے اور قیامت کے دن

بہشت مین لیجاوے اور نماز کہتی ہے کہ مین قیامت کے دن تیرے ایمان اور تابعداری پر گواہی دونگی پھر اُس نماز کو فرشتے آسمان پر پہونچاتے ہین قیامت کو وہ اُسکی شفاعت کرے گی اور جو کوئی وضو اور نماز کو اُسکے آداب وارکان سے نہین پڑھتا نماز اُس کی سیاہ وتاریک ہوتی ہے پھر اُسکے حق مین بددعا کرتی ہے کہ اے شخص جیسا تو نے مجکو بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ تجھے بھی بے عزت اور خراب کرے اور وہ کہتی ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی دونگی کہ تو نہایت بے ادب اور قابل دوزخ کے ہے پھر جب اُسکو اوپر لیجاتے ہین تو آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہین اور ایسی نماز اللہ تعالیٰ کی جناب مین مقبول نہین ہوتی پھر کر اُس پڑھنے والے کے منھ پر مارتے ہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کیساتھ دل سے متوجہ ہوکر اچھی طرح ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے ایک یہ کہ گور کے عذاب سے اُسے بچادیگا دوسری یہ کہ رزق کی تنگی اتنی نہ ہوگی کہ جس سے پریشان رہے تیسری یہ کہ چہرہ اُسکا منور ہوگا ایمان کے نور سے چوتھی یہ کہ نامۂ اعمال اُسکے داہنے ہاتھ مین دین گے اور پل صراط سے بجلی کی طرح پار ہوجاویگا پانچوین یہ کہ بے حساب اور بے عذاب بہشت مین داخل ہوگا اور مین اُس سے راضی رہون گا اور جو شخص نماز مین کاہلی اور سستی کرتا ہے بارہ طرح کی سختی مین گرفتار ہوتا ہے تین دنیا مین تین مرنے کیوقت تین گور مین تین قیامت مین دنیا کی برائیان یہ ہین جو کام کسب کریگا برکت اُسمین نہ پاویگا چہرہ بے نور ہوگا اچھے آدمیون سے محبت نہ رہیگی موت کے وقت کی سختیان یہ ہین پیاسا بھوکا ہوکر مرے گا جان کندنی کی سختی مین پڑے گا ملک الموت کو بھیانک صورت سے دیکھیگا گور کی برائیان یہ ہین منکر نکیر قبر مین غضب کی صورت سے آوین گے گور کی تنگی ظاہر ہوگی قبر کے اندھیرے مین پھنسے گا قیامت کی برائیان یہ ہین حساب کی سختیون مین پڑیگا اللہ تعالیٰ کے غضب مین گرفتار ہوگا بڑی بری جگہ عذاب کی دوزخ مین پاویگا اور جو کوئی نماز جماعت بغیر عذر ترک کریگا اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اُسکو دوزخ مین ڈالیگا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑھی عشا کی جماعت کیساتھ گویا اُس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جسنے نماز پڑھی صبح کی جماعت سے گویا اُسنے تمام شب کو عبادت مین کاٹا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جماعت کی نماز

ستائیس درجے ثواب مین زیادہ ہی تنہائی کی نماز سے اور بعضی روایت سے پچیس درجے زیادہ معلوم ہوتی ہے
حکم نماز جماعت کا بعضے علما کے نزدیک فرض عین ہی وہ کہتے ہین کہ جو شخص اذان سنکر حاضر نہو تو اُس کی نماز
درست نہین اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو اور بعضون کے نزدیک فرض کفایہ ہی اور بعضون کے نزدیک سنت مؤکدہ
ہے اور بعضون کے نزدیک واجب ہے بہرحال اسکا ترک کرنا بغیر عذر کے بہت بُرا ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوۃُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ترجمہ جن عملون
سے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ بڑھتا ہی تین قسم ہین پکار کر سلام کرنا اور کھانا کھلانا اور نماز پڑھنی رات کو
جسوقت لوگ سوتے ہون **بیت** شرف[1] مرد بجود ست و کرامت بسجود ؛ ہر کہ این ہر دو نہ دارد عدمش
بہ ز وجود ؛ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات گروہ ہین کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے سایہ رحمت
مین رکھے گا جس دن کسی کو سایہ نہ ملیگا پہلا امام عادل دوسرا جوان صالح تیسرا وہ شخص جو مسجد سے نکلا
اور دل اُسکا پھر وہین لگا رہا جوتھے وہ جو آپس مین اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہین ملتے ہین یہی سمجھکر اور جدا
ہوتے ہین یہی سمجھکر پانچوین وہ جو تنہائی مین اللہ کو یاد کرکے روتا ہے چھٹا وہ جسکو بلاوے ایک عورت دولتمند اور
خوبصورت پھر وہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے باز رہی ساتوان وہ آدمی جو دیتا ہی اللہ کی راہ مین اسطرح چھپاکر کہ داہنے ہاتھ کی
خبر بائین ہاتھ کو نہ ہو پہنچے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ ترجمہ نماز ادا کرنی اول وقت
مین اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خوشی کا موجب ہی اور آخر مین عفو ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیشک عفو وہین ہوتا ہی
جہان کسی سے تقصیر ہوتی ہی اور رضامندی وہین پائی جاتی ہی جہان کسی کام مین خوبی پائی جاتی ہے اور
تقصیر والا خطرے اور دھمکی کے مقام مین رہتا ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے گوشے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُس نے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو
آکر سلام علیک کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب سلام دیکر فرمایا کہ پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز ادا
نہین کی پھر گیا وہ اور نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام علیک کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اور
فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ ہرگز تو نے نماز نہین پڑھی عرض کیا اُسنے تیسری دفعہ یا چوتھی دفعہ کہ یا رسول اللہ

[1] آدمی کو بہتری سخاوت سے ہوتی ہی اور بزرگی ہوتی ہے جسمین سخاوت اور کرامت نہو اُسکا عدم وجود سے بہتر ہے ۱۲ منہ

مجکو بتلائیے کیونکر نماز پڑھون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارکان اور آداب نماز کے سکھائے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے پڑھ جلدی نہ کر اور فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نے نماز تو کامل ہوئی تیری نماز اور جسقدر اسمین کمی کریگا اور گھبراکر جلدی پڑھیگا اتنی ہی تیری نماز ناقص ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سبب سے اس کو مکرر فرمایا کہ نماز دہرادے کہ وہ نماز اُسکی ناقص تھی سواے بھائی مسلمانو یہ نماز دین کے گھر کا ستون ہے اگر تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قائم اور درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو جو ستون گرا گھر گرا تم ڈانوا ڈول ہوئے گھر سے نکلے چاہیے کہ اُسے کبھی نہ چھوڑو ترک نہ کرو اچھی طرح پاک صاف ہوکر دل لگاکر اس کام مین متوجہ رہو اور اُسکے ہر ایک رکن کو بموجب حکم کے بجالاؤ اللہ تمھارے دین اور دنیا کے سب کام پورے کریگا دنیا مین عزت و رحمت بخشیگا کسی کا محتاج نہ کریگا عاقبت مین گناہونسے نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان مین ہزارون طرح کی نعمتون اور لذتونکے ساتھ ابدالآباد رکھے گا یا اللہ یا ارحم الراحمین ہم کو اور سب مسلمانون کو توفیق اپنی فرمانبرداری اور بندگی کی عطا کر اپنے نبی مختار اور اُن کی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے طفیل سے آمین ثم آمین

تیرہوان باب قرآن شریف پڑھنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ مین۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ترجمہ بیشک قرآن ہی عزت والا لکھا چھپی کتاب مین اُسکو وہی چھوتے ہین جو پاک ہتے ہین اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهٖ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ترجمہ کہاوت اور حقیقت اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہی قرآن اور عمل کرتا ہی اُسپر ترنج کی ہی بو اُسکی اور مزہ اُسکا دونون خوب ہین اور کہاوت اور حقیقت اس مسلمان کی جو نہین پڑھتا ہی قرآن اور عمل کرتا ہی اُسپر خرمے کی سی ہی کہ بو نہین پر مزہ اُسکا میٹھا ہی اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق کی جو نہین پڑھتا قرآن اندرائن کے پھل کی سی ہی

کہ بو نہین اور مزہ کڑوا اور کہاوت اور حقیقت اُس منافق کی جو پڑھتا ہی قرآن ریحان کی سی ہی کہ خوشبو ہے اور مزہ کڑوا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو سعید بن معلی کو اَلَا اُعَلِّمُکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّکَ اَعْظَمَ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ھِیَ سَبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُوْتِیْتُہٗ ترجمہ کیا نہ سکھاؤن مین تجھے جو بڑی بزرگی اور بڑائی کی سورۃ ہی قرآن شریف سے پہلے اُس کے کہ مسجد سے نکلے تو پھر پکڑا میرے ہاتھ کو جب ارادہ کیا ہم نے کہ باہر آؤن عرض کیا مین نے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین تجھکو بڑی بزرگی کی سورۃ قرآن سے بتاؤن گا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ سورۃ الحمد سبع مثانی ہی اور قرآن عظیم سے جو دیا گیا مجھے یعنی جسکا اشارہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ یہ سات آیتین جنھین نازمین مکرر پڑھتے ہین مُعاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْہِ اُلْبِسَ وَالِدَاہُ تَاجًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ضَوْءُہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُیُوْتِ الدُّنْیَا لَوْ کَانَتْ بَیْنَکُمْ فَمَا ظَنُّکُمْ بِالَّذِیْ عَمِلَ بِھٰذَا ترجمہ جو پڑھے قرآن اور عمل کرے اُسپر پہناوینگے اُس کے مان باپ کو ایسا تاج قیامت کے روز کہ چمک اُسکی آفتاب کی چمک سے زیادہ ہوگی جو ہو تمھارے گھرون مین پھر کیا خیال کرتے ہو تم اُس کے حق مین جسنے خود عمل کیا اُسپر یعنی اُسکے عمل سے مان باپ کے ساتھ جب سلوک ہوا تو اُسکے واسطے کیا کچھ نہ ہوگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہی کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْھَرَہٗ فَاَحَلَّ حَلَالَہٗ وَحَرَّمَ حَرَامَہٗ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ وَشَفَّعَہٗ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَھُمُ النَّارُ ترجمہ جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو پھر حلال جانا اُسے جو حلال اُس مین لکھا ہے اور حرام جانا اُسے جو اُس مین حرام لکھا ہے اور اُس پر چلا داخل کرے گا اُس کو اللہ جنت مین اور قبول کرے گا اُس کی شفاعت اُسکے دس گھر والون کے حق مین ایسے کہ جن پر واجب ہو گئی تھی آگ یعنی نافرمانی اور فسق وفجور کے سبب وہ لوگ جہنم کے لائق ہوئے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت

کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَءُ كَمَا يَصْدَءُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا جَلَاؤُهَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ ترجمہ البتہ ان دلون کو زنگ لگ جاتا ہی سیاہ ہوتے ہین جیسا پانی لگنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہے پوچھا لوگون نے یارسول اللہ کونسی چیز اُس کو چمکاتی اور روشن کرتی ہے فرمایا اکثر یاد کرنا موت کا اور تلاوت کرنا قرآن کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخ کے درمیان ایک میدان ہے وہان ایک کنوان ہے اُسمین ایک سانپ رہتا ہے بہت زہردار اور سخت آواز کہ اُسکی آواز سے دوزخ عذاب مین گرفتار ہے جو کوئی قرآن کی عزت نہین کرتا اور اُسکو پڑھکر بھول گیا اُسکو اُسکے منھ پر لیجاکر عذاب کرینگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سورۂ یٰسین پڑھیگا اللہ کی رضامندی کیواسطے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہون کو جو آگے کرچکا ہی معاف کرے گا اور فقیر ہو تو تونگر بنادے گا ہر آفت اور بلا سے نجات دیگا جو دن کو پڑھے رات تک اللہ تعالیٰ کی امان مین رہے گا اور جو رات کو پڑھے تو سکرات موت آسان ہووے اور ایک بار سورۂ یٰسین کا پڑھنا دس ختم کے برابر ہے اور یہ سورۃ دل ہی قرآن کا اور فرمایا حضرت نے کہ سورۂ طٰہٰ اور یٰسین کو ہزار برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جلشانہ نے پڑھا جب سنا ان دونون کو فرشتون نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہوگی اس اُمت کیواسطے جسکے حق مین یہ سورتین نازل ہونگی اور کیا خوبی ہوگی اُن دلون کو جو اُٹھاوینگے اُنکو یعنی یاد کرینگے اور کیا خوشی ہوگی اُن زبانون کو جنسے نکلینگے یہ کلام اور پڑھینگے اُنکو اور فرمایا حضرت نے کہ جب صبح ہووے اور کوئی کہے تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر پڑھے تین آیت سورۂ حشر کی آخر کی اللہ تعالیٰ بھیجے گا ستر ہزار فرشتون کو کہ اُسکے واسطے دعا مانگین اور دعا مانگین جاہین شام تک اور جو مرجاوے اُسدن تو مریگا شہید اور جو کوئی پڑھے اسی طرح شام کو یہی سلوک کریگا اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ صبح تک اور فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی پڑھے ہر روز دو سو مرتبے سورۂ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اُسکے معاف ہون گے مگر دین یعنی یہ معاف نہین ہوگا جب تک ادا نہ کرے یا چھڑاوے اور فرمایا کہ جو کوئی اس سورۃ کو باوضو لاکھ مرتبے پڑھے نہ مرے گا جبتک وہ اپنی جگہ بہشت مین نہ دیکھے گا اور فرمایا حضرت صلعم نے جو کوئی فقیر ہو جب گھر مین جاوے

درود اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اُسپر فضل کرے اور تونگر ہو جاوے اور اس سورۃ کے سولہ نام ہین مبارک جمال امان نور متفرہ اساس احد شقیقہ معرفت صفت نسبت مذکورہ نجات توحید تفرید اخلاص مبارک اسواسطے کہتے ہین کہ تمام برکت اسمین لکھی ہی جمال اسواسطے کہتے ہین کہ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ وَسُئِلَ عَنْہُ مَا ذٰلِکَ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ امان اسواسطے کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ تعالیٰ اگر میری اُمت کو عذاب کرتا تو دو چیزین نہ دیتا ایک رمضان کا مہینہ دوسرے سورہ قل ہو اللہ احد نور اسواسطے کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہے اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد ہے متفرہ اسلئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اس سورۃ کو پڑھے گا اور سمجھے گا گناہون سے نفرت کرے گا اساس اسلیئے کہ آسمان اور زمین کی مضبوطی اس سے ہی احد اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اسمین پائی جاتی ہے شقیقہ اسواسطے کہ پڑھنے والا اُسکا کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہی معرفت اسواسطے کہ جو کوئی اُسکو نمازمین پڑھا کریگا اللہ تعالیٰ کی معرفت خوب حاصل کریگا صفت اسواسطے کہ اللہ جل شانہ کے اوصاف اسمین بھرے ہین نسبت اسواسطے کہ معنی اس کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت رکھتے ہین مذکورہ اسواسطے کہ ملائک اسکا ذکر اسمین کرتے ہین نجات اسلیئے کہ اُسکے معنی پر جو ایمان لاتا ہی دنیا اور آخرت مین عذاب سے نجات پاتا ہے توحید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے تفرید اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فردانیت کا اسمین مذکور ہے اخلاص اسواسطے کہ جو اخلاص کیساتھ اسکو پڑھیگا ہر طرح کی سختی اور محنت سے مخلصی پاویگا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکا جب بسم اللہ زبان سے کہتا ہے لڑکے کے ماں باپ اور اُستاد اُس کے دوزخ سے نجات پاتے ہین اور تفسیر مین شیخ ہارون کی لکھا ہے کہ جب اُستاد لڑکے کو بسم اللہ پڑھاتا ہی چار پشت لڑکے کے اور اُستاد کے بخشے جاتے ہین اور فرمایا حضرت نے جو کوئی کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکو فقر سے بچاتا ہے اور جو کوئی ہر نوالے مین بسم اللہ کہا کرے وہ کھانے کی چیز اس کے بدن مین نور ہو جاوے اور جو کوئی حاکم کے روبرو جاوے اور پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۵ حاکم غصہ نہ کرے بلکہ رحم فرماوے اور جو کوئی سوتے وقت ایک مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ گناہون سے پاک ہو جاوے

نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بعد مرنیکے خواب مین دیکھا فرمایا تمھارے واسطے مین کیا تحفہ لاؤن جسمین تمھاری روح خوش ہو کہا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ آپ اکثر پڑھا کیجئے **نقل** ہے کہ ایک دن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام گورستان مین تشریف لے گئے معلوم ہوا آپ کو کہ ایک مردے پر عذاب ہوتا ہی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُس کے حال پر رحم آیا چاہا کہ دعا کرین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ دس مرتبے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس مردے کیواسطے پڑھئے جون ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا فی الفور اس مردے پر سے عذاب موقوف ہوا اور حورین اُس کی خدمت کو حاضر ہوئین حورون سے پوچھا کب تک یہان رہوگی عرض کیا صور کے پھونکنے اور اُسکے بحر الحیوٰۃ مین غسل کرکے بہشت کے اندر داخل ہونے تک اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سورۂ تبارک الذی عذاب قبر سے بچاتی ہی اپنے پڑھنے والے کو جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ ورد رکھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی معمول تھا اور فرمایا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ برابر ہے نصف قرآن کے اور سورۂ اخلاص تیسرے حصے کے برابر ہے اور سورۂ کافرون چوتھائی کے برابر ہے اور فرمایا جو کوئی پڑھے آخر سورۂ آل عمران کو اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے آخر تک[1] رات کو اُس کو ثواب ملیگا تمام رات کی عبادت کا اور فرمایا سب چیزون کے واسطے دولھن ہے اور قرآن کی دولھن سورۂ رحمٰن ہے الفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ کسی نے سوال کیا حضرت رسالت مآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہے قرآن مین فرمایا قل ہو اللہ احد پھر پوچھا اُس نے کون آیت سب سے بزرگ ہے فرمایا آپنے آیۃ الکرسی پوچھا پھر کون آیت ایسی ہی کہ جس کی خیر اور برکت آپکو اور آپکی اُمت کو پہونچتی ہی فرمایا آخر سورۂ بقرہ کا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خزانہ ہے عرش کے نیچے سے اسی اُمت کیواسطے بھیجا ہی اس آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہین چھوڑا سب کو شامل ہے اور فرمایا کہ آیت الکرسی کے درمیان پچاس کلمے ہین ہر ایک کلمہ مین برکتین ہین جو کوئی فرض نماز کے پیچھے

[1] یعنی آخر سورۂ تک ۱۲

آیۃ الکرسی پڑھا کرے پچاس نیکی اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال مین لکھے اور بہشت مین اُسے داخل کرے
حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑھے
قرآن اور طلب کرے اُس سے روزی یعنی قرآن کو دنیا حاصل نے کا وسیلہ کرے آویگا وہ قیامت
کے دن کلّہ خشک یعنی بہت ذلیل اور بے عزت ہوکر اُس کے چہرہ پر مطلق نور نہ ہوگا سمجھ لو کہ قرآن
شریف کے پڑھنے کا طریق یہ ہی کہ باوضو قبلہ رو ہوکر مؤدب بیٹھے اور قرآن شریف کو اونچے پر رکھے
اور تعوذ کرکے تدبر اور خضوع وخشوع سے شروع کرے لفظون کو درست پڑھے جہان قصر ہو وہان
قصر اور جہان مد ہو وہان مد اور جہان ادغام ہو وہان ادغام اور جہان ٹھہراؤ ہو وہان ٹھہراؤ لازم
پکڑے اس کے برخلاف کرنا ممنوع ہی بعضے جہال اس کا ہرگز خیال نہین رکھتے گنہگار ہوتے
ہین تدبر کے معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا اور خضوع اور خشوع کے معنی محبت قلبی اور عاجزی
وزمی یعنی قرآن شریف کو اخلاص دلی سے پڑھے دنیا کی خواہش اُس سے نہ رکھے اور ہنسی ٹھٹھا بیہودہ گوئی
نالائق حرکات اُسوقت نکرے اور اگر معنی قرآن کے وہ سمجھتا ہی تو جہان بشارت کی آیت ہو خوشی کرے اور
جہان وعید ہو ڈرے اور ہوشیار ہووے رونا قرآن کی تلاوت مین طریق صالحون کا ہی کہ وہ اپنی تقصیرات اور
گناہون کو اور انجام کار کو دھیان کرتے ہین وہ اگلون پچھلون کا حال معلوم کرکے کانپ جاتے ہین
غمگین ہوتے ہین بزرگون نے فرمایا ہی کہ دل کی صفائی اور درستی کی پانچ چیزین ہین دھیان لگاکر
قرآن پڑھنا شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال کرکے صبح کو رونا نیک کارون کی
صحبت اختیار کرنی پچھلی رات کو نماز پڑھنی اور جو کوئی عبادت کے کام کرکے دنیا کی طمع
رکھے بیشک لائق عذاب کے ہووے اور جو ترتیب آیات قرآن کی ہے اُسکے خلاف
اس طرح سے کہ ماقبل اور مابعد کو کلام سے متعلق ہی چھوڑکر پڑھنا اور وظیفہ کرنا بدعت ہی باقی
کسی مسئلے کی دلیل کو پڑھنا یا لکھنا مضائقہ نہین قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب
ہی قرآن کے ایک ایک حرف کا ثواب دوسری دعا اور درود کے تو حرفون کے ثواب سے زیادہ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ
جو کوئی قرآن پڑھنے مین مشغول رہ کر ذکر اور سوال سے باز رہیگا مین اسکو ثواب دونگا جو دعا کرنیوالونکو بڑی منت

اور عاجزی سے دیتا ہون اللہ تعالے ہم کو اور سب مومنون کو اس نعمت کے حاصل کرنیکی توفیق دے
اٰمِیْنَ ثُمَّ اٰمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ۔

چودھوان باب ماہ رمضان المبارک کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے ساتوین رکوع مین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تم پر روزے کا جیسا کہ حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ اور فرمایا اس آیت کے نیچے شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ ترجمہ رمضان کا مہینہ جسمین اُترا قرآن ہدایت ہے لوگون کیواسطے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ترجمہ ہر ایک عمل آدمیون کا بڑھایا جاتا ہے اسطرح پر کہ ایک نیکی کے بدلے مین دس نیکی کا ثواب دیتے ہین سو تک مگر روزہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اُسکا ثواب بیحد اور بے اندازہ ہے اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالاوے کیونکہ وہ میرے واسطے ہے اور مین بدلہ دونگا اُسکا جو چاہونگا اور جتنا چاہونگا اگرچہ سب عبادتین اللہ ہی کے واسطے ہین لیکن حق سبحانہٗ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اسمین بڑی بزرگی اُس کی ہوئی یہ اسلیئے کہ اس عبادت مین دکھاوا نہین ہوتا ہے برخلاف اور عبادتون کے اسیواسطے منع ہے کہ سوائے فرض روزے کے نفل کے روزونکا حال کسی سے ظاہر نہ کرے اور فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیان حاصل ہوتی ہین ایک روزہ کھولنے کے وقت دوسرے اپنے پروردگار سے آخرت میں ملاقات کرنے کے وقت اور فرمایا کہ روزہ دار کے منھ کی بُو حق سبحانہٗ تعالیٰ کے پاس مشک سے زیادہ خوشبو ہے اور فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے یعنی مومن کو جہنم کی آگ سے بچاویگا اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین روزہ دار ہو تو فحش اور بُری بات منھ سے نہ نکالے اور نہ چلاوے نہ جھگڑا مچاوے یہان تک کہ اگر کوئی گالیان دے تو یہی کہے کہ مین روزہ دار ہون فرض مین زبانسے کہے اور نفل مین دل سے اور

حضرت صلعم نے ۱۲

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا کَانَ اَوَّلُ لَیْلَۃٍ مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَۃُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْھَا بَابٌ وَّفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْھَا بَابٌ وَّیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰہِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ ترجمہ جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہی جکڑے جاتے ہین شیاطین اور قید کئے جاتے ہین بدذات سرکش جن اور بند کئے جاتے ہین دروازے جہنم کے پھر کوئی دروازہ اُس کا کھلا نہین رہتا اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پھر کوئی دروازہ اُس مین کا بند نہین رہتا اور پکارتا ہے پکارنے والا یعنی فرشتے اے چاہنے والے نیکی کے آگے بڑھ یہ تیرا وقت ہے اے چاہنے والے بدی کے باز رکھ اپنے تئین گناہون سے کہ یہ توبہ کا اور گناہون سے بچنے کا وقت ہے اور اللہ ہی جہنم سے بچانیکا مالک ہی اور یہ مخلصی جہنم سے ماہ رمضان کی ہر رات کو ہوتی ہے شب قدر ہی پر موقوف نہین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیا رمضان کہ وہ مہینہ مبارک ہے فرض کیا اللہ نے تم پر اُس کا روزہ اور اُس مین ایک رات ہی کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینے سے جو کوئی اُس سے محروم رہا وہ بہت بڑی نیکیون سے محروم رہا فرمایا حضرت نے کہ روزے اور قرآن دونون شفاعت کرین گے لوگونکی کہے گا روزہ الٰہی مین نے باز رکھا تھا اُسکو کھانے سے اور اسکی خواہش کی چیزون سے سو قبول کر اسکے حق مین میری سفارش اور کہیگا قرآن کہ مین نے نیند سے اسکو باز رکھا تھا یعنی راتون کو مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت پھر قبول ہوگی اُن دونون کی شفاعت اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزے کے ایام مین روزہ دار کو کھلاوے بخشے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہون کو اور دوزخ سے نکالے اور اُس کو ثواب دیگا اُس روزہ دار کے برابر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سب ایسے مقدور والے نہین ہین کہ روزہ دار کو کھلا سکین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلاویگا کسی شخص کو ایک ایک چلو لسی[عہ] یا ایک خرمے سے یا تھوڑے پانی سے اور جو پیٹ بھر کر کھلاوے گا اُس کو پلاوے گا اللہ تعالیٰ میرے حوض سے کہ کبھی پیاسا نہ ہووے یہان تک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ پہلے دس مین اُسکی رحمت ہے اور بیچ کے دس مین

عہ یعنی دودھ پانی ملا ہوا ۱۲

مغفرت اور پچھلے دس مین چھٹکارا دوزخ سے اور جو کوئی فرصت دے اپنی لونڈی اور غلام کو اس مہینے مین بخشدے اللہ اُس کے گناہ اور بچاوے اُسے جہنم کی آگ سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنواری جاتی ہی بہشت شروع سال سے آخر تک پھر جب آتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہے ہوا عرش کے نیچے سے اور لگتی ہی حورون کو کہتی ہین حورین اُسوقت خوش ہوکر اے پروردگار جلد کردے اپنے بندون سے ہمارے واسطے شوہر کہ ہماری آنکھین اُن سے ٹھنڈی ہون اور اُنکی آنکھین ہم سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ شعبان کی آخری تاریخ مین خطبہ پڑھا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور فرمایا اے مسلمانو۔ بڑی بزرگ مہینہ نے تم پر سایہ ڈالا یہ بڑی برکت کا مہینہ ہی اسمین ایک رات ہی کہ ہزار مہینہ سے بہتر ہی اللہ تعالیٰ نے اُسکے روزے فرض کئے تم پر اور راتون کو جاگنا نفل جو کوئی اچھے کاموں سے اسمان دنون حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہیگا یعنی اسمین نفل کی عبادت کریگا تو اُسکو اور مہینون کی فرض عبادت کا ثواب ملیگا اور جو کوئی فرض عبادت اسمین ادا کریگا وہ اور مہینون مین ستر فرض ادا کرنیکے برابر ثواب پاویگا اور یہ مہینہ صبر کا ہے یعنی اپنے تئین خواہشون کی چیزون سے بچاوے اور صبر کی مزدوری بہشت ہی اور یہ مہینا سلوک اور مہربانی کا ہی یعنی فقیرون بھوکون ننگون سے سلوک کرے اور اس مہینے مین روزی زیادہ ہوتی ہی۔ عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا سہلؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ نیکی کیساتھ جبتک جلدی کرتے رہینگے افطار مین عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ کہا عمرؓ نے فرمایا رسول اللہ نے جب آگے آئی رات یہان سے یعنی مشرق سے سیاہی رات کی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن وہان سے یعنی مغرب سے اور ڈوب گیا سورج پس تحقیق روزہ کھولا روزہ دارنے یعنی بعد غروب ہونے آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگاوے اور علامت غروب ہونے کی شہرون مین یہی ہی کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہووے بیچ آسمان کے پہونچنا سیاہی کا شرط نہین مسلمانون کو یون ہی چاہیے کیونکہ یہود اور نصاریٰ دیری کرتے ہین افطار مین یہان تک کہ سیاہی تمام آسمان مین دوڑ جاوے اور مل جاوین آپس مین تارے سو اُن کے خلاف مین

بگڑ جاتا ہی اُنکا دستور اور زور پکڑتا ہی دین اسلام اور اس سی ظاہر ہوا کہ دین کی قوت دشمنون کی مخالفت مین ہوتی ہی چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ ترجمہ ہمیشہ دین غالب رہیگا جبتک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے مین کیونکہ یہود اور نصاریٰ توقف کرتے ہین اُسمین روایت کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے (م عہ) اور انسؓ کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عمل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پیچھے مغرب کی نماز پڑھتے تھے بزرگون نے کہا کہ روزہ تین قسم پر ہے ایک روزہ عوام کا ہے وہ کیا ہی ترک کرنا کھانا پینا جماع کا ایک روزہ خواص کا ہی وہ کیا ہی ہر ایک بدن اور حواس کو حرام اور مکروہ لذتون سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی کہ جس سے نفس خوب ٹوٹے اور ایک روزہ اخص الخواص کا ہے وہ کیا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف رُخ نہ کرے پس اُسی کی طرف دھیان لگا رکھے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت روزہ دار ایسے ہین کہ اُن کو کچھ فائدہ نہین ہی روزے سے سوائے پیاس کے اور بہت رات کے جاگنے والے ایسے ہین کہ اُن کو اسوقت کی عبادت سے کچھ حاصل نہین سوائے جاگنے کے یعنی وہ اپنی عبادتون مین اُس کے ارکان اور آداب کا لحاظ نہین رکھتے اور نالائق اور نامناسب کام عمل مین لاتے ہین کہ جس سے روزہ اور نماز کا فائدہ اُن کو نہین ملتا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ افضل روزہ بعد رمضان کے اللہ تعالیٰ کے مہینے کا روزہ ہی کہ وہ محرم ہے اور افضل نماز بعد فرض کے تہجد کی نماز ہے کہ اُس مین تکلیف اور محنت بہت ہوتی ہے اور چاہیئے کہ جب کوئی روزہ دہے کا یعنی دسوین تاریخ محرم کا رکھے تو ایک روزہ پہلے یا پیچھے یا آگے اور پیچھے دونون ملائے اور روزہ ذی الحجہ کے عرفے عہ کا بھی بہت ثواب رکھتا ہے مگر حج کرنے والون مین جسے قوت ہو وہ رکھے کسی نے سوال کیا دوشنبے کے روزے سے آپنے فرمایا کہ اُس دن مین پیدا ہوا اور اُس دن مجھ پر وحی آئی یہ شکرانہ ہے حضرت کی پیدائش کا اور شریعت کے آنے کا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے

عہ م علامت مشکوٰۃ ۱۲ عہ یعنی نوین تاریخ ذی الحجہ کو ۱۲

پھر چھ روزے شوال مین عید کا دن چھوڑ کر تو اُس نے گویا تمام برس کے روزے رکھے اور فرمایا حضرتؐ نے کہ روزہ نہ رکھے کوئی جمعے کا تنہا مگر ایک روزہ آگے یا پیچھے سے اور ملائے اور فرمایا حضرت نے جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہٗ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے ستر برس اُسکو دوزخ سے نجات ملیگی بی بی عائشہؓ روایت کرتی ہین کہ روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن اعمالی بنی آدم کے جناب باری مین گذرانے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ روزے کی حالت مین میرے اعمال حضور مین پہونچین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ مہینے مین روزہ رکھو تو تین روز تیرہوین چودہوین پندرھوین کو رکھا کرو اور بعضی حدیث سے ستائیسوین اور اٹھائیسوین اور اُنتیسوین کو بھی ثابت ہوا ہے مگر اگلی تاریخین بہت حدیثون سے ثابت ہین اور فرمایا حضرت نے کہ ایکدن روزہ رکھنا اور ایکدن افطار کرنا بھائی داؤد پیغمبر علیہ السلام کی سنت ہے جو کوئی اس ڈھب سے روزہ رکھے بہت ثواب پاوے اور روایت ہے بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہ چار چیزون کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک نہین کرتے تھے ایک روزہ عاشورے کا اور نو روز ذی الحجہ کے اور تین دن ہر مہینے مین اور دو رکعت نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے یا اللہ یا کریم تو ہم کو اور جمیع مسلمان مرد اور عورت کو توفیق اپنی بندگی کی عنایت فرما اور رمضان شریف کے روزے دارون مین شمار کر آمین ثم آمین بحرمۃ النبی والہ واصحابہ اجمعین۔

(یعنی تیرہوین چودہوین پندرہوین ۱۲)

پندرھوان باب حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے حج کرنا آدمیون پر بیت اللہ کا جو کوئی پاوے اُس تک راہ اور دوسری جگہ فرمایا۔ اَلْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ترجمہ حج کے کئی مہینے ہین معلوم پھر جس نے لازم کر لیا

لہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینے شوال ذیقعدہ ذی الحجہ ہین اور جو کوئی حج کا احرام ان مہینون کے سوا باندھے گا تو اس کا حج نہ ہوگا اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ حج کے مہینے شوال ذیقعدہ ذی الحجہ ہین اور جو کوئی حج کا احرام ان مہینون کے سوا باندھے گا تو اس کا حج نہ ہوگا

ان مہینون مین حج تو بے پردہ ہونا نہین عورتون سے نہ گناہ کرنا نہ جھگڑا کرنا حج مین اور جو کچھ تم کروگے نیکی اللہ کو معلوم ہوگی اور خرچ راہ لیا کرو کہ بہتر خرچ راہ ہے گناہ سے بچنا اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہی کہ تمام عمر مین ایک دفعہ اپنے تئین بیت اللہ شریف مین پہونچاوے اور حج کے ارکان بجالاوے اور منکر اُسکا کافر ہی لیکن فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جب نو شرطین پائی جاوین تو حج فرض ہوتا ہی عقل بلوغ حریت اسلام سلامتی بدن کی راہ کی خیر اہل و عیال کے کھانے پہننے اور رہنے کی طاقت حج کے پھر آنے تک اپنے کھانے پہننے اور سواری کی قدرت علم حج کا یعنی اتنا جانے کہ حج کرنا مسلمان کو فرض ہی اور فرضون کا جاننا ضرور نہین اور عورت کے حق مین محرم[1] کا ہونا اُسکے ساتھ جوان ہو یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے مکے کا سفر زیادہ ہو اور تین شرطون سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہی احرام باندھنا اور مکان معین اور وقت معین اور میقات کا مکان جہان سی احرام باندھتے ہین سات مقام ہین واسطے اہل مدینہ کے اور جو اُدھر سے آوین ذوالحلیفہ ہے اور اہل عراق و خراسان و ماوراء النہر کے واسطے ذات عرق اور اہل شام و مصر و عرب کے واسطے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کیواسطے یلملم ہندوستانیون کی بھی یہی میقات ہی اور جو لوگ میقاتون کے درمیان اور مکے سے خارج ہین اُن کی میقات حل ہی اور مکیون کی میقات حرم ہی اور رکن یعنی فرض حج مین دو ہین کھڑا ہونا عرفات مین اگرچہ ایک ساعت ہو اور طواف زیارت اور واجب اُس مین پانچ ہین پھرنا صفا اور مروہ کے درمیان اور توقف کرنا مزدلفہ مین اور کنکریان پھینکنی قربانی کے دن اور ایام تشریق مین اور سر منڈوانا یا کترانا اور طواف صدر کرنا جس کو طواف وداع کہتے ہین میقاتون سے باہر رہنے والون کو اور سنتین اس مین طواف قدوم اور رمل یعنی دوڑ کر چلنا کندھون کو ہلاتے اکڑاتے اور دوڑنا درمیان دو سبز کھنبون کے جو صفا اور مروہ کے بیچ مین ہین اور شب باشی کرنی منا مین قربانی کی راتون کو اور جانا منا سے عرفات کو آفتاب نکلنے کے بعد اور جانا مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلے اور رات کو رہنا مزدلفہ مین اور ترتیب رکھنا تین دفعہ کی کنکریون مین اُس کے سوائے جو ہے آداب حج ہے اور حج فرض ہوا چھٹے برس

[1] جو عورت کہ بے پردہ ہو اور اُسکا کوئی محرم نہ جائے تو اسکو اجازت ہی کہ کسی ایسے شخص کیساتھ حج کو چلی جاوے جس کیساتھ اُسکے اہل و عیال بھی ہون واللہ اعلم ۱۲ سید جعفر علی لکھنوی

ہجرت کے اور بعضے کہتے ہین نوین برس غرض جو کوئی اوپر کی شرطون کے موجود ہوتے حج نہ کرے گا بڑا گنہگار ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا (۴) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ سُنایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق حج فرض ہوا تم پر سو حج کرو وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (۵) کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون عمل بہت بہتر ہی فرمایا ایمان لانا اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین پوچھا پھر کون سا کام فرمایا حج مبرور کہتے ہین کہ حج مبرور وہ ہے کہ جسمین گناہ کے کام نہ کرے اور دکھانے سنانے کو نہ کرے مشہور یہی ہی باقی صحیح تو یہ ہی کہ مراد اس سے وہ حج ہی جو اللہ کے یہان مقبول ہوا گرچہ قبول ہونے کا سبب وہی ہو جو اوپر کہا لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع ہی کبھی قبول کرتا ہی اپنے بندون کے کام کو اور اُسکی تقصیرات کو معاف کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حج مبرور وہ ہی کہ جیسے گیا تھا اُس سے بہتر پھرے رغبت رکھے عاقبت کی اور نفرت رکھے دنیا سے اور پھر گناہ نہ کرے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے حج کیا اللہ کیواسطے پھر نہ کیا رفث اور فسق پھر آیا ایسا ہے اُسدن کہ جنا اُسے اُسکی ماں نے رفث کہتے ہین صحبت کرنے کو عورت سے یا اُس کے مقدمے کی باتین زبان پر لانی اور بے شرمی کی باتین اور بدباتین منہ سے نکالنی اور فسق بُرے کام خلاف شرع کرنے اور قرآن شریف مین ذکر جدال کا بھی آیا ہے یعنی لوگون سے قضیہ فساد مچانا گالی گلوچ کرنا سو یہ فسق مین آگیا اس واسطے اس حدیث مین ذکر نہین کیا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اس طرح حج کرے وہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ دونون سے پاک ہو جاوے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ہوئی کئی سوارون سے مقام روحا مین جو مدینے سے

تین منزل ہی پوچھا آپنے یہ کون قوم ہین قافلے کے لوگون نے کہا مسلمان ہین پھر سوال کیا اُنھون نے کہ تم کون ہو فرمایا آپنے مین رسول ہون اللہ کا پھر اُٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی لڑکی کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہے فرمایا ہان اسکے حج کا ثواب تجکو ملے گا مسلم نے روایت کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کے کامون کا ثواب اُسی کے ماں باپ کو ملتا ہے کیونکہ وہ اُس کی خدمت اور غمخواری اور پرورش کرتے ہین اور یہ جب بالغ ہو پھر اُسکو حج کرنا چاہیئے اسی طرح جب بندہ آزاد ہو مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج کرنا اُسپر واجب نہین عبداللہ بن عباسؓ نے کہا سوال کیا ایک عورت نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ پر حج واجب ہوا اور وہ بوڑھا ہے ضعیف کہ سوار ہونے کی طاقت نہین رکھتا کیا اُس کی طرف سے مین حج کردون فرمایا آپنے ہان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اسکو ضعف اور ناتوانی ہو تو درست ہے اور ایک نے پوچھا حضرت سے کہ میری بہن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ کسی کی قرضدار ہوتی تو تو ادا کرتا اُسنے کہا البتہ فرمایا کہ اسکو بھی ادا کر یہ قرضہ خدا کا ہی یہ سب قرضون پر بھاری ہے **مسئلہ** امام ابوحنیفہ کے مذہب مین بغیر وصیت اور راہ خرچ دینے کے دوسرے کی طرف سے حج واجب نہین اور امام شافعی کے نزدیک یون ہی کہ اگر کوئی مرگیا اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا حق نماز یا روزہ یا حج باقی ہے تو واجب ہی لوگون پر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اُسکے مال سے ان کامون کو انجام کرین **مسئلہ** امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک اگر کوئی بغیر ادا کئے حج فرض جو اُسپر ہے دوسرے کی طرف سے حج کرے تو درست ہی اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک درست نہین پہلے اپنا حج کرے پھر دوسرے کی طرف سے ادا کرے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا (م) کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مقدور رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ لوازمہ اور سواری کا اتنا کہ پہنچاوے اُس کو اللہ تعالیٰ کے گھر تک اور وہ حج نہ کرے پس اُسمین اور یہودی یا نصرانی ہوکر مرنے مین کچھ فرق نہین روایت کی

ترمذی نے بی بی ام سلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص احرام باندھے حج کا یا عمرے کا مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس سے مسجد حرام تک بخشدے اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ جو پہلے کیا اُس سے یا جو پیچھے کرے کام اور ابی امامہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ اُس کو مانع نہین کوئی حاجت ظاہری یعنی توشہ اور راحلہ وغیرہ سب موجود ہو یا کسی ظالم نے اُسکو نہین روکا یا کسی بیماری سے وہ عاجز نہین ساتھ اُس کے اُسنے حج فرض دا نہین کیا اور مرگیا پس گویا وہ موا یہودی یا نصرانی ہوکر روایت کی دارمیؒ نے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ الدَّارِمِیُّ روایت ہو ابن عباسؓ سے کہ فرمایا حضرت نے جسنے ارادہ کیا حج کا اور اداپر قدرت رکھتا ہو تو چاہیئے کہ جلدی کرے اس فرصت کو غنیمت جانے کیونکہ تاخیر کرنے مین بہت سی آفتین ہین اسی طرح سے مسلمان کو لازم ہو کہ جب کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تو مقدور بھر اُسکو جلد اتمام کو پہونچاوے کہ کل کی خبر کسی کو معلوم نہین فرصت ملے یا نہ ملے خصوصاً مسلمان ہونے اور توبہ کرنے مین ہرگز توقف نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ (م) روایت ہو ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے سلام کرو اُسکو اور ہاتھ پکڑو اُسکا اور کہو اُسکو کہ وہ مغفرت مانگے تمھارے واسطے اللہ سے پہلے اس کے کہ داخل ہووے اپنے گھر مین پس تحقیق وہ بخشا گیا ہو خلاصہ یہ کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین گھر سے نکلا اور جبتک راہ مین ہو گھر کو نہین پہونچا وہ اللہ کے دربار مین معزز اور مغفور ہو پس ایسے شخص کا معافی مانگنا کسی کے حق مین اور دعا کرنی کسی کیلئے البتہ مقبول ہو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ (م) روایت ہو ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص نکلا حج کے ارادے سے یا عمرے کے یا جہاد کے پھر مرگیا اُس کی راہ مین لکھتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے لئے ثواب جہاد کرنے کا اور حج کرنے کا اور عمرہ کرنے کا سو اے بھائیو جو کوئی مقدور رکھتے

ج ادا نہ کرے گا اُسکا حال معلوم کر چکے کہ کیسا ہوگا ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہو کہ یہان کی خوشی اور بے پروائی اور حیلہ بازی کے عوض مین بڑی رسوائی اور بدنامی حاصل ہو بلکہ نافرمانون مین شمار کئے جاؤ یہان تو مسئلے نکال کر اور حیلے ٹھہرا کر اگر بچ رہتے ہو تو وہان سب حیلہ اور بہانہ کھل جاوے گا اور کسی طرح کا مکر و فریب ہرگز کام نہ آوے گا الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو اللہ اور رسول کی فرمانبرداری مین حیلہ بازی سے باز رکھ اور فضل و کرم سے اپنے عمل کی توفیق نیک بخش۔ اٰمِیْن بِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

سولھوان باب خاوند اور جورو کے حق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچوین سیپارے کے تیسرے رکوع مین اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ط وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا ۝ ترجمہ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اسواسطے کہ خرچ کئے اُنھون نے اپنے مال پھر جو نیک بختین ہین سو حکم بردار ہین خبرداری کرتیان ہین پیٹھ کے پیچھے اللہ کی خبرداری سے اور جنکی بدخوئی کا ڈر ہو تم کو تو اُن کو سمجھاؤ اور جدا ہو اُنسے سونے مین اور مارو اُنکو پھر اگر تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو اُن پر راہ الزام کی یعنی اللہ تعالیٰ نے مرد کا درجہ بڑا بنایا ہے تو عورتون کو فرمانبرداری کرنی چاہیئے اگر وہ شرارت کرے تو مرد پہلے درجہ سمجھاوے نہ مانے تو ساتھ سونا ترک کرے مگر رہے ایک ہی گھر مین پھر نہ مانے تو آخر درجے کو مارے مگر ایسا نہ مارے کہ کوئی عضو ٹوٹ جاوے اسمین اگر حکم بردار ہین جاوے تو اُس کی تقصیرونکی تلاش نہ کرے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا ترجمہ اگر مین حکم دیتا کسی کو کہ سجدہ کرے تو حکم دیتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا بڑا حق ہے اُسپر یعنی عورتین مردون کی بہر صورت فرمانبردار ہین جیسے تمام عالم کی بُنیاد آدمیون کے واسطے ہے اسی طرح خلقت

عورتونکی مردون کے واسطے ہوئی ہی کہ لوگ بڑھین دنیا کا انتظام ہو پس یہ عورتین کھیت ہین مردون کی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ جس طرح لوگون کے حق مین آیا ہی اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ
یعنی بہشت تمھاری ماؤن کے قدمون کے تلے ہی اور غازیون کے حق مین آیا ہی اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ
یعنی بہشت تلوارونکے سائے تلے ہی اسیطرح عورتونکے حق مین وارد ہوا ہے اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا
رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ یعنی جو عورت مرجاوے اور شوہر اُسکا اُس سے راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت مین پس
عورت کو بہر حال تعظیم اور اطاعت شوہر کی لازم ہے اور جن عبادتون نفلون سے مردونکو اللہ تعالیٰ کے
یہان نزدیکی حاصل ہوتی ہی عورتون کے حق مین اُسکا فائدہ دو صورت پر موقوف ہی ایک تو یہ کہ خوش
رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے دوسری یہ کہ پرورش کرے اپنے لڑکون کو اللہ کی رضامندی اور محبت
سے اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کی نماز پڑھی ہی رمضان کا روزہ ادا کیا ہے حرام اور بدکامون سے
اپنے تئین بچا رکھا ہی شوہر کی فرمانبرداری مین رہی ہی اُس کی جگہ بہشت مین ہوگی جس دروازے سے چاہے
جاوے اور فرمایا کہ جب جورو خصم خوش ہوکر ایک جگہ بیٹھتے ہین اور محبت سے آپس مین ملتے ہین دس نیکی لکھے
نامۂ اعمال مین لکھی جاتی ہین اور دس بدی وہان سے دھوئی جاتی ہین اور دس درجے اللہ تعالیٰ کے قرب کے
بڑھتے ہین اور جب غسل کرتے ہین جتنے بال اُنکے بدن مین ہین اُتنی نیکی اُن کو ملتی ہے اور اُسی قدر
بدی اُن سے دور ہوتی ہے اور جب عورت کو لڑکا پیدا ہونیکے وقت درد ہوتا ہے ہر دفعہ کے بدلے
ہزار نیکی اُس کو دین گے اور ہزار بدی اُس سے دور کرین گے کتابون مین لکھا ہے کہ جب عورتون نے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ مردون کو بہت
نیک عملون کے ثواب ملتے ہین جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید حضور جنازہ عیادت بیمارون کی حج عمرہ
جہاد اور ہم لوگ اس نعمت سے بے نصیب ہی اس کا کیا سبب آپنے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتونکو
خبر کردو کہ تم کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اسواسطے کہ تم اپنے شوہرون کے ساتھ اچھی طرح سے رہو ملاپ
رکھو ہر کام مین اُن کی رضامندی پر چلنا تمھارے حق مین ان عبادتون کے برابر ہے ان باتون
سے تم کو ویسا ہی ثواب ملیگا اور یہ بھی لکھا ہی کہ عورتون کے حق گھر بار کی خدمت جیسے کھانا پکانا

گھر بار کے لوگون کو بانٹنا جھاڑو بہارو دینی لڑکون کی خدمت کرنی شوہر کی چیزین حفاظت سے رکھنی چھوٹون بڑون کی خاطرداری کرنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہی بلکہ اس سے زیادہ کیونکہ جہاد مین آدمی کافرون سے لڑا مارا گیا چھٹی ہوئی اور عورت رات دن گھر کی درستی مین تکلیف اُٹھاتی ہی اور انواع انواع طرح کے دُکھ برداشت کرتی ہی غرض اکثر عورتین یہ کام کرتی ہین لیکن جو نیت اُنکی یہ ہو کہ یہ کام ہم حق سبحانہ تعالیٰ کی رضامندی کیواسطے کرتے ہین تو سب مرتبہ ولی کا پاوین اور حدیث مین آیا ہی کہ عورت جب حمل سے ہوتی ہی اُسوقت سے لڑکے کے دودھ پلانے تک غازی کا ثواب پاتی ہی اگر اس عرصے مین مرجاوے تو شہادت کا درجہ پاوے معتبر کتابون مین لکھا ہے اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْغَیْرَۃَ عَلَی النِّسَآءِ وَالْجِھَادَ عَلَی الرِّجَالِ فَمَنْ صَبَرَ مِنْھُنَّ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِ الشَّھِیْدِ[1] جانو کہ غیرت یعنی رشک عورتون مین ذاتی ایک صفت ہوتی ہی جب مرد دوسری عورت کرتا ہی تو وہ رشک کرتی ہین سو اگر کوئی عورت ایسی ہو کہ دینداری کی رو سے خیال کرے کہ مردون کو چار عورتون کا حکم ہے میرے سوا تین اور کرسکتا ہی اُسکے سوائے لونڈیان جتنی ہون پس مین اللہ تعالیٰ کے حکم پر کیون نہ چلون اور شکوہ کرون پھر اُسپر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات مین حاضر گو اُس کے دل مین کچھ بُرائی گزرے مگر اُسکو کسی طرح ظاہر نہ کرے یعنی سوتون سے نہ جھگڑے گالیان نہ دے بُرا نہ کہے تو ایسی عورت دینداری مین سچی ہے اور حق تعالیٰ اُسکو درجہ شہید کا دیتا ہی کیونکہ یہ بات ایسی ہی کہ اکثر عورتین اس جہل سے اپنے تئین ہلاکت مین پہونچاتی ہین تو جو عورت ایسے رنج اور غم کو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی خوشی کے واسطے قبول کریگی کیون نہین ایسا درجہ پاویگی پھر جو عورت اس بات مین تحمل اور صبر نہین کرتی اور ہمیشہ شوہر سے اور سوتون سے قضیہ جھگڑا رکھتی ہی وہ اس نعمت سے محروم ہی اور دینداری مین جھوٹی بلکہ شوہر کی نارضامندی سے حق سُبحانہ تعالیٰ کی خفگی مین پڑے گی کیونکہ اُس کے شوہر نے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہین کیا باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لینے کھانے پینے شب باشی مین برابری نہ رکھے گا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے دربار مین پکڑا جائے گا مدینے کی ایک عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ شوہر کا حق مجھ پر کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شوہر کے بدن سے پیپ لہو بہتا ہو پھر تو اُسکو بے کراہت اپنی زبان سے

[1] تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھا (یعنی فرض کیا) غیرت کو عورتون پر اور جہاد کو مردون پر پس جس عورت نے صبر کیا اُنمین سے ایمان اور ثواب سمجھکر ہو اُسکے لئے ہی مثل اجر شہید کے ۱۲ صحیح

چاٹ کر صاف کرے تو بھی تجھ سے حق شوہر ادا نہ ہوگا تیون مین لکھا ہے کہ عورت پر شوہر کے دس حق ہین پہلا یہ کہ جب مرد کو خواہش ہو بغیر عذر شرعی کے منع نکرے دوسرا یہ کہ شوہر کے گھر سے بے حکم اُسکے کسی کو کچھ نہ دے اگر دیگی شوہر ثواب پاویگا اور یہ عذاب تیسرا یہ کہ بدون اذن شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے چوتھا یہ کہ بدون اجازت شوہر کے گھر سے باہر پاؤن نہ نکالے پانچوان یہ کہ شوہر کا عیب اپنے لوگون کے پاس ظاہر نہ کرے چھٹا یہ کہ جو چیز ضرور ہے اُسکے سوا شوہر سے نہ مانگے ساتوین یہ کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اُسکے غم سے غمگین رہے آٹھوان یہ کہ شوہر کو کسی بات مین شرمندہ نہ کرے غیرت نہ دلوائے نوان یہ کہ ہمیشہ اپنے تئین بناؤ سے رکھے اور جو حرکت شوہر کو پسند نہ آوے اُس سے باز رہے دسوان یہ کہ لڑکون کو بد دعا نہ کرے پس جو عورت اپنی شرارت اور مگرائی سے ان باتونکو اپنی خاطر مین نہ لاوے حق تعالیٰ کی لعنت اور غضب مین گرفتار ہووے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ عورت سے قیامت کے دن نماز کے بعد شوہر کے حق کی پرسش ہوگی نقل ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین ایک عورت اپنی مان اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر مر گئی ایک دن اُس کی مان نے خواب مین دیکھا کہ بیٹی کے سر پر آگ جلتی ہے سخت عذاب مین گرفتار ہوئی ہے ناک اور منھ سے اُس کے لہو ٹپکتا ہے دونون ہاتھ سر پر بندھے ہین پاؤن مین آتشی بیڑیان پڑی ہین سانپ چھاتی سے لٹک رہا ہے یہ حالت دیکھکر مان نے پوچھا اے بیٹی تیرا یہ حال کیون ہوا اُسنے بیان کیا اے مان آگ جو سر پر جلتی ہے یہ تو اُس کا عوض ہے کہ مین اپنے خاوند کا عیب دوسرون سے ظاہر کرتی تھی اور ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہین یہ اُس کا بدلہ ہے کہ مین بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرون کو دیتی تھی اور سانپ جو چھاتی پر چڑھا کاٹتا ہے یہ اُسکا عوض ہے جو بے حکم خاوند کے دوسرے کے لڑکونکو اپنا دودھ پلاتی تھی اور منھ اور ناک سے جو لہو بہتا ہے یہ اُسکا بدلہ ہے کہ شوہر کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور پاؤن مین جو آگ کی بیڑیان پڑی ہین یہ اُسکا عوض ہے جو بے اجازت خاوند کے گھر سے باہر پاؤن نکالتی تھی اے مان جانی تو میرے دُکھ پر رحم کر اسوقت میرے کام آشاید اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے مجکو مخلصی دے اب تو جا اور میری طرف سے پیغمبر خدا کی جناب مین سلام عرض کرکے یہ حال میرا ظاہر کر کہ وہ میرے شوہر کو بُلا کر سمجھاوین اور میری تقصیرین اُس سے معاف کراوین جب صبح ہوئی اُس کی مان روتی پیٹتی

حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئی بہت عاجزی اور بیکسی کیساتھ بیٹی کی طرف سے سلام اور وہ پیام عرض کیا حضرت نے اُس کے شوہر کو بلایا اور فرمایا اے فلانے میری خاطر سے اپنی جورو کی تقصیر مین معاف کر اس بڑھیا کو غم اور الم سے نجات دے اُسنے عرض کیا یارسول اللہ مین کیونکر اُس سے راضی ہون اُس نے مجھکو بہت جلایا ہے اور دُکھ دیا ہے حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحیم ہے رحم کرنیوالونکو دوست رکھتا ہے تو اُسپر رحم کریگا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرماویگا عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھون پر مین نے معاف کیا اُسکی تقصیرون سے درگزر ارات کو بیٹی نے ماں کو خواب دکھلایا کیا دیکھتی ہے کہ بیٹی بہشت مین داخل ہوئی ہے وہان کے زیور اور لباس سے سنواری گئی ہے ماں نے پوچھا اب یہ درجہ تجھکو کیونکر ملا اُس نے جواب دیا میرے شوہر نے مجھکو معاف کیا حق تعالیٰ نے عذاب سے خلاص کیا اے ماں میرے حال کی خبر دنیا کی عورتون کو دیجیو کہ سمجھ بوجھکر چلین اپنے اپنے خاوند کی رضامندی اور فرمانبرداری مین قصور نہ کرین تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچین اور کتاب مین لکھا ہے کہ عورت کے حق بھی اُن کے شوہرون پر گیارہ ہین پہلا یہ کہ عورت کو پردے مین رکھے ایسا حکم نہ کرے جسمین اُسکو باہر جانا پڑے دوسرا یہ کہ شریعت کی راہ بتادے وضو نماز روزہ حج زکوۃ حیض ونفاس کے حکم سکھادے اور جو باتین اُسکے دین کے کام کی ہون بتادے جو نہ سیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھادے اسمین بھی درست نہ ہو تو ساتھ سونا ترک کرے اس مین بھی نہ مانے تو مارے اسمین بھی راہ پر نہ آوے تو طلاق دے تیسرا یہ کہ حلال کی کمائی اپنے مقدور کے موافق اسکو کھلاوے پلاوے پہناوے کیونکہ جو گوشت حرام کی روزی سے بڑھتا ہے دوزخ مین جلایا جاتا ہے چوتھا یہ کہ اگر ناموافقت ہو تو اُس کو خوشی سے چھوڑ دے لٹکا نہ رکھے پانچوان یہ کہ اُسکے رات کے سونے کا گھر علیحدہ مقرر کرے چھٹا یہ کہ جن عورتون نے اپنے ماں باپ سے بہت کم جہیز پایا ہے اُسکا ذکر اپنی عورت سے نکرے اُسکا طعنہ نہ دے ساتوان یہ کہ اگر ایک جورو دولتمند ہو اور ایک فقیر تو دونون کی خاطرداری برابر کرے آٹھوان یہ کہ عورت کو گالیان نہ دے نوان یہ کہ عورت کے ماں باپ بھائیون کے ساتھ ہو سکے تو احسان کرے دسوان یہ کہ عورت کو اکثر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اچھی خصلتون کی نصیحت کرے گیارھوان یہ کہ جب سفر سے آوے کچھ سوغات اُس کے واسطے لاوے حدیث مین آیا ہے کہ حضرت کے وقت مین کسی نے اپنی جورو سے کہا کہ جبتک مین باہر سے نہ آؤن

تو بالاخانے سے ہرگز نیچے نہ اتریو اور باپ اُس عورت کا نیچے کے مکان مین رہتا تھا بیمار ہوا اُسنے حضرت سے پوچھوا بھیجا کہ مین باپ کے دیکھنے کو نیچے جاؤن حضرت نے فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر قائم رہ جب وہ مر گیا عورت نے پھر نیچے آنے کیلئے حضرت سے اجازت چاہی آپنے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو بجالا غرض اُس کے باپ کو لوگون نے دفن کیا پر وہ عورت نیچے نہ اُتری حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ غَفَرَ لِاَبِیْھَا بِطَاعَتِھَا لِزَوْجِھَا یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے بخشدیا اُس عورت کے باپ کو اس سبب سے جو اُسنے اپنے شوہر کی فرمانبرداری کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّا یُقْبَلُ لَھُمْ صَلٰوۃٌ وَّلَا تَصْعَدُ لَھُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعُ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْھِمْ وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ کہا جابرؓ نے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اُن کی نماز قبول نہین ہوتی یعنی اُسپر ثواب تمام نہین ہوتا اگرچہ اُس کے ذمہ سے چھوٹتا ہو اور نہین بلند ہوتی ہے اُنکے واسطے نیکی پہلا بندہ بھگوڑا جبتک کہ پھر آوے اپنے خاوند کی طرف اور رکھے اپنے ہاتھ اُنکے ہاتھون مین یعنی اپنے تئین اُنکے اختیار مین دی دوسری وہ عورت جسپر غصہ ہوا اُس کا شوہر تیسرا متوالا بیہوش جبتک ہوش مین آوے جب اُس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسونکی نماز کا ثواب کامل نہین ہوتا تو سمجھا گیا کہ کوئی نیکی اُن کی جبتک اُن کے قصورسے توبہ نہ کرین مقبول نہین الٰہی ہم کو اور سب مردون کو اور عورتون کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے موافق چال چلین شرع کے احکام پر قائم رہین جورو مین خاوندون کی دوستی اور محبت سے فرمانبردار ہو کر آپس مین گذران کرین۔ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَادِ اَجْمَعِیْنَ۔

ستر ہوان باب جھوٹ اور کذب کی بُرائی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے چودھوین سیپارے کے بیسوین رکوع مین اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ج وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰذِبُوْنَ ۵ ترجمہ جھوٹ بناتے وہ ہین جنکو یقین نہین اللہ کی باتون پر اور وہی لوگ ہین جھوٹے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰہِ کَذَّابًا ترجمہ لازم کرلو اپنے اوپر سچ کہنے کو کیونکہ سچ کہنا راہ دکھلاتا ہی یعنی پہونچاتا ہی نیکی کی طرف اور بیشک نیکی پہونچاتی ہی بہشت کی طرف اور ہمیشہ آدمی سچ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہے سچائی کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے وہ آدمی اللہ تعالیٰ کے دربار مین سچا اور بچاؤ اپنے تئین جھوٹ کہنے سے کیونکہ جھوٹ کہنا راہ دکھلاتا ہی یعنی پہونچاتا ہی بدکاری کی طرف اور بیشک بدکاری پہونچاتی ہے دوزخ کی طرف اور ہمیشہ آدمی جھوٹ کہتے کہتے پہونچ جاتا ہی جھوٹ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی وہ حق تعالیٰ کی درگاہ مین جھوٹا اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سچ نیک عمل ہی کہ اسکی خوبی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین عزت دیتی ہے اور آخرت مین بھی کام آتی ہی اور جھوٹ بہت بدکام ہی کہ اُس کی بُرائی بڑھتے بڑھتے آدمی کو دنیا مین بے اعتبار اور بے حرمت کرتی ہی اور آخرت کے وقت بھی عذاب مین ڈالتی ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جھوٹ کہنا تین جگہ مصلحتاً جائز ہی ایک اپنی عورت سے کیونکہ عورتین کم عقل تھوڑی بات مین بدگمان ہوجاتی ہین اُنکی تسلی کیواسطے مضائقہ نہین دوسرے لڑائی مین دانون گھات کو تیسرے دو آدمیون کے بیچ ملاپ کردینے کو اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب جھوٹ بولتا ہی بندہ جُدا ہوتا ہے اُس سے فرشتہ ایک کوس اُس کی منھ کی بدبو کے سبب جو پیدا ہوئی جھوٹ بولنے سے عبادۃ بن صامت رض روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد و پیمان کرو مجھ سے سات چیز کا اقرار کرتا ہون اور ضامن ہوتا ہون مین تمھارے واسطے بہشت کا اوّل یہ کہ سچ کہا کرو جب کچھ بات کہو یا کوئی خبر دو دوسری یہ کہ پورا کرو جب کسی سے وعدہ کرو تیسری یہ کہ امانت مین خیانت نکرو جب تم کو کوئی امین کرے چوتھی یہ کہ چھپائے رہو اپنے ستر کو کھل نہ جاوے پانچوین یہ کہ نیچی رکھو اپنی آنکھین اُن چیزون سے جن کا دیکھنا درست نہین یعنی پرائی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو چھٹی یہ کہ بچا رکھو اپنے ہاتھون کو بدحرکتون سے یعنی ظلم کرنا یا حرام[1] کھانا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُٹھتا ہے آدمی صبح کو

[1] ساتوین چیز کو مصنف نے سہو کیا وہ شاید زنا ہوگا ۱۲

اُس کے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی منت اور عاجزی کرتے ہین پھر کہتے ہین کہ خدا سے ڈر یواے بھائی اور اپنے تئین بچا رکھیو کہ تمھارے بچاؤ سے ہم سب کا بچاؤ ہے اسلئے ہم تمھارے فرمانبردار ہین اگر تم نیک اور سیدھی راہ پر چلوگی تو ہم بچین گے اور جو تم ٹیڑھی اور بُری راہ اختیار کروگی ہم مارے پڑین گے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سوال کیا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ دُنیا اور آخرت کی نجات کس چیز سے ملتی ہے فرمایا کہ اپنے اختیار مین رکھ اپنی زبان کو نہ بولے کوئی بات مگر جو تیرے حق مین فائدہ کرے اور بیٹھا اپنے گھر یعنی عبادت کر ادھر اُدھر بے فائدہ نہ پھر اور رویا کر اپنے گناہون پر پھر معافی مانگ اللہ تعالیٰ سے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یون فرماتے ہین کہ جو کوئی آدمی بیہودہ باتین بہت بولتا ہے اُس کی شرم کم ہوتی ہے اور جس کی شرم کم ہوئی اُس کے دلمین سیاہی آئی معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی مجھے نصیحت کیجیے آپنے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اسکو سنبھالے رہو پھر عرض کیا اور کچھ فرمایا کہ اُس کے برابر دوزخ مین لیجانیوالی کوئی نہین عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ابی ذرؓ حضرت سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہین کہ کلام نہ کریگا اللہ تعالےٰ اُنکے ساتھ قیامت مین اور نہ دیکھے گا نظر رحمت سے اُنکی طرف اور پاک نہ کریگا اُنکو گناہون سے اور اُنکے لئے دُکھ عذاب کا ہے کہا ابوذر نے نا اُمید ہوئے اور نقصان مین پڑے وہ کون ہین یہ لوگ یا رسول اللہ فرمایا آپنے لٹکانیوالے ازار کے یعنی جس نے اپنا پاجامہ یا اور کوئی کپڑا ناز اور تکبر کی راہ سے شرعی حد سے زیادہ کیا حد اُس کی آدھی پنڈلی ہے اور ٹخنون کے اوپر تک بھی رخصت ہے اور جو شخص کچھ دیکر کسی کو اُسپر احسان جتاوے اور جو شخص کہ بڑھاتا اور قیمتی کرتا ہے اپنے مال کو جھوٹ قسم کھاکے حدیث مین آیا ہے کہ ایک روز حضرت نے عورتونکو جمع دیکھا فرمایا یہ لوگ اکثر دوزخی ہونگی کسی نے پوچھا کیا سبب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زبان کے سبب اُن کی زبان سے ہمیشہ گالی بد دعا شوہر اور گھر اور لوگون کے

حق مین نکلتی ہی اُس بُری عادت کے سبب اللہ کے غضب مین پڑتی ہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات کو ایک قوم کو مین نے دیکھا کہ مُنھ اُسکا سُور کی طرح اور زبان کو گردن کی طرف کھینچکر نکالا ہی اوپر سے آگ کے کوڑے مار رہی ہین حضرت جبرئیل علیہ السّلام سے مین نے پوچھا یہ کون لوگ ہین کیا تقصیر کی ہی جو ایسے بڑے عذاب مین گرفتار ہوئے ہین حضرت جبرئیلؑ نے کہا یارسول اللہ یہ لوگ وہ ہین جو لوگون کی حق تلفی کرتے تھے اور اپنے فائدے کے واسطے جھوٹی گواہی دیتے تھے دین کھوکر دنیا حاصل کرتے تھے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ منافق کی تین علامت ہین جسمین یہ باتین پاوے اُسے پہچان لو ایک تو یہ کہ جب بات کہتا ہی جھوٹ کہتا ہی دوسری یہ کہ جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی تیسری یہ کہ جب کوئی اُسکے پاس امانت رکھے مقرر خیانت کرے غرض جھوٹ بہت بد ہی کہ اس سے آدمی بڑی حیرانی مین پڑتا ہے اور سخت مصیبت مین گرفتار ہوتا ہے الٰہی ہم کو اور سب مسلمانون کو ایسی بُری خصلتون سے محفوظ رکھیو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل اور اصحاب پاک کی عزت سے آمین۔

اٹھارھوان باب غیبت اور چغلی کرنیکی برائی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھبیسوین سیپارے کے چودھوین رکوع مین وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ترجمہ اور کسی کے بھید کی تلاش نہ کرو اور بدنہ کہو پیچھے ایک دوسرے کو بھلا خوش لگتا ہی تم مین کسی کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آوے تمکو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ بَهَتَّهٗ

ترجمہ فرمایا لوگون سے کہ تم جانتے ہو کیا ہے غیبت لوگون نے عرض کیا اللہ اور رسول زیادہ واقف ہین فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عیب کا ذکر کرے اور

وہ بات ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جسکا عیب بیان کیا ہی سُنے تو ناخوش ہو لوگون نے پوچھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقۃ اُسکی ذات مین ہو تو بھی غیبت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا البتہ اُسی کو غیبت کہتے ہین کہ وہ عیب اُسمین ہو اگر وہ عیب اُسمین نہین ہی تو تو نے اُسپر افترا کیا یعنی طوفان باندھا یہ دوسرا گناہ ہوا حذیفہ رضہ نے جو پیغمبر خدا کے بھیدون سے واقف تھے نقل کی کہ مین نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ داخل نہین ہوتا ہے بہشت مین لُترا چغلخور یعنی جو کوئی ایک جگہ کی بات دوسری جگہ پہونچاتا ہو اگرچہ وہ بات سچی ہو مگر جب وہ جانتا ہی کہ ایسی باتون سے لوگون کے درمیان فساد ہوگا قضیہ لگے گا اور پھر وہ کام کرتا ہی تو بڑا گنہگار ہوا اور پکا لُترا بنا البتہ ایسا شخص مرد ہو یا عورت بہشت مین جانیکے لائق نہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کسی کی غیبت کرے گا وہ میری شفاعت سے محروم ہوگا اور غیبت کرنیوالے کی نیکیان اُسکے نامۂ اعمال مین جسکی غیبت ہوئی لکھی جاتی ہین قیامت کے دن وہ نامہ اپنے ہاتھ مین اُسکے دیا جائیگا دیکھکر تعجب کرے گا کہ مین نے تو یہ نیکیان نہین کین کیونکر میرے نامۂ اعمال مین لکھی گئین فرشتے کہین گے کہ جن لوگون نے تیرا عیب دنیا مین ظاہر کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکی نیکیان لیکر تیرے نامۂ اعمال مین لکھوادین بے کمائے یہ دولت تجکو ملی اُس سے چھینی گئین سفیان بن عبداللہ ثقفی روایت کرتے ہین سوال کیا مین نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا رسول اللہ کون سی چیز بہت بد ہی کہ جس سے مین ڈرا کرون حضرت نے اُسکے جواب مین پکڑلی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب سے بد ہے جس سے انسان کو ڈرنا لازم ہی کیونکہ اکثر بُرائیان اسی سے پیدا ہوتی ہین اور فرمایا کہ جو کوئی کسیکی عزت کھونے کو اُسپر طعنہ مارتا ہی بدنام کرتا ہی اور جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی یعنی اُسکو ایسی بددعا دیتا ہے کہ اللہ کی رحمت سے دور ہووے اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہی بُری باتین سناتا ہے اور جو کوئی بیحیائی اور بیہودگی کے کلام زبان سے نکالا کرتا ہی وہ مسلمان نہین کیونکہ ایسی خصلتین مسلمانون مین نہین ہوتین اور فرمایا کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہی چڑھ جاتی ہے وہ آسمان پر بند پاتی ہے دروازے اُس پر بند پاتی ہے پھر اُترتی ہے نیچے بند پاتی ہے دروازے زمین کے پھر داہنے بائین چلتی ہے جب نہین پاتی کہین گھسنے کی جگہ اور رہنے کا مقام پلٹتی ہے جس پر بھیجی گئی اگر وہ قابل نہ تھا لعنت کے تو پھرتی ہے

اُسی کی طرف جس نے زبان سے نکالی تھی پس مسلمان کو چاہیئے کہ جبتک کوئی ایسا معلوم نہ ہو کہ وہ بے شبہہ لعنتی ہو چکا اور خاتمہ اُسکا کفر پر ہوا تب تک یہ حرف اُسکے حق مین نہ نکالے باقی جائز ہے لعنت کتنون پر اُن کی صفت کے سبب کافرون پر یہود اور نصاریٰ پر شراب پینے والون پر ظالمون پر چورون پر تصویر بنانیوالون پر سود کھانیوالون اور کھلانے والون اور اُس کے گواہون پر اور اُس کے تمسک لکھنے والون پر اور جو مرد ہو کر اپنی صورت اور وضع رنڈیون کی کرے اور عورت ہو کر مردون کی صورت اور وضع بناوے اور جو بال مین چٹلا دین[عہ] اور جو چٹلا چاہین اور جو گدنا گدواوین اور محلّل یعنی حلال کر دینے والا اپنی زوجہ کو پہلے زوج کے واسطے اور محلّل لہ وہ جس کے واسطے حلال کیا گیا وغیرہ الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو ایسی بُری خصلتون سے اپنی پناہ مین رکھ آمین یارب العالمین

اُنیسوان[۱۹] باب حسد اور دشمنی اور دکھاوے کو عبادت کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق مین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ ترجمہ کہدی اے رسول اللہ پناہ چاہتا ہون مین حسد کرنیوالے کی بدی سے جب وہ حسد کرے حسد کرنیوالا وہی ہے جو کسی کی اچھی چیز پر ڈاہ کرے عداوت سے چاہے کہ یہ چیز اُسکی جاتی رہے ایسا شخص بہت برا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ترجمہ الگ رکھو اپنے تئین حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے یعنی دور کرتا ہے نیکیون کو جیسا کھاتی ہے یعنی جلاتی ہے آگ لکڑی کو اور معتبر کتابون مین لکھا ہے دس چیزین ہین کہ جن سے دس آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب مین گرفتار ہوتے ہین بخل[۱] کے سبب سے مالدار طمع[۲] کے سبب سے عالم بیحیائی[۳] کے سبب سے عورتین دنیا طلبی[۴] کے سبب سے بوڑھے کاہلی[۵] کے سبب جوان ظلم[۶] کے سبب بادشاہ حسد[۷] کے سبب فقیر نامردی[۸] کے سبب غازی غرور[۹] اور بُرائی کے سبب عابد دکھاوے[۱۰] کے کام کرنے کے سبب بہت آدمی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَنَابَزُوْا

عہ یعنی بالون مین بال جوڑین ۱۲

وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ترجمہ دور رکھو اپنے تئین بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی کرنی کسی پر سخت جھوٹ ہے اور کھوج مین نہ پڑو دھوکا دینے کو اور ضد سے مول نہ بڑھاؤ یا کسی کو نہ بہکاؤ اور بُرائی نہ چاہو اور دشمنی نہ کرو اور پیٹھ پیچھے بدنہ کہو یا دوستی سے ہاتھ نہ اُٹھاؤ اور دنیا کی طمع مین بہت نہ لگے رہو اور آپسمین رہو جیسے ایک صاحب کے دو غلام اور ایک باپ کے دو بیٹے عدی بن حاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حکم کریگا کہ فلانی قوم کو بہشت مین لیجاؤ جب فرشتے اُنکو لیکر بہشت کے نزدیک پہونچین گے جہان سے بہشت کی بو آنے لگے گی اور محل و مکان وہان کے نظر پڑین گے اُس دم آواز آوے گی کہ ان لوگون کو دوزخ مین داخل کرو ان کا کچھ علاقہ بہشت مین نہین یہ خبر سنکر اُن لوگون پر عجیب طرح کی حالت گذرے گی کہ مارے غم اور غصے کے قریب ہلاکت کے پہونچ جائین گے اور فریاد کرین گے واویلا مچائین گے پھر عرض کرینگے خداوندا اگر ہمکو دوزخ ہی مین ڈالنا تھا تو پہلے بہشت کو کیون دکھلایا اُسکی نعمتون سے کیون آگاہ فرمایا دکھلانا کچھ اور دینا کچھ اور یہ کیا معاملہ ہے حق سبحانہ تعالیٰ جواب دیگا کہ اُسدن کو یاد کرو کہ دنیا مین لوگون کی خاطر سے دکھلانے کو عبادت کرتے تھے میرے خوف سے جو تمھارا خالق تھا کبھی نہ کی لوگون کی خاطر ہر کام مین منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر مین ہرگز نہ لاتے لوگون سے شرما کر بعضے کام ترک کرتے میری قہاری اور جباری کے ڈر سے ہرگز نہ چھوڑتے خلوت مین مجھے غائب جان کر اور طرح طرح کے کام کرتے اور باہر لوگون کے روبرو اور طرح کے کام عمل مین لاتے اب اُس فریب کی یہی سزا ہے کہ تمکو یہان فریب دیا گیا اور دُکھ پر دُکھ زیادہ ہوا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی کچھ عبادت دکھاوے کو کرتا ہے وہ عبادت اُسکی حق تعالیٰ کے دربار مین قبول نہین ہوتی مثل اُسکی ایسی ہے جیسے بھک جگنی کا کیڑا ذرا روشن ہوا اور پھر وہین بجھ گیا روشنی اُس کی قائم نہین رہتی اور قرار نہین پکڑتی ایک تماشا ہے کہ لڑکے اپنا جی خوش کرلیتے ہین اور فرمایا بہت لوگون کی نماز اُن کو فائدہ نہ دیگی جو دکھانے کو پڑھتے ہین اور دل مین کچھ شوق نہین رکھتے وہ نماز کیسی ہے جسطرح کوئی کنکر پتھر بھر کر گودمین بازار جاوے لوگ جانین کہ مال ہے پر اُس سے سودا مول نہین لے سکتا کچھ فائدہ نہین اُٹھا سکتا صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگون کی نظرون مین مالدار ٹھہرا پر حقیقت مین کچھ

فائدہ نہین اور فرمایا حضرتؐ نے کہ پچھلے زمانے مین لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو دنیا کیواسطے بیچین گے زبان اُس کی شکر سے بھی بہت میٹھی دل مین اُن کے اندھیری رات سے بھی زیادہ تاریکی نماز روزہ حج کرین گے اسواسطے کہ لوگ نمازی روزہ دار حاجی کہین بزرگی کرین تعظیم وتواضع بجالاوین اُن کی عبادت کو جسوقت فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی عبادت جسمین اخلاص اور محبت نہو ہم کو پسند نہین اس دکھاوے کی عبادت کو یہان سے نکالو دور کرو فرشتے اُسکو لاکر اُس شخص کے سر پر مارتے ہین پھر اُس کو دوزخیون کے دفترخانے مین جسکا نام سجین ہے داخل کرتے ہین اور جو کوئی تھوڑی اخلاص اور محبت سے اچھی طرح ٹھیک کرکے دھیان سے ادا کرتا ہے فرشتے اُسے آسمان پر لیجاتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ میرے بندے نے بڑے اخلاص سے ادا کیا ہے دلیل اُسکی آیت قرآن مجید کی ہے وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ترجمہ اور اگر نیکی ہو تو اُسکو دونا کرے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا ثواب عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُوْتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِیٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُوْتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُوْتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۴) ترجمہ ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ فرمایا حضرتؐ نے تحقیق بغیر اخلاص کے جنھون نے عمل کیا تھا اُن مین کا پہلا آدمی جس پر حکم جاری ہوگا قیامت کے دن وہ شخص ہے کہ مارا گیا اللہ کی راہ مین پس لاوین گے اُس کو حساب

کے واسطے دربار مین اللہ تعالی کے پھر بتلاویگا اللہ تعالی اُسکو اپنی نعمت جو اُسے دی تھی سو وہ سمجھ جاویگا اُس نعمت کو یعنی اقرار کریگا اُسپر پس کہے گا اللہ تعالی کہہ کیا عمل کیا تو نے اس نعمت کے سبب یعنی اُس نعمت کا شکر کیونکر بجالایا بولے گا وہ شخص لڑا مین کافرون سے تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا مین فرماویگا اللہ تعالی جھوٹ کہتا ہے تو یعنی نہین لڑا تو محض میری رضامندی پر بلکہ لڑا تو اسلئے کہ کہین تجکو لوگ جوانمرد بہادر سو تو کہا گیا یعنی دنیا مین لوگ تجکو کہہ چکے اُسکی مزدوری تجکو ملی خوشی دل کو حاصل ہو چکی پھر حکم ہوگا کہ گھسیٹین اُسکو اوندھے منہ یہانتک کہ ڈالا جاویگا جہنم مین دوسرا شخص وہ کہ جسنے سیکھا علم اور سکھایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لاوین گے اُسکو دربار مین پھر بتلاویگا اللہ تعالی اُسے اپنی نعمتون کو سو اقرار کریگا وہ اُسکا فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اُس سے یعنی کیونکر اُن نعمتونکی شکر گذاری کی کہیگا وہ شخص سیکھا مین نے علم اور سکھایا مین نے اوروں کو اور پڑھایا مین نے قرآن تیری راہ مین پس فرماویگا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو یعنی یہ کام تو نے اخلاص کیساتھ میری خوشی کو نہین کیا لیکن سکھایا تو نے علم اسی واسطے کہ لوگ تجکو عالم کہین اور پڑھا تو نے قرآن اسلئے کہ لوگون مین قاری مشہور ہو یعنی ان کامون کے سبب دنیا مین تجکو عزت اور بڑائی ملے اور فائدہ حاصل ہو سو ایسا ہی ہوا یعنی لوگون نے تیری بڑائی کی تجکو فائدہ پہونچایا تیری مزدوری تجکو ملی پھر حکم ہوگا کہ منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ فرشتے اُسی طرح جہنم مین لیجاکر ڈالدین گے تیسرا وہ شخص جسپر کشادہ کی تھی اللہ تعالی نے روزی یعنی اُسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اُسکو ہر طرح کا مال پس لاوینگے اُسکو پھر بتلاویگا اللہ تعالی اُسے اپنی نعمتون کو سو جان لیگا وہ اُنکو تب فرماویگا اللہ تعالی کیا کام کیا تو نے اُن نعمتون سے یعنی کس طرح اسکا شکر بجالایا کہے گا وہ شخص جس راہ مین تو راضی ہوتا ہے اُسی راہ مین مین نے خرچ کیا تیری رضامندی کے واسطے فرماوے گا اللہ تعالی جھوٹا ہے تو لیکن کئے تو نے کام اسیواسطے کہ لوگ تجھے سخی کہین تیری بڑائی گاوین سو کہہ چکے دنیا مین اُس کا بدلہ تو پا چکا پھر حکم ہوگا کہ اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ فرشتے اُسی طرح جہنم مین داخل کرین گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھاوے کا کوئی کام بغیر محبت اور اخلاص کے اُس جناب پاک مین ہرگز منظور نہین اگر ہزارون طرحسے کوئی نیک

کام کرے لوگون کو فائدہ پہونچاوے دُکھ اُٹھاوے کبھی قبول نہین معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ اِخْوَانُ الْعَلَانِیَۃِ اَعْدَاءُ السَّرِیْرَۃِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ بِرَغْبَۃِ بَعْضِھِمْ اِلٰی بَعْضٍ وَرَھْبَۃِ بَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ ترجمہ ہونگے آخری زمانے مین لوگ کہ ظاہر مین بھائی اور دوست ہین اور باطن مین بیگانے اور دشمن پوچھا لوگون نے یارسول اللہ کیونکر ہونگے ایسے فرمایا کہ یہ ہوگا بعضونکے رغبت کرنیسے بعضونکی طرف اور بعضونکے خوف اور کراہیت کرنیسے بعضونکی طرف سے یعنی دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسیسے رکھتے ہونگے تو ملیں گے دوستی محبت ظاہر کرینگے اور جب کچھ دنیا کی غرض درمیان نہوگی الگ بیٹھینگے سو یہ خبر ہمارے پیغمبر آخرالزمان مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دی ہوئی اب اس زمانے مین ظاہر ہوئی یا اللہ یا کریم مجکو اور سب مومنون کو ایسے بُرے کامون سے اور بد خصلتون سے دور رکھ اپنے فضل وکرم سے۔ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بیسوان باب تکبر اور غضب کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے چوبیسوین سیپارے کے گیارہوین رکوع مین اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۵ ترجمہ جو لوگ سرکشی کرتے ہین میری بندگی سے جلد ڈالے جاوینگے دوزخ مین ذلیل ہوکر یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام سے سر پھیرا دے اور غرور کرے اور اُسکے کلام پر ایمان نہ لاوے اور لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرے وہ شخص جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثَلٰثَۃٌ لَّا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ ترجمہ تین شخص ہین کہ بات نہ کریگا اللہ تعالیٰ اُن سے قیامت کے دن اور نہ ستھرا کریگا اُنکو اور نہ دیکھے گا اُنکی طرف اور اُنکے لیے بڑے دُکھ کا عذاب ہے ایک بوڑھا زنا کرنیوالا دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا درویش بڑائی کرنیوالا اور حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُّسْتَضْعَفٍ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ ترجمہ کیا نہ بتلاؤن مین تم کو بہشتیون سے ہر ایک ناچار کہ ذلیل جانتے ہین لوگ اُسکو اگر قسم کھاوے وہ اللہ کی سچا بناتا ہے وہ اُس کو آیا نہ

لہ عتل نافرمان و شریر و دم اور دشت آزار و بہندہ و سخت گو ۱۲ اصراح ۲ جو اوام و دشمن خراب ان دفتر ۱۲ اصراح

بتلاؤن مین تم کو دو زخمون سے ہر ایک جھگڑالو سخت زبان مغرور ضعیف یعنی جسکو لوگ دنیا مین بے عزت اور فقیر جانتے ہین اللہ تعالیٰ اُس کا دوست اور مددگار رہتا ہے جس بات کی وہ خواہش کرے اُس کو عزت بڑھانے کو وہ انجام کردے اور جو لوگ دنیا مین بدزبانی اور سخت گوئی کرتے ہین اور شوم بخت ہوتے ہین اور بڑائی اور تکبری کرتے ہین اُسکو ذلیل کرے پھر جہنم مین بھردے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ داخل نہ ہوگا دوزخ مین یعنی ہمیشہ نہ رہیگا اُسمین جسکے دل مین ایک سرسون برابر بھی ایمان ہوگا اور داخل نہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک سرسون برابر بھی کبر یعنی بزرگی ہوگی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین قسم کے لوگ سب کے آگے دوزخ مین جاوینگے پہلا بادشاہ ظالم دوسرا نہ دینے والا زکوۃ کا تیسرا درویش تکبر کرنیوالا اور تین گروہ سب کے پہلے بہشت مین داخل ہونگے پہلا شہید جس نے اپنی جان اللہ کی راہ مین بچائی سے دی دوسرا جسنے اخلاص و محبت سے حق تعالیٰ کی عبادت کی تیسرا وہ غریب ناچار جو محنت کرکے حق حلال سے جورو لڑکون کو کھلاتا ہے پھر اپنے پروردگار کی بندگی مین دل سے حاضر رہتا ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن بڑائی اور بزرگی کرنے والون کو چیونٹیون کی طرح اٹھاوینگے یعنی صورت آدمیون کی مگر بدن چیونٹیون کا یا مال ہون گے قدمونکے نیچے اور رسوا اور ذلیل ہونگے وہ ہر طرح سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی پھٹا پرانا پیوندی کپڑا پہنتا ہے مگر اللہ کی حکم برداری نہین بجالاتا وہ تکبر سے خالی نہین اور جو کوئی نیا کپڑے پہنتا ہے اور شال دوشالے اوڑھتا ہے مگر دیندار غریبون اور فقیرون سے ملکر چلتا ہے وہ حقیقت مین متکبر نہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت ایک نے اُنسے نصیحت طلب کی لَا تَغْضَبْ پھر اُس نے سوال کیا فرمایا لَا تَغْضَبْ غرض مکرر فرمایا آپنے کہ غضب مت کر غصہ مت کر اس سے معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب اور غصہ سے پیدا ہوتا ہے اور آدمیونکو یہی آفت ہلاکت کے مقام کو پہونچاتی ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی پر نظر رحمت کی کرتا ہے تو اوروں سے اُسکا عیب ظاہر کرتا ہے اور جب نظر غضب کی ڈالتا ہے تو اُس سے اوروں کے عیب کو ظاہر کرتا ہے پس مسلمانونکو چاہیے کہ کسیکی عیب جوئی نکرین خیال کرین کہ ہم سب بندے اللہ کے ایک ماں باپ سے پیدا ہوے کسی طرح کی بڑائی نہین رکھتے پھر دوسرونکا عیب کیون ڈھونڈھین

لازم ہی کہ سب سے پہلے اپنے تئین چھوٹا بوجھین اور ناچیز سمجھین ملنساری کرین اپنے بیگانے سے للہ محبت کرین یہ بڑی دولت اور بڑی عزت کی چیز ہے اللہ تعالی کو پسند ہے ہزاردن اس صفت کے سبب سے نجات پاوینگے اور درجہ عالی مین پہونچ جائین گے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اس مرتبہ کی آرزو کرین گے اسی پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ بُدَلَاءَ اُمَّتِیْ لَمْ یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِصَلٰوۃٍ وَّلَا صِیَامٍ وَّلٰکِنْ دَخَلُوْھَا بِسَخَاءِ الْاَنْفُسِ وَسَلَامَۃِ الصُّدُوْرِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ ترجمہ بیشبہہ اس اُمت کے بزرگ لوگ بہت نماز اور روزے سے بہشت مین داخل نہین ہونگے لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام مسلمانون کو بتلانے سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے ہون گے کہ قرآن پڑھین گے اور قرآن نہ پہونچیگا اُنکے حلق تک یعنی اُسپر عمل نہین کرتے صرف زبان سے حرف ادا کرتے ہین یہ کہین گے ہم پڑھتے ہین قرآن ہم سے کون بڑا پڑھنے والا ہی اور ہم علم رکھتے ہین ہمسے کون زیادہ عالم ہی سو وہ لوگ لکڑیان ہین دوزخ کی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِیَ الْکَبِیْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰی وَنَسِیَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَھٰی وَلَھٰی وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَاءَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰی وَنَسِیَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَھٰی بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَیَّلَ الدِّیْنَ بِالشُّبُھَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمِعَ اَنْ یَّعُوْدَہٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ ھَوًی مُضِلَّۃٌ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغِبَ یُذِلُّہٗ ترجمہ بدبندہ ہی وہ بندہ جو اچھا جانتا ہی اپنے تئین اور بڑائی کرتا ہی اپنی اور بھول گیا اُسکو جو سب سے بڑا اور سب سے بزرگ ہی بدبندہ ہی وہ بندہ جسنے سر اُٹھایا اور ظلم اور فساد کیا اور بھول گیا اُسکو جو سب پر غالب اور قادر ہی بدبندہ وہ بندہ ہی جسنے چھوڑا دین کو اور کھیل مین لگا اور بھولا قبر ونکو اور خاک مین مل جانے کو بدبندہ ہی وہ بندہ جسنے سرکشی کی اور حد سے بڑھا اور بھول گیا اپنے پہلے دن کو اور پچھلے دن کو بدبندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہی دنیا کو دین سے یعنی عبادت کے کام دکھا کر دنیا کی عزت چاہتا ہے بدبندہ ہے وہ بندہ جو فریب دیتا ہے دین کو شبہے کی چیزون سے یعنی حرام سے اپنے تئین بچاتا ہے کہ دین دارون مین پکڑا نہ جاوے

اور شبھے کی چیزون کو عمل مین لاتا ہے کہ لوگون کے دل مین دین کے کام پر دُبدھا ڈالے بدبندہ ہے وہ بندہ جو طمع اور حرص اُس کی دوڑاتی پھرتی ہو دروازون پر اُسے بدبندہ ہے وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اُسکی گمراہ کرتی ہو اُسکو کہ بہکادے اُسے سیدھی راہ سے بدبندہ ہے وہ بندہ جو دُنیا کی دولت کمانے پر لالچ کرتا ہے اور اپنی زندگی پر بھروسا رکھتا ہے پھر اُس مین ذلیل اور رسوا ہوجاتا ہے ایک علامت کبر اور بزرگی جتانے کے یہ بھی ہے کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اُس کو کرنے ضرور ہین اُن سے شرم کرے اور لڑکے بالون کی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے کنارہ پکڑے سواے بھائیو اب تم کو چاہیئے کہ ہر طرح کے بُرے کامون سے اور بُری خصلتون سے اپنے تئین بچاؤ جسمین اللہ اور رسول کی رضامندی حاصل ہو وہ کام کرو سب آدمیون کو یعنی مردون اور عورتون کو اپنے بھائی بہن سمجھکر جو نیک بات ہو جسمین اُنکی عاقبت بخیر ہو اور وہ تم جانتے ہو فی الفور بتادو اصل کام دیندارون کا یہی ہے خواہ کوئی سُنے یا نہ سُنے مقدور بھر اچھی بات کہنے مین اچھے کام سکھانے مین قصور مت کرو کیونکہ ہر کوئی اس بات سے قیامت مین پوچھا جائے گا خصوصاً جو عالم اور لائق ہین دین کے احکام سے واقف ہین پھر اُس بتانے اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آوین گے اور نیکی کرین گے اُس نیکی کا جتنا ثواب اُنکو ملیگا اُتنا ہی بتانے والیکو اور کرنیوالے کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا اسی طرح جسکے کہنے سننے سے لوگ بُری راہ اختیار کرینگے کرنے والے جسقدر عذاب مین گرفتار ہون گے اُسی قدر وہ بتانے اور سکھانیوالا اور اُس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور یہ فائدہ بھلائی کا اور بُرائی کا دنیا جبتک قائم ہے جاری رہیگا یون ہی حدیث مین آیا ہے سُنا ہے کہ بعضے جاہل دنیا کے کتے جو اپنے تئین پیرزادہ یا مولوی یا ملّا یا قاضی یا سردار مشہور کرتے ہین اور بہت سے جاہلون اُن پڑھون مین اپنے باپ اور دادا کے نام پر کودتے ہین اور اُنمین اپنی بڑائی جتاتے ہین کہ ہم فلانے مولوی یا ملّا یا پیر یا قاضی یا سردار کی اولاد مین ہین تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے بزرگونکے چلن اختیار کرو ہمارے بزرگون کا یہی طریق تھا جو ہم تمکو جتاتے ہین اور کوئی مولوی یا قاضی یا واعظ کسی طرح کی بات یا کوئی مسئلہ بتادے ہرگز اُسکو نہ مانو اگر مانوگے تو اپنے باپ دادے کے گروہ سے

الگ ہوجاؤگے اور ہمارے بزرگوا تمھاری نئی چال سے بیزار ہون گے اور تمھاری شفاعت سے ہاتھ اُٹھالین گے سچ ہے کہ ایسے مولوی اور پیرزادے اور قاضی اور مُلّا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بندگی اسی مین سمجھتے ہین کہ اُنکے فرمانبردار لوگ ہرگز اُن کے کہنے سے باہر نہ جاوین اُنکے خاندان کے طریقے مین اپنے تئین داخل رکھین جس سے اُن کا روزگار رہنا ہے دنیا حاصل ہووے اور اُنکا مرید معتقد برسی اور ششماہی کے دو کا پیسہ روپیہ کھانا کپڑا دیا کرے جو وہ فراغت سے عیش و آرام کے ساتھ گذران کرین بلکہ بہت سے ایسے دغاباز اور ڈکیت اور مکار دین کے ہین کہ اپنے مریدون کو اُن کی خواہش کے مطابق اپنے دنیا کے نفع کو لحاظ کرکے حرام اور بدعت کے کامون کی پروانگی دے کر اپنا ذمہ کرتے ہین اور اپنی صورت مشائخ اور علما کی بناکر ہزارون غریب سیدھے مسلمانون کو گمراہ بناکر ایسی حرام کی کمائی سے بہت سے روپے حاصل کرکے سود بٹے سے اپنی دولت بڑھاتے ہین بلکہ ملک معاش کے مالک بنتے ہین اور جو اچھے ایماندار شخص دین کی پکی باتین شرع کے موافق اُن سے ظاہر کرین اور اللہ رسول کی سیدھی راہ پر لانے کو زور مارین تو یہ شیاطین اپنی بھلائی اُن کی گمراہی اور جہالت مین سمجھ کر اُن کو اس بُری چال سے نکلکر ہدایت کی راہ مین آنے نہین دیتے اور کفر کی رسمون اور بدعت کی چالون سے بچ رہنے کے روادار نہین ہوتے جیسا کہ اگلے زمانہ مین دنیادار مولوی مشائخ یہی شیوہ اختیار کرکے بُری چالین چلے اور لوگون کو اُدھر لیگئے اور ہزارون اُس مین گمراہ ہوے اللہ تعالیٰ نے اُنکے اس طریق اور غدر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ فرمایا۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ترجمہ اور جب کہا جاوے اُنکو اختیار کرو اس حکم کو جو اللہ تعالیٰ نے اُتارا کہین ہم چلین گے اُس چال پر جسپر ہمارے باپ دادا چلے اگرچہ اُن کے باپ دادا نہ سمجھتے ہون اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی راہ یہ آیت تو مشرکون کی شان مین وارد ہوئی تھی مسلمانون کو ایسا کلام زبان سے نکالنا مناسب نہین پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بھی بیشک اُن مین گنا جائے گا کبھی وہ مسلمان نہ رہے گا پھر اسی طرح بُری رسمون کی بُرائی کو اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ بیان فرمایا ہے۔ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ط وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ

حُکمًا ترجمہ کیا کفر کی رسمون کی خواہش رکھتے ہین اور کون ہے اچھا اللہ سے حکم کرنے مین یعنی اے مسلمانو جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسمون کو نہ چاہو اور اُن پر نہ چلو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے حق مین اب حکم کیا وہی بہتر ہے اُسکو اختیار کرو باپ دادا کی رسیں چھوڑو کیونکہ ایسی ہی بُری چالون اور نارضامندی کے کامون اور ناپسندیدہ رسمون سے اللہ تعالیٰ کا کچھ غضب یہان لوگون پر پڑتا ہے کہ جس سے وبا اور قحط اور انواع بیماری کی سختیون مین گرفتار ہوتے ہین اور طوفان کی شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیون کی غرقی سے تباہی اُٹھاتے ہین اور دنیا کے مقدمے مین ذلت اور رسوائی حاصل کرتے ہین پھر آخرت مین تو بہت تکلیف اور سخت عذاب مین پڑین گے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ روم ع۵ مین فرمایا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ ترجمہ ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری مین آدمیون کے کرنیسے تا چکھاوے اللہ تعالیٰ اُن کو تھوڑی سزا اُن کے عملون کی شاید وہ اس تھوڑی سزا سے بُرے کامون سے باز آوین سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ اور رسول کا ڈر ایسے شخصون کے دل مین ہو تو اُن باتون کو کہ ایماندار لوگ بتاتے ہین یا اس کتاب مین تھوڑی بہت لکھی گئی ہین کسی قاضی یا مفتی یا مولوی سے جن کو دینداری کی دولت سے اللہ تعالیٰ نے بہرہ دیا ہے اور لوگون مین اُنکا نام اس کتاب مین مشہور ہوا ہے اللہ اور رسول کو درمیان دیکر پوچھین اور دریافت کرین کہ ٹھیک ہے یا نہین اگر ٹھیک ہے تو اپنے اعمال اور کام سے توبہ کرکے سچے مسلمان ہوجاوین اور باپ دادون کی راہ چھوڑکر اور پیر و بزرگ کی سفارش کی طمع دل سے بھلاکر اپنے ہادی حقیقی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم کی پیروی اختیار کرین اور جو لوگ اُن کے کہنے سے اس نعمت کے حاصل کرنے مین اٹک رہے ہین انھین بھی سمجھاوین کہ اللہ اور رسول اُن سے راضی ہووین اور دین کے احکام اور نیک طریقے اسلام کے تمام ملک مین پھیل جاوین اور کفر و بدعت کی رسمین لوگون سے چھوٹ جاوین اور جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے مین حکومت کا پایہ بخشا ہے خواہ مسلمان خواہ اور قوم اُن کو بھی لازم ہے کہ جب ایسا مقدمہ دینداری کا کہ

عہ کرع ۴ پارہ ۱۱ (۲۱) انفال ۱۱ (۲۲)

جس سے شرع کی بات قائم رہے اور کفر اور بدعت کی رسم دور ہووے اُنکے محکمے مین بد دینون اور خود پسندون کے ظلم سے رجوع ہو اور ایسے ظالم لوگ غریب مسلمانون کو کفر اور بدعت کی رسمون کے دفع کرنے پر دُکھ دینے پر مستعد ہون تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی دیندار مولوی سے اُسکا فتوی لے کر خوب تحقیق کر کے حکم دین کہ لوگ اپنے دین پر قائم رہین کسی مفسد کا فساد کام نہ آوے سمین اللہ اور رسولؐ کے آگے عاقبت مین اُن کی سُرخروئی ہوگی اور ملک مین امن چین رہیگا کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے واقف ہو اور اُس پر چلا دوسرے مذہب کا میل اُس کے دل سے جاتا رہا تو دن رات اپنے اللہ اور رسولؐ ہی کی رضامندی کی تلاش مین رہے گا اور جتنے کام بُرائی اور ناانصافی کے ہین چوری ڈکیتی مال مردم خوری دغابازی مردم آزاری فسق و فجور بے ایمانی اللہ و رسولؐ اور حاکم کے ڈر سے اُس سے ہرگز نہ ہوسکین گے اچھی نیک بات کی پیروی کیا کریگا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنون مین اُسکا ظاہر و باطن پاک اور صاف ہوجاوے اور اپنی استعداد ازلی کے موافق دنیا اور آخرت مین رحمت الٰہی کا سزاوار بنے یار و اسلام کے احکام ٹھیک ٹھیک سکھانے مین کسی مخالف سے نہ ڈرو اخلاص اور محبت سے خالصًا مخلصًا بدون کسی وجہ کی طمع کے یہ طریقہ نصیحت کا ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری رکھو بیشک اللہ تعالیٰ تمھاری عزت و آبرو کا نگہبان رہیگا دشمنون کے پنجے سے البتہ تمکو بچا دیگا اور اگر دنیا مین دین کی دولت اور خاوند حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے سبب کچھ ذلت ہوئی تو وہ عین عزت ہے انبیاؑ اور اولیاؒ اچھے بندون کو ایسی تکلیفات ہمیشہ ہوتی آئی ہین اسکا مطلق اندیشہ نہین غرض اپنا کام کرتے رہیے اُس مالک دو جہان کے سوا کسی سے نہ ڈریے اور اگر یون سمجھ لیا کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ طریقہ ہم مسلمانون کے دین کا نہین کیونکہ ہمارے پیغمبرؐ اور اُن کی اُمت کو جو ایماندار ہین اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی پر نصیحت اور خیرخواہی اور گواہی کا عہدہ دیا ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انھین بخشا ہے کہ سب کو اچھی باتین سکھا دین اور نیک راہ پر لا دین پھر جو کوئی مومن ہو کر اس شیوہ سے اپنے تئین باز رکھے گا بالضرور اُس کو قیامت کے دن اللہ علیم خبیر و بصیر کو جواب دینا پڑیگا باقی رہا اپنے ذاتی مقدمات مین تم کو چاہیے کہ خلق محمدیؐ کے

طریقے پر چلو اگر کوئی تمھارے حق کو ناحق کرے اور کسی طرح کا رنج و نقصان پہونچاوے تو صبر اختیار کر کے چپکے ہو رہو وہی منتقم حقیقی تمھارے صبر کی جزا تمکو دیگا اور راضی کریگا فروتنی اور انکساری کی راہ سے کسی بات مین غرور اور بزرگی نہ کرو لڑکے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ یہ مجھ سے اچھا ہے اسلیئے کہ آجتک گناہ سے بچا ہے اور بوڑھے کو جب دیکھو تو سمجھو کہ البتہ اُسنے اللہ کی عبادت زیادہ کی ہوگی اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اُسنے کیا ہوگا نادانی سے کیا ہوگا اور مین تو جان بوجھ کر بُرے کام کرتا ہون بہر صورت مین سب سے بدٹھہرا میری کیا سزا ہوگی مین کیونکر نجات پاؤن گا دُکھ کے عذاب سے کس طرح چھوٹون گا اپنی فکر مین لگے رہو اور دوسرے مسلمانون کو اپنی بہ نسبت بُرا نہ کہو کیونکہ خاتمے کا حال کسی کو معلوم نہین کس سے کیا سلوک ہوگا کون چھوٹے گا کون پکڑا جائیگا یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل و کرم سے سب بُری باتون کو میرے دل سے دور کر اور اسلام کی اچھی راہ پر استقامت دے اور سب مومنون کو ہدایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور بُرے کامون سے جسمین تیری رضامندی نہ ہو دور رکھ اور اچھے لوگون کے طفیل سے یہ رتبہ نصیحت کا مجھ ناکارہ کو بھی عنایت فرما اور جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور بداخلاقی کی رذالت سے بچا۔ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ وَ اٰلِهِ الْاَمْجَادِ

اکیسوان باب خلق نیک اور غصہ کھانیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نٓ والقلم مین اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ ترجمہ ای پیغمبر تو پیدا ہوا ہی بڑے خلق پر اور فرمایا سورۂ اعراف مین خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ترجمہ خو پکڑ معاف کر نیکی اور کہہ نیک کام کو اور فرمایا چوتھے سیپارہ کے پانچوین رکوع مین وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ترجمہ اور پی جاتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالون کو یعنی بُرائی کے عوض مین بُرائی نہین کرتے بلکہ اپنے نقصان مین دوسرے کی راحت ڈھونڈھتے ہین انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ نیکی کیا ہی اور بدی کیا ہی فرمایا آپنے اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِكَ ترجمہ یعنی اچھی خصلت بڑی نیکی ہی اور بدوہ ہی جو کام تیرے دل مین کھٹکے یعنی جس کام مین علما کا قول مختلف پاوے تو مومن

عہ رکوع ۲۳ پارہ قال الملاء الذین ۱۲

اپنے دل سے فتویٰ طلب کرے جو مؤمن کے دل مین ایمان کی روشنی سے معلوم ہو اس کی طرف طبیعت رجوع کرے اور وہ کام عمل مین لاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا ترجمہ تحقیق وہ شخص زیادہ محبوب ہے تم مین سے میرے پاس جو زیادہ نیک ہے تم مین اچھی خصلتون سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو دیا گیا حصہ نرمی اور مہربانی کا اُسنے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا اور جو شخص محروم ہوا اس حصہ سے وہ محروم ہوا دونون بھلائی کی خوبی سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بھاری چیز جو قیامت کے روز ترازو مین رکھی جاویگی خلق نیک ہے اور اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے اُسکو جو حد ادب سے باہر جاوے اور بیہودہ باتین بکے اور فرمایا کہ جسکا خلق نیک ہے اُسکو ثواب ملیگا راتون کے جاگنے والون اور روزہ رکھنے والون کے برابر اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی دو مسلمانون کے درمیان پڑکر صلح کروادے اللہ تعالیٰ اُس کو نماز پڑھنے والون اور صدقہ دینے والون اور روزے رکھنے والون سے بڑا مرتبہ عنایت فرماوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ غضب اور غصہ کرنا ایسا خراب کرتا ہے ایمان کو جیسا صبر شہد کو پس ان آیتون اور حدیثون سے معلوم ہوا کہ اچھی خصلتین جیسے معاف کرنا رحم کرنا سلوک کرنا عاجزی کرنی حیا کرنی صبر کرنا عدل کرنا یہ سب صفتین نیک ہین جو کوئی انھین اختیار کرے اللہ تعالےٰ اُس سے راضی ہوتا ہے اور اُس کے درجے آخرت مین بڑھاتا ہے دُنیا مین عزت اور حرمت بخشتا ہے اور اپنے حفظ وامان مین رکھتا ہے اور بخل و کبر اور حرص اور غیبت اور غضب اور جہل اور حسد اور ریا جن کا بیان پہلے سُن چکے بہت بد ہین جو کوئی ان بُری باتون کو اختیار کریگا دُنیا اور آخرت مین خراب اور پشیمان ہوگا لیکن اتنا سمجھنا چاہیئے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہے کہ جب اپنی ذات سے علاقہ رکھے تو اُسکا عمل مین لانا بہتر ہے اور جب دین کے کام مین ہو تو وہان ایسا عمل نکرے شرع کا حکم مقدم رکھے جیسا کہ ایک شخص نے اسکو رنج پہونچایا یا کوئی بُرا کام کیا ایسا کہ وہ رنج اسکی ذات یا مال سے علاقہ رکھتا ہے تو درگذر کرنا مضائقہ نہین لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اُس سے درگذرے تو دین مین بٹا لگتا ہے اور شرع شریف مین سُستی ہوتی ہے وہان معاف کرنا مناسب نہین بلکہ غصہ کرے اور

لہ صبر اگر کسی معنی ابلیا جہت کڑوا ہوتا ہے ۱۲

کرنیوالے کو سزا دے کہتے ہین کہ جسکی خو بد ہووے تو وہ اللہ کی جناب مین عاجزی و زاری کرے اور باوضو سو مرتبے اس آیت کو پڑھا کرے اللہ چاہے تو اُسکو اس عیب سے پاک کرے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تعجب آتا ہے مجکو کہ جو کوئی غم اور پریشانی مین پڑے اور پھر اس آیت کو اپنا ورد نہ کرے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ اور جو شخص تدبیرون سے ناچار ہو اور اُسکا کوئی مددگار نہ ہو تو یہ آیت ہمیشہ پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اُسپر اللہ کا کرم اور فضل ہووے اُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ **نقل ہے** کہ کسی نے حسن قیس کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش خلقی کس نے سکھائی اُسنے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سیکھی اسطرح سے کہ ایکروز مین اپنے باپکے پاس بیٹھا تھا اور میرا چھوٹا بھائی جسکو باپ بہت پیار کرتا تھا وہان موجود تھا ایک لونڈی گھر سے وہان آئی اُسکے ہاتھ مین لوہے کی سیخ گرم تھی اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کے ہاتھ سے چھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گری ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپتے تڑپتے مرگیا لونڈی گھبرائی کہ دیکھے میرے نصیب مین کیا ہوا باپنے جب اسکی طرف دیکھا کانپ اُٹھی گڑگڑا گئی باپنے کچھ نہ کہا صبر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجالا کر لونڈی کو آزاد کیا **نقل ہے** کہ ایک بزرگ بکریان پالتے تھے ایک دن اُن کے غلام نے ایک بکری کی ٹانگ توڑ ڈالی بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا غلام نے جواب دیا کہ آپ کو لوگ صابر کہتے ہین سو آج مین نے آزمانے کو ایسا کام کیا اور نقصان پہونچایا دیکھون کہ تم غصہ کرتے ہو یا نہین بزرگ نے کہا کہ جو ایسے کام مین غصہ کرتا ہی وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہے غلام نے کہا تو صبر کیجئے چپ ہو رہیے بزرگ نے اپنے نقصان پر کچھ خیال نہ کیا بلکہ اُس غلام کو آزاد فرمایا کہتے ہین کہ خلق نیک اُسکو کہتے ہین کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہونچاوے آزار دیوے اگر دین کے مقدمے مین نہو تو صبر کرے شکر بجالاوے اور بدلہ لینے پر کمر نہ باندھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا درجہ حاصل کرے تو ہر کام مین اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنے فرمانبردار کا قصور معاف کرے غضب غصہ سے اسکو دکھ نہ پہونچاوے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہی کہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بہتری کی اُمید نہین رکھتا اور اُسکے غضب سے خوف نہین کرتا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ ایمان کے دو حصے ہین ایک حصے کا نام شکر اور دوسرے

حصہ کا نام صبر ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُس آدمی سے مجکو حیا آتی ہے کہ کیونکر اُسکو نہ بخشون جو خوشی مین شکر بجالاتا ہے اور مصیبت مین صبر اختیار کرتا ہی ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے مال مین بہت نقصان آیا اور مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہوا آپنے فرمایا کہ جس مومن کا مال نقصان نہین ہوتا اور کبھی کسی دُکھ مین نہین پڑتا وہ خیر نہین دیکھتا اللہ تعالیٰ جسکو دوست بناتا ہی اُسکی دوستی آزمانے کو مال مین نقصان پہونچاتا ہی بدن مین آزار دیتا ہی ہر ایک نوع کی تکلیف مین ڈالتا ہے جسمین سچا جھوٹا پہچانا جاوے مومن اور منکر معلوم ہوویں فرمانبرداری اور نافرمانی کھل جاوے حدیث مین آیا ہی کہ بلا کے وقت صبر کرنیمین عبادت سے زیادہ ثواب ملتا ہی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی تین وقت مین تین کام کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو دنیا اور آخرت مین نیکنام فرماویگا بڑا درجہ بخشے گا پہلا جو حکم اللہ کا اُسکے حق مین جاری ہوا اُسپر راضی رہے اور دوسرا کام جب کسی طرح کے دُکھ اور مصیبت مین پڑے صبر اختیار کرے تیسرا کام جب کچھ دولت و نعمت اُسکے ہاتھ آوے شکر بجالاوے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب مین کے ملک مین میرا بیٹا مرگیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرت نے خط لکھا اُسکا مضمون یہ تھا لے معاذ اللہ تعالیٰ کا سلام تم پر ہو چاہیے کہ مصیبت مین صبر اور شکر بجالاؤ اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالیٰ کا ہدیہ سمجھو تمھاری خوشی کو چند روز تمھارے پاس رکھا ہی پھر اُس پاس جاویگا اسمین اگر تم صبر کروگے ثواب پاؤگے جو شکوہ زبان پر لاؤگے کچھ فائدہ نہ کریگا اور ثواب سے محروم رہوگے ہم سب کو خاوند کی رضامندی ہر آن مین درکار ہی اُسی کے اختیار مین ہمارا کل کاروبار ہی رونے پیٹنے سے مردہ قبر سے نہین پھرتا ہی اپنی موت یاد کرنے سے دُکھ درد کم ہوتا ہے

نقل ہی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لیجایا کرتا تھا حضرت اُسپر نظر کرم کی رکھتے تھے اتفاقاً وہ لڑکا مرگیا باپ کو اُسکے بڑا غم ہوا کئی دن گذرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی جناب مین حاضر نہوا آپنے لوگونسے پوچھا فلان شخص کیون نہین آیا لوگون نے عرض کیا کہ اُسکا بیٹا مرگیا اُسکے ماتم مین لگا ہے حضرت کئی اصحابون کو ساتھ لیکر اُسکے گھر ماتم پرسی کو گئے فرمایا اسقدر کیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت مین اتنا دُکھ اُٹھاتے ہو چاہیے کہ خوشی کرو

آخرت کی بھلائی کو دیکھو جسوقت اللہ تعالیٰ قیامت مین حکم کریگا کہ تمھارے لڑکے کو بہشت مین لیجاؤ بغیر تمھارے وہ نہ جاویگا پھر حق تعالیٰ اُسکی خاطر تمکو بھی بخشے گا گناہون سے نجات دیگا اس بات کے سنتے ہی وہ شخص خوش ہوا اس مصیبت پر راضی ہوا حدیث مین آیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست کیا چاہتا ہے اُسپر بلا اور آفت نازل کرتا ہے کہ اسمین اسکا امتحان لیوے اور گناہون سے پاک کرے جس قدر وہ دُکھ مین صبر اور شکر بجالاویگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اُسکی رضامندی کا درجہ پاویگا اچھے نیک بندون پر جب کوئی آفت پڑتی ہے یہی کہتے ہین رَضِیْنَا بِقَضَائِكَ اُسوقت فرشتے اس آواز کو سنکر خوش ہوتے ہین اُسکی تعریف اور توصیف کرتے ہین پھر جب دوسری دفعہ یہی کہتا ہے حق تعالیٰ اپنے فضل سے اُسپر نگاہ کرتا ہے اُسکے جواب مین فرماتا ہے لَبَّیْكَ وَ سَعْدَیْكَ یعنی مین موجود ہون تیری آرزو بر لانے کو جو تیرا مقصد ہو بیان کر مین پورا کرون جب صبر کرنیوالونکا مرتبہ فرشتہ دیکھین گے تمنا کرینگے کہ اگر دنیا مین اللہ تعالیٰ ہمارے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور دُکھ پر دُکھ دیتا اور ہم اُسپر صبر کرتے تو آج کے دن ان صبر کرنے والون کا سا مرتبہ پاتے اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالونکی خوشی کو فرماتا ہے۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ط اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۵ ترجمہ خوشخبری سنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اُنکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہم کو اُسکی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اُن ہی پر شاباشیان ہین اُنکے رب کی اور مہربانی اور کتاب مین لکھا ہے کہ جن کو دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اُن کے دل سے خوف اللہ تعالیٰ کا جاتا رہتا ہے ہندون کے سانڈ کی طرح اِدھر اُدھر منھ ڈالے پھرتے ہین حرام حلال کی مطلق پروا نہین کسی نوع کی رسوائی بلکہ مار پیٹ کا ہرگز اندیشہ نہین عزت کھوتے ہین پیٹ بھرتے ہین دین کھوتے ہین دنیا سمیٹتے ہین سوائے بھائیو نیک چلن اختیار کرو اچھی خصلتون سے اُسمین ملے جُلے رہو دُکھ سکھ مین اپنے بھائیون کے شریک بنو اور حق سبحانہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو دُنیا کی محبت چھوڑو دین حاصل کرو اور جب کسیطرح کی مصیبت مین پڑو صبر اور شکر بجالاؤ گلہ شکوہ منھ سے نہ نکالو کیونکہ دُکھ دینے والا وہی ہے جو سُکھ دیتا ہے اُسکے سوا نہ کوئی دُکھ دے سکے

نہ سکھ آہی ہم کو اور سب مومنون کو اچھی اور نیک خو خصلت عنایت کر اور مصیبت اور تکلیف مین صبر کرنے کی توفیق دے بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ وَبِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ

بائیسوان باب نیک لوگونکے قصون کے بیان مین

نقل ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگون نے کہا کہ آپ اسقدر تکلیف اُٹھاتے ہین اور دُکھ مین پڑے رہتے ہین تھوڑی راحت فرمایئے جسم کو آرام دیجیے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کرون تو رعیت کی خبر داری اور اُن کے مطالب کا فیصلہ کون کرے اور اگر رات کو آرام سے رہون تو قیامت مین اللہ تعالی کو کیا منھ دکھاؤن اور وہان کا کام میرا کس طرح بنے **نقل ہی** کہ ایک شخص اصحابون سے جب نماز مین کھڑے ہوتے اتنا توقف کرتے کہ پاؤن اُن کے سوج جاتے یہ تکلیف دیکھکر جورو اُنکی پیچھے بیٹھ کر رویا کرتی ایک دن اُنکی مان نے کہا اے بیٹا اسقدر اپنے بدن پر رنج کیون اُٹھاتے ہو ذرا رحم کر آرام سے رہو اُنھون نے جواب دیا اے مان بندہ آقا کی خدمت کے واسطے مقرر ہے اُسکے حق مین یہی بہتر ہی کہ ہر دم اپنے کام مین رہے جو اُس سے غفلت کریگا بندگی کے دائرے سے خارج ہو جائیگا اے مان مین حضرت نبی کریم اور اُن کے اصحابون رض سے بہتر نہین ہون اُن کا حال قیامت کے ڈر سے ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کرون ہمیشہ اسی فکر مین کاٹتے تھے کہ اُسدن کس کے نصیب مین کیا ہوگا کون چھوٹے گا کون پکڑا جائیگا اے مان یہی اندیشہ مجھے لگ رہا ہی کہ ایسا نہو کہ قیامت کے دن شرمندگی اُٹھاؤن ندامت کھینچون اپنے اوپر ملامت کرون جسنے اب کاہلی کی وہان پچھتاویگا بہت حسرت اُٹھائیگا اے مان بڑے سخت مقام درپیش ہین کیونکر دل سے بہلاؤن عیش و آرام مین کسطرح دل لگاؤن آخرت مین جب پوچھینگے دنیا سے کیا لایا اگر خالی ہاتھ گیا کیا جواب دونگا ملک الموت کو کیا منھ دکھاؤن گا گور مین منکر نکیر کو کیا سناؤن گا اُنکی بدی تولنے کے وقت کیا کہون گا پُل صراط سے کیونکر پار اُترون گا ایسی باتین کرتے کرتے خوف جو غالب ہوا اُسیوقت جان اپنی جان آفرین کو سونپی جورو اور مان افسوس کرکے رہ گئین **نقل ہی** کہ ایک بی بی جن کا نام رابعہ عدویہ رح تھا جب نماز عشا ادا کر چکتین تب اپنی جسم کی طرف متوجہ ہو کر کہتین ای جسم تیری یہ آخری رات ہی

رخسارون مین آنسوؤن سے گڑھے پڑگئے تھے اسقدر کہ اُس طرف سے دانت نظر آتے تھے ایک روز اُن کے باپ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جان بابا مین نے حق تعالیٰ کی جناب مین بہت آرزو کر کے دعا مانگی تھی کہ ایک لڑکا میرے ہووے جس سے میری آنکھین روشن ہون تم جو ہوے سو ایسا رونا تم نے اختیار کیا کہ دنیا مجھ پر تاریک ہوگئی حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جوابدیا اے بابا جبرئیل علیہ السّلام نے مجکو خبر دی ہے کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک کٹھن گھاٹی ہی کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہمیشہ ڈرتا رہتا ہے وہی اُس سے پار ہوسکتا ہے حضرت زکریاؑ نے فرمایا کہ اگر یون ہی تو رویا کرو جتنا ہوسکے اُسدن سے آگے کہ جہان رونا پھر فائدہ نہ کرے اور فرمایا ہر چیز کا ایک نشان ہی خدا سے ڈرنے کا ایک نشان ہے رونا اور بہشت کے اشتیاق کا نشان ہی بندگی کے کام مین چالاکی اور صبر کرنا اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ روتے اور کہتے کیا خوب ہوتا جو مین بھیڑ بکری ہوتا کہ کوئی ذبح کرلیتا اور کھا جاتا کہ قبر کے عذاب سے اور قیامت کی گرفتاری سے نجات پاتا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے قیامت کے دن ترازو کے پلڑے مین اچھی خصلت اور سخاوت رکھی جاویگی جسوقت حق سبحانہ وتعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان نے کہا خداوندا مجکو قوی کر اللہ تعالیٰ نے اُسکو خلق نیک اور سخاوت سے زور دیا جب کفر کو پیدا کیا اُسنے کہا خدایا مجھے قوت دے اللہ تعالیٰ نے بدخلقی اور بخل سے اُسکو قوت دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جو مومن ہی وہ پانچ طرح کی سختیون مین ہمیشہ گرفتار رہتا ہے پہلی سختی یہ کہ دوسرا مومن اُسپر حسد کھاتا ہی دوسری یہ کہ منافقون کی عداوت مین پھنسا رہتا ہی تیسری یہ کہ کافر سے لڑائی کیا کرتا ہی چوتھی یہ کہ شیطان چاہتا ہی کہ اُس کو بہکاوے وہ اُسکی مخالفت سے اپنے تئین بچانے مین مشغول رہتا ہے پانچوین یہ کہ نفس سرکش چاہتا ہے کہ اُسکو آرام مین رکھے اپنی خواہش کے موافق اُس سے کام لیوے اور وہ زبردستی اُسکو روک رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طرف اُسکو کھینچ لاتا ہے بہکنے نہین دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تین شخص ہین جو پہلے بہشت مین داخل ہون گے ایک شہید جس نے اپنی جان اللہ کی راہ مین دی دوسرا وہ غلام یا لونڈی جو اللہ کی عبادت مین رہتے ہین اور اپنے

خاوند کی فرمانبرداری بھی کیا کرتے ہین تیسرا وہ فقیر جو پرہیزگاری کیساتھ حلال کسب سے لڑکے بالونکا حق ادا کرتا ہے اور تین شخص ہین جو پہلے دوزخ مین داخل ہون گے ایک حاکم جو اپنے ظلم اور زور سے مسلمانون پر حکومت چلاتا ہے دوسرا وہ شخص جو اپنے نفس کی پیروی مین اللہ اور رسول کے حکمون کو بھول جاتا ہے تیسرا وہ جو مالدار ہو کر فقیر اور مسکین کا حق نہین پہونچاتا ہے نقل ہے کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بہت مضطرب ہوتے اور چہرۂ مبارک آپکا زرد ہو جاتا لوگ پوچھتے کہ اسوقت کیا حال ہے فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنے کا وقت پہونچا کہ زمین اور آسمان نے جس کے اٹھانے سے عاجز ہو کر انکار کیا نقل ہے کہ مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ ایک دن گورستان کی طرف گذرے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گاڑتے ہین انکو اسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھاکر گر پڑے لوگون نے اٹھاکر گھر پہونچا دیا جب ہوش مین آئے کپڑے پھاڑ کر کفنی پہنی خاک مٹی منہ پر مل کر دیوانون کی صورت بنائی گلی کوچون مین پھرنے لگے اور چلا چلا کر کہتے لوگو ڈرو موت بیشک آئیگی تمکو پکڑ کر لیجائیگی ایسی کمائی کرو کہ گورمین کام آوے قیامت مین دوزخ سے بچادے جب قریب مرگ کے پہونچے شاگردون سے وصیت کی کہ جب مین مرون میری پیشانی پر یہ لکھدیجیو یہ مالک دینار ہے جو خاوند سے اپنے بھاگا پھرتا تھا اب پکڑا ہوا آیا یہ کہکر زار زار روتے اور کہتے اگر میری ماں مجکو نہ جنتی تو کیا اچھا ہوتا گور اور قیامت کے عذاب کی گرفتاری مین نہ پڑتا جسم مین تو ایسی طاقت نہین رکھتا وہان کے دکھ کیونکر اٹھاؤنگا کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلنے لگی آسمان کیطرف سے ایک آواز آئی مالک دینار نے نجات پائی آواز سنتے ہی کلمۂ شہادت زبان سے ادا کرکے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے نقل ہے کہ حضرت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک آسمان کی طرف نہ دیکھا سر نیچے کرکے رویا کرتے ایکدم آرام سے نہ رہتے کبھی اٹھتے کبھی بیٹھتے بیقراری سے اوقات کاٹتے اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا مین نازل ہوتی ہے یہ میرے ہی گناہونکی شامت سے ہے اور اپنے بدن کو کہتے اے بدن رات دن محنت مین رہیو اے آنکھین تم دیکھا کیجیو موت چلی آتی ہے مرنا ہوگا پل صراط سے گزرنا ہوگا حساب کتاب سمجھانا ہوگا اللہ جل شانہ کے روبرو جانا ہوگا گناہون کی سزا اٹھانی ہوگی۔

عذاب کی سختی برداشت کرنی ہوگی اس روز اللہ تعالیٰ آپ تجلی فرماویگا انصاف وعدالت پروری کرے گا کسی کی سعی وسفارش نہ چلے گی رشوت گھونس کسی کی کچھ قبول نہ ہوگی تمام رات یون ہی کہتے اور رویا کرتے بعد مرنے کے کسی شخص نے اُنکو خواب مین دیکھا پوچھا اے حبیب حق سبحانہ وتعالیٰ نے تم سے کیا سلوک کیا جواب دیا مین نے تو دنیا مین بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت یہان منظور نہ ہوئی ایک شب اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رویا تھا اُسکی جناب مین گڑگڑایا تھا اب وہی یہان میرے کام آیا اُسنے مجکو جہنم کے عذاب سے چھڑایا **نقل ہے** کہ بصرے مین ایک عورت تھی اسکا نام شعبان تھا گانے بجانے مین نہایت چالاک تھی خوبصورتی مین شہرہ آفاق خوش الحانی مین سب سے طاق شادی بیاہ مین لوگون کے گھر جایا کرتی بداطوار جوانون کے دلون کو لبھایا کرتی زرد زیور اور لباس اور پوشاک سے آراستہ فسق وفجور کے کسب سے پیراستہ اپنے کام کی اُستاد ہمصحبتون سے بامراد ایکدن اپنی جمعیت کیساتھ کسی مسجد کے قریب پہونچی وہان ایک بزرگ صالح نام مسلمانون کو وعظ کر رہے تھے نیک کارونکی بھلائی بدکارون کی رسوائی سنا رہے تھے لوگ اُنکی نصیحت سنکر اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر توبہ استغفار کرتے تھے اپنے کئے پر نادم اور پشیمان ہوتے تھے شعبان نے یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھ تو مسجد مین اسقدر لوگ کیون جمع ہوے ہین لونڈی گئی خبر لائی کہ ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہین اور سیکڑون خلقت گرد اُن کے حلقہ باندھے ہوے اللہ ورسول کے کلام سُن رہی ہے قیامت کے خوف سے اور وہانکی سختیونکے عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہے اُس بات کے سنتے ہی شعبان کے کان کھل گئے ہوش وحواس جاتے رہے ایک ساعت بیخود ہوکر جہان کی تہان سکتے کے عالم مین کھڑی رہ گئی کلیجہ کانپ اُٹھا دل مین دھڑکا بیٹھ گیا جب ذرا افاقہ ہوا مسجد مین حاضر ہوئی بولی اے مسلمانونکے امام اگر کوئی بدنصیب اور گنہگار تمام زمانے کے لوگونسے بدکردار اپنے بُرے افعالون سے توبہ کرے اور بدچلیونسے باز آوے حق تعالیٰ اسکو معاف کرتا ہے وہ بزرگ بولے وہ غفور رحیم ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزارون طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع لاوے اور عاجزی کرے اُسکے دربار مین سر جھکاوے فی الفور نجات پاوے اور تو تو کیا اگر شعبان جو ایسی بداطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ کرے تو بخشی جاوے اُسنے عرض کیا کہ ای امام مین وہی شعبان ہون اب دل سے رجوع لائی اُس بزرگ نے اُس سے توبہ کروائی شعبان نے توبہ کرکے جو کچھ مال واسباب اُس کے پاس موجود تھا بالکل اللہ کی

راہ پر لٹاکر فقیر ہوگئی گھر مین آکر لونڈیون باندیون کو آزاد کیا لباس درویشانہ اختیار کرکے پاک پروردگار
کی عبادت مین مشغول ہوئی بعد اس کے چالیس برس جیتی رہی پر کسی نے اُسکو نہ دیکھا گوشۂ تنہائی
مین رہتی اپنے گناہون کو یاد کرکے روتی حق سبحانہ وتعالی نے اُس کے حال پر رحم کیا سیکڑون بیمارون
پر اس کو درجہ بخشا نقل ہے کہ ایک درویش بڑے پارسا نیک کار تھے لیکن نہایت مفلس اور ناچار اُنکی
روزی کا دروازہ تنگ تھا بی بی اُنکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کیواسطے قضیہ کرتی وہ بیچارے
اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اپنی تکلیفات پر صبر کرتے ایک روز اس رادے سے باہر نکلے
کہ کسی کی مزدوری کرکے کچھ لاؤن تو بی بی کے جھگڑے سے رہائی پاؤن بازار مین جاکر جہان مزدور
اکٹھے ہوکر کھڑے رہتے تھے اُنمین جا ملے لوگ آئے اُن مزدورون کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق لیگئے
اُنکو کسی نے نہ پوچھا ایک پہر جب اسی انتظار مین گذر گیا اور کوئی اُنکی طرف نہ آیا ناچار ہوکر میدان کو چلے گئے
وہان جاکر ایک گوشے مین بیٹھے اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول ہوئے جب دن آخر ہوا گھر مین آئے
بی بی نے مزدوری کے پیسے طلب کئے جواب دیا کہ جس کے یہان مین نے محنت کی ہے اُسنے وعدہ کیا ہے
کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دونگا ناچار ہوکر مین چلا آیا کل دونون دن کے پیسے انشا اللہ تعالے
لاؤن گا بی بی اور لڑکے اور خود فاقہ کھینچکر رہ گئے صبح کو اُٹھتے ہی نماز فجر کی ادا کرکے بازار مین گئے
ایسا اتفاق ہوا کہ اُسدن بھی کسی نے اُن کو نہ بلایا بہت دیر تک مزدورون کے مقام مین رہے
جب ناامید ہوے ناچار ہوکر اُسی مکان مین جہان اگلے دن عبادت کی تھی گئے اور حق سبحانہ وتعالے
کی عبادت مین مصروف ہوے شام کو گھر آئے بی بی نے اُن سے پوچھا کہ پیسے کہان ہین جواب دیا
کہ جس شخص کے گھر مزدوری کرتا ہون وہ شخص بڑا داتا اور سخی ہے اُسکی خوبیون کو دیکھکر مزدوری مانگنی اور پھر اسکے واسطے
اُس سے ضد کرنی مناسب نہ جانا حیا کو کام فرمایا اے بی بی آج کے دن بھی مجھے معاف کر دو بُری باتین
نہ سناؤ کل تینون دن کی مزدوری اللہ چاہے تو ملیگی بی بی دل ہی دل مین پیچ کر چپکی ہو رہی لڑکے
بالون سمیت سب بھوکے سو رہے جب صبح ہوئی نماز ادا کرکے پھر بازار کو گئے اور جی مین سوچنے
لگے اور بہت غم وغصہ کھانے لگے کہ اگر آج کچھ نہ ہوا اور مزدوری نہ ملی تو شام کو بی بی سے کیا عذر کرونگا اور کیونکر

اُسکے طعن و تشنیع سے بچونگا اُسدن بی بی نے تینون دنونکی مزدوری کے پیسون کیواسطے ایک تھیلی میان کے حوالے کی تھی وہ بیچارے گئے ہاتھ مین تھیلی لیے مزدورون کے مقام مین منتظر کھڑے رہے کہ کوئی بُلاوے تو جاؤن وقت پر لوگ آئے اور دن کو لیگئے یہ وہین کے وہین کھڑے رہے کوئی اُنکی طرف متوجہ نہ ہوا آخر ناچار ہوکر دل مین کہنے لگے کہ آج تیسرا دن ہی کسی نے مجھے مزدوری کو نہ بلایا اب فائدہ کیون یہان اپنی اوقات کھوؤن بہتر یہ ہی کہ چل کر اُسی مکان مین اپنے معبود حقیقی کی جناب مین سر جھکاؤن اور اُسی سے اپنا مطلب دلی اور راز نہانی عرض کرون یہ سوچ سمجھ کر وہان سے اُسی مقام پر آئے اور عبادت مین مشغول ہوے پھر جب شام ہوئی تو دل مین خیال کیا کہ آج ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچیے اُس تھیلی کو بالو سے بھر کر ہاتھ مین لے لیا کہ جب گھر مین بی بی کھولے گی اُس سے یہی کہونگا کہ اُس شخص نے جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑی دغا کی جو میری تھیلی کو بالو سے بھر دیا آج تم صبر کرو کل مین اُس سے سمجھونگا اور کئی دن کے پیسے کھڑے کھڑے بھر لونگا اسمین آج کا روز ٹل جائیگا کل کو اللہ کریم ہی یہی منصوبہ کر کے تھیلی بالو سے بھری اور گھر مین آئے جون ہی گھر مین داخل ہوے کیا دیکھتے ہین کہ بی بی صاحبہ بہت خوش بیٹھی ہین لڑکے بالے کھا پی کر آسودہ ہوکر کھیل رہے ہین پوچھا کہو بی بی کیا ہی آج تمکو بہت خوش پاتا ہون کہنے لگین تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جسکے یہان مین کام کرتا ہون بڑا سخی اور بامروت ہی کئی گھڑی گزری ہونگی کہ اُس نے ایک بوڑھے کے ہاتھ ایک تھیلی بھیجدی ہی بوڑھے نے دروازے پر آکر دستک دی مین نے پوچھا کہ کون ہو کہا تمہارا شوہر جسکے یہان کام کرتا ہی اُسنے اُنکی مزدوری کے پیسے تھیلی مین بھر کر بھیجے ہین اُسکو لیلو یہ کہکر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چلا گیا مین نے جو تھیلی گھر مین لاکر کھولی تو دیکھتی کیا ہون کہ اسمین چھ سو اشرفیان بھری ہین ایک اشرفی خرچ کر کے کھانے کا اسباب بازار سے لائی یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا اور ہزارون زبان سے اُس مالک دوجہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا بی بی نے پوچھا سچ کہو یہ کیا ماجرا ہی بزرگ نے تمام حقیقت اُن تینون دنون کی بیان کی اور کہا کہ تمہاری خفگی کے خوف سے مین نے ایک حیلہ ٹھہرا کر اُس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا اُس خداوند بے ہمتا نے مجکو سرفراز کیا اپنے خزانہ غیب سے اس نالائق کو مالدار بنایا ایسا خداوند اُسکے سوا اور کون ہی کہ تھوڑی مزدوری مین بہت سا انعام دے بی بی نے

اُس تھیلی کو جو کھولا جواہر بیش قیمتی سے بھرا پایا دو چند خوشی ہوئی شکر گذاری دل وجان سے ادا کی نقل ہے
کہ بنی اسرائیل مین تین بھائی تھے باپ اُنکا بہت بوڑھا تھا بڑے بھائی نے دونون بھائیون سے کہا کہ باپ
کی خدمت مین مجھے رہنے دو تم دونون گھر بار سنبھالو کچھ کھانے کپڑے کو جو ضرور ہو مجھکو دیا کرو جب باپ مرجاوے
اُسکا ترکہ بھی تم ہی دونون بانٹ لیجیو یہ بات سنکر دونون خوش ہوے عیش وعشرت کرنے لگے وہ باپ کی
خدمت مین مشغول ہوا بعد چند روز کے اُسکا باپ مرگیا جو مال واسباب تھا دونون بھائیون نے بانٹ لیا
بڑے بھائی نے کہا کہ جس طرح باپ کے جیتے ہماری اور ہمارے لڑکون بالون کی خبر کرلیتے تھے لیا کرو اُنھون نے
نہ سنا ناخوش ہوکر اُسے جواب دیا یہ بیچارہ بڑی حیرانی مین پڑا رات کو سوتے ہوے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص
اُسکو کہتا ہے کہ فلانے مقام مین سو دینار سونے کے گڑے ہین نکال لے یہ خواب خیال سمجھکر خاطر مین نہ لایا پھر دو رات
پیہم اُسنے یہی خواب دیکھا تیسرے دن صبح کو اُٹھکر وہ جگہ کھودی وہان وہ دولت پائی جورو کے حوالے کی جورو نے
بازار سے ایک مچھلی منگوائی پیٹ چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی پھر اُسنے خواب دیکھا کہ کسی نے کہا اے یارہ دولت
دنیا کی تجکو ملی آخرت مین اس سے بہتر اور زیادہ پاویگا یہ سب عوض اُسکا ہے جو تونے باپ کی خدمت مین
دُکھ اُٹھایا ہے اے بھائیو یقین جانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہے کسی کی محنت کو برباد نہین کرتا اور جو کوئی اُس کی
خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہے اور سب طرف سے آس توڑکر اُسی کی طرف دل سے رجوع ہوتا ہے
پل مارتے وہ صاحب اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کردیتا ہے دین اور دنیا کی مرادین اُسکی برلاتا ہے پس اب
تم کو لازم ہے کہ اپنے جان ومال سے اُسکی فرمانبرداری مین حاضر رہو سوائے اُسکے دوسرون کی طرف دل
نہ لگاؤ اُسی کے قبضۂ قدرت مین سب ہی ہین مجبور فرش سے عرش تک کُل ہین مقہور بھلا جو خود ناچار ہو
وہ دوسرے کی ناچاری مین کیا کام آوے اور جو خود بے بس ہو وہ اورون کو کیونکر بچاوے گرا ہوا کہین
گردن کو اُٹھاتا ہے سوتا ہوا کہین سوتون کو جگاتا ہے سوچ کر دھیان لگاؤ شرک چھوڑو بدعت سے
باز آؤ نقل ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا جب وہ مرگیا بیٹون نے باپ کے ترکے کو آپس مین بانٹ لیا
ایک حویلی رہ گئی اُسمین جھگڑا ہوا اُس حویلی سے آواز آئی اس مکان کیواسطے بیفائدہ قضیہ کرتے ہو
ناخوشی درمیان مین لاتے ہو میرا احوال پہلے سُن لو پھر جو جانو سو کیجیو آگے مین ایک آدمی تھا

تین سو برس کی میری عمر ہوئی بعد مرنے کے تین سو برس قبر مین رہا پھر ایک شخص نے میری مٹی سے اینٹین طیار کر کے حویلی بنائی سو تین سو برس گذرے کہ مین اس حویلی کی دیوار مین لگا ہون ابتک بھی اُسی جان کندنی کی سختی مین پڑا ہون گور کے عذاب سے مخلصی نہین ہوئی یہان بھی مصیبت اور بیقراری نہین گئی اب اس احوال کو میرے دیکھو اور گوش دل سے سنو اگر کچھ بھی خوف الٰہی رکھتے ہو تو اس جھگڑے سے باز آؤ وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان ہو اور گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو یہ آواز سنتے ہی اُن کے ہوش گئے قضیہ بھوے دل اور جان سے اللہ کی فرمانبرداری مین لگے اہل معرفت کہتے ہین کہ عوام کے بُت تین ہین محبت پیٹ کے خواہشون کی محبت فرج کے خواہشونکی محبت زن و فرزند کی اور خواص کے بھی بُت تین ہین مال کی محبت جان کی محبت ظاہر کی آرائش کی محبت ساتوان بت جو سب کا سردار ہی نفس کافر ہی اَلنَّفْسُ هِيَ الصَّنَمُ الْاَكْبَرُ اسی واسطے فرمایا ہی کہ جہاد کرنا نفس کافر سے جہاد اکبر ہی حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے یہ قول مشہور ہی رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کافر ظاہر کو تو تلوار مار سکتے ہین نفس کافر کہ چھپا دشمن ہی اُسکا مارنا بہت دشوار ہی بے توفیق ایزدی مارا نہین جاتا اس کلام سے معلوم ہوا کہ کافر ظاہر بت پرست ہین اور ہم باطن مین اُنکا بت ظاہر ہی اور ہمارا چھپا تو اب ہم بھی لائق ہین بُت خانے اور زنّار کے نہ قابل ہین جبہ و دستار کا مردہ ہی کہ ان بتون کو چھوڑے اور اس زنّار کو اور بُت خانے کو توڑے تب مسلمانی کے دعوے مین پورا ہوے اور محبت کی راہ پر استقامت پاوے الٰہی ہم کو اور سب مومنون کو اپنی فرمانبرداری کی توفیق دے اور بُرے کامون سے بچا کہ نفس اور شیطان کے وسوسے سے نجات پاوین شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاوین آمین یارب العالمین حرمت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے اجمعین

تیسوان باب ابوشحمہ رض کے احوال کے بیان مین

کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبداللہ عرف ابوشحمہ تھا نہایت خوبصورت اور نیک سیرت بڑے خوش آواز اپنے ہمجولیون مین ممتاز قرآن شریف کو

اس قرأت سے پڑھتے تھے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کو جب قرآن کے سننے کا شوق ہوتا تو اُن سے سنتے نہایت محظوظ رہتے اتفاقاً وہ بیمار ہوئے حضرت عمرؓ نے اُنکی شفا کیواسطے شانی حقیقی کی نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا اس دُکھ سے مخلصی پاوے تو ایک مہینے کے روزے اللہ تعالےٰ کیواسطے رکھون حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اُس بیماری سے شفا دی حضرت عمرؓ نے نذر ادا کی جب صحیح اور تندرست ہوی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر تشریف لیگئے شہر مین خبر دی کہ جسکو قرآن شریف کے سننے کا شوق ہووے آوے بہت سے آدمی جمع ہوئے ابو شحمہؓ نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے شاباش و مرحبا کی آواز آئی اُنکی قرأت نے لوگونکے دل مین اثر کیا اللہ تعالیٰ کا خوف دلون پر چھاگیا آنکھون سے آنسو نکل پڑے اپنے گناہون کے ڈر سے رونے لگے بعد فراغت کے اصحابون سے رخصت ہوکر گھر کی طرف چلے راہ مین ایک یہودی سے ملاقات ہوئی وہ بڑا طبیب مشہور تھا کہنے لگا اے ابو شحمہؓ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو رنگ زرد ہو رہا ہے آج حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر تم نے قرآن شریف پڑھا لوگونکو اپنی قرأت سے خوب رولایا اگر اسی طرح محنت کیا کروگے تو پھر اُلٹے بیمار پڑوگے تمھارے حق مین ایک صلاح مین نے ٹھہرائی ہے اگر سنو تو کام آوے ابو شحمہؓ نے کہا بیان کرو کیا کہتے ہو اُسنے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو پیالے شراب کے پیو بیماری کی افسردگی جاوے طبیعت کو سرور حاصل ہووے بدن مین قوت مزاج مین فرحت آوے پھر یہ بیماری کبھی عود نہ کرے رنگ بڑھ جاوے ابو شحمہ یہ سنکر کہنے لگے نعوذ باللہ مینہا مین حضرت عمرؓ کا بیٹا ہون اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیونکر کرون اگر یہ حال تیرے بہکانے کا اپنے باپ سے کہدون تو اسیوقت تجھ پر آفت آوے کہ جان بچنی مشکل پڑے تب اُسنے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا اور یون سمجھانے لگا کہ مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون دوستی کی راہ سے یہ دوا بتلاتا ہون طبیب ہون جو تمھارے حق مین بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے وہی کہتا ہون اگر نشے کا خیال ہو تو ایک دوا ایسی ملادون گا جسمین مطلق نشہ نہ رہے فائدہ ملے غرض اسی طرح کی باتون سے پھسلایا اور شیطان نے بھی دل مین وسوسہ ڈالا کہ اُن کے دل مین رغبت ہوئی اُس کے ساتھ اُسکے گھر گئے اُسنے کئی پیالے شراب کے پلائے جب نشہ چڑھا گھر سے باہر کردیا شیطان آدمی کی صورت پکڑ کر گمراہ کرنے کو حاضر ہوا

ابو شحمہؓ سے کہا ایسی حالت مین گھر جانا مناسب نہین چلو میدان کی طرف سیر کرو پھر نشہ اُترے تب جائیو بنی نجار کا ایک باغ مشہور ہی اُنھین وہان لے گیا اُس باغ مین ایک خوبصورت عورت سوتی تھی ابو شحمہؓ کو مستی کی حالت مین شہوت کا جوش آیا لپٹ کر بوسہ لیا عورت کی جو آنکھین کھلین مکان خلوت کا اور جوان حسین پا کر چپکی ہو رہی ابو شحمہؓ نے اُس سے فعل بد کیا شیطان نہایت خوش ہوا بعد اسکے جب ابو شحمہؓ کو ہوش آیا اپنی اس نالائق حرکت پر بہت ہی نادم ہوے توبہ و استغفار کرنے لگے عورت سے کہا کہ اے عورت شیطان کے وسواس سے یہ حرکت بد مجھ سے ہوئی لیکن تجھ سے یہ اُمید رکھتا ہون کہ اس بات کو کسی سے نہ کہیو مجھے ذلیل و رسوا نہ کریو بہت منت اور معذرت کر کے گھر گئے رات بھر نیند نہ آئی نالہ و زاری مین کاٹی خدا کی جناب مین توبہ و استغفار کرتے رہے اپنی اس حرکت پر خجالت اُٹھاتے رہے ایسا اتفاق ہوا کہ اُس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدت کے لڑکا جنی اپنے بیگانے کے طعنے اور تشنیع سے ڈری فکر مند ہوئی کہ اب کیا کرون کیونکر چھپاؤن آخر یہ سوجھی کہ جسکا نطفہ ہی اُسکے باپ پاس ظاہر کرون جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود مین لیے ہوئے آئی اور کہنے لگی اے خلیفہ برحق یہ لڑکا تمھارے بیٹے کا نطفہ ہی حضرت عمرؓ نے پوچھا حرام سے یا حلال سے اُسنے کہا حرام سے اور میری اس بات مین کچھ تقصیر نہین یہ کلام سنتے ہی حضرت عمرؓ کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا پوچھا اے عورت تو اس بات پر قسم کر سکتی ہی اُسنے کہا البتہ سچ بات مین کیا ڈر ہی اُسی دم حضرت عمرؓ اُٹھ کھڑے ہوے گھر مین گئے ابو شحمہؓ کھانا کھاتے تھے باپ کو غصہ مین دیکھکر کانپ اُٹھے کہا اے باپ خیر تو ہی اسقدر غضبناک چہرہ آپکا کیون بنا ہی حضرت عمرؓ نے بے جلد کہا اے قیامت کا سفر تجھے درپیش ہے پوچھا کیا سبب فرمایا تو فلانی تاریخ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روضہ مبارک سے قرآن شریف کی تلاوت کر کے کہ ہر گیا تھا سچ بیان کر اُنھون نے کہا کہ جب مین قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت کر چکا گھر کیطرف روانہ ہوا راہ مین فلانے یہودی سے ملاقات ہوئی بہکا کر اپنے گھر لیگیا پھسلا کر اُسنے شراب پلائی اُسی بیہوشی کی حالت سے ایک باغ مین پہونچا وہان ایک عورت سوتی تھی شیطان اور نفس کے ورغلانے سے فعل بد اُسکے ساتھ مجھ سے صادر ہوا پھر توبہ اور استغفار کر کے گھر مین آیا اُسی ندامت اور خجالت مین ڈوبا رہتا ہون

اُس غفور رحیم سے معافی اور مغفرت چاہتا ہون رات دن آہ وزاری کرتا ہون حضرت عمرؓ نے یہ باتین سنکر سر کے بال پکڑ لیے اور خونی کیطرح گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر لائے فرمایا تو نے فرمانبرداری نفس اور شیطان کی اختیار کی اُس پاک پروردگار کے جبرت کی حقیقت دل سے بھلادی اس مقدمے مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بیگانی عورت سے حرام کری وہ سو دُرّے کھاوے قولہ تعالیٰ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ۔ ابو شحمہؓ نے کہا اے باپ مین اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہون جو چاہو سو کرو مگر لوگون کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ فرمایا اے بیٹے تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم نہ کی قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ڈرا اب یہان کی رسوائی سے کیون ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ یون فرماتا ہے سزا چاہیے زانیون کو مسلمانون کے سامنے ابو شحمہؓ چپ ہو رہے حضرت عمرؓ اُن کو مسجد کے دروازے پر لائے شہر مین غل پڑا سب نے اس ماجرے کو سُنا ہر ایک کو ابو شحمہ کیساتھ محبت دلی تھی روتے پیٹتے وہان حاضر ہوئی حضرت عمرؓ کی خدمت مین منت عرض کرنے لگے ابھی تھوڑے دن ہوئے جو حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جدائی سے ہمارے دلون پر صدمہ گزر چکا ہے اُس غم سے نجات نہین پائی اب یہ غم تازہ کیونکر برداشت کرین گے بہتر یہ ہے کہ ابو شحمہؓ کے واسطے جو سزائے شرعی مقرر ہو ہم سب کو تھوڑی تھوڑی دیجیے اور ان کو اس مصیبت سے رہائی بخشیے حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اگر ایک کے بدلے دوسرے سے سزا لینی مقرر ہوتی تو البتہ مین مانتا بلکہ آپ مین اس مصیبت کو اختیار کرتا نئی بات خلاف شرع مین کیونکر کرون اللہ اور رسولؐ کے حکم سے کس طرح سر پھراؤن ہر چند لوگون نے بہت کچھ کہا اور سمجھایا حضرت عمرؓ نے ایک نہ سُنی کسی کی نہ مانی ابو شحمہؓ کا بدن ایسا نازک تھا جیسے گلاب کا پھول افلح نام جلاد کو حکم کیا کہ کپڑے اُن کے بدن سے اُتارے ننگا کرے کوڑے مارے جلاد نے رو کر عرض کیا ایسے نازک بدن پر کیونکر کوڑے مارون فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم بجالانے مین کسی پر رحم کرنا مناسب نہین اپنا ہو یا بیگانہ تو حکم بجالا ایسے پر مت رحم کر افلح نے ناچار ہو کر کوڑے مارنے شروع کیے۔ ابو شحمہؓ تا بہ لاسکے کئی کوڑے لگتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے لوگون نے یہ حال دیکھ کر نالہ اور فریاد مچایا اُن کی صورت اور سیرت پر بہت غم کھایا ہاتف غیب نے آواز دی اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ یعنی اچھا کیا تو نے اے عمرؓ وہان سے پھر کر

گھر مین آکر اپنی استقامت پر دو گانہ شکر ادا کیا کتنے دن بعد جب ابو شحمہؓ مرے حضرت عمرؓ نے خواب مین دیکھا کہ وہ بہشت مین داخل ہوئے وہان کے زیب و زینت کے اسباب سے آراستہ ہو کر بادشاہون کی طرح تخت پر بیٹھے ہین جواہر کا تاج سر پر دھرا ہی حورین خدمت کو کھڑی ہین تمام نعمتین بہشت کی اُنکے پاس دھری ہین باپ کو دیکھکر سلام علیک کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر ہو جیو کہ مجھے قیامت کی رسوائی اور یہان کے عذاب سے آپنے بچایا تھا اب میرا یہ مرتبہ ہوا کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہمیشہ بہ آرام تمام رہتا ہون کسی طرح کا غم نہین بڑی خوشی اور نہایت چین سے گذران کرتا ہون اب میری طرف سے مان کی خدمت مین بہت بہت سلام کہہ دینا اور میری راحت اور مغفرت کے احوال سے اُن کو آگاہ کر دینا اے بھائیو سمجھو ہوشیار ہو جاؤ گناہون کے کفارہ کی فکر اسی جگہ کر لو یہان تکلیف برداشت کر و وہان کے عذاب سے بچو دُنیا مین بُرائی اور بدی کی تدبیر ہو سکے گی آخرت مین سوائے سزا اور رُسوائی کے تم سے نہین بن پڑیگی یہان کی پچاس برس کی مصیبت وہان کی پہر بھر کی تکلیف سے نسبت نہین رکھتی یہ تو کسی صورت سے گذر جاتی ہی وہ ہمیشہ قائم رہتی ہی بلکہ بڑھتی جاتی ہی اے بھائیو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان تم نے سنا دل مین سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمرؓ ایسے عادل تھے کہ دین کے مقدمے مین کسیکی خاطر ہرگز نکرتے تھے یہانتک کہ اپنے محبوب پیارے بیٹے کو سزا دی حد شرعی اُنپر جاری کی پھر جو کوئی خلاف شرع کچھ کام کرے لازم ہی اُسکو کہ دنیا ہی مین اپنے تئین اس گناہ سے پاک کرے جس طرح ہو سکے پہلے دعویدار کو راضی کرے نہ ہو سکے تو توبہ و استغفار کر کے جان بچاوے خواہ حد شرعی اپنے اوپر جاری کروا دے کہ آخرت کی رسوائی اور ذلت سے بچے اور وہانکی شرمندگی اور عذاب سے نجات پاوے اور جسکو عدالت کا مرتبہ حاصل ہو چاہیئے کہ وہ حکم شرعی کے جاری کرنے مین کسی کی سعی و سفارش نہ مانے اور خاطر نہ کرے اپنے بیگانے کو ایک نظر سے دیکھے تب حضرت عمرؓ کی نیابت کا درجہ پاوے یا اللہ ہم کو اور سب مومنون کو بُرائیون سے دور رکھیو اور نیک کامون کی توفیق دیجیو بفضلہ و کرمہ آمین

چوبیسوان باب ماتم اور نوحہ کی بُرائی کے بیانمین

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وَالنِّيَاحَةُ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ (۴) ترجمہ اور نوحہ کرنا یعنی بیان کرکے رونا مُردے پر کفر کی رسمون سے ہی اور فرمایا کہ اگر نوحہ کرنیوالی اپنے مرنے کے پہلے توبہ نہ کری اُٹھائی جائیگی قیامت کے دن پہنے ہوی ازار قطران کی اور پیراہن خارش کا یعنی اُسکے بدن مین کھجلی پیدا ہوگی پھر ملا جائیگا اُسپر قطران کہ وہ ایک قسم کا تیل ہوتا ہی جس سے چراغ جلاتے ہین اسواسطے کہ اس سے سوزش اور جلن بدن مین زیادہ ہووے اور جسطرح دنیا مین وہ اپنے منہ کو پیٹتی اور نوچتی تھی اور کپڑے پھاڑتی تھی وہان بھی ایسی ہی مصیبت مین گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا پاوے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ ترجمہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بین کرنیوالی اور سننے والی پر یعنی جو نوحہ کرے اور جو اُسکو خوشی سے سُنے اور اُسپر راضی ہی اور اکثر یہ فعل عورتون سے صادر ہوتا ہی اسواسطے اُنکو فرمایا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جس میّت کے گھر مین بین کرنیوالی عورت ہو اُسکے یہان موت کے دن کھانا بھیجنا درست نہین جسنے کھانا دیا گویا اُسنے بُرے کام مین مدد کی مگر بغیر بین کے غم کرنا اور آنسو بہانا جائز ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ملک الموت مرنیکے بعد ماتم کرنیوالون یعنی چھاتی منہ پیٹنے والون اور کپڑے پھاڑنیوالون اور بال کھولنے اور نوچنے والون سے پوچھین گے اسقدر غضب اور غصہ تمھارا اُسکے اوپر تھا اگر اللہ تعالیٰ کی قضا اور حکم سے ناراض تھے تو کافر ہوے اور اگر مجھ پر خفا ہوے تو بیجا ہی کہ مین فرمانبردار ہون مالک کے حکم سے آتا ہون اور اُسکی ملک پر تصرف کرتا ہون جبتک دنیا قائم ہی یہی حال رہیگا کسی کا رونا پیٹنا غم کرنا کام نہ آویگا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (۴) ترجمہ نہین ہی ہم سے (یعنی ہمارے طریقے سے خارج ہی) جسنے پیٹا رخسارون کو اور پھاڑا گریبانونکو اور پکارا (یعنی نوحہ کیا) کفر کی رسم پر اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ جب خبر ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جہاد مین شہید ہونے کی حضرتؐ مسجد مین غم زدہ ہو کر بیٹھے ہین دیکھتی تھی دروازون کی درز سے ایک شخص آیا اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ عورتین جعفر کی چلا کر روتی ہین فرمایا اُسکو حضرتؐ نے کہ منع کرے وہ شخص گیا اور پھر آیا کہ وہ عورتین کہا نہین مانتین حضرتؐ نے پھر فرمایا کہ جا اور باز رکھ اُنکو ایسی حرکت بیجا سے وہ جا کر پھر آیا اور عرض کیا کہ وہ نہین سُنتین اور میری بات کو خیال مین نہین لاتین فرمایا حضرتؐ نے کہ جا اور ڈال دے اُنکے منھ مین خاک ان حدیثون سے یون معلوم ہوا کہ مصیبت پڑنے مین یا کسی کے مرنے مین نوحہ کرنا اور سر منھ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنے اور بال نوچنے اور جو جو رسم کفار کی ہین اُنکو عمل مین لانا ہرگز مناسب نہین ان سب کامون سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور بزرگون نے لکھا ہے کہ کھانا بھیجنا میت کے گھر خویش و اقربا اور ہمسائے کو پہلے دن مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے اگر وہان مین کرنیوالی عورت نہ ہو پھر دوسرے دن مکروہ ہے اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسرون کو مکروہ ہے پس مصیبت پڑنے مین مسلمانون کو چاہیئے کہ صبر اختیار کرین ہرگز کوئی کلام گلے شکوے کا زبان سے نہ نکالین وہ مصیبت اور غم کسی کا ہو نبیؐ یا ولی اپنے یا بیگانے کا اور ان رسمون مین ہندوستان کی عوام عورتین خصوصاً بہت دلیر اور بے پروا ہوتی ہین مصیبت کے وقت ایسے کلام منھ سے نکالتی ہین اور ایسی حرکتین عمل مین لاتی ہین جن سے کافرہ ہو جاتی ہین اے بھائیو خبردار ہو ہرگز ایسی باتین منھ سے نکالو اور ایسے کام نہ کرو کہ جس سے اللہ تعالے کے نزدیک مردود بنو اور سوائے ان باتون کے کسی طرح کا فائدہ دین کا یا دُنیا کا اس عمل مین حاصل نہین بلکہ مُردہ بھی عذاب مین تمھارے شریک ہو جاتا ہے آلٰہی ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسے بُرے کامون سے جو خلاف شرع ہین دور رکھیو اور مصیبت کے وقت صبر و سکوت عطا فرمائیو

اٰمین بحرمۃ محمد المصطفٰی و اٰلہ و اصحابہ صلوات اللہ و سلامہ اجمعین

پچیسوان باب ۲۵ اُن الفاظ کے بیان مین کہ جنکے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا

يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت کی گئی ہی
ابو ذرؓ سے کہ کہا اُنھون نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین گالی دیتا ہی کوئی آدمی کسی
آدمی کو فاسق کہہ کے اور نہین گالی دیتا ہی کسی کو کافر کہہ کے مگر رجوع کرتی ہی دینے والے پر جبکہ نہو
صاحب اُسکا قابل[1] اُسکے نکالا اُسکو بخاری نے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا وَاحِدَهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ اور روایت کیگئی
ہی عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا اُنھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ کہے بھائی کو اپنے
جو مسلمان ہی ای کافر پس مقرر رجوع کریگا یہ کلمہ ایک پر ان دونون کے نکالا اُسکو بخاری اور مسلم نے اگر کوئی مسلم
کسی مسلم کو کافر کہے اور وہ حقیقت مین کافر نہین یا ملعون کہے اور وہ اسکے لائق نہین تو وہ خود کافر اور
ملعون ہوتا ہی اور جس نے اعتقاد کی رو سے حرام کو حلال جانا یا حلال کو حرام تو وہ کافر ہی اور جو شخص
گناہ کا کام کرتا ہی اور اُسکو کسی نے ڈرایا اُسنے کہا ہم نہین ڈرتے ہین سو وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسی کو کہے
کہ اگر تو خدا ہووے تو بھی حق اپنا تجھ سے لونگا وہ کافر ہو جائیگا۔ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ خدا
کو تو نے ایسا اختیار مین کر رکھا ہی کہ جو تو کہتا ہی سو وہ کرتا ہی تو وہ شخص کافر ہوگا اگر کہے کوئی کسی کو
کہ خدا تم پر ظلم کرتا ہی یا کہے کہ کوئی مکان[2] خدا سے خالی نہین اور خدائے تعالیٰ اوپر کھڑا ہے یا بیٹھا ہی
تو وہ کافر ہو جاویگا اور اگر کوئی کہے کہ ہم پاک ہین ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر ہے ایک شخص
نے نکاح کیا اور اس مقام مین کوئی گواہ حاضر نہ تھا تب کہا اُسنے خدا اور رسول کو گواہ کیا یا فرشتے
کو تو وہ کافر ہی اور کافر ہوگا جب بیان کریگا اللہ کی شان پر ایسی چیز کو جو اُسکی شان کے لائق
نہین یا ٹھٹھا کرے اللہ تعالیٰ کے کسی اسماء اور صفات پر یا اُس کے احکام پر یا اللہ کے
کسی وعدے اور وعید کا انکار کرے یا شریک ٹھہرائے اللہ کا کسی کو یا مقرر کرے اللہ
کے واسطے کسی کو لڑکا یا جورو یا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا نقصان کی طرف
تو ان صورتون مین آدمی کافر ہو جاتا ہی اور اگر کوئی کہے کہ اگر مجھے حکم کرے اللہ اس کام پر
تو نہ کرون بیشک کافر ہو جاوے اگر کسی کو کہے کہ خدا تیری زبان کیساتھ بر نہین آتا ہے

[1] یعنی اگر لعنت کے لائق نہ ہو [2] یعنی سب مکانون مین خدا رہتا ہی ۱۲

مین کیونکر برآؤنگا کافر ہوگا اگر کہے کوئی اپنی جورو سے کہ تو پیاری زیادہ ہی میرے پاس اللہ سے وہ کافر ہے اور اگر کوئی کہے کہ میرے لئے اوپر اللہ ہی اور نیچے تم ہو تو کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ مین دیکھتا ہون اللہ کو بہشت مین تو یہ کفر کا لفظ ہی اور اگر کہے کہ اگر اللہ قیامت کے دن حق کیساتھ حکم کرے تو مین حق تجھ سے لونگا تو یہ کفر کا لفظ ہی اور اگر کوئی کہے کہ اے پروردگار مجھ پر رحمت کرنے سے قصد مت کر تو یہ لفظ کفر کا ہی جو وقت ظلم کرے کوئی ظالم کسی پر اور وہ کہے کہ اے پروردگار یہ ظلم اس ظالم سے مجھ پر مت روا رکھ اگر تو روا رکھتا ہی تو مین نہین روا رکھتا ہون کافر ہوگا اور اگر کسی شخص نے کہا کہ اے خداوندی مجھ پر کشادہ کر یا سودا گری جاری کر اور مجھ پر ظلم مت کر لکھا ہی ابو نصر الدین دبوسیؒ نے اس صورت مین کافر ہوگا اگر کسی کو کہے کہ جھوٹ مت کہو تب وہ کہے کہ جھوٹ کسواسطے ہی اسی لئے کہ لوگ اُسکو کہین تو کافر ہوگا اگر کہا جائے کسی کو طلب کر رضامندی خدا کی وہ کہے مجھے نہین چاہیئے یا کہے خدا مجھے بہشت مین داخل کرے تو مین عبادت کرون یا کہا جائے کسی کو مت نافرمانی کر اللہ کی اگر کریگا تو بیشک اللہ تعالیٰ تجھے جہنم مین داخل کریگا تب اُسنے کہا مین جہنم سے اندیشہ نہین کرتا ہون یا کہا جائے اُس کو بہت مت کھا پھر بیشک اللہ نہین دوست رکھے گا تجکو پس کہا اُسنے زیادہ کھاتا ہون خواہ اللہ دوست رکھے خواہ دشمن پس ان سب صورتون مین کافر ہوگا اگر اسی طرح پر کسی کو کہا جاوے کہ بہت مت کھاؤ یا بہت مت ہنسو یا بہت مت سوؤ پس کہا اُسنے اتنا کھاؤن اور اتنا سوؤن اور اتنا ہنسون گا کہ جتنا مین چاہون پس کافر ہوگا اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ گناہ مت کرو کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہی تب اُسنے کہا کہ عذاب خدا کا مین ایک ہاتھ سے اُٹھا لونگا کافر ہوگا اور اگر کوئی کہے کہ اے ابلیس کام میرا انجام کردے تو جو کچھ کہیگا مین کرونگا مان باپ کو دُکھ دونگا اور جو تو نہین کہیگا نہ کرونگا پس کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر چاہے اللہ یہ کام تو مین کرونگا اُسنے کہا مین بے چاہے اللہ کے کرونگا تو کافر ہوگا اگر دیکھا کسی شخص نے کسی شخص کو کہ گناہ کرتا ہی اور کہا اُسکو کہ کیا تو نہین ڈرتا اللہ سے اُسنے کہا نہین تو وہ کافر ہوگا اور اگر کہے کوئی جبتک مین بہت برا رہتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت برا رہتا ہی اور جب تک مین نیک ہوتا ہون خدا بھی ہمارے ساتھ بہت نیک ہوتا ہے پس وہ کافر ہوگا اگر

لہ یعنی عبادت دنیا مین کرونگا ۱۲

کوئی کہے خدائے تعالیٰ نے میرے حق مین سب نیکی کی ہی بدی مجھ سے ہی پس وہ کافر ہوگا اگر کوئی کسی کو کہے اپنی جورو کے ساتھ تو بر نہ آیا اُسنے کہا کہ خدا عورتون کیساتھ بر نہین آتا ہی مین کیونکر بر آؤن گا تو کافر ہوگا اگر کوئی شخص اپنی جورو سے کہے کہ تجھے خاطرداری ہمسائے کی نہ چاہیئے وہ کہے کہ نہین پھر کہے کہ تجھ پر حق شوہر کا نہین ہی وہ کہے نہین پھر کہے کہ تجھ پر حق خدا کا نہین ہی وہ کہے نہین تو وہ عورت کافرہ ہوگی اور جب انکار کرے کوئی قرآن شریف کی آیت کا یا ہنسے کسی آیت پر یا عیب کرے پس ان صورتون مین کافر ہو جائے گا اور جب پڑھے کوئی قرآن شریف کو دف اور بانسلی بجاکے کافر ہوگا اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص سنکر کہے یہ کیا آواز طوفان ہی پس یہ کفر ہی اور اگر کوئی شخص قدح بھر کر کوئی پینے کی چیز لائے اور اُسکو دیکھ کر کوئی کہے کَاسًا دِهَاقًا یا کہے فَكَانَتْ سَرَابًا بطور خوش طبعی کے یا کہے تولنے اور وزن کرنیکے وقت اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ بطریق مزاح کے یا کہے جس موضع مین لوگ ایک جگہ پر جمع ہون جَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا یا کہے وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا تو ان صورتون مین کافر ہوگا خلاصہ اسکا یہ ہی جو مقام ایسا ہو کہ وہان کلام اللہ پڑھنا ضرور نہین اس مقام مین اگر کوئی آیت کلام اللہ بطور مزاح و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہو جائیگا اسلیئے کہ اسمین ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہی اور جو جو الفاظ اور کلمات کہ جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہو جاتا ہی اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اُن الفاظ کے سبب سے جورو بھی اُن لوگونکی مطلقہ ہو جاتی ہی یعنی نکاح اُسکا چھوٹ جاتا ہی بعد اُسکے اگر اُسکے ساتھ بغیر دوہرانے نکاح کے صحبت کریگا تو زنا ہوگا پس مسلمانونکو چاہیئے کہ ایسی ایسی باتون سے جسکے سبب سے بے ایمان اور کافر اور جورو مطلقہ ہو جائے بہت پرہیز کرین بلکہ ہرگز اُس بات کے پاس نہ جاوین اور الفاظ کفر کے بہت ہین اس مقام مین تھوڑے کلمات کہ جنکو عوام الناس بسبب جہالت کے اکثر بولتے ہین لکھ دیئے کہ معلوم کرین اور ایسے کلمات بولنے سے بچین یا اللہ یا کریم ہم کو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق سلامتی ایمان کی دے اور کلمات کفر اور فاحشہ سے بچا رکھ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

اس خاتمے مین دو فصلین ہین اول فصل توبہ کے بیان مین

عہ یعنی میری پیدائی ہوا ۱۲

جاننا چاہیئے کہ جس طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہی اسی طرح گناہ کی بیماری کا علاج توبہ ہے جسطرح بدن اور بیماریون سے ناقص ہوتا ہے اُسی طرح ایمان گناہون کی بیماری سے ضعیف و ناقص ہوتا ہی مومن کو چاہیئے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے فی الفور اُسکو توبہ سے کھودے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے چوتھے سیپارے مین اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ ترجمہ یعنی توبہ کا قبول کرنا اللہ پر ہی واسطے اُن کے جو کرتے ہین بُرے کام نادانی سے پھر پھرآتے ہین تھوڑے دیر مین یعنی اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے موافق مسلمانون کے بُرے عمل سے جو نادانی سے کرتے ہین اور پھر معافی چاہتے ہین قبل موت کے تو معاف فرماتا ہی اور اُن کے گناہون سے درگذر کرتا ہے سو مومن کو چاہیئے کہ ہر دم کو اپنے دمِ واپسین سمجھ کر جلد یہ کام کرے ہرگز دیر نہ لگائے اور غافل نرہے اور جو مسلمان بُرا کام نادانی ہی سے کرتا ہے یعنی نفس اور شیطان کے وسواس سے نہ شک اور نہ انکار اور عداوت سے جیسا کہ منافق اور کفار کرتے ہین تو خاوند حقیقی بھی اُس کے بُرے عمل کو جب ہی وہ دل سے رجوع لایا نادم ہوا اگر ہزار دفعہ طرح کی اُسنے بُرائی کی ہو فوراً معاف فرماتا ہی کیونکہ اُس دربار مین اخلاص سے گڑگڑانا اور اپنے بُرے کامون پر افسوس کھانا اور ان کامون سے باز آنا خاوند کے ڈر سے بہت پسند ہے اور شارع نے ہر گناہ سے پاک ہونیکے واسطے علیحدہ علیحدہ علاج مقرر کیا ہے مثلاً اگر کوئی جھوٹ قسم کھاوے تو اُسکو چاہیئے کہ کفارہ قسم کا موافق حکم شرع کے بجالاوے اگر اُسکے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد بناوے قسم کا کفارہ ادا نہ ہوگا اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی دل کو سیاہ کرتا ہے کیونکہ صغیرہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرنے یا دیکھنے یا سننے یا خیال کرنے کا اُس سے صادر ہوتا ہے اُسمین اُسکا مرتبہ ناقص ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن سے اور اُسکے بُرے مکان سے نزدیکی کا سبب ٹھہر جاتا ہی اور دشمن اُس کا شیطان ہے اور بُرا مکان دوزخ اور واسطہ دوری کا ہوتا ہے اُسکے دوست سے اور اُسکی رضامندی کے مکان سے دوست اُسکا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رضامندی کا مکان بہشت اور جانو کہ توبہ کہتے ہین اسکو کہ باز آوے آیندہ گناہون سے اور

اُس سے چھوٹنے کی تدبیر کرے اور پشیمانی کھینچے گذرے گناہون پر اور علامت اُس کی ہمیشہ غم اور اندوہ مین کاٹنا اور اپنے احوال پر گریہ وزاری کرتے رہنا اے بھائیو اگر تمھارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہ بیماری بہت سخت ہی اندیشہ ہلاک ہونیکا ہی تو کسقدر تمھاری جان مین بیقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خورش تم کو حرام ہو جائیگا پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہی فرزند سے اور اللہ اور رسول زیادہ پیارے ہین طبیب کافر سے اور عاقبت کی خرابی کا ڈر زیادہ ہی فرزند کی موت سے اور اللہ تعالیٰ کا غضب نافرمانی کے سبب سے زیادہ ہی موت کے ڈر سے بیماری کے باعث سوان باتون کا جو لحاظ نہ کرے اور گناہون سے باز نہ آوے تو یقین جانو کہ اُسکے ایمان نے گناہ کی بیماری سے نجات نہین پائی جتنا گناہون کی آگ بھڑکے گی اُتنا ہی اثر اُس کا ایمان کے جلانے مین زیادہ ہوگا پھر جانو کہ گناہ دو قسم کا ہی ایک حق اللہ تعالیٰ کا جیسا نماز نہ پڑھنی زکوۃ ادا نہ کرنی وہ معاف ہوتا ہی اس طریقے سے جو اوپر بیان کیا گیا دوسرا حق عباد ہی جیسا کسی کا مال چوری سے لینا یا غصب سے لینا غصب کہتے ہین ظاہر مین لینا بغیر حق کے یا کسی پر ظلم کرنا دُکھ دینا قتل کرنا وغیرہ ان گناہون سے بدون ادا کئے اُس مال کے یا بدلہ دیئے یا بغیر راضی کئے مدعی کے مخلصی نہین طریق توبہ کا کیمیائے سعادت مین یون لکھا ہی کہ اُس مین آٹھ کام کرنا چاہیئے چار دل سے علاقہ رکھتے ہین توبہ کرنا دل کی مضبوطی سے آیندہ کو ہرگز اُس کام کا قصد نہ کرنا اُس کی باز پرس سے ڈرتے رہنا اللہ تعالیٰ کی جناب سے معافی کی اُمید رکھنی چار کام جسم سے علاقہ رکھتے ہین پہلے وضو کرکے دو رکعت نماز متوجہ ہو کر ادا کرنی پھر ستر مرتبہ استغفار کرنا پھر سو دفعہ سُبحَانَ اللہِ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ کہنا اور اپنے مقدور کے موافق کچھ صدقہ دینا اور ایک روز روزہ رکھنا اُسی کتاب مین لکھا ہے گناہون پر ہٹ رکھنے اور توبہ نہ کرنے کے کئی سبب ہین پہلا سبب یہ ہے کہ لوگ آخرت پر ایمان نہین رکھتے یا اس مقدمے مین شک رکھتے ہین دوسرا سبب شہوت اُن پر ایسی غالب ہی کہ اسکو چھوڑ نہین سکتے اور اُس کی لذت مین ایسے مصروف ہو رہے ہین کہ عاقبت کا ڈر دل سے جاتا رہا اکثر آدمی اسی شہوت کے

پھندے مین پڑے ہین اور شہوت کے معنی خواہش نفسانی سو وہ کئی طرح پر ہوتی ہی پیٹ کی فرج کی دولت کی مکان کی لباس کی تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے پر اور دنیا کی لذت کو نقد سردست سمجھنے ہین اور آدمی کی طبع نقد پر مائل ہوتی ہی چوتھا سبب جو مومن ہی قصد توبہ کا رکھتا ہے مگر توقف مین پڑا ہے ہر روز یہی کہتا ہے کہ آج یہ کام کرلون تو کل ضرور توبہ کرون گا پانچواں سبب سمجھتا ہی واجب نہین کہ گناہ جہنم مین پہونچاوے شاید معاف ہوجاوے سو لوگ بعضے ایک سبب کے باعث بعضے زیادہ سببون سے توبہ نہین کرتے عاقبت کو اپنی نہین سنوارتے اب یہان سے حدیثین جو اس باب کی ہین شروع ہوئین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یَا اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ (۳) ترجمہ اے آدمیو توبہ کرو رجوع لاؤ اللہ کی طرف تحقیق مین توبہ کرتا ہون اللہ کی طرف ہر روز سو بار بعضے علمائے کہا ہی کہ حضرت کا توبہ کرنا اُمت کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ اُنکے اول اور آخر کے حال سے خبردار تھے اُنکے حق مین استغفار اور آمرزش گناہون کی چاہتے تھے بعضے کہتے ہین کہ حضرت کا مشغول ہونا اُمت کی صلاحیت کے کاروبار مین جیسا نصیحت اور وعظ اور تعلیم احکام شرع اور اپنے کھانے پینے اور اپنے متعلقون کے ساتھ مصروف رہنے اور اعدائے دین سے لڑائی کے بندوبست کرنے مین جسقدر اوقات آپکے صرف ہوتے تھے اُن کامون کو اس مقام کے اعلیٰ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفرد ہوتا تھا اور قلب ان کا اسوا اللہ سے خالی ہوجاتا تھا گناہ سمجھکر استغفار فرماتے تھے اگرچہ وہ کام فرمانبرداری ہی کے تھے مگر وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہی اُسمین کہان اور صوفیہ کہتے ہین کہ یہ صورت ترقی انوار کی ہی کہ آپکے قلب مین ہر ساعت اُس نور کی ترقی ہوتی تھی اور مرتبہ قرب کا بڑھتا جاتا تھا تو پچھلے مرتبے پر اُسے حجاب سمجھ کر استغفار فرمایا کرتے تھے اور اگلے مرتبے پر شکر بجالاتے تھے اسی طرح درجے بڑھتے چلے جاتے تھے اور وہان کے درجے بیشمار ہین حد سے باہر

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَاءُ

اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَاسْأَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اِنِّیْ ذُوْقُدْرَۃٍ
عَلٰی مَغْفِرَۃٍ فَاسْتَغْفِرْنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ
وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ
وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ
مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اِجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ
وَّاحِدٍ فَسَأَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ
اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِیْہِ اِبْرَۃً ثُمَّ رَفَعَہَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَّعَذَابِیْ
کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ بِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

(۱) ترجمہ مروی ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ارشاد کیا اللہ تعالیٰ نے اے میرے
بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین ہدایت کرون سو مانگو مجھ سے ہدایت ہدایت کرون مین تمھاری اور تم سب فقیر
ہو مگر جسکو مین غنی کرون پس چاہو تم مجھ سے دون مین تم کو رزق اور تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مین معاف
کردون بچا رکھون سو جو کوئی جانتا ہے مین قادر ہون گناہون کے بخشنے پر پس معافی چاہے مجھ سے مین بخشدونگا
اُسکو اور اسمین کچھ میرا نہین بگڑتا اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مُردہ تمھارا اور خشک تمھارا
اور تر تمھارا جمع ہو جاوین یہ سب میرے بندون سے کسی بڑے[1] پرہیزگار بندے کے دل پر یعنی سب کا دل
ویسے اچھے بندے کے دل کے موافق ہو جاوے یہ ہونا کچھ زیادہ نہ کرے میرے ملک مین ایک مچھر کے پر کے
برابر اور اگر اول تمھارا اور آخر تمھارا اور زندہ تمھارا اور مردہ تمھارا اور تر تمھارا اور خشک تمھارا جمع ہو جاوین
یہ سب میرے بندون سے کسی بڑے[2] بدکار بندے کے قلب پر یہ ہونا کم نہ کرے مچھر کے پر کے برابر کچھ میرے ملک مین
سے اور اگر اول اور آخر اور زندہ اور مردہ اور خشک اور تر تمھارا کل جمع ہو جاوین ایک قطعۂ زمین پر اور سوال
کرے ہر ایک انسان تم مین سے جو اُسکی آرزو ہے پس عطا کرون مین ہر ایک شخص تمھارے کو جو وہ مانگے تو کچھ
کم نہ ہو جائے اُسکے سبب میرے ملک سے مگر اتنا جیسا کہ کوئی تم مین کا جاوے دریا پر اور ڈوبا وے اُس مین
ایک سوئی پھر اُٹھالے اُسے یہ اسواسطے ہے کہ مین سخی ہون اور بزرگ ہون میری سخاوت

عہ وہ شیطان ہے ۱۲ لہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ۱۲

اور بخشش اور بزرگی سے تمام عالم پُر ہے جو چاہتا ہون مین سو کرتا ہون بخشش میری ایک بات ہے اور عذاب میرا ایک بات ہے حکم میرا یہی ہے کہ جب چاہتا ہون کسی چیز کو کہتا ہون پس وہ ہو جاتا ہے خشک اور تر سے مراد پتھر اور گھاس ہے یعنی یہ سب اگر آدمی ہو کر سوال کرین یا جن اور انس کہ انس کی پیدائش اور خلقت پانی سے ہے اور جن کی آگ سے یا اس سے مراد جمیع چیزین جو زمین پر موجود ہین ۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ ۔ ترجمہ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہٹ نہین کی اُسنے جسنے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے گناہ کی طرف ایک دن مین ستر مرتبے[1] یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھ معافی مانگی اللہ سے تو وہ گناہ پر ہٹ کرنے سے پھرا اور اگر معافی نہ مانگی تو ہٹ پر قائم رہا اور ہٹ کرنے سے یعنی اسپر قائم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی بڑا ہو جاتا ہے اور وہی دل کو سیاہ کرتا ہے اور جسکا دل سیاہ ہوا وہ نافرمانی کی حد کو پہونچا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مومن جسوقت گناہ کرتا ہے پیدا ہو جاتا ہے اُسکے دل مین ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کی اُس سے اور معافی مانگی تو مٹ جاتا ہے اور اگر زیادہ کرے یعنی گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے یہانتک کہ گھیر لیتا ہے اُس کے دل کو پس وہ وہی مورچہ ہے جسکا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۔ ترجمہ یون نہین بلکہ زنگ لگا ہے اُن کے دلون پر اُن چیزون سے کہ وہ کماتے تھے روایت کی احمدؒ اور ترمذی نے اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندے سے غرغرے کے وقت تک یعنی جب روح حلق مین پہونچے ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرتے دم تک کفر اور معصیت سے توبہ قبول ہوتی ہے لیکن بعضے علما کہتے ہین کہ توبہ معصیت سے اُس وقت قبول ہے مگر کفر سے قبول نہین اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہے مجکو اے پروردگار میرے تیری عزت کی کہ ہمیشہ گمراہ کرون گا مین تیرے بندون کو جب تک اُن کے جسم مین جان ہے فرمایا اُس تواب رحیم نے اُس کے جواب مین اپنے فضل و کرم سے

[1] یعنی اگرچہ ایک دن مین ستر مرتبہ یہ حال صدق نیت سے اسپر گذرا کہ وہ توبہ کرے صدق نیت سے اور پھر نفس کی شامت سے گناہ کرے ۱۲

قسم ہے مجکو اپنی عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا رہونگا مین جب کوئی معافی چاہے گا مجھ سے
روایت کی ترمذی نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تھا ایک شخص بنی اسرائیل مین
کہ قتل کیا اُسنے ننانوے آدمیون کو پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ آیا اُس کی توبہ قبول ہوگی یا نہین
پس جواب دیا راہب نے کہ نہین پھر قتل کیا اُسنے اُس کو بھی اور منتظر کھڑا رہا کہ اور کسی سے پوچھے کہا ایک شخص
نے کہ فلانے گاؤن مین ایسا آدمی رہتا ہے کہ تیری مشکل آسان کردے پس مرگیا وہ شخص
اُس حال مین کہ بڑھایا تھا اپنی چھاتی کو اُس کی طرف جھگڑا پڑا اس مقدمے مین رحمت کے
فرشتون کے اور عذاب کے فرشتون کے درمیان یعنی رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص
ناجی ہوا کیونکہ اُسنے قصد کیا تھا اُس گاؤن کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ
مغضوب ہوا کہ بے توبہ موا بعدہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اُس گاؤن کو جسکی طرف وہ متوجہ ہوا
تھا کہ نزدیک ہو جا میت سے اور حکم کیا اس گاؤن کو جسمین اُسنے قتل کیا تھا تو دور ہو جا اُس سے
پھر فرمایا اُس تواب رحیم نے فرشتون کو پیمائش کرو دونون گاؤن کی مسافت کو مُردے کے
پاس سے پس ناپا فرشتون نے اُس گاؤن کو جسمین وہ جایا چاہتا تھا ایک بالشت دوسرے گاؤن
سے نزدیک پھر بخشدیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے سب گناہون کو اس حدیث سے کمال وسعت اسکی
رحمت اور بخشش کی بندون کے حال پر پائی گئی کہ اس شخص کو ایسے گناہون کے ساتھ صرف توبہ کی نیت
سے سب معاف فرمایا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ مروی ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے
اُس پروردگار کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر گناہ نہ کروگے تم بیشک دور
کرے گا اللہ تم کو اور لاویگا دوسری قوم کو جو گناہ کرین گے پھر معافی چاہین گے پس معاف کریگا
اللہ اُن کو اس حدیث مین اُس غفور رحیم کے عفو اور مغفرت کی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ
توبہ اور استغفار پر رغبت کرین نہ یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھین اور کیا کرین کیونکہ اللہ تعالیٰ

نے گناہون سے منع فرمایا ہی اور پیغمبرون کو بھیجا ہی اسی لئے کہ ایسے بُرے کامون سے لوگون کو باز رکھین
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گڑگڑانے اور عاجزی سے پیش آنے مین صفت تواب ورؤف رحیم کی خوب
ظاہر ہوتی ہی اور یہ وضع بندے کی اُس مالک بے پروا کی جناب مین بہت پسند آتی ہے سوائے
بھائیو توبہ کرو قبل اس کے کہ طاقت نہ رہے توبہ کرنے کی اور وہ حال کسی کو معلوم نہین شاید
ایک دم مین ہو یا زیادہ بلا تعین ہے پھر جس کا حال اپنی دانست سے باہر ہو اُس پر اعتماد کرنا
اور نیک کام سے غافل رہنا مناسب نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جلدی کرو نیکی
کے کامون مین اب ان دنون بہت لوگ صرف بزرگون کے نام پر اُن کی اولاد یا اُن کے
خلیفون سے بیعت کرتے ہین یعنی بُرے کامون کی توبہ اور اچھے کامون پر قائم رہنے کا عہد باندھتے
ہین لیکن وہ اولاد یا خلیفہ سوائے اسکے کہ اُن بیچارے مرید کو اپنا بنا دین اور اُس سے معاش کی
صورت ٹھہرا دین کچھ ظاہر و باطن کی مدد اُس پر نہین کرتے یعنی اُس کو اچھی باتین نہین سکھاتے حرام
اور بدعت کی باتون سے باز نہین رکھتے صرف اپنے مطلب کے یار ہین سر دست کچھ لے لیا اور ہمیشہ
کی جاگیر ٹھہرائی اگر وہ بیچارہ مقدور نہین رکھتا تو محصل ہو کر بے عزت کر کے بدعا کرنے کی دہشت
دکھا کر قرض دام کروا کر چیزین گھر کی بندھک رکھوا کر اپنا معمول لیتے ہین ہرگز نہین چھوڑتے
سوائے یارو دغا باز پیرون سے کنارا کرو بچتے رہو جس وقت کوئی شخص ایسا ملے کہ کسی عالی خاندان
اور سلسلے سے نسبت رکھتا ہو اور احکام شرعی تم کو سکھاوے اور حرام اور بدعت کے کامون سے
بچاوے اور دینداری کی راہ بتاوے اور اللہ اور رسول کی طاعت کے امور سمجھاوے اگرچہ بڑا
عالم اور فاضل نہو فی الفور اُسکے ہاتھ پر بیعت کرو یعنی بُرے کامون سے بچنے اور نیک کامون پر
قائم رہنے کا قول و عہد مضبوط باندھو اور پچھلی بُری باتون سے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُن
سب سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمھارے دین و دنیا کے کام آسان کرے گا
اس جہان اور اُس جہان مین عزت اور آبرو بخشے گا اور تکرار بیعت کا کچھ مضائقہ نہین۔
چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو باپ شاہ عبدالعزیز

قدس اللہ سرہما العزیز کے تھے قول جمیل مین لکھا ہی۔ وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَکْرَارَ الْبَیْعَةِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ کَذٰلِکَ عَنِ الصُّوْفِیَةِ اَمَّا مِنْ شَخْصَیْنِ فَاِنْ کَانَ قَدْ رَاٰی مِنْ خَلَلٍ فِیْمَنْ بَایَعَہٗ فَلَا بَاْسَ وَکَذٰلِکَ بَعْدَ مَوْتِہٖ اَوْ غَیْبَةِ الْمُنْقَطِعَةِ ترجمہ یعنی مکرر بیعت کرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہی اور اسی طرح مشائخون سے امورات متعدد پر یعنی گناہون سے توبہ کرنیکی بیعت اچھے بزرگون کے سلسلے مین داخل ہونیکی بیعت اللہ تعالیٰ کے حکمون کی بجاآوری پر مضبوطی سے قائم ہونے اور عمل کرنے کی بیعت مگر دو شخصون سے اور وہ تب ہی کہ جب دیکھے اُسکو اگلی بیعت سے کچھ فائدہ نہوا یا اگلے پیر کے مرنے کے بعد ایسا الگ ہوگیا کہ اُس سے مقصد حاصل نہین ہوسکتا تو ان صورتون سے البتہ جائز ہے بلکہ اس زمانے مین تو لازم ہے کیونکہ اگلے پیر کا صرف نام تھا اور اُس پیر سے کام تو جس سے اپنا کام بنے اور اللہ و رسول کی متابعت اُس کے سبب سے ہاتھ آوے وہی پیر ہے اور وہی مرشد نہ وہ کہ آپ گمراہ ہے شرک اور بدعت کے کام کرتا رہتا ہے اور اوردن کو گمراہی سے باز نہین رکھتا اور اچھی راہ نہین بتلاتا اللہ تعالیٰ ایسے پیرون کو ہدایت کرے اور دنیا کی طمع اُن کے دل سے کھودے کہ ہزارون سیدھے مسلمانون کی جان و ایمان بچے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ جل شانہ البتہ بلند کریگا درجہ نیک مرد کا جنت مین پوچھے گا وہ کہ خداوندا کیونکر ملا مجکو یہ درجہ فرمائے گا اللہ تعالےٰ کہ تیرے فرزند کے استغفار کرنے سے تجکو یہ درجہ ملا روایت کی احمدؒ نے یارو یہ فائدہ ہی نکاح کرنے اور فرزند صالح ہونے کا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مُردہ اپنی قبر مین ڈوبنے والے کی طرح فریاد کرتا ہے کہ کوئی اُسکو بچادے اور وہ اُمید رکھتا ہے دعا کی اپنے ماں باپ لڑکے بالے دوست آشنا سے پھر جب کوئی اُسکے واسطے دعا کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دعا اُس کے حق مین دنیا اور جو چیز دنیا مین ہے اُس سے زیادہ مفید اور اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے مردون کی قبرون مین دنیا کے لوگون کی دعا کے سبب سے

ظاہراً اسی مین پائی جاتی ہو باقی اختیار بدست مختار چاہے چھوڑے چاہے پکڑے چاہے مقبول کرے چاہے مردود بنائے اور اسی اندیشے نے اولیاؤن کے دلون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو اور اسی کھٹکے نے صدیقون کے کلیجون کو پارہ پارہ کر رکھا ہو فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص نے عمل خیر کبھی نہین کیا تھا کہا اُسنے اپنے گھر والون سے کہ جب وہ مرجاوے جلائیو اُسکو پھر آدھی خاک اُسکی دریا مین ڈالیو اور آدھی میدان مین اُڑائیو پس قسم ہو اُس خدا کی اگر مقدر کیا ہو اللہ نے کہ عذاب کرے اُسپر ایسا عذاب کریگا کہ کسی پر ایسا نہین کیا پھر جب مرگیا کیا لوگون نے جیسا اُسنے کہا تھا پس حکم کیا اُس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اُسنے جو اُسمین گرا تھا اور حکم کیا میدان کو جمع کیا اُسنے جو اُسمین اُڑا تھا پھر پوچھا خداوند تعالےٰ نے اُس سے زندہ کرکے کہ ایسی وصیت کیون کی تھی تو نے عرض کیا اُس نے تیرے ڈر سے اے میرے خاوند اور تو خوب جانتا ہے میرے احوال کو پس بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اُسکو مطلب اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ اگر بندہ اپنے تئین بندہ اور اللہ تعالیٰ کو خاوند اور مالک بدل جانے اور اس بات کو اخلاص سے کہے اور ڈر کر اُسکی جناب مین پناہ لے اگرچہ نفس اور شیطان کے ورغلانے سے بہت کچھ بُرے کام کئے ہون وہ خاوند اپنے فضل وکرم سے البتہ معاف کرے کہا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے فرزند آدمؑ جبتک تو دُعا مانگتا رہے گا اور اُمید رکھے گا مجھ سے بخشونگا مین تجکو جس عمل کے ساتھ تو ہوگا اور اُس کی کچھ پروا مین نہین رکھتا یعنی کوئی کہے کہ ایسے گنہگار کو کیون بخشا اے فرزند آدمؑ اگر پہونچ جاوین تیرے گناہ کناروں تک آسمان کے پھر معافی مانگے تو مجھ سے معاف کردونگا مین تجکو اور کچھ پروا نہین رکھتا اے فرزند آدمؑ اگر آوے تو میرے پاس گناہون سے بھرا زمین کے برابر پھر آوے تو اس حال مین میرے ساتھ کہ کسی کو شریک نہین بنایا آؤن گا مین تیرے پاس اتنی ہی مغفرت کے ساتھ یعنی اگر شریک نہین کیا تو نے اور اور طرح کے گناہ ہزارون کئے ہین تو البتہ بخشون گا بشرطیکہ توبہ نیت اخلاص وہمت میری طرف رجوع کرے گا روایت کی

ترمذیؒ نے اور احمدؒ نے اور دارمیؒ نے ابی ذرؓ سے کہا شداد بن اوسؓ نے کہ بتلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سید الاستغفار کہ کہے تو اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا کہ جو کوئی پڑھے اُسکو اعتقاد کی روسے دن رہتے پھر مرجاوے اُسی دن رات نہ ہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا اور جو کوئی پڑھے اسی طرح رات کو پھر مرجاوے اُس رات کو صبح نہ ہوتے تو وہ اہل جنت سے ہوگا روایت کی بخاریؒ نے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تنگی سے اُس کو نجات دیتا ہے اور ہر طرح کے غم سے خوشی بخشتا ہے اور روزی دیتا ہے اُس کو ایسے مقام سے کہ وہم وگمان مین نہین آتا روایت کی احمدؒ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ[عہ] ترجمہ یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے بندہ مومن کو جو کہ آزمایا گیا ہے اور بلا مین ڈالا گیا ہے گناہون کی اور پھر توبہ کرکے رجوع لایا اس سبب سے بعضون نے تائب کو فضیلت دی ہے صالح پر کہ اُسنے سب طرح کی لذتون کا مزہ پاکر اپنے تئین الگ کیا برخلاف صالح کے کہ وہ اُن مزون سے واقف ہی نہین اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھا کتاب مین جو وہ اُس کے پاس عرش پر ہے اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ[عہ] ترجمہ یعنی تحقیق میری رحمت سبقت لے گئی ہے غضب پر سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جود اور کرم اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہے چنانچہ فرمایا رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ترجمہ رحمت میری سب پر چھاگئی اور فرمایا عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ ترجمہ اور عذاب میرا اُسی پر ہے جسے مین چاہون یہ شان اُس کی دُنیا مین

عہ روایت کیا اسکو احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲ عہ اسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۱۲

تھوڑی اور قیامت مین بہت ظاہر ہوگی مترجم کہتا ہی کہ ان حدیثون سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے بُرے کامون سے راضی ہی یا بدکامون کو بد نہین جانتا یا گنہگارون کو بدلہ نہ دیگا یا مغرورون سرکشون کو نہ پکڑے گا جیسی اُس کی صفت غفور رحیم تو اب ہے ایسی ہی منتقم اور شدید العقاب اور قہار بھی ہے بس طریق مسلمانی کا یہی ہے کہ زندگی مین اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اُس کی فرمانبرداری کے کام کرتا رہے اور ممنوعات سے اپنے تئین بچاوے اور ڈر کو اپنے حال پر غالب رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسا نہ کرے اللہ چاہے تو سب کام اُسکے درست ہو جائین گے پھر جب موت کے نزدیک پہونچے تو اُمید اُس کی مغفرت سے زیادہ رکھے اور اُس کے فضل وکرم کا اُمیدوار رہے کہ وہان کی سب مشکلین اُسکی رحمت اور عنایت سے آسان ہو جائینگی یا اللہ یا کریم یا غفور تو مجھ بندۂ عاجز نالائق کو اپنے فضل وکرم سے توبہ کی توفیق دے کہ پھر کسی بُرے کامونکی لذت میرے دل مین نہ آوے اور دُنیا کی کل نیبائش اور خوبی میری خاطر سے محو ہو جاوے اور دم واپسین میرا تیرے اور تیرے رسول محبوب کی محبت اور یاد مین جسم سے برآوے آمین ثم آمین اور سب مومنون کی یہ آرزو برلا اور انھین اس نعمت سے سرفراز فرما بِفَضْلِهٖ وَكَرَمِهٖ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دوسری فصل متفرقات حدیثونکے بیان مین

سعد بن زیدؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ جو کوئی لے لیوے ایک بالشت زمین کسی کی ظلم سے بیشک ڈالے گا اللہ تعالے قیامت کے دن ویسے سات ٹکڑے زمین کے اُس کی گردن مین سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ وَّجَدَ مَالَهٗ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتْبَعُ مَنْ بَاعَهٗ ترجمہ جس نے پایا اپنا مال ایک شخص کے پاس پس وہ اُس کا

زیادہ سزاوار ہے اور ڈھونڈھ لے خریدار اُسے جسنے اُس کے پاس بیچا یعنی اگر کسیکا مال غصب کیا یا چرایا یا گم ہوا اور دوسرے کو ملا اور اُسنے بیچ ڈالا تو مالک مال جسکے پاس اپنا مال پاوے لے لیوے خریدار دعوی کرے اُسپر جس سے مال اُسکو ملا روایت کی احمدؒ نے عَنْ حُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ مروی ہے حسینؓ بن علیؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے سوال کرنے والے کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار آئے یعنی اُس کی شان پر لحاظ کرکے محروم نہ کیا چاہیئے جو مقدور ہو اور موجود ہو دیوے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی نیکی کرے کسی کے ساتھ چاہیئے وہ نیکی کرنے والے کو کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یعنی بدلا دے اللہ تعالیٰ تجکو نیک اگر وہ صالح ہو اور اگر وہ فاسق ہو تو بھی یہی کہے ایسے لفظ نہ کہے کہ جسمیں راہ حق سے دور پڑے یعنی اُس کو صالح اور ولی نہ کہے یا اُسکے فسق کو صلاح نہ جانے اور جو نیک کار سے آزار پاوے تو اُس کی نیکی کلی سے انکار نہ کرے اور گالی نہ دے اور بُرا نہ کہے بلکہ یہی کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلَنَا اہل استقامت کا یہی طریقہ ہے بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

تَھَادُوْا فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ تُذْھِبُ الضَّغَائِنَ ترجمہ ہدیہ بھیجو آپس میں کہ ہدیہ دور کرتا ہے دشمنی اور دل کے کینوں کو عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاہُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِکَ قَالَ جِبْرَئِیْلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ کہا ابی قتادہؓ سے پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ آپ کا بتاؤ مجکو اگر مارا جاؤں اللہ کی راہ مین صابر ہوکر اور نیکی چاہ کر مقابلہ کرکے نہ اُلٹے بھاگ کر دور کریگا اللہ تعالے میرے گناہون کو اور بخشے گا مجھے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان پھر جب وہ شخص چلا پکار کر آپنے فرمایا کہ ہان مگر دین یعنی سب گناہون کو اللہ بخشے گا مگر دین یون ہی خبر دی مجکو جبرئیلؑ نے اُس حدیث سے بندون کے حق کی بڑی سختی اور تاکید معلوم ہوئی کہ بغیر ادا یا معاف نہین چھوٹتا اور ابوہریرہؓ

کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب کسی فرضدار مُردے کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھتے تھے کہ اُس نے ادائے دین کو کچھ چھوڑا ہے پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اُس نے چھوڑا ہے تو آپ اُس کی نماز پڑھتے تھے اور نہین تو اور مسلمانون کو فرما دیتے تھے کہ تم پڑھو اُس کی نماز پھر جب اللہ تعالیٰ نے ملکون پر اسلام کی فتح دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبے مین فرمایا کہ مین زیادہ دوست اور لائق ہون مومنون کی ذات سے اُن کے حق مین سو جو کوئی مرجاوے اب مسلمانون سے اور رہ جاوے اُس پر دین تو ادا کرنا اُسکا مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ چھوڑ جاوے ترکہ سو اُسکے وارثون کا حق ہی متفق علیہ اور فرمایا کہ مسلمانون کی روح ادھڑ مین رہتی ہے جبتک دین دار رہتا ہی یعنی بہشت مین نہین جاتی حضرت نے ۱۲ یا نیک کارون کے گروہ مین نہین ملتی اور فرمایا بعد کبیرہ گناہون کے بڑے گناہون سے یہ ہی جو کہ آدمی بغیر ادا کئے دین کے مرجاوے اور کچھ نہ چھوڑ جاوے حضرت نے ۱۲ کہ اُس سے دین ادا ہو سکے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین شخص ہین کہ قیامت کے دن اُن سے مین جھگڑون گا یعنی ناراض ہون گا ایک شخص وہ جس نے قول و قرار کیا میرے نام سے پھر پھر گیا اُس قول سے دوسرا وہ جس نے بیچا آزاد کو۔ پھر کھایا اُسکا مول تیسرا وہ جس نے مزدور سے محنت کروا کر اُسکی مزدوری نہ دی روایت کی بخاری نے ابوہریرہ کہتے ہین دیکھا مین نے کہ جب لایا جاتا تھا نیا کوئی پھل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رکھتے تھے آپ اُس کو اپنی آنکھون اور لبون پر اللہ تعالیٰ کی نئی نعمت کی تعظیم کو کہ تازہ آیا ہے وہ اُس دربار اعلیٰ سے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ ترجمہ بار خدایا جیسا دکھلایا اور پہونچایا تو نے اُس کے اوّل کو دکھلا اور پہونچا ہم کو اُس کے آخر کو یعنی ہمیشہ آخر تک اس نعمت سے مجھے فائدہ مند کر پھر بانٹ دیتے لڑکون کو جو وہان موجود ہوتے اُن دونون کی مناسبت کے سبب اور اُس مین اُن کی خوشی چاہتے عبداللہ بن یزید الخطمی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اَرْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ

عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا مین الٰہی روزی کر مجکو اپنی محبت اور محبت اُس شخص کی کہ فائدہ کرے مجکو اُس کی محبت تیرے پاس الٰہی جو چیز کہ تونے مجھے روزی کی ہے اُس چیز سے کہ مین چاہتا ہون اُسے پس کر اُس کو میری قوت کا سبب اُس چیز مین جسے تو دوست رکھتا ہے خداوندا میری چاہت کی چیز سے جس چیز کو کہ تونے مجھ سے الگ رکھا ہے پس کر تو اُس کو فراغت کا سبب میرے واسطے اُس چیز مین کہ جسے تو دوست رکھتا ہی حاصل یہ کہ اگر کوئی چیز تو دنیا سے دیتا ہی تو اُسکے شکر کی توفیق دے کہ شاکر دولتمندون مین سے ہون اگر نہ دے تو میرے دل کو اُس سے الگ رکھ صابر فقیرون سے ہون ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ دو قسم کے لوگ ہین جہنمیون سے کہ مین نے اُنھین نہین دیکھا یعنی اس زمان برکت نشان پاک و مطہر مین اُنکا وجود نہ تھا ایک وہ گروہ ہے کہ اُن کے پاس چابک ہی گاؤدم مارتے ہین اُس سے آدمیون کو اور دوسرا گروہ اُن کا عورتین ہین کپڑا تو پہنے ہین مگر ننگی ہین یعنی ایسا کپڑا پہنتی ہین جس مین ستر نہین ڈھنکتا یا ایسا کپڑا باریک ہے کہ اُس سے بدن نظر آتا ہے کھینچتی ہین مردون کے دلون کو اپنی طرف اور خواہش رکھتی ہین وہ مردون کی طرف دلون سے یا سر سے کپڑا ہٹا کر لوگون کو منہ دکھاتی ہین اور جلتی ہین اس انداز سے کہ مردون کے دل لبھا دین سو اُن عورتون کے جوڑا باندھنے سے اونٹون کے کوہان کی طرح ڈھنک رہی ہین مٹاپے سے داخل نہ ہون گی وہ جنت مین اور نہ ملے گی اُن کو جنت کی بو باوجودیکہ جنت کی بو اتنی اور اتنی دور سے پائی جاتی ہے بھائیو اس حدیث سے بھی ہمارے پیغمبر آخر الزمان علیہ الرضوان کی پیشین گوئی ثابت ہوئی کیونکہ ایسے لوگ اس زمانے مین بہت

نظر آتے ہین کہ تجر اور تبختر سے چابک ہاتھ مین لئے پڑے پھرتے ہین اور وضع اپنی خلاف اسلام کے بناکر کوچہ و بازار مین بیچارے غریبون مفلسون کو مارتے ڈراتے دُکھ دیتے رہتے ہین اور عورتین جھوٹی مسلمان کسبیان ہین لیکن گھر والیان بھی خصوصاً شہرون کی رہنے والیان جنھون نے اسلام کی محبت اور چال چھوڑی اور کفار بیحیاؤن کی وضع اختیار کی ٹھیک ٹھیک یہی لباس اور وضع اُن کی ہے کہ سر ننگے جوڑا باندھے ہری کترے چھاتی کھولے باریک پوشاک جسمین ہرگز ستر نہین چھپتا پہنے بیباک خوف اللہ کا نہ رسول کا نہ اپنے شوہر بیحیا زن مرید کا کھلے بند اُٹھتی اکڑتی پھرتی ہین اور دوسرون کو یہی چال چلن سکھاتی ہین اپنا سا بناتی ہین اور خانم اور بیگم جو اگلے زمانے کے شرفا مین اس لقب کا عیب تھا وہی لقب اپنا سا بناتی ہین خداوند تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ایسے بُرے وقت مین مسلمان مردون اور بیبیون کو ایسی بدچال عورتون اور مردون کی صحبت سے محفوظ رکھے اور اُن کو توفیق نیک بختی اور نیک اطواری اور ایمان داری کی عنایت فرمائے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے تئین طبیب بنادے اور وہ مشہور نہین طبابت مین اور جیسی چاہیئے اُس کو مہارت نہین اُسمین پھر مرجائے اُسکے علاج سے کوئی بیمار تو وہ ضامن ہوگا یعنی واجب ہے اُس پر دیت اگرچہ قصاص نہین ہے بسبب اذن مریض کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب نازل ہوئی آیت ملاعنہ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُّدْخِلَھَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَھُوَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ ترجمہ جو عورت داخل ہوئی ایک قوم مین کہ اسمین سے وہ نہین یعنی زنا کیا اُسنے پس نہین وہ عورت کسی چیز مین اللہ کی یعنی اللہ کے دین اور رحمت سے خارج ہوئی اور ہرگز داخل نکریگا اللہ تعالیٰ اُس کو بہشت مین اور جو مرد منکر ہوا اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہے وہ اُس کی طرف یعنی جانتا ہے کہ وہ اُس کا جنا ہے نصیب نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اپنا دیدار اُس کو اور فضیحت کرے گا اُسے تمام خلائق کے روبرو اگلی اور پچھلی یعنی روز قیامت کے

سب کے سامنے اُس کو ذلیل فرماوے گا نقل کیا عکرمہؓ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امتیازیون کے کھانے سے یعنی جو لوگ اپنی بڑائی اور بزرگی کے واسطے اور دوسرون پر فوقیت لے جانے کو ضد سے کھانا پکاتے ہین اور دوسرون کو مغلوب کیا چاہتے ہین اُن کا کھانا نہ کھاوے اور دعوت اُن کی قبول نہ کرے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فاسق کی دعوت قبول نہ کرو یعنی اُس کے یہان نہ جاؤ کھانا نہ کھاؤ کیونکہ وہ اپنے کھانے مین حرام سے احتیاط نہین کرتا اور کبھی ایسا ہے کہ وہ ظالم بھی ہوتا ہے تو بالتفاق اس کا کھانا درست نہین کیونکہ وہ لوگون کا مال ظلم سے لیتا ہے جیسا کہ حاکم کے دفتر کے عملے اور اُس کے نوکر کہ مسلمانون کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہین اگر مسلمان ان کی دعوت قبول کرین گے تو اُن کی حرمت اور عزت بڑھے گی اور عوام کو کھا لینے کی دستاویز ہوگی۔

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خداوند نعت سرور انبیا علیہ وعلی آلہ الف الف تحیۃ والثنا کے اوپر طالبان دین متین حضرت سید المرسلینؐ کے ہویدا ہو کہ ان دنون یہ کتاب ہدایت مآب اُردو زبان صاف صاف بیان جامع مسائل دینیہ حاوی فوائد یقینیہ مشعل راہ اذعان ویقین مسمی بہ تنبیہ الغافلین کہ جسکے ہر باب مین ہر قسم کے مسائل مختلف کو مدلل بہ آیات قرآنی ومبرہن بہ احادیث سردار دوجہانیؐ ومؤید باقوال ائمہ ومشائخین رحمقبول بارگاہ یزدانی کیا ہے ابتدا مین ہر چند یہ کتاب نادرالوجود فارسی زبان سے اُردو مین ترجمہ ہو کر رواج پذیر ہوئی تھی لیکن عبارت اسکی مساعد محاورۂ روزمرہ اُردو کے نہ تھی اور آیات واحادیث مین بھی بعض بعض مقام غور طلب تھے مین بعد بنظر افادۂ عام مومنین جناب فضیلت پناہ حاجی عبداللہ صاحب نے اس کی عبارت کو حسب محاورہ درست

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آسان نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

هٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

یہ پیغام لوگوں کے واسطے اس لئے ہے تاکہ ڈرائے جائیں اس سے اور جان لیں کہ معبود حقیقی ایک ہے اور عقل والے سوچیں

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

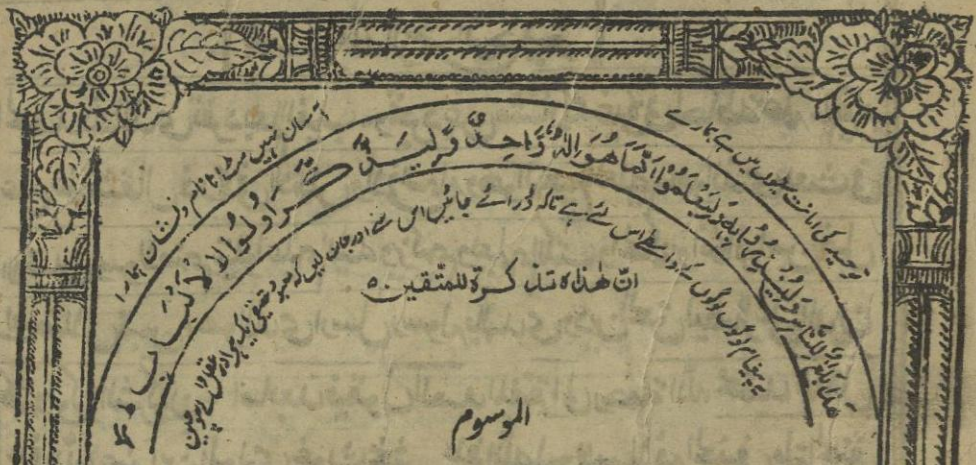

الموسوم

بتنبیہ المصلحین

لاصلاح المسلمین

من تصنیف حضرۃ الاستاذ العلامۃ مجمع المحاسن والفضائل مولانا الحاج المفتی محمد العاقل مدظلہ العالی

الجلالفوری الفاروقی ابن الجناب المستطاب المرحوم افضل الفضلاء مولانا غوث بخش رحمہ اللہ تعالیٰ

طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ بتصحیح عبدہ الاواہ المفتقر الی رحمۃ اللہ محمد المدعو بعزیز اللہ

القادر فوری من ادنی تلامذۃ ذوی الفضل الجسیم اعنی مؤلف الرسالۃ دامت برکاتہم علیّ وعلی سائر

المسترشدین الی یوم الدین

برفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں باہتمام بابو نور الحق صاحب منیجر چھپا

بار اول ... تعداد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۶ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی تفرد بعلم الغیب۔ وتجرد عن مشارکۃ غیرہ فی احاطۃ علمہ۔ لم یعزب عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ اما بعد فیقول العبد المفتقر الی رحمۃ اللہ محمد عاقل عفی اللہ عنہ ابن المولوی غوث بخش غفر اللہ لہ ولاسلافہ الحنیفی ملۃ الحنفی تقلید الفاروقی نسباً الاویسی مشرباً الجلالفوری سکنے۔ اہل بدعۃ کی بے بنیاد رسومات اور نو ایجاد اختراعات کی قلع قمع کر دینے والے خطۂ پنجاب میں یوں تو بفضلہ تعالیٰ کافی تعداد میں ہیں مگر جس نے اپنی زندہ دلی اور غیرتمندی اسلام کے ثبوت میں مخالفین کی یاوہ گوئی کا نہایت سنجیدگی اور متانت سے مجسم جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ناطقہ بند کیا ہے وہ یہ علامہ موصوف ہیں کہ جن کی فضیلت علمی کا نہ صرف اہل السنۃ والجماعۃ کو اعتراف ہے۔ بلکہ غیر قومیں بھی مصنف مذکور الصدر کی رہین احسان ہیں گو بوجہ پابندی کسی خاص مسئلہ مذہبی کے اظہار اصلیت کو جرم ناقابل عفو سمجھیں تو وہ جانیں اور سمجھتے ہیں مگر ہمارا مذہب حق بات چھپانیکی اجازت نہیں دیتا۔ بہرحال ہمارے روئے استدعا متلاشیان حق کیطرف ہے۔ کہ وہ حضرات تعصبی جذبات سے علیحدہ ہو کر مذہبی نقطۂ نظر سے مصنف غلام کی اس داستان غم کو ملاحظہ فرماویں جسکی بے تعصبانہ طرز تحریر سے جو کہ ہر ایک مسلم کی صداقت کا پہلا معیار ہے۔ نہ صرف قبلہ ممدوح کی خیر خواہی اسلام کا سراغ پائینگے۔ بلکہ وسعت علمی کا بھی اعتراف ہوگا۔ اور ناموس اسلام کی نگہداشت کے متعلق تا بمقدور جونسی جانکاہ کوششوں سے مطالبات اسلامی پر جواب لبیک کو جسمی پیرایہ میں ہدیۂ ناظرین کیا ہے۔ وہ پیش نظر ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اہل انصاف اس فاضل خیر خواہ کی مخلصانہ جد و جہد سے کسی اچھے نتیجے پر پہنچکر دعائے خیر سے یاد فرماوینگے بیشک جس حقیقت کو نوخیز حضرات نے جہالت کے پردوں سے زیر نقاب کر رکھا تھا علامہ موصوف نے جس کی دو بالا جلوہ آرائی کا ہر چشم بینا کو احساس ہے اصل حقیقت سے حجاب اٹھا کر روز روشن کی طرح دکھا دیا کہ اگر کوئی لاعلم ناعاقبت اندیشی سے شمع محمدی کو پھونکوں سے بجھانا چاہے۔ تو وہ اپنا نتیجہ خود ہی سمجھ لے۔ اللھم اھدنا الصراط المستقیم۔ وما علینا الا البلاغ۔ عبدہ المفتقر الی اللہ محمد المدعو بعزیز اللہ القادر فوری تجاوز اللہ عن ذنوبہ احد من تلامذۃ حضرۃ الاستاذ الفاضل المؤلف لھذا الرسالۃ دامت برکاتہم

چونکہ فی زمانناسنہ ۱۳۴۲ھ میں جہالۃ وضلالۃ اسقدر جو علامات قرب قیامت کے ہی شائع ہوگئی ہے اور مسلمانان حق سے معرض ہوکر تفرقہ بن گئی ہیں۔ خواص خدائے جلشانہ میں پڑ گئی ہیں۔ علو غیب علو کونیۃ الی یوم القیمۃ تفصیلا وحضور دائمی لغیرہ تعالے کے قائل ہوچلے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین الآیۃ نفی جو چیز انہوں نے زمان ماضی سے مخفی کی گئی ہے۔ کسی نفس کو خواہ نبی مرسل ہو۔ یا ملک مقرب ہو علم تفصیلی نہیں۔ (تا دخول جنت تک) اگرچہ علم اجمالی لفظ ما سے ہوگیا۔ اور بخاری شریف میں ہے۔ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر الحدیث (ترجمہ) تیار کیا ہے میں نے اپنے عباد صالحین کیلئے وہ چیز کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے۔ اور نہ کسی کان نے سنی ہے۔ اور نہ کسی آدمی کے دلپر گذری ہے۔ (حاصل) نکرہ سیاق نفی میں مفید عموم کا ہوتا ہے۔ یعنی کسی عین واذن وقلب کو علم نہیں ملک مقرب ہو یا نبی مرسل اور یہ امر ثابت بالضرورت ہے۔ کہ الہام انبیاء وحی ہی اور الہام غیر انبیاء حجۃ یقینیہ شرعیۃ سے نہیں ہے۔ چنانچہ شرح عقاید میں ہے۔ والالہام لیس من اسباب المعرفۃ بصحۃ الشئی عند اھل الحق یعنی اہل حق کے نزدیک الہام اسباب یقینی شئی کا نہیں ہے۔ اور نبراس مع الاقتصار میں ہے۔ الہام الانبیاء وحی خارج عن البحث انما الکلام فی الہام غیرھم انتہی الہام نبیوں کا وحی ہے۔ اس میں کلام نہیں کلام غیر نبیونکی الہام میں ہے۔ ۱۲ (یعنی موجب علم الیقین کا نہیں ہے ۱۲)

سوال۔ کیا فرماتے ہیں۔ علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ اسصورت میں کہ کسی شخص نے لفظ حاضر ناظر غیر خدا جلشانہ پر اطلاق کرکے تفرقہ فیمابین مسلمانان ڈال دیا ہے۔ اب مسلمان فرق ہوگئی ہیں۔ شر وفساد فیمابین بحدیکہ ایکدوسرے کو حکم بالکفر کر رہے ہیں ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔ اور تحقیق حقیق متعلق ان اسماء کے کیونکر ہے۔ بینوا جراکم اللہ خیراً

مقدمہ۔ ہر ذی علم پر واجب ہے۔ کہ ما ہو الحق عندہ من العلم کی تبلیغ کردیوے ورنہ وعید۔

ان الذین یکتمون ما انزلنا الآیۃ میں آجاویگا قال فی العینی شرح البخاری ان الفرض علی العالم تبلیغ ما عندہ من العلم لان اللہ تعالی قد توعد الذین یکتمون ما انزل اللہ باللعنۃ فی الآیۃ وان نزلت فی اھل الکتاب ولکن العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب فدخل کل من علم علما تعبد اللہ العباد لزمہ کونہ من عدم تبلیغہ ما لزم اھل الکتاب منہ انتھی (ترجمہ) تحقیق عالم پر فرض ہے کہ جو علم اوس کے پاس ہے۔ اس کی تبلیغ کردیوے۔ اس لئے تحقیق اللہ تعالے چھپانیوالے اپنے حکم منزل کو وعید لعنۃ کا کیا ہے۔ اور یہ آیۃ اگرچہ حق اہل کتاب میں نازل ہوئی ہے۔ لیکن اعتبار عام لفظ پر ہے۔ نہ خاص سبب پر پس جو شخص ایسا علم جانتا ہو۔ کہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر اسکی معرفت مقرر فرمائی ہو۔ اسکی تبلیغ نہ کرنے سے وہ امر لازم آجاویگا۔ جو کہ اہل کتاب پر لازم آیا (یعنی لعنتی ہوجاوے گا)

الجواب وھو الملہم للصواب

ایسا شخص بانی فساد و تفرقہ ڈالنے والا مورد و مصداق حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو کہ مشکوۃ کتاب الامارۃ والقضاء فصل اول میں وارد ہے۔ عن عرفجۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون ھنات ھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان رواہ مسلم عرفجہ رض سے مروی ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے تحقیق قریب ہے۔ کہ ہونگے شر و فساد خصلتہا سے بد و فتنہ پس جو شخص چاہے کہ اس امت کے امر میں تفرقہ ڈالے حالانکہ وہ جمع تھے۔ پس اوس شخص کو تلوار سے مارو جیسا ہو اشراف ہو یا علم ہو قتل کے لائق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اور لفظ حاضر ناظر علی سبیل الاطلاق حاضر بمعنے علیم و بصیر کے ہے۔ جو کہ مائۃ الواحدہ سے ہیں ردالمختار ص۳۰ جلد سوم میں ہے فان الحضور بمعنی العلم شائع فایکون من نجوی ثلثۃ الا ھو رابعھم والنظر بمعنی الرؤیۃ الم یعلموا بان اللہ یری فالمعنی یا

عالم من یری بزازیہ انتہی (ترجمہ) پس تحقیق حضور بمعنی علم کے کثیر الاستعمال ہی قرآن شریف میں ہے۔ رازداری سہ کس کی نہیں مگر وہ (خدا پاک) چہارم اُن کا ہے۔ (عالم ہے) اور نظر بمعنے دیکھنے کے ہے قرآن شریف میں ہے کیا نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ پس معنی یا حاضر یا ناظر کے (یا عالم من یری ہے۔ بزازیہ میں یہ مدعا ہے اس تقریر سے ظاہر ہے۔ کہ حاضر ناظر بہیئۃ مجموعیہ صفۃ باری عز اسمہ کے ہے۔ اور متعارف معنی حاضر کے غیر غائب ہے۔ اللہ تعالےٰ بایں معنی موصوف ہے یؤمنون بالغیب دلیل کافی ہے۔ پس بمثل صفات اخرے اقرب من حبل الورید وھو معکم اینما کنتم وغیرہ کے مختص بذاتہ المقدس غیر ہر اطلاق ناجائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اور اسماء نودنہ حسب تحقیق محقق دہلوی راجع بطرف صفات سبعہ ثابت عند اہل السنۃ والجماعت کے ہیں۔ حیث قال اگر گویند کہ تحقیق ثابت است از مذہب اہل سنۃ والجماعۃ کہ خدا تعالےٰ را ہفت صفۃ است پس ایں اسامی کثیرہ از کجا است (جواب) آنکہ اگرچہ صفات ہفت است ولیکن افعال بسیار است پس کثرت اسماء از آنجا است و فی الحقیقۃ راجع بیکی ازیں صفات اند انتہی اور صفات مقدسہ نحصر نودنہ میں نہیں ہیں۔ چنانچہ محقق دہلوی صـ۱۵۲ کتاب اسماء اللہ تعالےٰ میں فرماتے ہیں۔ و نیز اسماء اللہ تعالےٰ بیشتر از نودنہ است پس وجہ تخصیص ایں عدد چیست (جواب) آنکہ تخصیص بایں عدد و حصر دراں باعتبار ایں صفۃ است کہ فرمود من احصاھا دخل الجنۃ شاید کہ ایں خاصیۃ مخصوص بایں اسماء است آہ انتہی اور یہ صفات غیر ادراک علمیہ بل فوق ازاں ہیں نبراس صفحہ ۱۴۱ میں ہے۔ لا علی تاثیر حاسۃ ولا وصول ھواء کما ھو فی الحیوانات وقیاس الواجب تعالی علیہم من الحماقۃ انتہی (ترجمہ) جیسا کہ جانوروں میں (دیکھنا سننا) بطریق حس و ہوا کے پہنچنے کے ہوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جلشانہ اسطرح نہیں واجب الوجود کو جانورو پر قیاس کرنا حماقۃ ہے۔ اور محقق دہلوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں ایں دو

صفۃ است حق تعالیٰ را کہ منکشف گردد بآنہا مسموعات و مبصرات انکشاف تام بے احتیاج بآلۂ حاسہ
دوے تعالیٰ شنواست نہ بگوش و بیناست نہ بچشم سمیع و بصیر و ایں اکمل است زیرا نکہ جوارح
و آلات محل تغیر و آفات اند و دور و نزدیک نزد وے برابر است و شنیدن و دیدن چیزے
او را از دیدن و شنیدن چیزے دیگر مانع و مزاحم نیست و اثبات ایں دو صفۃ محل حذر و
تشبیہ است۔ آہ انتہی اور صاحب الیواقیت والجواہر صفحہ ۸۴ جلد اول میں تصریح فرماتے
ہیں۔ کہ یہ ہر دو اوصاف بلکہ سب اوصاف خدا بحدہ وحقیقۃ مخلوق میں نہیں ہیں ومالفظہ
واعلموا ان ھذین الاسمین لایعقل کیفیتہما کسائر الصفات فھو تعالیٰ یسمع
ویری ماتحرک اوسکن او بطن فی الوری فی العالم الاسفل والاعلیٰ فیسمع کلام
النفس فی النفس و صوت المماسۃ الخفیفۃ عند اللمس و یری تعالیٰ الوعاء و
فی الظلماء والماء فی الماء لایحتجبہ الامتزاج ولا الظلمات ولا النور ولا الجدران
کما لایحجب سمعہ البعد فھو القریب ولایفرق البعد جلت صفاتہ ان یجتمع
مع صفات خلقہ فی حد او حقیقۃ انتہی (ترجمہ) جان لو کہ یہ دونوں اسماء حسنیٰ
(سمیع و بصیر) کی کیفیۃ سمجھ میں نہیں آئی ہماری عقل قابل سمجھ کے نہیں جیسے کہ باقی صفات
خدا کے سمجھ میں نہیں آتے پس وہ شانہ تعالےٰ سنتا ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ جو چیز کہ حرکت یا
آرام یا کہ مخلوق میں مخفی ہو۔ عالم بالا میں ہو یا کہ نیچے ہو۔ پس وہ تعالیٰ شانہ سنتا ہے
کلام نفس کو جو نفس میں ہو اور سنتا ہے آواز خفیف و نرم کو جو ملنے دو چیزوں سے پیدا ہو اور
دیکھتا ہے۔ وہ تعالےٰ شانہ زندہ در گور کردہ شدہ اندھیرے میں اور دیکھتا ہے۔ پانی کو پانی
میں ملجانا اور اندھیرا اور نور اور دیواریں اوس کے لئے حجاب و پردہ نہیں ہو سکتے جیسا کہ
دوری اوسکے سمع مبارک کے لئے حجاب نہیں ہو سکتی پس وہ تعالیٰ شانہ قریب ہے اور دوری
اوس کے لئے نقصان نہیں دے سکتی اوسکے صفات بزرگ ہیں۔ کہ صفات مخلوق سے تعریف و
حقیقۃ میں جمع و برابر ہوں

جب ان صفات مقدسہ کے معنی حقیقی غیر میں خواہ نبی مرسل ہو یا ملک مقرب حاصل نہیں تو بالمعنی الحقیقی غیر میں اطلاق کرنا شرک ہوگا۔ اور جن صفات مقدسہ کا غیر پر اطلاق آیا ہے۔ وہ اور معانی سے ہے۔ جیساکہ خطبہ مدارج النبوۃ میں ہے۔ (نور حق علیم حکیم مؤمن مہیمن ولی ہادی رؤف رحیم وغیرہ) کا اطلاق سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر و بعضے ازان مؤمنین پر آیا ہے۔ لیکن یہ اطلاق اون معانی سے نہیں جن معانی سے اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا جاتا ہے۔ مواقع اطلاق سے بالخصوصیۃ معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ واضح ہوگا وعلی ہذا القیاس اول و آخر و ظاہر و باطن یعنی اول در ایجاد و نبوۃ وجواب قالوا بلیٰ

و نبوت وجواب قالوا بلیٰ رؤمن وغیرہ و آخر در رسالۃ و کتاب و دین و ظاہر در نور و باطن در اسرار الہ انتہی ان معنوں سے اطلاق اوتعالیٰ شانہ پر نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ ان معنوں سے پاک اور مبرا ہے۔ اور بعض ان اسماء اسماء حسنیٰ میں سے غیر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اطلاق ہوتے ہیں کما لایخفی۔ اور بعض اسماء حسنیٰ کا اطلاق ہرگز کسی غیر پر نہیں۔ آیا جیسا مالک الملک القدوس الجبار المتکبر الحی القیوم عالم الغیب والشہادۃ الخالق الرازق احد الصمد البارئ المصور ذو الجلال والاکرام وغیرہ ان اسماء حسنےٰ کو غیر پر اطلاق کرنیوالے کی بے قدری وعذاب کا بروز قیامۃ اثر ظاہر ہوگا۔ کیونکہ یہ اسماء غایت تعظیم و اجلال پر دال ہیں چنانچہ کتاب حجۃ اللہ البالغہ لمولانا الشیخ شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی مرحوم صفحہ ۱۰۸ میں ہے۔ قال صلے اللہ علیہ وسلم اخنیٰ الاسماء (ای افحشہا والمراد انہ یظہر اثرہ من العقاب والہوان یوم القیامۃ) عند اللہ عزوجل رجل سمی ملک الاملاک اقول السبب فیہ ان اصل اصول الدین ہو تعظیم اللہ تعالیٰ وان لایسوی بہ غیرہ وتعظیم الشئ مساوق لتعظیم اسمہ ولذالک وجب ان لایسمی باسمہ لاسیما ہذا الاسم الدال علی اعظم التعظیم انتہی

(ترجمہ) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدزیادہ ناموں میں سے (فاحشہ سب

ناموں میں سے بعضے جس کا اثر خواری اور عذاب کا بروز قیامت ظاہر ہوگا اللہ تعالے شانہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو مالک الملک نام رکھا جاوے الحدیث محقق دہلوی فرماتے ہیں اس کا یہ سبب ہے کہ اصل اصول دین کا خداوند تعالی کی تعظیم ہے۔ اور غیر کو اوس کی برابر نہ کیا جاوے کوئی ہو۔ اور تعظیم مسمی کے برابر تعظیم اسم کی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے واجب ہے کہ اوس کے نام سے نام نہ رکھا جاوے۔ خصوصاً وہ اسم جو بڑی تعظیم پر دلالت کرے ۱۲ علی ہذا القیاس اسماء حسنی میں سے حاضر ناظر کا غیر پر اطلاق کرنا موجب خواری و عذاب اخروی ہوگا

علاوہ بران انکہ حاضر و ناظر دو اسم ہیں اور مجموعہ دو اسم کا اطلاق بغیر رؤف رحیم کے اور اسمین کا کسی شخص پر بغیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلاق نہیں فرمایا پس معلوم ہوا کہ مجموعہ اسمین کا اطلاق بغیر رؤف رحیم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اطلاق نہ کیا جاوے چنانچہ جمل شرح تفسیر جلالین میں ناقلا عن الخازن آیا ھی و نصہ قال الحسن بن الفضل لم یجمع اللہ لاحد من انبیاءہ اسمین من اسمائہ الا للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فسما رؤفا رحیما وقال ان اللہ بالناس لرؤف رحیم انتہی جب قرآن شریف و حدیث شریف و فقہ حنفیہ سے اطلاق نہ آیا از خود اختراع و احداث بدعۃ نہ کی جاوے واللہ اعلم بالصواب۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ جو اسماء حسنے ہیں اصل انمیں یہ ہے کہ غیر پر اطلاق نہ کئے جاویں۔ کیونکہ بحقیقۃ وحدہ کسی غیر میں کوئی ہو اوسکے معنے موجود نہیں ہیں۔ تشریک لازم نہ آوے چونکہ کلام محقق دہلوی صـ ۳۹ اشعۃ اللمعات میں بحق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم احتراز واقع ہے۔ چہ جائے غیر ما نصہ مجمل اعتقاد در حق سید انبیاء آنست کہ ہر چہ جزو مرتبہ الوہیت و صفات اوست حضرت اورا حاصل است و وے ہمہ فضائل بشری را شامل و وورہمہ راسخ و کامل انتہی مگر جس جس اسماء حسنی کا اطلاق کلام شارع میں غیر پر آگیا اوسکی

رخصت معلوم ہوئی لیکن وہ بھی علی الاطلاق نہیں مقید اطلاق آیا ہے۔ چنانچہ اسم رؤف رحیم
حق او تعالی شانہ میں ان اللہ بالناس لرؤف الرحیم آیا ہے۔ اور حق آنسرور صلی اللہ علیہ
وسلم میں بالمؤمنین رؤف رحیم خاص بالمؤمنین ہے۔ ونیز فجعلناہ سمیعا بصیرا
سمیع بصیر ہونا مقید بالجعل ہے۔ اور سمع وبصر الٰہیہ کسی کی مجہول نہیں ہے۔ ان اللہ
ھو السمیع البصیر ونیز حدیث شریف میں فنبی اللہ حی یرزق مجازی ہے ساتھ قرینہ یرزق کے و
علے ہذا القیاس پس جو شخص صفتہ حاضر ناظر کو غیر پر اسوجہ سے کہ وہ غیر خواہ ارواح ہوں۔
یا اجسام ہر زمان ومکان میں حاضر وناظر ہوں۔ تشریک ہے۔ زیرا نکہ او تعالی شانہ اگرچہ
زمانی ومکانی نہیں یعنی محتاج الی الزمان ومکان نہیں قبل وجود زمان ومکان کے بہی موجود
اور ہر زمان وہر مکان میں بہی موجود ہے۔ پس جو شخص ایسے کلام پر تکرار ومداومت کرے
اگرچہ کفر واستخفاف والحاد کے نہو تاہم کافر ہے چنانچہ شفا قاضی عیاض صفحہ ۲۶۸ میں ہے
ومانصہ واما من نزع من الکلام لمخلوق بما لا یلیق الا فی حق خالقہ غیر قاصد
الکفر والاستخفاف ولا عامدا للالحاد فان تکرر ھذا منہ وعرف بہ دل علی
تلاعبہ بدینہ واستخفافہ بحرمتہ ربہ وجہلہ بعظیم عزتہ وکبریاءہ و
ھذا کفر لا مریبۃ فیہ انتھی (ترجمہ) بجز اسکے نہیں کہ جو شخص اوس کلام کو کہ لائق بحق
خالق جلشانہ کے ہے۔ اور اسکو مخلوق پر اطلاق کرے اگرچہ اوسکے قصد کفر وخفتہ بحق خالق وبے
دینی کے نہو پس اگر اوس قول کا تکرار کرے اور اس قول میں مشہور ہو معلوم ہوا کہ اوسنے
اپنے دین میں لعب وکہیل کی اور رب تعالے شانہ کی خفتہ کی اور عزت اور بزرگی اپنے رب
کا جاہل ہے۔ یہ قول اوسکا کفر ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں ہے ۱۲ پس معلوم ہوا کہ صفتہ
الٰہیہ جلشانہ کو غیر پر اطلاق کرنے سے اگرچہ قصد خفتہ ولعب بالدین بھی نہو وہ شخص عزت
معبود کا جاہل ہے۔ وہ کافر ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں واللہ اعلم علی ہذا القیاس حاضر
ناظر کہنے والا بلا شک کافر ہے۔ ۱۲ اور جس شخص نے کلام شارح شفا ومانصہ وان

اور اپنے رب کی عزت اور بزرگی سے جاہل ہے

لو یکن فی البیت احد فصل السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لان روح النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاضر فی بیوت المسلمین انتہی اطلاق حاضر ناظر کا اختراع کرنا ہی دھوکہ دینا ہے کیونکہ یہ دلیل ثبت اس مدعا کی نہیں ہے۔ زیرا نکہ مدعا بطریق یقینیو بہ کے ہے۔ اور دلیل مقتضی تخاطب کے پس تقریب تام نہ ہوئی پس حسب تحقیق حقیق محققین اور دیکھنے اصلی نسخہ صحیحہ مطبوعہ وقلمی کے اصل عبارت لالان النبی صلی اللہ علیہ وسلم آہ ہی کاتب تکرار تحریری لا اولے کا سمجھ کر اوسکو ترک کردیا ہے۔ (ترجمہ) اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو پھر یوں کہے سلام ہو نبی کریم پر اور رحمۃ خدا و برکتیں نہ اسلئے کہے کہ روح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں حاضر ہے۔ (اگر مدعا یہ ہوتا کہ روح مبارک وہاں حاضر ہے۔ تو یہہ کہنا پڑتا کہ السلام علیک ایہا النبی آہ نہ کہ السلام علی النبی آہ) علاوہ آنکہ اس سے اوسکا مدعا حاصل نہیں ہوتا۔ کہ اسمیں بطریق فرض المحال یہوت مسلمین میں ہیں نہ کہ ہر زمان و ہر مکان میں فبطل مدعاہ تعجب ہے۔ کہ ایک شخص کے غلط عبارت بلا تائید و بلا ثبوت ادلہ من الکتاب والسنۃ وکلام فقہاء بلکہ ہر واحد کے مخالف مقبول ہو ہی نہیں سکتی واللہ اعلم بالصواب

اور صاحب تفسیر اتقان صفحہ ۴۳۱ علامہ سیوطی ناقلاً عن ابن النقیب فرماتے ہیں واعلم ان علوم القرآن ثلثۃ اقسام الاول علم لم یطلع اللہ علیہ احداً من خلقہ وھو ما استاثر بہ من علوم اسرار کتابہ من معرفۃ کنہ ذاتہ ومعرفۃ حقائق اسماءہ وصفاتہ وتفاصیل علوم غیوبہ التی لا یعلمہا الا ھو وھذا لا یجوز لاحد الکلام فیہ بوجہ من الوجوہ اجماعاً الثانی ما اطلع علیہ نبیہ من اسرار الکتاب واختصہ بہ وھذا لا یجوز الکلام فیہ الا لہ صلی اللہ علیہ وسلم او لمن اذن لہ قال واوائل السور من ھذا القسم وقیل من القسم الاول الثالث علوم علمہا اللہ نبیہ مما اودع فی کتابہ من المعانی الجلیۃ والخفیۃ وامرہ بتعلیمہا

۱۲ انتہی (ترجمہ) جان لے کہ علوم قرآن شریف کے تین قسم ہیں قسم اول وہ علم ہیں کہ اوتعالے شانہ نے کسی شخص کو اپنی مخلوق میں سے اطلاع نہیں فرمائی وہ ایسے علوم ہیں کہ خود بذاتہ اسی کو معلوم ہیں انہیں تنہا ہے کوئی ان میں شریک نہیں علوم اسرار کتاب سے معرفۃ کنہ حقیقۃ ذات خود اور معرفۃ اسماء و صفات اپنی کے حقیقۃ اور مفصلا علوم غیب جنہو نکو بجز اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔ انہیں اجماع امۃ ہے۔ کہ کسی شخص کو ان امور میں کسیوجہ سے کلام کرنی جائز نہیں ہے۔ (اور منکر اجماع بحکم واتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم الآیۃ کا حقدار ہے) قسم دوم جو کہ رازہائے کتاب کو خاص اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اطلاع بخشی ایسے رازونمیں آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم اور جسکو انہو نکی طرف سے اجازت ہے ان کیلئے کلام کی گنجائش ہے غیر کو گنجائش کلام کی نہیں اور اوائل سور (حروف مقطعات) اسے قسم دوم سے ہیں بموجب قول ابن النقیب کے اور بعضوں نے کہا ہے۔ کہ اوائل سور قسم اول سے ہیں اور قسم سوم وہ علوم ہیں جنکو کہ اللہ تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی کتاب میں جو کہ معانی جلی وخفی سے امانۃ رکھا تھا سکھلایا اور حکم جہۃ تعلیم امۃ کے فرمایا آہ انتہی

اور یہ رسالہ تین فصل اور ایک ضمیمہ اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے فصل اول در آیات کتاب اللہ فصل ثانی در احادیث و کلام المحدثین فصل سوم در اقوال فقہاء و ضمیمہ در بشریۃ خاتم در رد ادلہ مخالفین

فصل اول در بیان آیات کلام شریف بمعہ تفسیر مفسرین محققین بعلم الغیب لذاتہ المقدس

(۱) قال اللہ تعالے یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشئی من علمہ الا بما شاء الآیۃ (ترجمہ) جانتا ہے اوس چیز کو کہ انہو نکے آگے ہے۔ اور اوس چیز کو کہ انہو نکے پیچھے ہے۔ اور نہیں احاطہ کرتے کسی چیز پر اوسکے معلومات میں سے مگر اوس چیز پر جو وہ چاہتا ہے

تفسیر مظہری صفحہ ۲۷۰ تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں ولا یحیطون بشئ من علمہ ای من معلوماتہ آہ یعنی علم سے مراد آیہ شریف میں معلومات ہیں۔ ولم یقل ولا یعلمون شیئا نبّیا علی ان العلم التام المحیط بکنہہ الاشیاء کلہا مختص بہ تعالی ولا یوجد احاطتہ علم غیرہ بکنہہ شئ الا نادراً والمراد بعلمہ العلم المختص بہ وھو علم الغیب فہم لا یحیطون بشئ من علم الغیب الا بما شاء احاطتہ ذالک وذالک قلیل قال اللہ تعالی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا آہ وانما ذکر بالعطف لان مجموع الجملتین یدل علی تفردہ بالعلم الذاتی التام المحیط باحوال خلقہ الدال علی وحدانیتہ انتہی (ترجمہ) نہیں فرمایا حقتعالے نے کہ نہیں جانتی کسی چیز کو واسطے خبردار کرنے کے اس امر پر کہ علم پورا جو کہ کنہ وحقیقۃ اشیاء کو احاطہ کرلیوے کل اشیاء کا اوس کی ذات پاک کا خاصہ ہے۔ احاطہ علمی غیر حق سبحانہ تعالی کو قلیل اشیاء کا ہے اور مراد بعلمہ سے وہ علم ہے۔ جو اوسکا خاصہ ہے۔ اور وہ علم غیب کا ہے۔

پس مخلوق نہیں احاطہ کرتی کسی چیز کا علم غیب سے مگر جسکا احاطہ چاہتا ہے۔ اور یہ قلیل ہیں فرمایا اللہ تعالی نے اور نہیں دئے گئے تم علم سے الا قلیلا تا آخر اور بجز اس کے نہیں کہ عطف سے ذکر فرمایا ہے اسلئے کہ دونوں جملہ اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ علم ذاتی جو کہ احوال مخلوق پر تمام محیط ہے۔ اوس میں اللہ تعالے ہی تنہا ہے۔ دلالتہ اوسکی وحدانیۃ پر ہے۔ انتہی اس سے ظاہر ہے کہ علم کنہی جمیع اشیاء کا خاصہ ذات پاک کا ہے۔ غیروں کو قلیل کا ہے۔ اگر کسی کو پورا علم ہو جاوے تو پھر وحدانیۃ نہ رہیگی ۱۲ تفسیر کبیر صفحہ ۲۲۵ میں ہے ثم قال ولا یحیطون بشیئ من علمہ وہو اشارۃ الی کون غیرہ غیر عالم بجمیع المعلومات (ترجمہ) آیۃ ولا یحیطون آہ اشارہ ہے کہ غیر تعالے شانہ کا عالم بجمیع المعلومات نہیں ہے ۱۲

اور تفسیر کبیر صفحہ ۲۲۸ جلد دوم تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں المراد انہ تعالی عالم بکل المعلومات والخلق لا یعلمون کل المعلومات بل لا یعلمون منہا الا القلیل انتہی

(ترجمہ مراد اس آیۃ شریف سے یہ ہے۔ کہ تحقیق اللہ تعالی کل معلومات کا عالم ہے۔ اور مخلوق کو کل معلومات کا علم نہیں۔ بلکہ نہیں جانتی کل معلومات سے مگر قلیل کو ۱۲ اور تفسیر کبیر صفحہ ۵۷ میں دوسرے موقع پر ہے۔ فکیف لا تحب اللہ وجمیع العلوم بالنسبۃ الی علمہ کالعدم فلزم القطع بان المحبوب الحق ھو اللہ تعالی وانہ محبوب فی ذاتہ ولذاتہ سواء احبہ غیرہ اولم یحبہ غیرہ انتہی (ترجمہ) پس کسطرح ہم محبت خدا تعالی کی ہو۔ حالانکہ تمامی علوم بالنسبۃ علم خدائی کے بمثل نہ ہونے کے ہیں۔ (یعنی قلیل کالمعدوم ہیں۔) اور تمامی قدرتیں بنسبۃ اوسکی قدرت کے کالعدم ہیں اور تمام و۔ جو مخلوق کو براءۃ وپاکی نقصانوں سے ہے۔ بنسبۃ اوسکی براءۃ کے جو اوسکو حاصل ہے بمنزلہ عدم کے ہیں پس یقیناً لازم ہے۔ کہ تحقیق سچا محبوب خاص اللہ تعالی جلشانہ ھے اور وہ محبوب لذاتہ ہے خواہ کوئی اوسکو محبوب بنادے یا نہ بنادے انتہی ظاہر ہے۔ کہ معلومات ومقدورات وبراءۃ عن النقائص میں کوئی مساوی اللہ تعالی کا نہیں ہے۔ تسویہ ان امور ثلثہ میں گمراہی وسوءالاعتقاد ہے۔ نعوذ باللہ منہ لما فی البیضاوی الضلال العدول عن الطریق السوی عمدا او خطاءً انتہی تفسیر بیان القرآن صفحہ ۵۳ (ترجمہ) گمراہی سیدھے راستہ سے پھر جانا ھے عمداً ہو یا خطاء ۱۲ واللہ اعلم

قال اللہ تعالی ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء الآیۃ (ترجمہ) نہیں ہے اللہ تعالی تاکہ تم کو علم غیب پر مطلع و واقف کرے ولیکن اللہ تعالی جسکو چاہے۔ اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے ۱۲

صاحب تفسیر مظہری صفحہ ۹۲ تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں۔ فیطلعوا علی البعض من علوم الغیب احیانا کما اطلع نبیہ علی احوال المنافقین بنور الفراسۃ انتہی (ترجمہ) پس مطلع کرتا ہے اوسکو اپنے غیبوں سے بعض غیوب پر وہ بھی کبھی جیساکہ مطلع کیا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے احوال پر فراست کے نور سے ۱۲

اس تقریر سے ظاہر ہے۔ کہ اجتبا من یشاء بعض علوم غیب پر ہے نہ کہ جمیع پر (کیونکہ جمیع پر آیات انحصاریہ قرآنیہ سے ممانعۃ ظاہر ہے) اور وہ بھی فی بعض الاحیان لافی کل حین اور اطلاق قرآنی مجتبی پر مطلع علی الغیب ہے نہ کہ عالم الغیب تاکہ ایہام اشتراک کا نہ ہو واللہ اعلم

صاحب تفسیر بحر مواج مطبوعہ صفحہ ۴۵۹ تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسلہ الایہ فاسبیہ است معنی اینست پس ایمان دارید بخدا کہ او غیب داند وایمان آرید بہ پیغمبران کہ ایشاں غیب ندانند جز باعلام دانستن غیب نتوانند باعلام خدا بعض مغیبات را بدانند وباز آنرا بخلق رسانند دیگر پر انبیر واسطہ رسل اطلاع بر علم غیب نبود وبے واسطہ اعلام بعلم غیب نشود وآنچہ از بعضے اولیاء بروجہ کرامت اطلاع بر غیب شود وشعور بر مغیبات حاصل میشود بروجہ ظن دارند بروجہ یقین نپندارند ظن غیب دیگر بود علم غیب دیگر باشد براں معنے است کہ گفتہ اند کرامات الاولیاء ظنیۃ انتہی اور تفسیر ابو السعود صفحہ ۲۷۴ جلد ۸ میں ہے فلا یطلع علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول ای رسولاً ارتضاہ لاظہارہ علی بعض غیوبہ اہ واما ما لا یتعلق علی احد الوجہین من الغیوب التی من جملتہا قیام الساعۃ فلا یظہر علیہ احداً ابداً علی ان بیان رتبۃ مخل بالحکمۃ التشریعیۃ التی یدور علیہا فلک الرسالۃ (ترجمہ) پس نہیں واقف کرتا کسی ایک کو مگر اوس رسول کو کہ راضی ہو اللہ پاک واسطے ظاہر کرنے کے اوسکو اپنے بعض غیبوں پر (مفسرین بعض غیب اسواسطے تفسیر فرماتے ہیں کہ جمیع غیوب معلومات باری عز اسمہ کہ لاتعد ولا تحصی ہیں کسی نبی مرسل وملک مقرب کو امکان حصول اونہوں کا نہیں ہے۔ جمیع کی نفی قرآن شریف بہت مواقع میں تصریح فرما رہا ہے۔ اسکے برخلاف اعتقاد انکار صریح کلام اللہ کا ہے نعوذ باللہ منہ) بجز اس کے نہیں وہ غیب جو متعلق ان دو امروں کی

نہیں ہیں (جو پہلے ذکر ہو چکے ہیں اول وہ غیب کہ مبادی رسالۃ کے ہیں جیسا معجزہ دوسرا احکام وارکان رسالۃ جیسا اعمال وجزاء اونکی اور قیامت وصراط وغیرہ کا ہونا جو کہ دستور انبیاء کا ہے) اُن غیبوں میں سے جو اونہیں سے ہے وقت معین قیامۃ کا پس نہیں واقف کرتا اونپر ہرگز ہمیشہ کسی کو علاوہ بر آن آنکہ اوسکا بیان کرنا جو حکمۃ شریعت کے مقرر کرنے کی ہے اوسکو مخالف ہے۔ اور اسے حکمت پر یہہ آسمان رسالۃ کا دوران کر رہا ہے۔ ۱۲ لیس فیہ مایدل علی نفی کرامات الاولیاء المتعلقۃ بالکشف فان اختصاص الغایۃ القاصیۃ من مراتب الکشف بالرسل لایستلزم عدم حصول مرتبۃ ما من تلک المراتب لغیرھم اصلا ولایدعی احد من الاولیاء ما فی رتبۃ الرسل علیہم السلام من الکشف الکامل الحاصل بالولی الصریح انتھی (ترجمہ) اور اس میں کرامات اولیاء جو کہ مکاشفہ سے حاصل ہوتے ہیں اونکا انکار نہیں ہے کیونکہ یہ مرتبہ عالی مکاشفہ انبیاء کا جو کہ بڑے درجے والا ہے۔ مقتضی اس امر کا نہیں کہ اولیاء کو کوئی درجہ بھی ان میں سے حاصل نہ ہو۔ اور کسی ولی اللہ کا یہ دعوے نہیں ہوتا کہ جو رتبہ مکاشفہ کامل رسل کو حاصل ہوا ہمارا اونتا قدر ہے ۱۲

الحاصل انبیاء اولیاء حاضر وناظر نہیں اللہ تعالی اپنے بعض غیوب پر وقتاً واقف مکاشفہ سے کرا دیتا ہے۔ واللہ اعلم۔ اور مکاشفہ انبیاء یقینی غیر محتمل للکذب انکشاف تام ہوتا ہے۔ اور مکاشفہ اولیاء ظنی ہوا کرتا ہے اور محتمل واللہ اعلم کما مر قال اللہ تعالی و علمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما (ترجمہ) اور سکھایا ہے تجھ کو وہ امر کہ تو خود بخود نہ جان سکتا تھا۔ امور مخفیہ اور دلونکے بھیدوں سے جمہور کہتے ہیں کہ یہہ علم علم ربوبیت وجلال حق وعلم عبودیۃ ومقدار حال نفس کا ہے۔ اور بحر الحقائق میں ہے کہ مراد علم ماکان ومایکون جو کہ شب معراج عطا ہوا قطرۂ مبارک حلق شریف میں آیا اوس سے علم آنچہ بود وآنچہ خواہد بود میسر ہوا۔ خلاصہ تفسیر حسینی

وعلمك مالم تكن تعلم من امر طعمة وسرقة الدرع ۱۲ بحر مواج قلمی صفحہ ۴۸۰
(ترجمہ) واقف کردیا تم کو اس امر سے جو تو نہ جانتا تھا۔ فیصلہ طعمہ وچورانے زرہ سے (طعمہ نے زرہ چوری کی تھی اور یہودی کے گھر امانۃ رکھی اوس سے برآمد ہوئی قوم طعمہ نے چاہا کہ دھوکہ دیویں اللہ تعالے نے بچالیا فرمایا لھمت طائفۃ منھم ان یضلوك الآیۃ اور تم کو اس حقیقۃ پر واقف کردیا) اور تفسیر ابو السعود صفحہ ۴۰۹ جلد سوم میں ہے۔ وعلمك بالوحی من خفیات الامور التی من جملتھا وجوہ ابطال کید المنافقین اومن امور الدین واحکام الشرع مالم تکن تعلم الی وقت التعلیم وکان فضل اللہ علیك عظیما اذلا فضل اعظم من النبوۃ العامۃ والریاسۃ التامۃ انتھی (ترجمہ) اور وحی کے ساتھ تجھ کو واقف کردیا چھپے ہوئے امر و نیز جو ان میں سے ہے کہ کر منافقو نکو باطل کردیا یا دین کے کام و شرع کے احکام تجھے سکھائے وہ امر جو کہ تجھے اس وقت تک معلوم نہ تھے (اور یہہ معاملہ مدینہ شریف کا ہے۔ اور معراج قبل ازیں مکہ شریف ہوا۔ جس میں علوم ماکان ومایکون حاصل ہوئے وجہ توفیق یہہ ہے۔ کہ شب معراج حصول امور مجملاً تھا نہ مفصلاً کما یجئی) اور تھا تجھ پر بڑا فضل خدا تعالی کا اس لئے کہ کوئی بزرگی بڑی نبوۃ عامہ و سرداری تامہ سے نہیں ہے ۱۲
معلوم ہوا کہ فضل عظیم سے مراد نبوۃ وغیرہ ہے واللہ اعلم علمك من امور الدین والشرائع اومن خفیات الامور وضمائر القلوب انتھی مدارک صفحہ ۴۰۳ جلد اول (ترجمہ) سکھائے تجھے دین و شریعۃ کے احکام یا چھپے کاموں و دلوں کی باتوں سے ۱۲ (بطور مکاشفہ کے) اور بحر مواج صفحہ ۶۰۱ میں ہے۔ ترا آنچہ نمید انستی پیش از وحی آموزانید و آنچہ آگاہ نبودی چنانچہ براءۃ یہودی از تہمۃ سرقہ و اظہار سارق بودن مسلمان آگاہانید انتھی اس تفسیر سے بھی ظاہر ہے کہ یہ امر پہلے معلوم نہ تھا اب وحی سے علم ہوا۔ پس شب معراج علوم مجملا تھے نہ مفصلاً اور وہ بھی بعض نہ کل تا تخالف آیات واحادیث وفقہ نہ ہے ۱۲

قال اللہ تعالی قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول

لکوانی ملک ان اتبع الا ما یوحی الیّ الآیۃ کہ نہیں کہتا میں تم کو کہ میرے نزدیک خدا کے بہت خزانے ہیں (تا جو مانگو دیدوں) اور غیب کو نہیں جانتا جب تک وحی نہ آوے اور نہیں کہتا تم کو کہ میں فرشتہ ہوں (تا جو کہ چاہوں قوت ملکی کے ساتھ کرلوں تمہاری مثل بشر ہوں) جو کچھ وحی ہو اوس کا تابع ہوں اور کسی امر کا تابع نہیں ہوں ۱۲

تفسیر کبیر صفحہ ۹۴ جلد چہارم تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں (القول الاول) ان المراد منہ ان یظہر الرسول من نفسہ التواضع والخضوع لہ والاعتراف بعبودیتہ حتی لا یعتقد فیہ مثل اعتقاد النصاری فی المسیح علی نبینا وعلیہ السلام اھ انتہی ارادہ اوتعالی شانہ کا انزال اس آیت شریف سے یہ ہے کہ رسول کریم اپنی طرف سے تواضع وانکسار ظاہر کرے اور میری عبودیۃ کا اقراری ہووے تاکہ جیسا نصارے کا بحق عیسیٰ اعتقاد شریک ہونے کا تہا اوس کے حق میں ایسا اعتقاد نہ کریں (خدا تعالی کا ارادہ ہے کہ اعتقاد شراکۃ رسول نہ ہو۔ کیسا ظلم ہے کہ اوس کو ہر زمان وہر مکان میں بمثل خدا حاضر وناظر کہا جاوے حالانکہ کوئی دلیل کتاب وسنۃ وقیاس مجتہد سے مؤید نہ ہو۔ نعوذ باللہ) (القول الثالث) ان المراد من قولہ تعالی لا اقول لکم عندی خزائن اللہ معناہ انی لا ادعی کونی موصوفا بالقدرۃ اللائقۃ باللہ تعالی وقولہ ولا اعلم الغیب ای ولا ادعی کونی موصوفا بعلم اللہ تعالی وبمجموع ھذین الکلامین حصل انہ کا یدعی الالھیۃ انتھی (ترجمہ) تحقیق مراد اس آیت شریف سے اجمالی طلب یہ ہے کہ میں تم کو نہیں کہتا کہ میرے نزدیک خدا کے لائق جو قدرت ہے وہ حاصل ہے اور یہ دعوی نہیں کرتا کہ علم خدا سے میں موصوف ہوں حاصل ان دونوں کلاموں کا یہ ہے کہ میں دعوی خدائی کا نہیں کرتا ۱۲ معلوم ہوا کہ بعلم اللہ موصوف ہوجانا چنانچہ بعض الناس مدعی ہیں اور تسویہ معلومات بیان کرتے ہیں انہوں نے یہ شراکت ثابت کردی نعوذ باللہ منہ ۱۲

قال اللہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما

تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین (ترجمہ) خزانہ غیب کے اوس کے نزدیک ہیں نہیں جانتا اوسکو مگر وہ اور جانتا ہے وہ جو جنگل میں ہے۔ اور دریا میں اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر جانتا ہے اوسکو اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر و نہ خشک مگر کتاب روشن میں ہے (لوح محفوظ) تفسیر مظہری صفحہ ۱۸ سورہ انعام میں ہے۔ وعندہ دون غیرہ یستفاد الحصر من تقدیم الظرف مفاتح الغیب المراد بالغیب ما لم یوجد بعد اہ او وجد ولم یظهر الله علی احد ومنه ما فی الارحام اہ قلت ولیست خزائن الغیب منحصرة فی الخمس المذکور بل کل ما لم یوجد او لم یظهر بعد اہ لا یعلمها الا هو تخصیص بما اشیر الیه من حصر علو الغیب به تعالی یعنی لا یعلم شیئا من المغیبات الا الله تعالی ولا یعلم غیره منها الا لتوقیفه اہ (ترجمہ) یعنی اوس کے نزدیک ہے اوس کے غیر کے کوئی ہو نزدیک نہیں یہہ معنی بموجب محاورہ کلام عرب کے) حاصل ہوتے ہیں تقدیم لفظ عندہ جو ظرف ہے خزانہ غیب کے مراد غیب سے وہ امر ہیں کہ ابھی موجود نہیں ہوئے یا موجود ہوئے ہیں اور خدا تعالے نے کسی شخص پر ظاہر نہیں فرمائے اور ان میں سے ہی وہ جو کہ ماں کے پیٹ میں ہیں تا آخر کلام میں کہتا ہوں (صاحب تفسیر) کہ غیب کے خزانے ان پانچ امروں میں بند نہیں بلکہ وہ امور بھی خزانہ میں ہیں جو کہ موجود نہیں ہوئے یا موجود ہوئے اور اب تک ظاہر نہیں کئے گئے اور کوئی نہیں جانتا مگر وہ ذات پاک خدا تعالے جانتا ہے اول آیت میں اشارۃً اوس کی ذات کیلئے حصر یعنے بندش کی گئی ہے اور اسجگہ صراحۃً حصر ہے۔ کہ سوا اوسکے کسی شخص کو علم غیب کا حاصل نہیں یعنی نہیں جانتا غائب چیزوں کو مگر اللہ تعالے اور نہیں جانتا بجز اوس کے بعض مغیبات میں سے مگر اوس کے واقف کرنے سے تا آخر (بعض مغیبات ترجمہ من تبعیضیہ کا ہے جو منہا میں ہے)

(المسئلة الثالثة) قوله تعالی وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو یدل علی کونه

من ھاھیث قال ان قولہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب یفید الحصر ای عندہ لا عند
غیرہ ولو وجد موجود اٰخر واجب الوجود لکان مفاتح الغیب حاصلۃ ایضاً
عند ذالک الاٰخر فحینئذٍ یبطل الحصر انتہی (ترجمہ) یہہ آیۃ وعندہ مفاتح الغیب لا
یعلمھا الا ھو دلالۃ کرتی ہے اس امر پر کہ اللہ تعالی جو کہ واجب الوجود ہے شریک سے پاک ہے
کیونکہ کہا ہے کہ تحقیق کلام الہی وعندہ مفاتح الغیب مفید حصر کے ہے یعنی علم غیب کا اوسکے
نزدیک ہے نہ غیر اوسکے کے نزدیک اور اگر موجود دوسرا واجب الوجود موجود ہو جاوے تو
خزانہ غیب اوس کے نزدیک بھی حاصل ہونگے پس اسوقت حصر باطل ہو جاوے گا ۱۲
اور تفسیر ابو السعود صفحہ ۳۳۱ جلد چہارم میں فرماتے ہیں وعندہ مفاتح الغیب بیان لاختصاص
المقدورات الغیبیۃ بہ تعالی من حیث العلم اثر بیان اختصاص کلہا بہ تعالی من
حیث القدرۃ الی قولہ ای عندہ تعالی خاصۃ خزائن غیوبہ او ما یتوصل بہ الیہا
انتہی (ترجمہ) کلام باری عز اسمہ عندہ مفاتح الغیب بیان ہے اس امر کا کہ مقدورات جو غائب
ہیں باعتبار علم کے اوس کے لئے خاص ہیں بعد بیان اس امر کے کہ سب مقدورات غیبیہ باعتبار
قدرت کے اوس کے لئے خاص ہیں (تا آخر) یعنی خزانہ غیبو نکے خاص اوسکے نزدیک ہیں اور
جن امور کے سبب اونہوں کی طرف پہنچنا ہوتا ہے وہ بھی اوس کے نزدیک خاص ہیں ۱۲
حاصل کلام آنکہ غائبات اوس کے قبضہ قدرت میں ہیں کسی کو انپر قدرت نہیں جسکو ان میں
سے عطا کرے وہ مالک ہے واللہ اعلم

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسھا قل انما علمھا عند ربی لا یجلیھا لوقتھا الا ھو
ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنھا قل انما
علمھا عند اللہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا
الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء
ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون ط

(ترجمہ) سوال کرتے ہیں تجھ کو قیامت سے کب ہے قیام اوسکا کہہ دے علم قیامت کا میرے رب کو ہے کسی غیر کو نہیں ہے نہ ظاہر کرے گا اوس کو اوسکے وقت میں مگر وہ (جو جانتا ہے) پوشیدہ ہے اہل اسمانوں وزمین پر نہ آوے گی قیامت تم کو مگر بغتۃً اس گمان سے سوال کرتے ہیں کہ تو ایسے سوال کو دوست رکھتا ہے حالانکہ تو ایسے سوال کو مکروہ سمجھتا ہے۔ (کیونکہ سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا) کہہ دے (تاکید ومبالغہ سے) بجز اسکے نہیں کہ علم اوسکا نزد اللہ تعالے کے ہے و لکن اکثر لوگ نہیں جانتے (کہ سوائے خدا تعالی کے اور کوئی نہیں جانتا) کہہ دے کہ میں آپ کو نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا مگر وہ جو خدا تعالے کی خواہش ہو۔ اگر میں غیب کو جانتا بہت خیر حاصل کر لیتا (مال ومنفعت وفتح وغنیمت) اور مجھے بدی نہ پہنچتی (فقر ومرض ورنج وہزیمت نہیں ہوں میں مگر ڈرانے والا (منکرین کا) خوشخبری دینے والا (مومنین کا) ۱۲

تفسیر مظہری صفحہ ۶۶ سورہ اعراف میں ہے۔ استاثر یعلمها لا یعلمها الا هو لم یطلع علیه ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا لا یجلیها ای لا یظهر امرها ولا یکشف خفاها لوقتها ای فی وقتها الا هو ثقلت فی السموات والارض ای ثقل علمها وخفی امرها علی اهل السموات والارض لا تاتیکم الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنها والمعنی کانک عالم بها قل انما علمها عند الله کرر لتکریر یسئلونک کما نیط به قوله کانک حفی وللمبالغة ولکن اکثر الناس لا یعلمون ان علمها مما استاثر به الله تعالی ولم یؤته احدا من خلقه قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا وهو اظهار للعبودیته والتبری عن دعوی علم الغیب الا ما شاء الله من ذلک فیعلمنی به وحیا جلیا او خفیا ویعطینی قدرة علی جلب النفع ودفع الضر ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ولم اکن مغلوبا فی الحروب تارة وغالبا اخری ان انا الا بشیر ونذیر لقوم یؤمنون

(ترجمہ) اللہ تعالے نے علم اوسکا (قیامت) اپنے واسطے چن لیا ہے نہیں جانتا اوسکے وقوع کے

وقت کو مگر وہ اسپر کسی کو اطلاع نہیں دی خواہ فرشتہ مقرب ہو یا نبی مرسل (لایجلیہا) یعنی نہ ظاہر کرے گا امر اوسکے کو اور نہ کھولے گا پردہ اوسکا (لوقتہا) اوسکے وقت میں مگر وہ (ثقلت فی السموات والارض) اوسکا علم یعنی اوسکا جاننا اہل اسمان پر (فرشتہ) اہل زمین پر (مخلوق زمین والی پر) ثقیل ہے و مخفی ہے حکم اوسکا نہ آوے گی مگر اچانک سوال کرتے ہیں تم سے گویا کہ تو اوسکے عالم ہیں کہہ دے بجز اس کے نہیں کہ اوس کا علم نزد اللہ تعالے ہے اور کسی کو نہیں ہے یہ تینوں فقرے تکرار ہیں اوس میں نہایت کوشش و مبالغہ ہے ولیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اوسکا علم خدا کو ہی ہے سوائے خدا تعالے کے اور کسی کو نہیں ہے کہہ دے کہ میں مالک اپنے لئے نفع و نقصان کا نہیں ہوں اسمیں اظہار عبودیۃ و بیزاری علم غیب سے ہے (جب اللہ تعالی اس حبیب اپنے کی بیزاری علم قیامۃ سے اظہار فرماتا ہے پس جو شخص کہے کہ علم قیامۃ کا حضور کو تھا اور حکم بتلانے کا نہ تھا اوس نے اللہ تعالے و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاذب مقرر کیا کافر ہوگا) مگر وہ کہ اللہ تعالے چاہتا ہے (بعض اپنے ان غیبوں سے) من تبعیضیہ ہے) پس بتلاتا ہے بطریق وحی کے جلی ہو وحی یا خفی اور طاقت حاصل کرنے منافع و اندفاع نقصان کی دیتا ہے اگر میں غیب کو جانتا البتہ خیر کے کام بہت کرتا اور مجھی برائی نہ پہنچتی جنگوں میں کبھی مغلوب اور کبھی غالب نہ ہوتا نہیں ہوں میں مگر ڈرانے اور خوشخبری دینے والا مؤمنوں کو ۱۲

تفسیر کبیر صفحہ ۲۴۱ جلد چہارم میں ہے۔ احتج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عدم علمہ بالغیب بقولہ اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر اہ (ترجمہ) حجۃ و دلیل پکڑی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غیب کے نہ جاننے پر اس قول اللہ تعالے سے (ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر) یعنی اگر غیب کو میں جانتا خیر کے امور کو بہت حاصل کر لیتا آہ (جب خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس آیۃ کو اپنی دلیل عدم معلومیۃ علم غیب بالذات اور بالواسطہ کی بنا دیں غیر کا دعوی اس میں نہیں چلے گا ۱۲

قرآنی حجت و دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کرنیوالا بڑا دلیر کافر ہے پس بناء علیہ جو

شخص کہے کہ علم خدا اور رسول کا برابر ہے صرف اتنا فرق ہے کہ علم رب العزۃ ذاتی و علم افضل البشر عطائی ہے۔ منکر قرآن شریف ہے واللہ اعلم

اور مفسر تفسیر بحر مواج قلمی صفحہ ۵۶ قل انما علمها عند ربی بگوائے محمد نیست علم قیامت مگر نزدیک پروردگار من نہ نزدیک ما و شما قصر مذکور برین تقدیر قصر افراد بود یعنی برائے نفی شرکت باشد لا یجلیها لوقتها الا هو این جملہ مؤکد جملہ سابقہ است قل انما علمها عند اللہ مکرر است برائے تاکید و زیادۃ اہتمام ولکن اکثر الناس لا یعلمون ان علمها عند اللہ ولا یعلمها الا اللہ انتہی

(ترجمہ) ولیکن اکثر لوگ اس مسئلہ سے ناواقف ہیں کہ علم تعیین برپا ہونے وقت قیامت کا صرف اللہ تعالے کو ہے اور کسی کو ہرگز نہیں ہے انتہی

الحاصل جو لوگ معتقد اس امر کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تعیین قیامۃ کا تھا اور تبلانے کا حکم نہ تھا وہ لوگ کافر ہیں کیونکہ اللہ تعالی اس آیۃ شریفہ میں بتکرار و تاکید و انحصار علم فرماتے ہیں مجھ سے غیر کسی کو یہ علم نہیں ہے پس وہ لوگ اللہ تعالے کو کاذب قرار دیتے ہیں کہ غیر واقع کا اعلام کر رہا ہے۔ اور رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی اتہام کذب دیتے ہیں کہ وہ امر غیر واقع کی تبلیغ کر رہا ہے۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ نعوذ باللہ منہ جب اس آیت شریف میں نفی شرکت علم غیر کی ہے منکر قرآن شریف کا کافر ہی ہے واللہ اعلم بالصواب

اور تفسیر ابو السعود صفحہ ۹۳ میں ہے قل انما علمها عند ربی و معنی کونہ عند اللہ تعالی انہ تعالی قد استأثر بہ بحیث لم یخبر بہ احدا من ملک مقرب ولا نبی مرسل انتہی (ترجمہ) اور اسکا مطلب کہ یہ علم (تعیین وقت قیامۃ کا) اللہ تعالے کے نزدیک ہے یہ ہے کہ وہ اس علم میں اکیلا ہے اسطرح کہ کسی کو اطلاع نہیں دی خواہ فرشتہ مقرب ہو یا نبی مرسل ہو ۱۲ پس کون شخص خدا تعالی کو کاذب قرار دے سکتا ہے۔ کافر ۱۲

ویقولون لولا انزل علیه آیة من ربه فقل انما الغیب لله فانتظروا انی معکم

من المنتظرین پارہ یازدہم سورہ یونس (ترجمہ) مشرکین مکہ کہتے ہیں کہ کیوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے مطلوبہ معجزات نازل نہیں ہوتے جیسا کہ ید موسے و عصاء اور ید عیسیٰ و احیاء او کپس (یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) انہونکو کہہ دے بجز اسکے نہیں کہ اس امر کی وجہ مجھے معلوم نہیں ہے علم غیب کا سوائے خدا تعالے کے اور کسی شخص کو معلوم نہیں ہے وہ معجزات دیوے یا نہ دیوے مجھے قدرت و فعل خدا تعالی میں قدرت و طاقت نہیں ہے۔ پس منتظر رہو (انہی مطلوبہ معجزات کا اور میں منتظروں میں سے ہوں (کہ تمہارا مطلب مرسول کرے) مختصراً عن بحر المواج اور تفسیر کبیر صفحہ ۵۷ جلد چہارم میں ہے (فکان ذالک من علم الغیب فوجب علی کل احد ان ینتظر انہ ھل یفعلہ اللہ ام لا انتھی (ترجمہ) پس یہ امر علم غیب سے ہیں پس ہر شخص پر واجب ہے کہ اسکی انتظار کریں کہ اس امر کو اللہ تعالے کرے گا یا نہ کریگا الحاصل سرور عالم کو حکم ہو رہا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ کہ اپنا عجز عبودیت اور او تعالی شانہ کا لا اوبالی ہونا ظاہر فرما دے۔ کرنا ان امور کا یا نہ کرنا علم غیب میں سے ہے مجھے اسکا علم نہیں ہے۔ علم غیب کا مجھ کو نہ ہونا فی نفس الامر قصور نہیں ہے فلا تکن من القاصرین و اللہ اعلم بالصواب

ولا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب الآیۃ پارہ ۱۲ سورہ ہود (ترجمہ) حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام جواب کفار ہیں کہ جو لوگ میرے بحسب الظاہر مطیع ہیں بحسب الباطن تیرے مخالف ہیں فرماتے ہیں میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے نزدیک خزانے علم خدا کے ہیں اور نہ میں علم غیب (باطن) کا جانتا ہوں ۱۲ الحاصل انبیاء علیہم السلام کا یہی دستور تھا اعتراف بالعبودیۃ و خوف لا ابالی اللہ جلشانہ ۱۲ واللہ اعلم

قال اللہ تعالی وان کنت من قبلہ لمن الغافلین پارہ ۱۳ سورہ یوسف ۱۲ تحقیق تھا تو پہلے نزول اس سورۃ سے البتہ غافلوں سے ۱۲ تفسیر حسینی میں ہے و این غفلت غیر مذموم است انتہی الحاصل جو شخص ایسے احکام الہیہ جلشانہ کو موجب نقص شان رسول اللہ

صلی اللہ کے کہے وہ خود ناقص ہے نعوذ باللہ منہ ۱۲

قال اللہ تعالیٰ وما کنت لدیھم اذ اجمعوا امرھم وھم یمکرون اور نظائر اوس کے وما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم ایھم یکفل مریم الآیۃ وما کنت لدیھم اذ یختصمون الآیۃ آلحاصل کلام الٰہیہ میں مطلب ادلہ واضح ہیں لیکن کلام اکی بھی صادق ہے کہ منکرین کو اثر نہیں کرتی قال اللہ تعالےٰ وما اکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین الآیۃ قال اللہ تعالیٰ سبحٰن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا الآیۃ (ترجمہ) بے عیب اور پاک ہے وہ ذات مقدس جس نے اپنے بندے کو بوقت بعضی از شب مسجد الحرام مسجد الاقصیٰ کی طرف سیر کرائی اور حکمت سیر کی دکھلانا آیات وعجائبات قدرت کا تھا ۱۲

آلحاصل سمیع وبصیر ہونا مخلوق کا موجب شرک کا نہیں ہے کیونکہ یہ اطلاق مقید بالجعل ہے علی الاطلاق اطلاق نہیں ہے اور اطلاق حاضر ناظر کا قرآن وحدیث وفقہ میں نہیں آیا اسلیئے جرأۃ اطلاق نہ کی جاوے علی الخصوص جو لوگ کہ اب اطلاق کرتے ہیں ہر زمان وہر مکان کے قائل ہیں اطلاق معنوی بحدہ وحقیقہ وتعریفہ ہوگیا شرک آگیا محقق دہلوی حدیث جبرائیل صفحہ ۲۹ میں فرماتے ہیں ہر چہ جز مرتبہ الوہیت وصفات اوست حضرت اورا حاصل است انتہی یہ آیۃ شریفہ بچند وجہ دال ہے کہ بجز خدا تعالےٰ اور کوئی حاضر ناظر ہر زمان ومکان میں نہیں ہے (۱) حکمت اسراء کی دکھانا آیات قدرۃ جو پہلے نہ تھا دعوے ہر زمان ومکان باطل ہوا (۲) دکھلانا بعض آیات قدرت نہ کہ جمیع کا تفسیر کبیر صفحہ ۲۷۷ جلد ۵ میں ہے یدل علی انہ ما اراہ الا بعض الآیات لان کلمۃ من تفید التبعیض انتہی (ترجمہ) لفظ من مفید تبعیض کا ہے ۔ (۳) حدیث معراج مشکوۃ میں ہے قلت لجبرائیل من ھذا قال ھذا آدم الحدیث (ترجمہ) جبرئیل سے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے ۔ اس نے کہا کہ یہ آدم ہے) معلوم ہوا کہ قبل اس زمان کے اوس مکان کا علم نہ تھا پس صریح ہے کہ بجز حق تعالیٰ کے کوئی

حاضر ناظر ہر زمان و مکان میں نہیں ہے۔ (۴) اور حدیث ابی ہریرہ رضی اسی باب میں لقد رأیتنی فی الحجر و قریش تسألنی عن مسراي فسألتني عن اشیاء من بیت المقدس لم اثبتها فکربت کربا ما کربت مثله فرفعه الله لی انظر الیه ما یسئلونی عن شئی الا انبأتهم الحدیث (ترجمہ) البتہ تحقیق میں دیکھتا ہوں آپکو حطیم میں بحالیکہ قریش پوچھتے ہیں میرے سیر کے مکان سے پس پوچھا قریش نے مجھ سے بہت چیزیں بیت المقدس سے جنکو میں نے یاد و ضبط نہ کیا تھا پس مجھے بہت تشویش و غم شدید لاحق ہوا۔ ایسا کبھی غم ناک نہ ہوا تھا۔ (کہ خدانخواستہ تکذیب ہو جاوے) پس خدا تعالے میرے واسطے بیت المقدس کو وہاں سے لا پیش کر دیا میں اوس کی طرف دیکھتا تھا نہیں پوچھتے تھے مجھ سے قریش کوئی بات مگر ان کو بتا دیتا تھا ۱۲

اور حاشیہ مشکوۃ شریف پر لمعات سے ایک حدیث شریف اس بارہ میں نقل فرمائی ہے فقد جاء فی حدیث ابن عباس رض فجیئ بالمسجد حتی وضع عند دار عقیل وانا انظر الیه و هذا ابلغ فی المقصود ولا استحالة فقد احضر عرش بلقیس لسلیمان فیقطع ویحمل ویحضر بیت المقدس لحبیب الرحمن صلی الله علیه وسلم انتهی (ترجمہ) پس لایا گیا بیت المقدس کو تاکہ رکھی گئی نزد گھر عقیل کے (جو کہ مکہ میں ہے) اور میں اس کی طرف دیکھتا تھا۔ اسمیں مقصود کا نہایت درجہ کا مبالغہ ہے اور یہ محال بھی نہیں ہے۔ کیونکہ تخت بلقیس رض کا سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے لئے حاضر کیا گیا تھا پس بیت المقدس اکھاڑا گیا اور برداشت کیا گیا اور واسطے حبیب رحمان صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر کیا گیا ۱۲

یہ حدیث صریح دال ہے کہ اگر کوئی صاحب ملک مقرب و نبی مرسل میں سے ہر زمان و ہر مکان میں قابل حاضر کے ہو تا تو حبیب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل و اعلی تھے جب وہ نہیں تو کوئی صاحب بجز خدا تعالے کے قابل اس لقب کا نہیں ہے واللہ اعلم

قال اللہ تعالیٰ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (ترجمہ) اور نہیں دئے گئے تم علم سے
مگر قلیل ۱۲ تفسیر بحر مواج مطبوعہ صفحہ ۳۱۶ میں ہے۔ ایں جملہ حال است از فاعل قل پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم داخل است در مخاطبان وما اوتیتم در عدول از واحد سوی جمع در خطاب
التفات است تا اثبات قلت عام باشد مخصوص بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نباشد تعمیم موجب
لتبلیۃ شور البلیۃ اذا عمت طابت (ترجمہ) ابتلاء جب عام ہو جاتا ہے سہل معلوم ہوتا ہے
ومعنی اینست بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم روح از امر پروردگار من است از عالم عیب است
ناوانستن آن مرا چہ عیب است وحال ایں است کہ دادہ نشدہ اید شما از علم مالا اند کے ای
پیغمبران یا اے عالمیاں یا اے مؤمناں یا اے مردماں چہ ہمہ بیانہائے مرا اندکے نے
شناسید وآزخواص از خبر اندکے شما نمیدانید خطوط دست نمیخوانید از بیشتہ امور گذشتہ
آگاہ نہ آید وآزاماکن نائیہ و بلدان قاصیہ خبر ندارید بدین علم اندک چہ دعوے علم کنید
وبدین دانش قلیل چہ سان دعوے دانش زنید لاسیما دانستن قدرت وحکمت خدا واسرار
الوہیۃ کہ دریاد ایست بے انتہا (بیت) اگر صد ہزار خلق ہمہ کائنات ۔ فکرت کنند در صفت
عزت خدا ۔ آخر بعجز معترف ایند کاے الہ ۔ دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما ۱۲ انتہی
حاصل کلام آنکہ مخاطب اس آیۃ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ
جناب مقدس نے تفصیل روح نہیں فرمائی لکن چونکہ حکم صعب تھا تسلیۃ للنبی صلے اللہ
علیہ وسلم خطاب کو عام کیا گیا من تبیل البلاء اذا عمت طابت کے ہو گیا ۱۲ واللہ اعلم
اور صاحب تفسیر کبیر تحت اسی آیۃ شریف کے صفحہ ۴۵۷ جلد پنجم میں فرماتے ہیں وما
اوتیتم من العلم الا قلیلا اما المفسرون فقالوا ان النبی صلعم لما قال لھم ذلک
قالوا نحن مختصون بھذا الخطاب ام انت معنا فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام
بل نحن وانتم لو نوءت من العلم الا قلیلا فقالوا ما اعجب شانک یا محمد
ساعۃ تقول من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وساعۃ تقول ھذا

فنزل ولوان مافی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ
ابحر مانفدت کلمات اللہ الخ وماذکروہ لیس بلازم لان الشئی قد یکون قلیلا
بالنسبۃ الی شئی کثیراً بالنسبۃ الی شئی اخر فالعلوم الحاصلۃ عند الناس قلیلۃ
جداً بالنسبۃ الی علم اللہ تعالی وبالنسبۃ الی حقائق الاشیاء ولکنہا کثیرۃ بالنسبۃ
الی الشہوات الجسمانیۃ واللذات الجسدانیۃ انتہی (ترجمہ) آیۃ شریف وما اوتیتم
من العلم الا قلیلا بجز اسکے نہیں مفسرین کہتے ہیں کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جب ان سائلون کو (یہود) یہ جواب فرمایا انھوں نے کہا کہ یہ خطاب خاص ہمکو ہے یا آپ
بھی ہمارے ساتھ ہیں (مخاطب) پس آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم اور تم نہیں
دئے گئے علم سے مگر تھوڑا پس وہ کہنے لگے یا محمد تیری باتیں عجائب ہیں ایک وقت کہتا
ہے جس شخص کو حکمت دی گئی اوس کو خیر کثیر دی گئی اور ایک وقت کہتا ہے اس بات کو
(کسب کو علم قلیل ہے ان دونوں باتوں تیری میں تخالف ہے) پس نازل ہوئی آیۃ شریف کہ اگر
تمام درخت زمین کے قلمیں بن جاویں اور بحر محیط (سیاہی بن جاویں (جب وہ ختم ہو جاویں)
اور سات دریا اس کی مدد کریں کلمات اللہ ختم نہ ہوں گے (کلمات اللہ کی نہایت نہیں بے انتہا
ہیں) اسطرح مداد و قلم جو کہ متناہی تحریر کرے گی بے انتہا تحریر کر سکے گی) اور درحقیقۃ یہ سوال
اونھوں کا نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک چیز بنسبۃ ایک چیز کے قلیل ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسری
چیزوں کے کثیر پس وہ علم جو لوگوں کو حاصل ہیں بہ نسبت علم خدای و بہ نسبت حقیقۃ
اشیاء کے قلیل ہیں لیکن بہ نسبت خواہش جسمانی اور لذت جسدانی کے کثیر ہیں ۱۲
اور صاحب تفسیر خازن صفحہ ۱۸۹ بعد اسی تحقیق بعینہ کے فرمایا ہے وقیل ان النبی صلے
اللہ علیہ وسلم علم معنی الروح ولکن لم یخبر بہ لان ترک الاخبار بہ کان علما
للنبوۃ والقول الاصح ہو ان اللہ تعالے استاثر بعلم الروح انتہی (ترجمہ پہلے صاحب
تفسیر خازن نے یہ معنی بیان فرمایا ہے کہ خطاب عام ہے حضور نے فرمایا ہم اور تم نہیں دئے

گئے علم سے مگر قلیل) اور بعض نے کہا ہے کہ تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روح کا علم اور حقیقت اسکی جانتے تھے اور خبر نہیں دی علامت نبوۃ کی ترک اخبار روح تھی قول اول اصح ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے علم روح اپنی ذات مقدس کے واسطے خاص کیا ہے کسی دوسرے کو علم نہیں دیا (اور تاکہ کذب کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ آوے کہ علم تھا اور فرمادیں کہ علم نہیں ہے) واللہ اعلم

اور تفسیر مدارک صفحہ ۱۸۹ جلد ۳ میں بھی اسیطرح واقع ہوا ہے کہ خطاب عام ہے اور خطاب الیہود خاصہ کو قیل کلمہ تمریض سے بیان فرمایا ہے واللہ اعلم

اور تفسیر در منثور صفحہ ۲۰۰ جلد ۴ میں ہے واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج فی قولہ تعالی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یا محمد والناس اجمعون انتہی

(ترجمہ) ابن جریر وابن المنذر (محدث) ہیں اس حدیث کو باسناد تام ابن جریج سے اس آیۃ پر فرماتے ہیں کہ نہیں دئے گئے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سب مخلوق علم سے مگر قلیل (یعنی مخاطب سب لوگ بمعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں) اور اسی قول کو (نحن وانتم لو ثوت من العلم الا قلیلا) عینی شرح بخاری صفحہ ۶۰۹ جلد اول میں بھی ذکر کیا ہے ۱۲

اور عینی علی البخاری صفحہ ۶۰۹ جلد اول میں ترجمہ باب میں فرمایا ہے باب قول اللہ عزوجل وما اوتیتم من العلم الا قلیلا الآیۃ اراد بہذا الباب المترجم بہذہ الآیۃ التنبیہ علی ان من العلم اشیاء لم یطلع اللہ علیہا نبیا ولا غیرہ انتہی

(ترجمہ) اس باب کو جو ترجمہ اس آیۃ سے کیا اوسکا یہ ارادہ ہے کہ تحقیق بعضے ایسے علوم ہیں جو اللہ تعالے نے کسی کو اوپر اطلاع نہیں فرمائی خواہ نبی کو اور نہ غیر اوسکے کو ۱۲

اور شیخ الاسلام شرح بخاری میں واقع ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

و دادہ نشدہ اند مردم از علم مگر اندکے کہ استفادہ میکنند آنرا بواسطۂ حواس خود و اکتساب عقل مر علوم نظری را ببدیہات کہ مستفاد از جزئیات اند و بسے چیزہا است کہ حس آنرا

ادراک نہ کند و نہ چیزے از احوال آنہا را کہ معرفت ذات اند در روح ازیں قبیل است کہ معرفت ذات او ممکن نبود مگر بعوارض کہ تمیز دہند او را از آنچہ مشتبہ است بدان انتہی

قال اللہ تعالے قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون الآیۃ پ۲۰ - سورہ نمل - رکوع ۵

(ترجمہ) کہہ دے (یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں جانتے جو ذوی العقول کہ آسمان و زمین کے اندر ہیں غیب کو مگر اللہ تعالے اور نہیں جانتے کہ کب مبعوث ہونگے (یعنے جو کہ اندر آسمان و زمین کے ہیں غیب و وقت قیام قیامت کا کسی کو علم نہیں بجز اللہ تعالے کے)

اس آیۃ شریف پر تفسیر مدارک صفحہ ۹۰۳ میں فرماتے ہیں قالت عائشۃ رض من قال انہ یعلم ما فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ یقول قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ الحدیث (ترجمہ) عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں جو شخص کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں اُن کاموں کو جو کہ کل ہونگے پس تحقیق بڑا افترا کیا اللہ تعالے پر باندھا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہہ دے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو کہ آسمان و زمین میں ذوی العقول ہیں کوئی شخص غیب کو سوا اللہ تعالے کے نہیں جانتا ۱۲

تفسیر حسینی صفحہ ۶۱۲ تحت اس آیۃ کے فرماتے ہیں پس چنانچہ قدرت کاملہ مخصوص اوست علم شامل نیز بدو اختصاص دارد انتہی

او صاحب تفسیر کبیر صفحہ ۴۵۳ و ۴۵۲ جلد ۶ میں فرماتے ہیں اعلو انہ تعالی لما بین انہ المختص بالقدرۃ فکذالک بین انہ المختص بعلو الغیب اذا ثبت ذلک ثبت انہ الاالہ المعبود ۱۲ اور اسی میں ہے صفحہ ۴۵۴ - سبقت الآیۃ لاختصاص اللہ تعالی بعلو الغیب وان العباد لا علم لھم بشئی منہ ۱۲

(ترجمہ) جان لے اس امر کو تحقیق اللہ تعالے نے ہر گاہ بیان فرمایا کہ قدرت خاص میرے

واسطے ہے۔ پس اسیطرح بیان فرمایا کہ علم بھی میرے لئے خاص ہے جب یہ امر ثابت ہو گیا معلوم ہوا کہ وہ معبود برحق ہے ۱۲ یہ آیۃ جلائی گئی ہے کہ علم الغیب مختصات اللہ تعالے ہیں سے ہے اور عباد علم الغیب سے کسی چیز کو نہیں جانتے (اس آیۃ شریف میں خاصہ کا بیان ہے اور جتنا قدر بعض کو جو دیا ہے چنانچہ آیات سے ثابت ہے وہ اس جناب سے عطیہ ہوا ہے واللہ اعلم

حدیث مروی صدیقہ رض سے صاف ظاہر ہے کہ جو کل کے روز ہوگا آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے چہ جائے کہ غیر ہو واللہ اعلم)

قال اللہ تعالے وما کنت بجانب الطور الغربی اذ قضینا الی موسی الامر وما کنت من الشاھدین (ترجمہ) نہ تھا تو یا محمد غربی جانب (طور) میں حاضر جب ہمنے موسی پر وحی گذارا اور تو شاہدین سے نہ تھا جب اللہ تعالی جلشانہ اپنے حبیب کے حق میں نفی شاہد ہونیکی فرماتا ہے۔ پھر ہر امر پر شاہد کہنا انکار قرآن ہے ۔

قال اللہ تعالی وما کنت ثاویا فی اھل مدین الآیۃ (ترجمہ) اور نہ تھا تو مقیم مدین کے لوگوں میں ۱۲ قال اللہ تعالی وما کنت بجانب الطور الآیۃ اور تو حاضر بطرف طور سینا کے نہ تھا ۱۲ او تعالی شانہ ان آیات شریفہ میں اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تو حاضر نہ تھا تجھے جسقدر علم حاصل ہے میری طرف سے وحی ہے پس جو شخص بغیر حقتعالے ہر زمان و ہر مکان میں صفۃ حاضر ناظر جس کو خدا تعالے اپنے حبیب کیواسطے منع فرمارہا ہے۔ اثبات کرے وہ شخص منکر صریح کلام اللہ ہے اور مشرک ہے ۱۲ واللہ اعلم

قال اللہ تعالے ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ الآیۃ (ترجمہ) اور اگر تحقیق وہ جو زمین میں ہیں درختوں سے قلمیں ہو جاویں اور دریای محیط سیاہی ہو جاوے اور بعد فنا اس دریا کے اور ویسے سات دریا (تخصیص عدد کی نہیں یعنی بکثرت) اوسکی مدد کریں

پھر بھی کلمات خدا ختم نہ ہوں گے ۱۲ تفسیر کبیر صفحہ ۵۸۳ جلد ۶ میں ہے لما قال تعالی
للہ مافی السموات والارض و کان ذالک موھم التناھی ملکہ لانحصار مافی
السموات ومافی الارض فیھما وحکم العقل الصریح بتناھیھما بین ان فی ملکہ
علمہ عجائب لانھایۃ لھا فقال ولو ان مافی الارض من شجرۃ اقلام ویکتب بھا
والابحر مداد لانفنی عجائب صنع اللہ انتھی

(ترجمہ) ہر گاہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ تعالے کے واسطے ملک ہیں اس سے وہم ہوتا تھا کہ خدا تعالی کا ملک متناھی ہے کیونکہ آسمان اور زمین میں منحصر ہے اور عقل بھی بالتصریح حاکم ہے اوسکے نہایت ہونے پر (اس وہم کو دفع کرنے کے لئے فرمایا) کہ اوس کے ملک وعلم میں اتنے عجائبات ہیں کہ اون کی کوئی نہایت نہیں ہے پس فرمایا کہ جو درخت زمین میں ہیں وہ سب قلمیں ہو جاویں اور دریا سیاہی بن جاویں پھر بعد فناء دریا کے اور بہت سے دریا مدد بن جاویں۔ تاہم عجائبات کارخانہ قدرت کاریگر کے ختم نہ ہونگے۔ (بے انتہا ہیں)

پس جو عجائبات ممکنات میں ممکن الحصول ہیں متناہی ہونگے۔ غیر متناہی کا حصول ہونا ممکنات میں ناممکن ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام
وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت

(ترجمہ) تحقیق علم قیامت کا خاص اللہ تعالے کے نزدیک ہے اور نازل کرتا ہے باران کو اور جانتا ہے۔ اوسچیز کو جو رحم میں ہو اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ صبح کو کیا کام کرے گا اور نہیں جانتا کوئی نفس کہ کس زمین پر مریگا۔

تفسیر کبیر صفحہ ۵۸۸ جلد ۶ میں تحت اسی آیۃ شریف کے ہے۔ یقول بعض المفسرین ان اللہ
تعالی نفی علم امور خمسۃ بھذہ الآیۃ عن غیرہ وھو کذلک لکن المقصود

لیس ذلک لأن اللہ تعالی یعلو الجوھر الفرد الذی کان فی کثیب رمل فی
زمان الطوفان و نقلۃ الریح من المشرق الی المغرب کومۃ ویعلو انہ
این ھو ولا یعلمہ غیرہ وانما لانہ یعلم انہ یوجد بعد ھذہ السنین ذرۃ فی
بریۃ لا یسلکھا احد ولا یعلمہ غیرہ فلا وجہ لاختصاص ھذہ الاشیاء بالذکر
وانما الحق فیہ ان یقول لما قال اللہ تعالی واخشوا یوما لا یجزی والد عن
ولدہ وذکر انہ کائن بقولہ ان وعد اللہ حق کان قائلا قال فمتی یکون ھذا
الیوم فاجیب بان ھذا لو یعلم مما لو یحصل لغیر اللہ تعالی ولکن ھو کائن

(ترجمہ) بعض المفسرین کہتے ہیں تحقیق اللہ تعالی نے پانچ امور کے علم کی نفی فرمائی ہے غیر اپنے سے اس آیۃ سے اور وہ واقعی اسیطرح ہے (غیر میں سے کسی کو علم نہیں ہے) لیکن اس سے یہ مقصود نہیں ہے (کیونکہ بجز ان پانچوں کے اور بہت سی چیزیں ہیں جو کہ کسیکو اُن کا علم نہیں ہے) اسلئے کہ اللہ تعالے جوہر فرد جو کہ ریت کے ٹیلے میں جو کہ زمانہ طوفان میں تھا اوس کو جانتا ہے اور اس کو ہوا نے چند بار مشرق سے مغرب کی طرف اڑایا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے اوس کو اور کوئی شخص نہیں جانتا (اور دوسری وجہ یہ ہے) اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالے جانتا ہے کہ تحقیق موجود ہوگا کئی سالوں کے بعد جنگل میں ایک ذرہ کہ اوسکی طرف کوئی نہ جاوے گا اور اس ذرہ کو سوا خدا تعالے کے کوئی نہیں جانتا پس خصوصیت سے ان پانچ چیزوں کے ذکر کی کوئی حاجت نہیں (کیونکہ امور مخفیہ تو ان پانچ چیزوں سے زیادہ ہیں) بجز اس کے نہیں وجہ حق اس میں یہ ہے۔ کہ جب کہ اللہ تعالے نے فرمایا ڈرو اس دن سے کہ نہ بدلہ دے سکیگا باپ اپنے بیٹے سے اور ذکر فرمایا کہ یہ امر ضرور ہوگا بقولہ ان وعد اللہ حق یعنے تحقیق خدا تعالی کا وعدہ حق ہے۔ گویا کسی شخص نے سوال کیا کہ یہ دن کب آویگا پس یہ جواب دیا گیا کہ اوسکا علم بجز اللہ تعالے کسی کو نہیں ہے۔ لیکن یہ دن ضرور آنے والا ہے ۱۲

اور تفسیر احمدی صفحہ ۳۲۳ میں ہے اسی آیۃ پر فان قلت فما فائدۃ ذکر الخمسۃ لان جمیع
المغیبات کذلک قلت فائدتہ ان ھذہ الخمسۃ معظم الغیوبات لانہا مفاتحہا فانہ
اذا وقف مثلاً علی ما فی غد وقف علی موت زید وتولد عمرو وفتح بکر ومقہوریۃ
خالد وقد ومبشر وغیر ذالک مما فی الغد وھکذا القیاس ویزید ھذا التوجیہ ما ذکر
فی البیضاوی فی قولہ تعالی فی سورۃ الجن عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول حیث قال فلا یطلع علی الغیب المخصوص بہ علمہ الا من
ارتضی یعلم بعضہ حتی یکون معجزۃ اھ وقید بعلم بعضہ لیخرج مثل علم
الساعۃ اھ انتہی (ترجمہ) پس اگر سوال کیا جاوے ان پانچ کے ذکر کا کیا فائدہ ہے زیرانکہ
جو سب امر غائب ہیں اون کا یہی حکم ہے (یعنی سوا خدا تعالے کے اور کوئی نہیں جانتا)
(جواب) فائدہ ان کے ذکر کا یہ ہے کہ یہ پانچ بڑے غائبوں میں سے ہیں یہ پانچ باقی غائبوں
کی کلید ہیں کیونکہ جو امر کل کے دن ہوں اون پر واقفیۃ ہو جاوے تو کل کے سب امور پر
واقف ہو جاویگا۔ جیسا کہ زید کی موت عمرو کا پیدا ہونا بکر کا فتح پانا خالد کا مغلوب ہونا بشر کا
آجانا وغیرہ امور جو کل کو ہوں گے علی ہذا القیاس اور جو معنی بیضاوی شریف والے سورہ جن
کی اس آیت اللہ تعالی کے متعلق فرمایا ہے وہ بھی اسی مطلب کی تائید کرتا ہے۔ اللہ تعالے عالم
الغیب ہے پس نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر کسی کو مگر جو پسر رسولوں میں سے راضی ہو جاوے
جو صاحب بیضاوی نے فرمایا پس مطلع نہیں کرتا کہ جو غیب ذات پاک سے خاص ہیں
ان پر کسی کو مگر رسولوں میں سے جس پر راضی ہوا بعض پر مطلع کرتا ہے تاکہ اسکا معجزہ ہو
جاوے۔ (تا آخر) اور بعض کے علم سے تخصیص فرمائی ہے۔ زیر انکہ مثل علم قیامۃ کے خارج
ہو جاوے (جسکا علم ہرگز کسی کو نہیں دیا جاتا) واللہ اعلم

ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ ان اللہ علیم خبیر علیم ای بہذہ الاشیاء و
بغیرھا خبیر ای بواطن الاشیاء کلہا لیس علمہ محیطا بالظاہر بل علمہ محیط بالظاہر

والباطن قال ابن عباس رض هذه الخمسة لا یعلمها ملک مقرب ولا نبی
مصطفی فمن ادعی انه یعلم شیئا من هذه فانه کفر بالقرآن لانه خالفه و
الله اعلم بمراده واسرار کتابه انتهی تفسیر خازن صفحه ۴۴۴ ج ۳ (سوره لقمان)
(ترجمہ) بیشک اللہ تعالی کو ہی قیامت کا علم ہے۔ تا آخر آیت) بیشک اللہ تعالے جاننے والا
خبردار ہے۔ علیم یعنی ان چیزوں کے عالم ہونے سے مراد ہے اور خبردار یعنی ان تمام چیزوں
کے باطن سے خبردار ہے۔ اوسکا علم صرف ظاہر کو ہی محیط نہیں بلکہ ظاہر اور باطن
دونو کو محیط ہے۔ ابن عباس رض فرماتے ہیں یہ پانچ امر جن کو کوئی فرشتہ مقرب اور نہ
کوئی برگزیدہ نبی جانتا ہے۔ پس جو شخص دعوے کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو جانتا
ہے پس تحقیق وہ شخص قرآن شریف سے کافر ہوا۔ کیونکہ اسنے قرآن کا خلاف کیا انتہی ۱۲
اور صاحب تفسیر مدارک تحت اسی آیۃ کے فرماتے ہیں ورای المنصور فی منامه صورة
ملک الموت وساله عن مدة عمره فاشار باصابعه الخمس فعبرها المعبرون
بخمس سنوات وبخمسة اشهر وبخمسة ایام فقال ابوحنیفة رح هو اشارة
الی هذه الایة فان هذه العلوم الخمسة لا یعلمها الا الله ۱۲ انتهی
(ترجمہ) امیر المؤمنین منصور نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا اور اپنی مدۃ العمر کا سوال کیا
پس ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیوں کی اشارۃ کی پس معبروں نے تعبیر پانچ سال
اور پانچ ماہ اور پانچ دنوں کی کی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ اشارۃ
اس آیۃ شریف کی طرف ہے (یعنی مجھکو علم نہیں) پس تحقیق یہ پانچ علم بجز اللہ تعالے
کے کوئی نہیں جانتا انتہی پس معلوم ہوا کہ حاضر ناظر کہنے والا جیسا کہ قرآن شریف وحدیث
شریف کا منکر ہے امام اعظم رض کا بھی مقلد نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

قال الله تعالی یسئلک الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما یدریک
لعل الساعة تکون قریبا پ ۲۲۔ ربع سورۃ احزاب (ترجمہ) لوگ تجھسے قیامۃ کا سوال

کرتے ہیں (تعیین وقت اس کے سے) کہ دے بجز اسکے نہیں علم اوسکا عند اللہ ہے اور کسی کو نہیں ہے (خواہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل) سوال کفار سے بطور استہزا کے تھا اور یہود سے بطور امتحان کے کیونکہ اونہوں کی کتاب میں مشرح تھا کہ یہ علم بجز خدا تعالے کے اور کسی کو نہیں ہے (بجز خدا تعالے کے نہ بتلا دیگا تجھے کسطرح علم ہو سکے تحقیق قیامت عنقریب آوے گی ۱۲ از بحر موارج وحسینی

تفسیر کبیر صفحہ ۶۴۸ ج ۶ میں ہے۔ یسئلك الناس عن وقت القیامۃ قل انما علمها عند اللہ لایتبین لکم فان اللہ اخفاها لحکمۃ هی امتناع المکلف عن الاجتراء وخوفهم منها فی کل وقت انتهی (ترجمہ) سوال کرتے ہیں تجھ سے لوگ وقت قیامت سے کہ دے بجز اسکے نہیں کہ علم اوسکا نزد اللہ تعالے کے ہے نہ کسی غیر کی تم کو علم اوسکا ظاہر ہوگا کیونکہ تحقیق اللہ تعالی کسی حکمۃ کے واسطے چھپایا ہوا ہے۔ علم اوسکا اور وہ یہ ہے تاکہ کوئی مکلف جرءۃ نہ کر سکے اور تاکہ اوس سے ہر وقت خوف کریں (کہ کسوقت آجاوے) ۱۲

اور تفسیر ابو السعود صفحہ ۴۶۰ جلد ۶ میں ہے قال اللہ تعالی قل انما علمها عند اللہ لا یطلع علیه ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا اه ومایدریك خطاب مستقل له علیه الصلوۃ والسلام غیر داخل تحت امر مسوق لبیان انها مع کونها غیر معلومۃ للخلق مرجوء المجئ عنقریب ای ای شئ یعلمك بوقت قیامها اے لایعلمك شئ اصلا انتهی

(ترجمہ) یعنی بجز اسکے نہیں کہ علم اوسکا عند اللہ ہے۔ نہیں اطلاع دیتا اسپر کسی ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور مایدریك کا مخاطب مستقل (تنہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے حکم قل کے ماتحت داخل نہیں ہے۔ اسواسطے اسکو لایا گیا ہے۔ کہ باوجود اسکے کہ مخلوق کو معلوم نہیں ضرور عنقریب آجاوے گی یعنی کون چیز ہے کہ تجھے اسکا علم

نہیں تبلاوے گی ہرگز ۱۲

وتبارك الذی له ملك السمٰوات والارض وما بینهما وعنده علم الساعة والیه ترجعون پ ۲۵ سورہ زخرف ع ۷ (ترجمہ) بہت برکت والا ہے وہ ذات مقدس کہ جسکے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور ان چیزوں کی جو درمیان ان دونوں کے ہیں اور اس کے نزدیک ہے نہ نزدیک غیر اوس کے کے علم قیامت کا اور اسکی طرف تم سب رجوع کروگے ۱۲ اس آیۃ شریفہ میں ظاہر ہے کہ علم قیامت کا خاص اوس کے لئے ہے نہ کسی غیر اوس کے کو تقدیم (عندہ) اسے معنے پر دال ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

تفسیر کبیر میں ہے صفحہ ۴۷۳ جلد ۷ والمقصود التنبیه علی ان من کان کاملا فی الذات والعلم والقدرة علی الحد الذی شرحنا امتنع ان یکون ولده فی العجز وعدم الوقوف علی احوال العالم بالحد الذی وصفه النصاری انتہی

(ترجمہ) مقصود اس آیۃ شریفہ سے تنبیہ ہے اس امر پر کہ جو کامل ذات و علم و قدرۃ میں ہو جیسا کہ ہم بیان کرچکے ممتنع ہے کہ اوسکا بیٹا عاجز و غیر واقف عالم کے احوال پر جیسا کہ نصاریٰ بیان کرتے ہیں ۱۲ پس عیسےٰ و عزیر بلکہ سب انبیاء ذات و علم و قدرۃ میں اس سے کم ہیں علیہم السلام ۱۲

قال الله تعالی الم تر ان الله یعلم ما فی السمٰوات وما فی الارض ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم ولا ادنی من ذالك ولا اکثر الا هو معهم این ما کانوا ثم ینبئهم بما عملوا یوم القیمة ان الله بکل شئ علیم الآیہ (ترجمہ) آیا نہیں دیکھتا تو کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے نہیں ہوتے تین شخص باہم راز رکھنے والے مگر اللہ تعالی نہ غیر اوسکا چہارم ہوتا ہے (علم و اطلاع میں رفیق ہوتا ہے) اور نہ پانچ شخص الا وہی (اللہ تعالی) چھٹا اونکا ہوتا ہے نہ غیر اوسکا اور نہ کم اس عدد سے اور نہ زیادہ مگر وہی نہ غیر اوسکا رفیق ہوتا ہے

جسجگہ وہ ہوں پس خبر دے دے گا جو عمل کرینگے بروز قیامۃ تحقیق اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے ۱۲ معلوم ہوا کہ علم جملہ جزئیات وکلیات بطریق حصر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے مثبت للغیر ظاہر قرآن شریف کا ہے۔ واللہ اعلم (سوال) جو نجوی ہوگا اسمیں ملائکہ بھی موجود ہونگے خصوصاً کراما کاتبین (جواب) لفظ ثلثۃ وخمسۃ وادنی واکثر واقع اندر سیاق نفی عام ہیں یعنی سب ثلثہ وغیرہ میں اللہ تعالی حاضر وناظر ہے پس جب مثلاً درمیان عالم کے علحدہ علحدہ الوف نجوی ہیں تو اللہ تعالی کا علم سب پر محیط ہے۔ اور ملائکہ اپنے اپنے خاص مجمع میں ہیں نہ کہ سب میں حاصل آنکہ جب لوگ اپنے اپنے مجمع میں ہیں اور اُن کے ملائکہ اپنے اپنے مجمع میں ہیں۔ اور دوسرے وغیرہ مجمع میں اور اور ملائکہ ہیں پس ہر مجمع میں حاضر نہ ہوئے اور اللہ تعالی سب مجمع میں حاضر وناظر ہے۔ واللہ اعلم

تفسیر کبیر صفحہ ۱۱۳ جلد ۸ اسی آیۃ شریف پر فرماتے ہیں ثم انہ خص ما یکون من العباد من النجوی فقال ما یکون من النجوی الآیۃ (ترجمہ) پس جو کچھ کہ عباد سے رازداری ہوتی ہے اپنی ذات مقدس کے لئے خاص فرمایا ہے۔ پس فرمایا ما یکون من نجوی الا اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ معیۃ مختص بذاتہ تعالے کے ہے ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

قال اللہ تعالی قل انما العلم عند اللہ وانما انا نذیر مبین الآیۃ (ترجمہ) کہ دے (یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم) علم (وقت قیامۃ کے آنے کا) خدائیتعالے کے نزدیک ہے غیر اوسکے کو علم نہیں ہے اور بجز اس کے نہیں کہ میں ڈرانے والا آشکارا ہوں (اما زبانی اسکے آنے کا علم مجھے نہیں ہے) اور تفسیر عزیزی میں ہے یعنی بگو یا محمد ما ایں وعدہ را معین نمیکنیم زیرا نکہ حق تعالی ما را بر تعین آنہا آگاہ نہ کردہ بلکہ مبہم داشتہ وحکمتہ در ابہام است آہ پس لہذا ایں علم را مبہم داشتہ وحکمتہ در ابہام است آہ پس لہذا ایں علم را پیش کسے از مخلوقات نگشادہ بلکہ سواء ایں نیست کہ علم ایں واقعہ بلکہ اجل ہر کس نزد خدا است وغیر او بر اں اطلاع ندارد وباوجود ایں دلائل وایں معجزات صدق مرا موقوف بر بیان الوقت

داشتن کمال بے خردیست انتہے ۱۲

تفسیر کبیر صفحہ ۱۸۲ جلد ۸ میں تحت اسی کے فرماتے ہیں والمراد ان العلم بالوقوع غیر العلم بوقت الوقوع فالعلم الاول حاصل عندی وھو کافی فی الانذار و التخویف و اما العلم الثانی فلیس الا للہ فلا حاجتی فی کونی نذیرا مبینا الیہ انتہی (ترجمہ) مراد اس آیۃ شریفہ سے یہ ہے کہ علم متعلق قیامت دو ہیں ایک علم وقوع کا کہ ضرور آوے گی دوسرا علم وقت وقوع کا کہ فلان وقت میں آوے گی تحقیق علم وقوع کا مغائر ہے علم بوقت الوقوع کے پس علم اول مجھے حاصل ہے اور وہ خوف دلانے ودڑانے میں کافی ہے۔ لیکن علم ثانی پس نہیں وہ علم مگر اللہ تعالی کے واسطے پس مجھے آشکارا ڈرانے کیلئے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے ۱۲

قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ (ترجمہ) اللہ تعالے عالم الغیب ہے پس نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر کسی شخص کو مگر اوس رسول کو جو اوس سے راضی ہو۔ (اوسکو اپنے بعض غیبوں پر مطلع کرتا ہے) ۱۲

تفسیر حسینی صفحہ ۹۱۸ میں ہے۔ او ست دانندہ پوشیدہ ہا پس آشکار انسازد و مطلع نگرداند بر غیبے مگر مخصوص است بعلم او یکے را مگر آنکہ پسند داز فرستادۂ خود کہ او را بر بعضے ازان اطلاعی دہد تا معجزۂ وے بود مراد ازین رسول محمد است صلے اللہ علیہ وسلم انتہے اور تفسیر جمل علی الجلالین صفحہ ۴۳۷ جلد ۴ میں ناقلا عن ابی السعود ہے قولہ من ارتضی استثناء متصل ای الا رسولا ارتضاہ لاظہار ہ علی بعض غیوبہ المتعلقۃ برسالتہ کما یعرب عنہ بیان من ارتضی بالرسول اہ ابو السعود انتہی

(ترجمہ) الا من ارتضی استثناء متصل ہے (نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب پر کسیکو) مگر اس رسول کو جو اس سے راضی ہو واسطے ظاہر کرنے کے اپنے بعض غیبوں پر وہ جو متعلق

اوس کی رسالت کے ہوں جیسا کہ لفظ من ارتضی من رسول سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس تفسیر کے دونو مفسرین سے ظاہر ہے کہ جمیع پر مطلع نہیں کرتا بعض غیوب پر مطلع کرتا ہے واللہ اعلم اور تفسیر مدارک صفحہ ۳۱۹ جلد رابع میں ہے عالم الغیب خبر مبتدا محذوف ای ہو عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ فلا یطلع علی غیبہ احدا من خلقہ الا من ارتضی من رسول الا رسولا قد ارتضاہ لعلم الغیب لیکون اخبارہ عن الغیب معجزۃ لہ فانہ یطلعہ علی غیبہ ما شاء اہ انتہی (ترجمہ) عالم الغیب خبر مبتدا محذوف کی ہے یعنی وہ ذات پاک عالم الغیب ہے۔ پس نہیں ظاہر کرتا اللہ تعالی یعنے نہیں مطلع کرتا اپنے غیب پر کسی ایک کو اپنی مخلوق میں سے مگر اوس شخص کو جو راضی ہو اللہ تعالے رسول سے یعنی مگر رسول کہ تحقیق راضی ہو اللہ تعالی اوس رسول سے واسطے علم غیب لیکون تاکہ ہو جاوے اوسکا خبر دینا غیب کا معجزہ اوس کے لئے پس تحقیق مطلع کرتا ہے اللہ تعالے اپنے غیب پر جسقدر چاہتا ہے اہ ۱۲

اور چونکہ صاحب تفسیر کبیر کی تقریر اس آیۃ کے برخلاف تقریر اور مفسروں کے ہے کہ مراد لا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول الآیۃ سے غیب خاص تعیین وقت قیامۃ کا علم رسولوں کو ہے اور چونکہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سب رسولوں سے افضل ہیں اور حضور کا علم سب سے زیادہ ہے چہ جاے سرور عالم بلکہ اوروں کو بھی ہے الا من ارتضی من رسول سے اطلاع معلوم ہوگئی لہذا اس تقریر کو واضح کرنے کی ضرورت ہوئی چونکہ اس کی مراد عند ذوی الفضل ظاہر ہے عوام پر بھی مخفی نہ رہے و مانصہ صفحہ ۲۳۴ جلد فنحملہ علی وقت وقوع القیامۃ فیکون المراد من الآیۃ انہ تعالی لا یظہر ہذا الغیب لاحد فلا ینفی فی الآیۃ دلالۃ علی انہ لا یظہر شیئا من الغیوب لاحد اہ (جیسا کہ اور مفسروں نے بھی بیان کیا ہے) فان قیل فاذا حملتم ذلک علی القیامۃ فکیف قال الا من ارتضی من رسول مع انہ لا یظہر ہذا الغیب لاحد لرسلہ قلنا یظہرہ

عند القرب من اقامة القيامة وكيف لا وقد قال ويوم تشقق السماء بالغمام و
نزل الملائكة تنزيلا ولاشك ان الملائكة يعلمون فى ذالك الوقت القيامة ايضاً
يحتمل ان يكون هذا الاستثناء منقطعا كانه قال عالم الغيب فلا يظهر على غيبه
المخصوص وهو قيام القيامة احداً ثم قال بعده لكن من ارتضى من رسول
فانه يسلك من بين يديه ومن خلفه حفظة يحفظونه من شر مودة الجن و
الانس الخ انتہی (ترجمہ) پس ہم اس لفظ غیب سے مراد وقت وقوع قیامۃ کا لیتے ہیں۔ پس
معنے اس آیۃ کا یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالے اس غیب (وقت وقوع القیامۃ) کو کسی پر ظاہر
نہیں کرتا (جیسا کہ اور مفسروں نے یہ معنے کئے ہیں) پس اس تقریر پر یہہ سوال پیدا ہوگیا
کہ جب تمنے لفظ غیب سے وقت قیامۃ کا لے لیا پس کیوں کہا الا من ارتضی من رسول
حالانکہ یہ غیب یعنے وقت قیامۃ تو فی الواقع اپنے رسولوں میں سے کسی کو نہیں دیا ہے
(یعنے استثناء الا من رسول تقاضا کرتا ہے کہ وقت وقوع القیامۃ اس بناء پر رسولوں کو معلوم
ہو حالانکہ وہ برخلاف واقع کے ہے کیونکہ یہ علم ہرگز کو کسی کو نہیں دیا گیا)
(قلنا) ہم اس سوال کا جواب دیوینگے (اگرچہ یہ علم دنیا میں کسیکو نہیں ہے) قریب قیامۃ کے
یہ علم رسولو نکو ہو جاوے گا (یعنی رسل ملائکۃ کو کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ رسل بشر کو یہ علم
نہیں ہے اور قرب قیامۃ دنیا میں کوئی رسول بشر زندہ نہ ہوگا تو رسل ملائکہ متعین ہونگے)
اور کیوں نہ ہو حالانکہ باری تعالے عز شانہ فرماتے ہیں اوس دن کہ آسمان منہ ساتھ
پارہ پارہ ہو جاویگا۔ اور ملائکۃ نازل کئے جاوینگے نازل کرنا (بروقت اس نزول کے وہ ملائکۃ
جو کہ اللہ تعالے کے رسول ہیں قیامۃ کا آنا سمجھ لینگے اس تقریر سے واضح ہو کہ اللہ تعالے اس
وقت اس علم کو اوس رسول پر ظاہر کرے گا قبل ازیں کسی شخص پر ظاہر نہیں کیا گیا اور
ظاہر ہے کہ دنیا میں اوسوقت رسول بشر ہونگے) اسمیں شک نہیں کہ ملائکہ اسوقت قیامۃ
کا دن جان لیوینگے (پس ظاہر ہے کہ مراد مفسر کی الا من ارتضی من رسول سے رسل ملائکۃ

کے ہیں کہ رسل بشر تو اس کی اس تقریر سے رسول بشر کے لئے علم قیامت ثابت کرنا مذاق مفسر کے خلاف ہے۔ اور دوسرا جواب احتمالی بھی ہے۔ کہ استثنا منقطع ہے۔ اور لفظ الا بمعنی لکن کے ما بعد سے مربوط ہے گویا کہ کہا ہے۔ اللہ تعالی عالم الغیب ہے پس اپنے غیب خاص وقت وقوع قیامت پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا۔ اور پھر بعد اسکے کہا۔ لاکن جو پسندیدہ رسولوں میں سے ہیں پس تحقیق اُن کے آگے اور پیچھے سے محافظ ہوتے ہیں جو اوسکو جن اور آدمیوں کے مردود شر سے محافظت کرتے ہیں انتہے واللہ اعلم بمرادہ من کلامہ

قال اللہ تعالے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا فیم انت من ذکرٰھا الی ربک منتھاھا انما انت منذر من یخشاھا الآیۃ پ ۳۰ (ترجمہ) سوال کرتے ہیں تجھ سے قیامت کا کہ کب ہے قائم ہونا اوسکا کس چیز کی یاد گیری میں ہے تو تیرے رب کی طرف ہے انتہاء علم اسکے کی بجز اسکے نہیں تو ڈرانے والا ہے اس شخص کو جو ڈرے اس سے

تفسیر حسینی صفحہ ۹۲۵ میں ہے قولہ فیم انت من ذکرٰھا در چہ چیزے تو از یاد کردن آن عائشہ رضؓ فرمود کہ حضرت رسالت پناہ میخواست کہ وقت آن از خدا تعالے بپرسد حق تعالے سبحانہ فرمود کہ از دانستن قیامت برچہ چیزی یعنی علم آن حق تو نیست زینہار نپرسی الی ربک منتھاھا بسوے پروردگار تست منتہای قیامت یعنے کس را خبر ندہد چہ اطلاع بر آں خاصہ حضرت اوست انتہی

اور تفسیر جلالین صفحہ ۵۸ میں اسی آیۃ پر ہے ای لیس عندک علمھا حتے تذکرھا الی ربک منتھا حاصلہ لا یعلمہ غیرہ ۱۲ دُر جمل علی الجلالین میں ہے لان ذلک فوق علمک بہ وانی لک ذلک وھو مما استاثر بہ علام الغیوب انتہی مقتصراً

(ترجمہ) یعنی نہیں ہے تیرے نزدیک علم اوسکا تاکہ تو اوسکو یاد کرے تیرے رب کی طرف ہے انتہا اسکے علم کی نہیں جانتا اوسکو بجز خدا تعالی کے کوئی دوسرا (ترجمہ جمل) تیرا بتلانا فرع اس امر کی ہے کہ اول تجھے معلوم ہو اور تجھے کہاں سے معلوم ہو کہ اوسکا علم ان امروں

میں سے ہے کہ علام الغیوب نے اپنی ذات پاک کیواسطے خاص کرلیا ہے اور کسیکو نہیں دیا ۱۲
اور تفسیر بحر مواج قلمی صفحہ ۳۷ میں ہے استفہام برائے انکار است بروجہ توبیخ است بمعنی لا
ینبغی ذالک معنے این است درچہ کارے تو از یاد کردن قیامت واز پرسش وقت قیام ساعت
ال در ہر وقت مستعد و منتظر باش چہ مصلحت است در تعیین زمان الی ربک منتہاہا جملہ تعلیل
است بر انکار سابق دلیل است (معنی این است) پرسیدن از وقت ساعت نشاید وطلب تعیین
وقت نباید زیرا نکہ تا علم خدائیست منتہی و حز خدائیتعالے کسے نداند خدای عزوجل آنرا پوشیدہ
داشتہ دانستن کسے تواند چیزے دانستنی نیست چگونہ جویند آیان مرسٰہا چگونہ گویند انما
انت منذر من یخشٰہا انما برائے قصر است این جملہ تائید است تعلیل سابق را تاکید است (معنی
این است) نہ تو مگر ترساندہ کسیکہ در خوران باشد از روز قیامت بترسد نہ دانندہ و خواہندہ
کہ قیامت کے بیاید کار تو انذار است بغتتہ تو برائے این کار است انتہے
اور تفسیر عزیزی صـ۳۷ میں ہے فیم انت من ذکرٰہا الی ربک منتہاہا الآیۃ پس ذکر
وقت قیامت اصلا با کار نبوۃ مناسبۃ ندارد و معہذا این علم بالخصوص ازاں قبیل نیست کہ ملک
بشر آنرا احاطہ تواند نمود آہ پس این را سببے است وراء این عالم کہ حد فکر بشر بدانجا نمیرسد
آہ خاصۂ اوست کار تو و دیگر او میان نیست کہ این علم تواند دانست مگر آنکہ از جانب خدا
ایشانرا این علم عنایت شود و آن واقع نیست انتہی ۱۲
اور تفسیر دُرِّ منثور میں بنقل صحاح وارد ہے وما نصہ۔ اخرج البزار وابن المنذر و
الحاکم وصححہ وابن مردویۃ عن عائشۃ رضہ قالت مازال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسأل عن الساعۃ حتی انزل علیہ فیم انت من ذکرٰہا الی ربک
منتہاہا فلم یسأل عنہا واخرجہ سعید بن منصور وابن المنذر وابن ابی
حاتم وابن مردویۃ عن عروۃ مرسلا انتہی
(حاصل ہے) کہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ وقت قیامت سے سوال

کرتے تھے جب آیۃ نازل ہوئی پھر ہرگز سوال نہ کیا ۱۲ اس حدیث کی بہت محدثین نے تصحیح کی ۱۲
تفسیر عزیزی صفحہ ۵۸ تحت آیۃ فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون کے فرماتے ہیں
وتفصیل انواع شرک کہ در عالم واقع است این است آنہ از انجملہ کسانیکہ نام دیگر یرا بانام خدا
درمقام عموم علم وقدرۃ برابر میسازند چنانچہ نسائی وابن ماجہ از ابن عباس روایۃ کردہ اند کہ روزے
شخصے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را گفت ماشاء اللہ وماشئت یعنی ہرچہ خدا خواست وشما
خواہید خواست خواہد شد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمود جعلتنی للہ ندا بل ماشاء اللہ وحدہ
بل ماشاء اللہ وحدہ (ترجمہ) تم نے مجھے خدا تعالی کا شریک بنالیا بلکہ جو کچھ اللہ تعالے وحدہ
چاہتا ہے جیسا امام احمد وابو داؤد ونسائی وابن ماجہ از حذیفۃ بن الیمان روایۃ کردہ اند
کہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام فرمودہ اند لا تقولوا ماشاء اللہ وشاء فلان بل تقولوا
ماشاء اللہ ثم شاء فلان انتہی (ترجمہ) نہ کہو جو چاہے اللہ تعالی اور چاہے فلان بلکہ کہو
جو چاہے خدا پھر چاہے فلان آہ (یعنی تفریق کرو) حاصل کلام آنکہ جو شخص قائل ومعتقد ہو
کہ معلومات الہی جلشانہ اور کسی کے معلومات کے برابر ہیں وہ شخص مشرک ہے آنسرور
عالم کو ایسے امور ہرگز منظور نہ تھے چنانچہ کلام کے آخر سے ظاہر ہوتا ہے ۱۲
قال اللہ تعالی وما یعلم جنود ربک الا ھو تفسیر بحر مواج قلمی صفحہ ۳۴۵ میں ہے و
..... لشکر ہائے پروردگار جز پروردگار تو نداند واحاطہ عدد آنرا جز او کسے نتواند یعنی
کسے نداند کہ اور اچند جند است آہ انتہی پ ۲۹ س مدثر تفسیر خازن جلد چہارم صفحہ ۳۳۰
میں ہے وما یعلم جنود ربک الا ھو ھذا جواب ابی جھل حین قال اما لمحمد
اعوان الا تسعۃ عشر والمعنی ان الخزنۃ تسعۃ عشر ولم اعوان وجنود من
الملائکۃ لا یعلم عددھم الا اللہ تعالی خلقوا لتعذیب اھل النار وقیل کما
ان مقدرات اللہ تعالی غیر متناھیۃ فکذلک جنودہ غیر متناھیۃ انتہی
(ترجمہ) ابو جہل نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے جو مددگار ہیں زیادہ نہیں اللہ تعالی شانہ

نے فرمایا جو فرشتے عذاب کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اون کی گنتی خدا جانتا ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہے (الغرض خدا کی خدائی پر کوئی شخص محیط نہیں ہے ملائکہ جو محض عذاب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں انکی گنتی بھی سوا خدا کے اور کوئی شخص نہیں جانتا واللہ اعلم)

الفصل الثانی کلام الاحادیث والمحدثین

(۱) محقق دہلوی صفحہ ۳۹ حدیث جبرئیل علی نبینا وعلیہ السلام تحت قولہ ورسلہ کے فرماتے ہیں کہ بجز مرتبہ الوہیت وصفات اوسکے مراتب آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں حیث قال ومجمل اعتقاد درحق سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ ہر چہ جز مرتبہ الوہیت وصفات اوست حضرت اورا ثابت است ودوے ہمہ خصائل وکمالات بشری را شامل ودر ہمہ راسخ وکامل انتہی ظاہر ہے کہ صفات خدائی کا مستحق کوئی شخص فرد بشر میں سے نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب

(۲) اور حدیث ربیع بنت معوذ رض میں ہے اذ قالت احدھن وفیھا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی تقولین الحدیث (ترجمہ) ربیع بنت معوذ رض کہتی ہیں کہ وقت میرے بیاہ پر آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور کئی عورتیں کچھ ابیات کہ رہی تھیں) اچانک ایک عورت نے یہ مصرعہ کہا کہ ہم میں نبی ہے کہ وہ امر جو کل کو ہوگا اوسکو جانتا ہے۔ پس حضور نے فرمایا اس کو چھوڑ دے وہ کہ جو پہلے کہ رہی تھی ۱۲

محدث دہلوی اسپر فرماتے ہیں وگفتہ اند کہ منع آنحضرت ازیں قول بجہت آن بود کہ در وی اسناد علم غیب است بآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پس آنحضرت را ناخوش آمد انتہے

پس جو شخص نسبت علم غیب بغیر خداوند تعالی کے کرے گا سرور عالم ﷺ اسپر ناراض ہونگے واللہ اعلم

۲ اور محقق دہلوی ذکر دجال فصل ۳ میں فرماتے ہیں وبالجملہ حال وے مبہم است بر آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم درینباب وحی نشدہ ومبہم داشتند چنانچہ ازاحادیث باب مفہوم گردد انتہی
پس بنا علیہ علم کلی وجزوی وحاضر ناظر ہونا مختص بذات معبود حقیقی کے ہے واللہ اعلم

(۴) اور نیز باب البکاء والخوف میں تحت اس حدیث ام العلاء عن ام العلاء
الانصاریۃ قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا
ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی وبکم رواہ البخاری کے محدث دہلوی فرماتے ہیں
(ترجمہ) ام العلاء انصاریہ رضہ روایت کرتی ہیں فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے قسم بخدا
مجھے معلوم نہیں قسم بخدا مجھے معلوم نہیں حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے
ساتھ کیا جاویگا ۱۲

خلاصہ ان کنایۃ است از عدم تصریح بعلم غیب وحقیقۃ کلام مراد نہ یا مراد دریافت احوال
عاقبت است چہ در دنیا وچہ در آخرت بہ تفصیل چہ علم باحوال غیب بہ تفصیل جز پروردگار
تعالی را نباشد اگرچہ مجملا معلوم است کہ عاقبت انبیاء علیہم السلام بخیر است انتہی

اور باب الحوض والشفاعۃ میں سہل بن ساعد سے مروی ہے کہ لیذادن علی اقوام اعرفہم
ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا
بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی انتہی (ترجمہ) کہ (حوض کوثر پر) مجھ پر
قومیں وارد ہونگی کہ میں ان کو شناخت کرونگا اور وہ مجھے شناخت کرینگے پس درمیان
میرے اور ان کے پردہ حائل ہوجاوے گا (ملائکہ ان کو دفع کرینگے) میں کہونگا کہ یہ تو
میرے ہیں پس مجھ کو کہا جاویگا تحقیق تو نہیں جانتا کہ تیرے بعد کیا احداث فی الدین
انہوں نے کیا تھا۔ پس میں کہونگا دوری ہو دوری ہو اون کے لئے جنہوں نے میرے بعد
دین میں تغیر کیا ۱۲ (یعنے دین کو بگاڑ ڈالا) ۱۲

اور اس حدیث میں صریح فرمارہے ہیں کہ مجھے اون کے تغیر کا اُسوقت علم ہوگا ورنہ ملائکہ
من جانب اللہ کیوں کلمہ لا تدری فرماتے۔ حاضر ناظر کہنے والا غالی ومخترع فی الدین مقرر

شرکیہ اوصاف خاصہ میں ہے۔ نعوذ باللہ۔ واللہ اعلم

مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف باب الریاح فصل اول میں ہے حدیث ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مفاتیح الغیب خمس ای العلوم التی یتوصل بہ الی الغیب خمس لا یعلمہا الا اللہ والمعنی لا یعلم کلیاتہا غیر اللہ وقد یطلع بعض اصفیاءہ علی جزئیات منہن ثم قرء ای بیانا لتلک الخمسۃ ان اللہ عندہ لا عند غیرہ علم الساعۃ وینزل الغیث لا یعلمہا الا ہو رواہ البخاری انتہی (ترجمہ) ابن عمر رضؓ فرماتے ہیں کہ آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کے خزانے پانچ ہیں یعنی وہ علوم جن سے غیب کیطرف پونچنا ہے پانچ ہیں بجز خدائتعالے کے انکو اور کوئی نہیں جانتا یعنی اونکی کلیات کو بجز خدائتعالے کے اور کوئی نہیں جانتا اور کبھی بعض اپنے برگزیدہ بندوں کو جزئیات پر نہ کلیات پر) مطلع کردیتا ہے پس پڑہا ان پانچوں امور کے بیان کرنے کے لئے اس آیتہ شریف کو "تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہے نہ اوسکے غیر کے نزدیک علم قیامت کا" اور ابر کو نازل کرتا ہے نہیں جانتا اون کو مگر وہی ۱۲ یہ حدیث شریف بخاری کی ہے ۱۲ اس حدیث شریف میں صریح ہے کہ کلیات علوم مختص بذاتہ المقدس ہیں مخلوق کو علم کلی نہیں جزئی ہے واللہ اعلم

اور محقق دہلوی صفحہ ۴ تحت حدیث وعن انس رضؓ قال یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک رواہ الترمذی (ترجمہ) انس رضؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے اے میرے بیٹے جب داخل ہووے تو اپنے اہل بیت پر پس سلام کہہ یہ فعل تیرے اور تیرے گھر والونکے لئے موجب برکت ہوگا۔ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۱۲ کہ فرمایا وآمدہ است کہ چون در خانہ آید سلام کند بر اہل خانہ واگر کسے در خانہ نباشد بگوید السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تا بر ملائکہ کہ آنجا باشند سلام برسند انتہی کلام شیخ قدس سرہ سے ظاہر ہے کہ حدیث میں اسطور آیا ہے۔ جو پہلی نقل شفا کا گذرا

کہ خالی گھر میں السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے یہ قول حدیث میں نہیں ہے قاضی عیاض قدس سرہ کا ہے مقابلہ مافی الحدیث کا نہیں کرسکتا۔ اور یہ قول فقہاء کو بھی مؤید ہے چنانچہ عالمگیری میں نقل محیط سے آیا ہے۔ اذا دخل الرجل فی بیتہ یسلم علی اھل بیتہ وان لم یکن فی البیت احد یقول السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین کذا فی المحیط انتہی (ترجمہ) جب آدمی اپنے گھر میں آوے تو اپنے اہلبیت پر السلام علیکم کہے۔ اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو کہے سلام ہو ہمپر اور اللہ تعالے کے نیک بندوں پر محیط میں اسیطرح پر ہے وجہ وہی ہے جو کلام محقق دہلوی سے ظاہر ہے تاکہ جو ملائکہ اوسجگہ ہیں ان کو سلام پہنچے ۱۲

اور عینی علے البخاری صفحہ ۳۴۰ ج اول میں ہے ومنہا ما قیل لفظ اعلم فی قولہ ما المسئول عنہا باعلم من السائل متعرۃ بوقوع الاشتراک فی العلم والنفی توجہ الی الزیادۃ فیلزم ان یکون معناہ انہما متساویان فی العلم بہ لکن الامر بخلافہ لانہما متساویان فی نفی العلم بہ (واجیب) بان اللازم ملتزم لانہما متساویان فی القدر الذی یعلمان منہ وھو نفس وجودھا وانہ صلے اللہ علیہ وسلم نفی ان یکون صالحا لان یسئل عنہ ذالک لما عرف ان المسئول فی الجملۃ ینبغی ان یکون اعلم من السائل انتہی ۱۲

(ترجمہ) عینی شارح بخاری شریف بیان فوائد میں فرماتے ہیں کہ اون فوائد میں سے جو کہ حدیث شریف سے پیدا ہوتے ہیں یہ ہے کہ اس حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے تو اس میں زیادہ علم کی نفی واقع ہے اس سے سمجھا جاتا ہے کہ دونو کو اصل علم حاصل ہے مجھ کو زیادہ نہیں ہے پس لازم آیا کہ اس علم میں دونو مساوی ہیں لیکن یہ تو مدعا نہیں ہے مدعا اسکے برخلاف ہے کہ یہ دونوں عدم علم میں مساوی ہیں (جواب) دیا گیا ہے کہ ہم اس کو مان لیتے ہیں کیونکہ

دونو جسقدر جانتے ہیں اوس میں برابر ہیں وہ محض موجود ہونا قیامۃ کا ہے اور حضور نے نفی جو فرمائی ہے اوسکا یہ مدعی ہے کہ میں اس امر کا لائق نہیں کہ مجھ سے یہ سوال کیا جاوے کیونکہ دستور ہے کہ جس سے سوال کیا جاتا ہے اور مسئلہ پوچھا جاتا ہے وہ فی الجملہ سائل سے زیادہ عالم ہو ۱۲ تو حاصل یہ ہوا کہ ہم ہر دونوں کو علم تعیین قیامۃ کا نہیں ہے ۱۲

اور نیز اس فوائد میں سے یہ بھی فرمایا ہے وما نصہ ومنہا ما قیل لم قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل والمقام یقتضی ان یقال لست باعلم منک (اجیب) بانہ انما قال کذلک استعارا بالتعمیم وتعریضا بان کل سائل ومسئول فہو کذلک انتہی (ترجمہ) اور ان فوائد میں سے ہے جو کہا گیا ہے کہ کیوں جواب میں فرمایا کہ مسئول عنہ سائل سے زیادہ عالم نہیں ہے حالانکہ مقتضی مقام کا یہ تھا کہ فرمایا جاتا کہ میں تجھ سے زیادہ عالم نہیں ہوں (جواب) دیا جاتا ہے کہ اسوجہ سے اسیطرح فرمایا کے تعمیم کی طرف اشعار فرمایا ہے۔ تاکہ سامعین کو معلوم ہو جاوے کہ ہر سائل ومسئول کا یہی حال ہے انتہی (تیری) اور میری تخصیص نہیں ہے ہر سائل ومسئول عنہ کا حق عدم العلم کا ہے

اور ان فوائد میں سے یہ بھی فرمایا ہے ومنہا ما قیل ما الحکمۃ فی سوال الساعۃ حیث عرف جبرئیل علیہ السلام ان وقتہا غیر معلوم لمخلوق اللہ تعالی (و اجیب) بان اقلہ التنبیہ علی انہ لا یطمع احد فی التطلع الیہ والفصل بین ما یمکن معرفتہ وما لا یمکن قد مر الکلام فیہ عن قریب انتہی

(ترجمہ) اور اس حدیث کے فوائد میں سے ہے جو کہا گیا ہے۔ کہ جب جبرئیل علیہ السلام کو معلوم تھا اور اسکا علم تھا کہ قیامت کا علم کسی مخلوق کو نہیں ہے کیوں سوال کیا جواب دیا گیا ہے۔ کہ اتنا درجہ حکمۃ کا اس میں یہ ہے کہ خبردار کردیوے تاکہ علم قیامۃ کا کوئی شخص طمع نہ کرے اور فرق کرنا فیما بین اس کے کہ کون امر ہے کہ اس کی معرفۃ ممکن ہے۔ اور کون امر ہیں کہ ان کی معرفۃ ناممکن ہے ۱۲

پس معلوم ہوا کہ علم قیامۃ اون علوم میں سے ہے کہ اوسکا علم مخلوق کو نا ممکن ہے واللہ اعلم

اور عینی علی البخاری تحت حدیث موسیٰ والخضر علی نبینا و علیہما السلام کے فرماتے ہیں فقال الخضر یاموسی ماانقص علمی وعلمک من علم اللہ الا کنقرۃ ھذا العصفور فی البحر الحدیث وصحتہا ماقیل ان نسبۃ النقرۃ الی البحر کنسبۃ المتناھی الی المتناھی ونسبۃ علمہا الی علم اللہ تعالی (اجیب) بان المقصود منہ التشبیہ فی القلۃ والحقارۃ لا المماثلۃ من کل الوجوہ انتہی (ترجمہ) پس کہا خضر نے اے موسے نہیں کم کیا میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالے کے علم سے مگر اس چڑیا کی چونچ کی مثل دریا سے تا آخر حدیث تک اور ان فوائد حدیث میں سے وہ ہے جو کہا گیا ہے تحقیق نقرہ کی نسبت دریا سے بمثل نسبۃ تناہی کی ہے تناہی کی طرف اور نسبت علم ان دونوں کی بالنسبۃ بسوئے علم الٰہی جلشانہ کی نسبۃ تناہی کے بسوئے غیر تناہی کے ہے۔ اور نقرہ کو بحر کی طرف فی الجملہ نوع نسبت کی ہے بخلاف علم ان ہر دو نو کے پس تحقیق اوسکو علم الٰہیہ سے کوئی نسبۃ نہیں ہے (جواب دیا گیا ہے) اسی مقام پر مقصود اس تشبیہ سے تشبیہ قلۃ وحقارۃ میں ہے نہ کہ مماثلۃ ہر وجہ سے ۱۲

اور شفا قاضی عیاض صفحہ ۷۰ قسم ثالث میں ہے فاما ما تعلق منہا بامر الدنیا فلا یشترط فی حق الانبیاء العصمۃ من عدم معرفتہ الانبیاء ببعضہا واعتقادھا علی ماھی علیہ ولا علیہم فیہ اذ ھم مبعوثون متعلقۃ بالاخرۃ وانبیاءھا وامر الشریعۃ وقوانینہا وامور الدنیا بضادھا بخلاف غیرھم من اھل الدنیا الذین یعلمون ظاھرا من الحیوۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون اھ انتہی

(ترجمہ) فاما وہ امور انبیاء اللہ تعالی جو کہ متعلق بامور دنیاوی کے ہیں اگرچہ انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام کو معرفت بعض امور کی نہ ہو اس میں کوئی مضائقہ و عیب نہیں ہے اور عصمت انبیاء کیلئے عدم معرفت اشیاء منافی نہیں ہے اور اعتقاد بر خلاف واقع سے عصمت شرط نہیں ہے۔ کیونکہ ان کی بعثتیں متعلق بامور آخرۃ اور اخبار ان کی اور امور شریعۃ اور قوانین ان کے ہے اور امور

نسبۃ المتناھی الی غیر المتناھی والنقرۃ الی البحر فی الجملۃ نسبۃ ما بخلاف علمہا فانہ لا نسبۃ لہ الی علم اللہ تعالی ۱۲

دنیوی اس کے برخلاف ہیں اہل دنیا ایسے نہیں ہیں بلکہ خلاف ہیں حیات دنیاوی ظاہری کا علم رکھتے ہیں (کیسے چارہ کر کے دنیا حاصل کرتے ہیں اور امور آخرت سے غافل ہیں) الحاصل انبیاء امور دنیاوی سے بالکلیہ غافل نہیں ہیں منزہ ہیں ناظر مصالح دین و دنیا کے ہیں لیکن ہمت اور نصب العین ان کے امور اخروی ہیں)

واما مالم یعقد علیہ قلبہ من امر النوازل الشرعیۃ فقد کان لایعلم منہا الا الا ما علمہ اللہ تعالی شیئاً فشیئاً حتی استقر علمہ جملتہا عندہ اھ وبالجملۃ فلا یصح منہ الجہل بشیئ من تفاصیل الشرع الذی امر بالدعوۃ الیہ اذ لا یصح دعوتہ الی مالا یعلمہ اھ انتہی (ترجمہ) اما جو امور معقود القلب اوس کے نہیں امور نازلات شرعیہ سے ہیں پس تحقیق جناب آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ان امور شرعیہ کو نہ جانتے تھے مگر ان کو اللہ تعالی نے (عرصہ تیئیس سال میں) تھوڑا تھوڑا جتلا دیا تاکہ جملہ امور شرعیہ اوسکو حاصل ہو گئے (حاصل کلام آنکہ) تفاصیل امور شرعیہ جنکی طرف آنسرور صلعم مامور بالدعوۃ تھے کوئی چیز ان کے علم سے باہر نہیں بھی سب کی تفصیل حضور صلعم کو معلوم تھی کیونکہ دعوۃ الی المجہول ناممکن ہے ۱۲

واما ما تعلق بعقدہ من ملکوت السموات والارض وخلق اللہ وتعیین اسماءہ الحسنی وایاتہ الکبری وامور الاخرۃ واشراط الساعۃ واحوال السعداء والاشقیاء وعلوم ما کان ومایکون مما لم یعلمہ الا بوحی فعلی ما تقدم انہ معصوم فیہ ولا یأخذہ فیما اعلوبہ منہ شک ولا ریب بل ہو فیہ علی غایۃ الیقین لکنہ لایشترط العلو بجمیع تفاصیل ذلک وان کان عندہ من علم ذلک مالیس عند جمیع البشر لقولہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لا اعلو الا ما علمنی ربی ولقولہ ولا خطر علی قلب بشر فلا تعلو نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین وقول موسی للخضر ہل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام

اسئلك باسمائك الحسنى ما علمت منها وما لم اعلم وقوله اسئلك بكل اسم
سميت به نفسك او استأثرت به فى علم الغيب عندك وقد قال الله تعالى و
فوق كل ذى علم عليم قال زيد بن اسلم حتى ينتهى العلم الى الله تعالى و
هذا مما لا خفاء فيه اذ معلوماته تعالى لا يحاط بها ولا منتهى لها هذا حكم عقد
النبى صلى الله عليه وسلم فى التوحيد والشرع والمعارف الالهية والامور الدينية
انتهى (ترجمہ) آمادہ امور جو متعلق آنسرور عالم کے ہیں امور متعلق آسمانوں کے اور زمین کے
و مخلوق خداوند تعالے کے اور متعلق تعیین اسماء حسنہ الہیہ کے اور اوس کی بڑی نشانیو نکے
اور آخرۃ کے امردں کے اور علامات قیامت کے اور حالات اچھی اور بُرے لوگوں کی اور علم
اون امردن کا جو گذری اور جو امر کہ آئندہ آوینگے جنہوں کو آپ بغیر وحی کے نہیں جان سکتے
تھے پس اون سب کی بناء اس امر پر ہے جو گذرا کہ آپ ان میں معصوم عن الخطا ہیں آپ کو
ان امور میں جو کہ بعض کا (ترجمہ لفظ منہ) اونہیں سے بتلایا ہے کوئی شک وشبہ نہیں ہے بلکہ آپ
کو پورا یقین حاصل ہے لاکن یہ شرط نہیں کہ آپ کو جمیع کا علم مفصلاً حاصل ہُوا۔ اگرچہ آپ
کو علم ان امور کا اسی قدر ہے کہ جمیع بشر کو اُس قدر حاصل نہیں ہے دلیل اس مدعاء پر
قول سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر وہ امر جو میرے رب نے مجھے سکھلیا
اور قول آنسرور عالم ؐ اور نہیں پہنچا کسی بشر کے دل پر آہ پس نہیں جانتا کوئی نفس اس امر
کو جو مخفی رکھا گیا ہے اسکے لئے کہ جس سے اسکی آنکھ ٹھنڈی ہوگی اور قول موسے کا خضر ؑ
علیہما السلام سے آیا میں تیری تابعداری کروں اس شرط پر کہ تو مجھے ان سید ہے امردں سے
سکھادے جو تو سکھایا گیا ہے۔ اور قول علیہ الصلوۃ والسلام کا سوال کرتا ہوں میں تجھ سے
تیرے اسماء حسنے کی برکتہ سے ان چیزونسے جو میں جانتا ہوں اونمیں سے اور ان چیزوں سے جو میں
نہیں جانتا انسے اور قول علیہ الصلوۃ والسلام کا سوال کرتا ہوں میں تجھ سے ہر کتہ
تمام اسموں کے جو تو نے اپنے نام رکھے ہیں یا تو تنہا ہُوا ہے اسکے ساتھ علم غیب میں

تیرے نزدیک اور تحقیق فرمایا اللہ تعالے نے اور زیادہ ہر علم والے سے علم والا ہے زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ یہ فوقیت ختم ہوگی خدائیتعالے کے علم پر اور یہ امر اس میں کوئی اخفاء نہیں۔ ہے کیونکہ معلومات الٰہیہ سبحانہ کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور اس کی کوئی نہایت نہیں ہے (تا آخر) یہ دلائل دال ہیں اس بات پر کہ انبیاء علیہم السلام کو بعض امور پر اطلاع فرمائی ہے اور مفصل نہیں تفصیل مفوض الی اللہ جلشانہ کے ہے واللہ اعلم بالصواب اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و سلم کو سب سے زیادہ دیا ہے ۱۲

اور آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کو شریک کر دینا کسی شخص کا خالق الخلق سے اسقدر مبغوض ہے کہ ایک شخص خطیب نے خالق الخلق و آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم کو ضمیر تثنیہ کا خاص مرجع بنادیا۔ حضور نے اسکو برا کہا یا نکالدیا۔ امید واثق ہے کہ جو شخص اب حاضر و ناظر کہکر نبی ﷺ کو خدا کا شریک بناتے ہیں۔ عند النبی ﷺ مبغوض و مردود بلکہ مشرک ہونگے چنانچہ شفا قاضی عیاض صـ قسم اول میں ہے ومثلہ الحدیث الاخران خطیبا خطب عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ومن یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم بئس خطیب القوم انت قم او قال اذھب قال ابو سلیمان کرہ منہ الجمع بین الاسمین بحرف الکنایۃ لما فیہ من التسویۃ ۱۶۱ انتہی (ترجمہ) اور اسی طرح دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک خطیب نے روبرو جناب آنسرور کے خطبہ ادا کیا خطیب نے اس طرح کہا کہ جو شخص اطاعت اللہ تعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرے پس سیدھا راستہ لیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی پس بے راہ ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو قوم کا برا خطیب ہے۔ کھڑا ہو یا فرمایا چلا جا۔ ابو سلیمان رض فرماتے ہیں کہ حضور نے ضمیر تثنیہ بجمع دو اسم کی طرف راجع کرنے کو مکروہ سمجھا۔ کیونکہ اسمین ایک گونہ برابری ہے (شرح الکنہ) او کما قال

(۱۶) اور احادیث میں آیا ہے کہ امۃ کو آنسرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر صبح و شام

حاضر کیا جاتا ہے۔ نہ کہ حضور حاضر ہوا کرتے ہیں چنانچہ تفسیر تفسیر مظہری ص۶ آیۃ وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا کے تحت میں فرماتے ہیں اخرج ابن المبارک عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لیس من یوم الا وتعرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امتہ غدوۃ وعشیۃ فیعرفھم بسیماھم واعمالھم فلذالک یشھد علیھم انتہی جیسا کہ آیۃ اذ عرض علیہ الصافنات الجیاد میں ہے کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام اپنے مکان پر تشریف فرما تھے۔ اور گھوڑوں کو پیش کیا جاتا تھا اس واسطے کہ بعدہ فرمایا۔ ردوھا علیّ الآیۃ علی ہذا القیاس حضور سرور عالم اپنے مقام پر تشریف فرما ہیں اور امتہ کو حضور کے سامنے پیش کیا جاتا ہے نہ کہ سرور عالم ہر کس کے پیش ہوتے ہیں پس بناء علیہ ہر زمان وہر مکان میں حضور کا حاضر ہونا تکلیف لاطائل ہے علی الخصوص اس قول کی بناء پر کہنا لان روح النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاضر فی بیوت المسلمین اس میں اطلاق بحدہ وحقیقتہ ہے غیر خالق جلشانہ پر تشریک برب العالمین ہے۔ لایقول بہ الکتاب والسنۃ والفقہ خصوصا علی تحقیق المحققین شاہدہ ان کا نسخہ صحیحہ کی اصل عبارت یہ ہے لالان روح النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاضر اہ اسی وجہ سے تقریب ودلیل تام ہو جاتی ہے ورنہ دلیل مدعا کو ثابت نہیں کر سکتی کیونکہ مدعا یہ ہے کہ خالی گھر میں کہے اللھم صل علی النبی الامی آہ یعنے بطریق الغیبوبۃ اور دلیل بغیر لفظ لا خطاب کو تقاضا کرتی ہے اور یہ امر ظاہر ہے واللہ اعلم (ترجمہ حدیث) ابن المبارک سعید بن المسیب نے اس حدیث کو تخریج فرمایا ہے کہ نہیں ہے کوئی دن مگر صبح اور شام کو نبی پر امتہ پیش کی جاتی ہے پس حضور اسکو شناخت کرتے ہیں اور اسکے اعمال کو پس اسی وجہ سے شہادت ادا فرماوینگے ان پر ۱۲

۱۷ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تطرونی مدح نہ کنید مرا واز حد نگذارید ودروغ مگوئید کما اطرت النصاری ابن مریم

چنانچہ از حد در گذاشتند و در دروغ گفتند نصاریٰ در مدح عیسےٰ ابن مریم کہ اللہ و ابن اللہ گفتند فانما انا عبد فقولوا عبد اللہ و رسولہ بندگی مقام خاص و صفۃ مخصوصہ آنحضرت است کہ بندہ حقیقی اوست و از ہمہ اتم و اکمل است درین صفت کمال مدح و بیان علو مقام آنحضرت در اسناد این صفت است و اطراد مبالغہ بمدح آنحضرت راہ ندارد و از ہر وصف کمال کہ اثبات کنند و ہر کمالے کہ مدح گویند از رتبہ او قاصر است الا اثبات صفۃ الوہیت کہ درست نباشد (بیت)

بخوان او را خدا از بہر امر شرع و حفظ دین۔ دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشاء کن

و بحقیقۃ ہیچ یکے جز خدا حقیقۃ او را نداند و ثنائے او نتواند گفت زیرا کہ چنانکہ اوست ہیچکس جز خدا ثنا سد چنانکہ خدا را چوں او کس نشناخت صلے اللہ علیہ وسلم متفق علیہ انتہے۔ پس حاضر ناظر کہنا کہ صفۃ خاصہ الٰہیہ جل شانہ کی ہے تخریب دین غیر مشروع ہے نعوذ باللہ منہ واللہ اعلم ۱۲

(۱۸) وعنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان للہ تعالیٰ وملئکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی انتہی

ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالےٰ کیواسطے فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے مجھے میری امت کیطرف سے سلام پہنچاتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام بمعرفت ملائکہ (جو اسی کام کے لئے مقرر ہیں) پہنچتی ہے نہ کہ خود آنسرور صلے اللہ علیہ وسلم ہر زمان و ہر مکان میں حاضر و موجود ہیں ۱۲

(۱۹) وعن ابی ھریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام الحدیث ۱۲ مشکوۃ شریف

(ترجمہ) ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ حضور نے فرمایا کوئی مسلمان مجھپر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالےٰ مجھ پر میری روح کو واپس کرتا ہے تا میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(چونکہ قبر مبارک میں زندہ بحیات حقیقی دنیاوی نہ فقط روحی معنوی کے ہیں رزق کہاتے ہیں لاکن شاغل واردات تجلیات الٰہیہ میں ہیں جب کوئی شخص سلام کہتا ہے اوسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں (رد علے روحی) سے یہی مراد ہے واللہ اعلم کما قالہ الشیخ المحقق

سخن درین ماند کہ این فضیلت رد سلام از آنحضرت مخصوص بزائران قبر شریف اوست مثل داخل در مجلس کہ سلام گوید یا عام است ہر کسے را کہ سلام فرستد چنانکہ در تشہد وغیر آن وظاہر ہمین است الا آنکہ سلام زائران را بنفس شریف بے واسطہ سماع کند ورد سلام کند وبر دیگران بوساطت ملائکہ سیاحین بود چنانچہ از ابی ہریرہ رض در فصل دیگر ظاہر گردد ۱۲ شیخ محقق صفحہ ۳۶۲ جب سلام زائرین کا سماع بیواسطہ جواب بھی بے واسطہ اور سلام غیر زائرین کا سماع بواسطہ ملائکہ جواب بھی بواسطہ ملائکہ ہے اور قرب وبعد کا فرق اسپر دال ہے کہ حضور ہر زمان وہر مکان پحاضر ناظر نہیں۔ اسکا قائل مفتری ہے ۱۲

(۲۰) عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من صلے عند قبری سمعتہ ومن صلے علی نائیا ابلغتہ الحدیث

ابو ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا کہ حضور نے فرمایا جو شخص درود پڑہے میری قبر پر میں خود سنتا ہوں اور جو شخص دور سے مجھپر درود پڑہے میں پہنچایا جاتا ہوں ۱۲

شیخ مدقق صفحہ ۳۶۵ میں فرماتے ہیں ملائکہ سیاحین میر سانند انتہی ۱۲۔ پس یہ ہر سہ حدیث حاضر و ناظر ہونا ہر زمان ومکان میں منع کرتی ہیں بلکہ یہ اوصاف خالق السماوات والارض کے ہیں واللہ اعلم ۱۲

(۲۱) اور شہاب شرح شفا قاضی عیاض صفحہ ۲۵۵ جلد چہارم میں مقتصراً علی المطلوب ہے

اما العقد منہا ای ما یتعلق من احوالہ صلے اللہ علیہ وسلم فی امور الدنیا بالعلو لہا والاعتقاد فقد یعتقد الشئی علی وجہ ویظہر خلافہ اہ الی قولہ بخلاف امور الشرع لانہ معصوم عن الخطاء وان قلنا بجواز اجتہادہ فیہا لانہ

مستند الوحی فیہا اہ حدثنا رافع بن خدیج قال قدم النبی صلے اللہ علیہ و
سلم المدینۃ وھم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ فقال لعلکم
لو لم تصنعوا کان خیرا فترکوہ فنقصت فذکروا ذلک لہ فقال انما انا بشر اصیب
واخطاء فی امور الدنیا التی لم یوح الی فیہا شئی ولکن اذا امرتکم بشئی فی دینکم
فخذوا بہ واذا امرتکم بشئی من رائی فی امور الدنیا الصرفۃ فانما انا بشر
مثلکم وقد اری الامر یخلافہ فلا یجب اتباعہ وفی روایۃ انس رضی اللہ تعالے
عنہ انتم اعلم بامور دنیاکم انما ظننت فلا تواخذونی بالظن انتہی

(ترجمہ) اما اعتقادان میں سے یعنی حالات آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہ متعلق امور دنیاوی
کے ہیں حضور کا یقین و اعتقاد ان میں پس تحقیق کسی چیز کا اعتقاد کسی وجہ پر کرتے اور
اس کے خلاف ظاہر ہوتا۔ بخلاف امور شریعہ کے (کہ ان میں خلاف ظاہر نہ ہوتا) کیونکہ وہ
صلے اللہ علیہ وسلم شرعیات میں خطا سے پاک ہیں اگر ہم اوس کے اجتہاد کی شرعیات
میں جواز کے قائل ہو جاویں کیونکہ وہ اجتہاد امور شرعیہ میں مستند الی الوحی ہے۔
چنانچہ رافع بن خدیج نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف میں آئے تو
وہ لوگ کھجوروں کی تابیر کرتے تھے (ایک دانہ خوشہ نر سے نکالکر پھٹنے کے وقت دوسری
خوشہ میں داخل کر دیتے تھے) پس حضور نے فرمایا کیا کرتے ہو۔ اونہوں نے عرض کی کہ
ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں پس آپنے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کرو اچھا ہو جاوے۔ پس انہوں نے اس
فعل کو ترک کر دیا پس کھجوروں میں نقصان آیا۔ پس اس امر کو حضور میں عرض کیا گیا پس
حضور نے فرمایا کہ میں آدمی ہوں دنیاوی امور میں جب کہ میرے پاس اس میں حکم نہ آیا ہو
میں کبھی صواب کرتا ہوں اور کبھی خطا کرتا ہوں ولیکن جب تمہارے دینی امروں میں
حکم کروں تو اسکو محکم پکڑو۔ اور جب کوئی حکم اپنی رائے سے کروں صرف دنیاوی امور میں
پس بجز اسکے نہیں کہ میں تمہاری مانند بشر ہوں تخمین دیکھتا ہوں وحالانکہ فی الواقع

وہ دنیاوی امور میں برخلاف (حق) ہوتا ہے۔ پس اس میں متابعت واجب نہیں ہے۔ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ تم اپنے دنیاوی امور میں مجھ سے زیادہ جاننے والے ہو۔ میں نے گمان کیا تھا۔ (میرے گمان کے برخلاف ہو گیا) مجھ کو گمان پر مؤاخذہ نہ کرو۔ حاصل آنکہ حسب ارشاد عالی دُنیاوی امور میں اگر خلاف واقع ہو جاوے۔ تو وہ موجب نقصان و مضر بعلوِّ شان نبوّت نہیں ہے۔ کیونکہ ان امورِ دنیاوی سے غرض معتدبہ متعلق ہے۔ بخلاف باری عزّ اسمہ عالم الغیب والشہادۃ کہ وہاں ایسا احتمال محال و ناممکن و موجب نقص ہے۔ کوئی ذی عقل روادار نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی اُس کی نقل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲۲) اور بشر ایک حقیقت حقائق محُسنہ سے ہے۔ نہ کہ اسماء قبیحہ سے جس کا اطلاق موجبِ تحقیر شان کا نہ ہو۔ چنانچہ شرح شفا للشہاب میں ہے۔ عن ۲۶۰ والبشر بنو آدم سموا بہ لظہور بشرتہم ای ظاہر جلد ہم من غیر استتار بشعر و وبر کالحیوانات انتہی

ترجمہ۔ بشر بنی آدم کو کہتے ہیں۔ یہ نام اسواسطے رکھا گیا ہے۔ کہ ان کا بدن ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی ظاہر چمڑا ان کا مثل جانوروں کے بالوں اور پشم سے چھپا ہوا نہیں ہوتا۔ انتہی۔

جانوروں سے ممتاز (صاف چمڑا ہونا) کوئی بُرا امر نہیں ہے۔ فضیلت کا اسم ہے۔ کیا حضور کا بدن مبارک صاف نہ تھا۔ اور انبیاء علیہم السلام کو بنی آدم کے ہونے سے کوئی عار نہیں ہے خصوصاً جب کہ کلام اللہ و احادیث نبوی اُس سے مشحون ہوں۔ کیونکر اطلاق کرنا موجبِ تحقیر ہوگا۔

اور شہاب شرح شفا ص ۲۶۱ جلد چہارم میں ہے۔ واما ما یعتقدہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امور احکام البشر الجاریۃ علی یدیہ وقضایاھم ومعرفۃ الحق من المبطل و علم المُصلح من المفسد فبھذا السبیل ای جاء فی ھذہ الطریقۃ السابقۃ فی امور الدنیا الی قد یظھر منھا الامر بخلافہ احیانا ولا یضرہ لما سیاتی وھو ان کان لا یخفی اللہ عنہ علمہ اصلاً کما قالہ بعض العارفین لیظھرہ اللہ منہ لئلا یضل بہ بعض امتہ لیتوھم انہ یعلم الغیب فیقعون فی ما وقع فیہ النصاری فلذا کان یسترہ اہ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر لا اعلم الغیب

وانکم تختصمون الیّ ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فامضی
لہ لما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ فلا یاخذ منہ شیئاً فانما
انا اقطع لہ قطعۃ من النار انتہی - اور ملا علی القاری ص ۲۶۱ میں فرماتے ہیں - وقد
ورد نحن نحکم بالظواھر واللہ اعلم بالسرائر وانما صدر الحدیث بقولہ
انما انا بشر مثلکم ایذانا بان السھو والنسیان غیر مستبعد من
الانسان وان الوضع البشری یقتضی ان لا یدرک من الامور الشرعیۃ
الا ظواھرھا تمھید اللمعذرۃ فیما عسی یصدر عنہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من امثال تلک الاحکام ولو کان نادراً فی الایام انتہی -

ترجمہ - لیکن وہ امر کہ انکو آنسرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اعتقاد فرماوے جو کہ متعلق
احکام آدمیوں کے ہوں - حضور کے روبرو جاری ہوئے - فیصلہ اونہوں کا فرمایا - حق والے
کی شناخت جھوٹی سی - اور مصلح آدمی کا علم مفسد سے - پس وہ بھی ایسے طریقہ پر ہے - یعنی جو آیا ہے
اُسے طریقہ سابقہ امورِ دُنیاوی میں کہ کبھی وہ امر حضور پر ظاہر ہوتا جو برخلاف واقع ونفس الامر
کے ہوتا - اور وہ موجبِ نقصان کا نہیں ہے - جیساکہ قریب آویگا - اور آنسرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اگرچہ اُسکی شان سے ہے - کہ علم اُن امورِ دُنیاوی واحکام جاریہ کا اُس سے ناچھپانا - چنانچہ بعض عارفین
کا قول ہے - اُسپر اللہ تعالےٰ برخلاف ظاہر کے ظاہر کردیتا تھا - تاکہ اُس سے بعض افرادِ امت گمراہ
نہ ہوجائیں - (برخلاف واقع کے نہ ہونے سے) وہم کریں - کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہے -
پس جس امر میں نصاریٰ واقع ہوئے - (عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو اللہ اور ابن اللہ کہنے لگے - شریک
بنادیا) اسی وجہ سے اپنے حبیب پر احکام مستتر کردیتا تھا - تا آخر (یہ امر محقق ہے) بفرمودۂ سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کہ بجز اِس کے نہیں کہ میں بشر ہوں - یعنی غیب نہیں جانتا اور تم میرے پاس
جھگڑا لیکر آتے ہو - اور شاید کہ بعض تم میں سے اپنی دلیل کے بیان کرنے میں مقابل سے زیادہ معرفت و
فصاحت میں ہو - پس اسکی تقریر سنکر اُس کے لئے فیصلہ کردوں - پس جس شخص کے حق میں اُسکے بھائی کا

حق فیصلہ کردوں - پس اس سے کچھ نہ لیوے - بجز اس کے نہیں - کہ اسکے لئے قطعہ آگ سے جُدا کرتا ہوں - انتہی -

اور تحقیق حدیث میں آیا ہے - کہ ہم تو حکم بالظاہر کرتے ہیں - اور مخفیہ امور کا اللہ تعالےٰ ہی عالم ہے - اور بجز اسکے نہیں ابتداء کیا حدیث کو بقولہ انّما انا بشر واسطے اشعار وخبرداری اِس امر کے کہ سہو ونسیان آدمیوں سے دور نہیں ہے - اور حالت بشری مقتضی ہے - کہ امور شرعیہ میں بجز ظواہر کے ادراک نہیں ہو سکتا - بیان فرمایا واسطے تمہید عذر کے کہ شاید آنسرورِ عالم سے ایسا حکم وبرخلاف واقع) صادر ہو جائے - اگرچہ ایام میں نادر ہے - انتہی - اور اگر بعض عارفین کا یہ منشا ہے کہ کوئی علم اللہیہ عزاسمہ سب آنسرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر مخفی نہیں ہے - تو یہ قول غیر معتبر ظاہر البُطلان مخالفِ عقل ونقل قرآن وحدیث کے ہے - کما لا یخفیٰ[1] فتدبر اِن ہر دو روایات مذکورہ سے واضح ہے - کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے - اور عالم الغیب اور حاضر وناظر نہ تھے - ورنہ خلاف واقع کا امور دُنیاوی واحکام جاریہ میں احتمال وقوع نہ ہوتا - اور نہ فرماتے چنانچہ باری عزّ اسمہ عالم الغیب اور حاضر وناظر ہے - اُسکی ذاتِ مقدّس پر ان امور بلکہ کل امور میں خلاف واقع نہ عقلاً ہے نہ نقلاً - ایسا اعتقاد کفر وضلال ہے - واللہ اعلم بالصواب

(۲۴) اور ہمارے بنی نوع شیعہ صاحبان اکثر اہلِ علم اُنمیں سے اطلاق حاضر وناظر عالم الغیب غیر باری عزّ اسمہ کو ناجائز سمجھتے ہیں - مگر بعضے بوجہ لاعلمی حاضر وناظر عالم الغیب کا اطلاق آنسرورِ عالم بلکہ آئمہ اثنیٰ عشر وکبد النبی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام پر کرتے ہیں - وہ اپنی کتب معتبرہ کے بالکل مخالف ہیں - چنانچہ اصول کلینی باب مافیہ ذکر الغیب ص ۱۵۷ جلد اوّل میں ہے - عن سدیر قال کنت انا وابو بصیر ویحیی البزاز وداؤد ابن کثیر فی مجلس ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا خرج الینا وھو مغضب فلما اخذ مجلسہ قال یا عجبی للاقوام یزعمون انا نعلم الغیب وما یعلم الغیب الا اللہ عزّ وجلّ لقد ھممت بضرب جاریتی فھربت منی فما

[1] پس برایں تقدیر (یظہرہ اللہ منہ لئلا یضل بہ بعض امتہ) کے بزعم بعض العارفین باوجود علم عند الرسول کے خدا تعالےٰ روا دار جھوٹ اور آنسرورِ ص جھوٹے ہوئے یہ سراسر کفر ہے - فتدبر -

علمت فی ای بیوت ھی انتھی - ترجمہ - سدیر سے روایت ہے کہ ہم چار شخص ابی عبداللہ علیہ السلام کے مکان پر بیٹھے تھے - اچانک آپ بحالت غضب ظاہر ہوئی - پس ہر گاہ اپنے مکان پر بیٹھے فرمایا ہے تعجب ہے - کہ لوگ گمان باطل کرتے ہیں - کہ ہم لوگ غیب جانتے ہیں - حالانکہ بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی شخص غیب نہیں جانتا - البتہ تحقیق میں نے اپنی لونڈی کے مارنے کی نیت کی - وہ مجھ سے بھاگ گئی - پس مجھے معلوم نہیں - کہ حویلی کے کس گھر میں ہے انتہی - اس حدیث میں صریح نفی عالم الغیب و دلالت نفی حاضر و ناظر ہونے کی ہے - اگر ہوتی تو عدم علم الغیب فی بیت من بیوت الدار کے نہ ہوتا واللہ اعلم بالصواب

(۲۵) اور اسی میں صـ۱۵۸ میں ہے - عن عمار الساباتی قال سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الامام یعلم الغیب فقال لا ولکن اذا اراد ان یعلم الشئی اعلمہ اللہ تعالیٰ انتھی - ترجمہ - عمار سے مروی ہے - کہ میں نے اباعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ امام غیب کو جانتے ہیں - فرمایا نہیں - ولیکن جب وہ ارادہ کرتا ہے - کہ کسی چیز کو جانے خدائے تعالیٰ اُسکو علم دے دیتا ہے - انتہی - صریح ہے - کہ علم غیب آئمہ کو نہیں ہوتا واللہ اعلم

(۲۶) اور اُسی میں صـ۱۳۳ میں ہے - باب عرض الاعمال عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال تعرض الاعمال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العباد کل صباح ابرارھا وفجارھا فاحذروھا وھو قول اللہ عزوجل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ وسکت انتھی - ترجمہ - یہ باب عرض اعمال کا ہے - ابی بصیر سے مروی ہے - ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ فرمایا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال کئے جاتے ہیں بندوں کے عمل ہر صبح کو اچھے اور بُروں کے پس ڈرو اُن سے اور وہ فرمودہ اللہ تعالیٰ کا ہے - اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ اور خاموش ہو گئے - انتہی - حاصل آنکہ جسوقت اعمال عرض ہوتے ہیں - اسوقت علم ہوتا ہے - اور جسجگہ جس حالت میں عمل ہو رہے ہیں قبل العرض علم نہیں ہوتا نہ عالم الغیب ہوئے اور نہ حاضر و ناظر واللہ اعلم تاہم ہمکو اُنہوں کے برخلاف ہونے کا کوئی افسوس

نہیں ہے - کیونکہ وہ اس قرآن شریف کو ناقص اور ان احادیث کو غیر قابل للاحتجاج سمجھتے ہیں۔ افسوس ان لوگوں کا ہے - کہ مدعی اتباعِ قرآن واحادیث وفقہ کے ہو کر برخلاف ہو گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - بر رسولاں بلاغ باشد وبس - واللہ اعلم -

اب خاتمہ حدیث سیّد المفسرین ابن عمّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم جو کہ تفسیر خازن ص ۴۴۴ جلد چہارم میں آئی ہے - کرتا ہوں - کہ مدّعی علمِ غیوب خمسہ کا کافر ہے - چنانچہ وارد ہے قال ابن عبّاسؓ ھذہ الخمسۃ لا یعلمھا ملک مقرب ولا نبی مصطفی فمن ادعی انّہ یعلم شیئاً من ھذہ فانہ کفر بالقرآن لانہ خالفہ واللہ اعلم بمرادہ واسرار کتابہ انتھی -

(۲۷) مقتضائے تحقیق ومذہب محقّقین امامیہ اثنی عشریہ این است - کہ ہر جا حاضر وبہر سمت ناظر بودن بحیث لا یخلو منہ مکان ولا یشتغلہ شان مختص بذات خدائے عزّوجلّ است وغیر ذات خدا لایزال کسے دریں صفت مشارک نیست وازیں قبیل است علم غیب لا یعلم الغیب الا اللہ آہ پس آنحضرت صلعم را حاضر وناظر بمعنیٔ مذکور شمردن جائز نیست - وہمچنیں آنجناب صلعم را عالم بجمیع غیبہا بنحویکہ لا یعزب عن علمہ شئی دانستن غیر صائب وسائغ است وہرگاہ بر بشر بودن آنحضرت صلعم نص صریح قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ آمدہ موجود است مانعی از جواز مثل ایں عقیدہ نمے بینم پس معتقد خلاف ایں عقیدہ را فاسق وخاطی گفتن سزاوار نیست نہ قائل بشریت آنحضرت را فقط حررہ المنیف المسمی سیّد زین العابدین النقوی عفی عنہ - محلہ شاہ گردیز ملتان -

الفصل الثالث فی کلام الفقہاء

کتاب فرائض الاسلام للمخدوم محمّد ہاشم ٹھٹوی میں واقع ہے - اما الایمان باللہ تعالیٰ فیفترض اربعۃ وثمانون الاوّل الی قولہ والسادس عشر ان علم جمیع المخلوقات من الانبیاء والمرسلین وغیرھم بالنسبۃ الی علمہ تعالیٰ کالقطرۃ بالنسبۃ الی البحر بل اقلّ من ذلک انتھی

ترجمہ - ایمان باللہ تعالےٰ کے متعلق چوراسی ۸۴ فرض ہیں - (سولھواں) یہ ہے -

کہ علم تمام مخلوقات انبیاء و رسل وغیرہ کا باعتبار علم خدا کے قطرہ بلکہ قطرہ سے بھی کم ہے - ۱۲
پس جس جگہ وہ علوم و معلومات ہیں - اُس جگہ بجز اُس کی ذات پاک کے اور کوئی حاضر و ناظر نہیں ہے - چونکہ یہ امر فرض ہے - اور اس کا منکر منکر فرض ہو گا -

(۲) اُسی میں ہے - واما الایمان بالرسل علیہم السلام السابع انہم کلہم من البشر الی قولہ التاسع انہم افضل نوع البشر کلہم انتہی - ترجمہ اور جو امور مفروضہ متعلق بالرسل علیہم السلام ہیں - ساتواں یہ ہے کہ وہ سب بشر ہیں سے ہیں - نواں یہ ہے کہ وہ کل نوع بشر سے افضل ہیں - ۱۲ جب بشر و افضل البشر جاننا علیحدہ علیحدہ فرض ہیں - ایک کا منکر ہر دو کا منکر ہے - علی قیاس من کان عدوا الی لجبرائیل ومیکائیل اہ - اور فقہاء معتبرین بھی نسبت علم الغیب کے الٰہی غیرہ تعالیٰ کو کفر جانتے ہیں - چنانچہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے - ومانصہ وفی الخانیۃ والخلاصۃ لوتزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لاینعقد ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب ۱۲ ترجمہ - صاحب بحر الرائق خانیہ و خلاصہ سے ناقل ہے - کہ جو شخص گواہی اللہ جل شانہ و رسول اللہ کے ساتھ نکاح کرے - نکاح نہ ہو گا - اور کافر ہو جائے گا - بوجہ اس اعتقاد کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کو جانتے ہیں -

الحاصل جو کام اسجگہ دنیا میں ہو رہے ہیں - آپ اُسپر حاضر و ناظر نہیں ہیں - جسوقت ملائکہ وہ ہمارے عمل وہاں حضور میں جاکر عرض کرتے ہیں - اسوقت حضور واقف ہوتے ہیں ۱۲

(۴) اور انوار محمدی ص ۷۴ تا ۷۷ میں ہے - فصل اوّل در بیانِ گناہ صغیرہ و کبیرہ شرک کرنا - یعنی خدا کی سی قدرت اور علم دوسرے میں سمجھنا - یا اُسکی تعظیم کے کام دوسرے کیواسطے کرنا - یا اُس کے سوا اور کی نذر و منت کسی مطلب کے لئے ماننا - یا اُس کے سوا اور کو مشکل کے وقت پکارنا - یا اُس سے مدد چاہنا - یا اور کسیکو ہر حاضر و ناظر جاننا اہ - علم غیب کا اعتقاد سوا اللہ تعالیٰ کے دوسرے سے رکھنا - اور قبر کو سجدہ یا طواف کرنا اہ انتہی - ایسا اعتقاد کرنے والا مشرک کافر ہے - واللہ اعلم بالصواب والیہ المآب -

الضمیمۃ المتعلقہ بالبشریۃ

انبیاء علیہم السلام کو بشر ماننا فرض ہے۔ اور نبی ماننا بھی فرض ہے کفار فی زمانہم بشر مانتے تھے۔ اور نبوّت کا انکار کرتے تھے۔ بشر کا نبی ہونا عند بعضہم غیر معقول تھا۔ اب بھی اسکا اعتقاد نہ کرے۔ کہ اگر نبی کو بشر مان لیویں۔ تو پھر وہ لائق نبوّت نہ رہیگا۔ نہ اسلئے کہ لائق نبوّت وہ ہے۔ جو بشر نہ ہو۔ کیونکہ یہ دونوں امر برابر فرض ہیں۔ ایک صفت کا منکر ہر دو کا منکر ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے قرآن کریم میں بہت آیات میں اطلاق بشر اُن پر فرمایا ہے۔ خود اللہ تعالےٰ شانہ اپنے برگزیدگاں کے حق میں اس صفت معیوبہ کا کیونکر روادار ہوتا۔ البتہ صفتِ عبدیّت و بشریت کو جو شخص بطریق التحقیر اطلاق کرے گا وہ کافر ہوگا۔ واللہ اعلم

(۱) ماکان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکمۃ والنبوّۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لی من دون اللہ الایۃ۔

(۲) وما قدروا اللہ حق قدرہٖ اذ قالوا ما انزل اللہ علی بشر من شیٔ قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ الایۃ

(۳) قالوا ان انتم الا بشر مثلنا الایۃ قالت لھم رسلھم ان نحن الا بشر مثلکم الایۃ

(۴) وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخالدون۔ الایۃ

(۵) قل سبحان ربی ھل کنت الا بشراً رسولاً (۶) ولئن اطعتم بشراً انکم اذاً لخاسرون الایۃ

ہم تو بشر کہتے ہیں۔ اور اطاعت کرتے ہیں۔ ہمکو کافروں کی مانند کہتے ہیں۔ کہ بشر کی اگر اطاعت کی۔ تو خاسرون سے ہوگے۔ پس کس نے پیروی کی کفار کی۔

(۷) ما انت الا بشر مثلنا فات بایۃ ان کنت من الصادقین کہتے تھے کہ باوجود بشریت کے اگر کوئی آیت معجزہ دکھایا۔ تو ہم مان لینگے۔ اب باوجود تعیّن معجزہ کے بشریت کے انکار سے آگے بڑھے۔ ۱۲

(۸) قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ الآیۃ

(۹) ماکان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من وراء حجاب۔ الآیۃ۔

(۱۰) ذالك بانّهم تاتیهم رسلهم بالبیّنات فقالوا البشر یهدوننا الایته ۔

الحاصل بشر اسماء مکرّمہ میں سے ہے ۔ ولقد کرمنا بنی آدم اسم تحقیری نہیں ہے ۔ بشر افضل البشر اُسمیں حلول کیا ہوا ہے ۔ تفریق محال ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

الخاتمۃ فی بعض الاجوبۃ عن بعض ادلۃ المخالفین

اور استدلال بعض النّاس برتساوی معلوماتِ عالم الغیب والشّہادت ومن اجتبی من رسول بقولہ تعالےٰ وعلّمك مالم تکن تعلم الایتہ ۔ وبقولہ تعالےٰ مافرطنا فی الکتاب من شئی الایتہ وبقولہ تعالےٰ نزلنا علیك الکتب تبیانا لکل شئی الایتہ ۔ وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت ماکان ومایکون الحدیث ۔ وبقولہ صلی اللہ علیہ وسلّم تجلی لی کل شئی الحدیث باطل ہے کیونکہ لفظِ ما مشترک ہے ۔ خاص وعام دونوں میں مستعمل ہوتا ہے ۔ اور لفظ کل استغراقِ عرفی میں کثیر الاستعمال ہے ۔ نظیرہ قولہ تعالےٰ وعلمکم مالم تکونوا تعلمون الایتہ وقولہ تعالےٰ اوتیت من کل شئی الا مالا یحتاج الیہ وقولہ تعالےٰ وفتحنا ابواب کل شئی اے لامن انواع العذاب وقولہ تعالےٰ توفی کل نفس ماعملت اے غیر الانبیاء والصبیان والمجانین وقولہ تعالےٰ مایاخذ کل سفینۃ غصبا ای لاغیر الصالحۃ پس بناء اعلی النظائر استغراق ذرّہ ذرہ باطل ومخالفِ نصوص انحصاریہ قطعیہ مذکورہ ونص وماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہ لہذا مراد اُن آیات واحادیث سے عوام مخصوصہ ہیں ۔ اور لفظ کل سے استغراق عرفی ہے ۔ نہ حقیقی واللہ اعلم بالصواب والیہ المآب ۔

(۲) ونیز استدلال بعض الناس بدعاء تشہد السلام علیك ایّہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حاضر وناظر ہونے غیر خالق عزّ اسمہ پر باطل ہے ۔ زیرا نکہ آنسرورِ عالم نیز تشہد میں اسی طرح پڑھتے تھے ۔ کس کو خطاب فرماتے تھے ۔ معلوم ہوا کہ یہ حکایت وتذکر حالت معراجیہ کے ہے ۔ خطاب مقصود نہیں ہے ۔ وعلیٰ تقدیرِ التسلیم بطریق الانشاء تخاطب مقصود ہے ۔ پس مخاطب حقیقتِ محمدیّہ

وحضورہ فی ذوات المصلّین ہے - یا آنکہ آنسرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم نصب العین مؤمنین وقرۃ العین عابدین فی جمیع الحالات خصوصاً درحالتِ عبادت وآخران کما وقع فی عبارۃ المحقق المحدث الدہلوی - اے حضور حقیقتِ محمدیہ فی الذوات یا فی الاذہان نہ حضور فی الخارج وفی نفس الامر ہے - کما ھو الظاھر فلا یجدیہ نفعاً - واللہ اعلم بالصواب -

(۳) اور نیز استدلال بحدیث ما تقول فی ھذا الرجل لمحمّد صلی اللہ علیہ وسلّم حاضر وناظر ہونے پر باطل ہے - چنانچہ حاشیہ بخاری پر قسطلانی سے منقول ہے - وقیل یکشف للمیّت حتی یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی بشری عظیمۃ للمؤمن ان صح ذلک ولا نعلم حدیثا صحیحا مرویا فی ذلک اھ لکن یحتمل ان یکون الاشارۃ الی ما فی الذہن الا انتھی - بعض کہتے ہیں - کہ میّت کو مکاشفہ ہو جاتا ہے - کہ آنسرورِ عالم کو دیکھتا ہے - (میّت کو پردہ درمیانی رفع ہو جاتے ہیں - قبر اپنی سے اُسکی نظر سرورِ عالم پر بحالیکہ اپنے مزار مبارک میں ہیں - پڑتی ہے) اور یہ بڑی خوشخبری مومن کے لئے ہے - اگر یہ بات سچ ہو - اِس معنی میں کوئی حدیث صحیح مروی نہیں ہوئی - تا آخر - لاکن یہ احتمال ہے - کہ اشارہ بسوئے حاضر فی الذہن کے ہو - اور اشعۃ اللمعات میں ہے - واشارت بہذا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا از جہتِ شہرتِ امر وحضورِ او ست در اذہانِ ما اگرچہ غائب است یا باحضار ذاتِ شریف وے بایں طریق کہ در قبر مثالے از حضرت وے صلی اللہ علیہ وسلّم حاضرے ساختہ باشند اھ انتہی

الحاصل علماء نے اشارہ کی یہ تین وجہیں بیان کی ہیں - یا مکاشفہ قبر میّت سے قبر مبارک تک یا اشارہ حاضر فی ذہن المیّت مسلم میں بطریق الاقرار کافر ہیں - بطریق الانکار یا وجودِ مثالی نہ آنکہ خود بجسمہ المطہر قبر میت میں آجاتے ہیں - اگر بالفرض ہو - تاہم دعوی حاضر وناظر فی کل زمان نہیں ہو سکتا - کما لا یخفی - واللہ اعلم بالصواب - پس اس سے بھی اسکا مدعی ثابت نہ ہوا - فللہ الحمد

(۴) اور نیز استدلال بعض الناس حاضر وناظر ہونے پر بقولہ تعالےٰ وما ارسلناک الا رحمۃ اللعلمین اِنّ رحمۃ اللہ قریب من المحسنین بتوجیہ آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

رحمت ہے اور رحمت قریب للمحسنین ہے۔ پس بترتیب شکل اول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قریب للمحسنین حاضر ناظر ہوگیا باطل ہے۔ کیونکہ نبراس ص۳۴ شرح شرح عقاید میں ہے۔ حال علی سبیل المبالغۃ نحو زید عدل من الضمیر المرفوع او المنصوب والثانی الخبر او مفعول لہ اھ انتہی پس بناء اعلیہ یعنی آیہ شریفہ یہ ہے۔ نہیں بھیجا ہے ہم نے تم کو مگر ہم رحیم للعالمین ہیں یا تو رحیم للعالمین یا سبب رحمۃ للعالمین ہیں۔ پس رحمۃ بمعنے رحیم یا سبب رحمۃ کے ہے مصدری معنے پر باقی نہیں۔ تو عین رحمۃ اللہ جو کہ آیہ ثانیہ میں ہے نہ رہی حد اوسط مکرر نہ رہی مدعا حاصل نہ ہوا اور ظاہر ہے حد اوسط کہ مکرر ہیں اول رحمۃ للعالمین ثانی للمحسنین مغائر ہیں۔ و علی فرض المحال ہر جا نہیں بلکہ خاص للمحسنین مدعی مدعی باطل ہوا اور نیز استدلال بعض الناس بقولہ تعالے شاھدا و مبشرا و نذیرا و بقولہ تعالی و یکون الرسول علیکم شھیدا بتوجیہ آنکہ شاہد شاہدہ سے ماخوذ ہے اور شاہد حاضر ناظر ہوا کرتا ہے۔ باطل ہے زیرا نکہ شہادۃ شرعی اصطلاحی میں مشاہدہ شرط نہیں ہے۔ کثیرا ما بالتسامع بھی ہوا کرتی ہے کما لایخفی علی المتبع والاشاہد شہادۃ واحدانیۃ و رسالۃ کو حکم کذب کیا جاوے کیونکہ یہ شہادت بالتسامع ہے نہ کہ بالمشاہدۃ و علی تقدیر التسلیم اور محال لازم آجاتا ہے کیونکہ بحکم و تکونوا شھداء علی الناس امۃ محمدیہ علی صاحبہا الف صلوۃ و سلام حاضر ناظر ہو جاویں کیونکہ یہ بھی مشاہد امم سابقہ پر ہونگے و لاقائل بہ و اللہ اعلم بالصواب

(۶) اور نیز استدلال بعض الناس بقول صاحب نبراس اطلاع بر جملہ مغیبات بقولہ و لقی ھھنا ابحاث شریفۃ البحث الاول حال الحکماء الاسلامیون لابد فی النبی من ثلثۃ شروط احدھا الاطلاع علی المغیبات وھذا باتصال روحہ الی الملئکۃ المقربین

(ترجمہ: حکماء اہل اسلام کہتے ہیں کہ نبی میں تین شروط ضروری ہیں۔ اول غائب باتو نیز اطلاع اور یہ اطلاع بوجہ ملجانے روح او نھونکے ملائکہ مقربین سے باطل ہے اھ کیونکہ مذہب حکماء کا ہے علماء جو کہ عقاید میں پیشوا ہیں ان کا مذہب نہیں ہے زیرا نکہ وہ بعد میں فرماتے ہیں و ھذا ملخص کلامھم فی اثبات النبوۃ و للمتکلمین مناقشات علیہ انتہی

(ترجمہ) یہ مذکور خلاصہ کلام حکماء کا ہے۔ جو کہ نبوۃ کے اثبات میں کرتے ہیں اور متکلمین (امام علماء عقائد) کو حکماء کے اس کلام پر بہت غصہ ہے ہیں ۱۲ جب علماء کو حکماء کے کلام پر غصہ ہے ہیں اونہو نکو منظور نہیں ہیں کیونکہ سند بنا کر مدعا اس سے ثابت کیا ہے مسلمانوں کو دہوکہ علی الخصوص علما تصدیق کنندگان کو شرمساری واللہ اعلم بالصواب

(۷) اور نیز استدلال بعض الناس حاضر ناظر ہونے پر بقول القاضی وذلک ان النفوس القدسیۃ اذا تجردت عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد او باخبار الملک لھا انتہی باطل ہے

(ترجمہ) ارواح خالص پاک جبکہ بدن سے تنہا ہو جاتی ہیں اور بلند ہوتے ہیں اور فرشتوں سے مل جاتی ہیں اور اونہوں کو کوئی حجاب باقی نہیں رہتا پس دیکھتے ہیں کل اشیاء بمثل اون اشیاء کے جو دیکھی جاتی ہیں یا ملائکہ کے خبر دینے سے اونہوں کو ۱۲ کیونکہ اس میں تخصیص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔ فبطل مدعاہ بلکہ جمیع ارواح قدسیہ جبکہ علاقہ بدنیہ سے مجرد ہو جاتی ہیں اور آسمان کی طرف عروج کر کے ملائکہ سے مل جاتے ہیں پس کل اشیاء اگرچہ حقیقۃً مشاہد نہیں بمثل المشاہد یا ملائکہ کے خبر دینے سے یقین حاصل ہو جاتا ہے پس اس کمال وعروج کے حاصل ہونے میں کوئی شک نہیں ہے لیکن عالم بالا میں مثل اس عالم کے حاضر ناظر نہیں ہیں خصوصاً جن امور کے اخبار بواسطہ ملائکہ کے ہے اوسکے کہاں حاضر وناظر ہیں دیدہ حق بین کو خدا حق بخشے آمین ونیز چونکہ عروج روحی ہے معراج جسمانی نہیں ہے اسلئے احتیاج باخبار ملائکہ بعض امور میں یا بوجہ عروج دوری بمثل المشاہد یا بمثل المحرولہ نظر آتے ہیں حضرت قطب ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی طبقات کبری صـ۴ میں فرماتے ہیں کہ کلام حضرات صوفیہ صافیہ جو کہ برخلاف قرآن و السنۃ اوالاجماع کے ہو مذموم ہوا کرتی ہے۔ اور اگر برخلاف نہو اوسمیں ہر شخص مختار ہے کہ اوس پر عمل کرے یا نہ کرے حیث قال وبیان انہا لا تکون مذمومۃ الا ان خالفت صریح القرآن او السنۃ اوالاجماع لا غیر واما اذا لم تخالف فغایۃ الکلام انہ فہم اولئیہ رجل مسلم فمن شاء

اوتیہ رجل مسلم فمن شاء فلیعمل وان شاء ترکہ انتہی۔ ترجمہ بیان اس امر کا یہ ہے۔ کہ کلام صوفیہ بری نہیں ہوتی۔ مگر جب کہ مخالف صریح قرآن شریف یا حدیث شریف یا اجماع امت کے ہو۔ نہ غیر۔ امّا جبکہ مخالف نہ ہو۔ پس نہایت اس میں یہ ہے۔ کہ اسکے سمجھ ہے۔ جو کہ مرد مسلم کو دیا گیا ہے۔ جو شخص چاہے۔ اُس پر عمل کرے اور جو شخص چاہے اُسکو ترک کردے

(۸) اور نیز استدلال بعض الناس لکلام عینی علی البخاری ص ۶۱۲ جلد اوّل پر اطلاع آنسرور صلعم بعلم روح بقولہ فالاکثرون منہم علی ان اللّٰہ ابہم علم الروح علی الخلق و استاثر بہ لنفسہ حتی قالوا ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن عالما بہ قلت جل منصب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وہو حبیب اللّٰہ وسیّد خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح وقد من اللّٰہ علیہ بقولہ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما وقد قال اکثر العلماء لیس فی الایۃ دلیل علی ان الروح لا یعلم ولا علی ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم یکن یعلمہا انتہی کلامہ غیر تام ہے۔ (ترجمہ) اکثر علماء میں سے اس امر پر متفق ہیں۔ کہ علم روح اللہ تعالےٰ نے مخلوق سے چھپایا ہے۔ اپنی ذات کے پاس رکھا ہے۔ حتیٰ کہ کہا ہے۔ اونہوں نے کہ نبی کریم صلعم کو یہ معلوم نہ تھا۔ (میں کہتا ہوں) بڑا رتبہ ہے نبی کریم صلعم کا۔ حالانکہ وہ محبوبِ خدا و سید المرسلین والخلق ہے۔ اُسکو علم روح کا نہ ہو۔ حالانکہ خدائے تعالےٰ نے اُسکی اوپر منت رکھی ہے۔ اپنے فرمان سے کہ جو کچھ تو نہ جانتا تھا تجھے سکھا دیا اور فضل خدا کا تجھ پر بڑا ہے۔ اور تحقیق اکثر علماء نے کہا ہے آیت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ کہ روح کا علم ناممکن ہے۔ اور یہ کہ رسول اللہ صلعم اسکو نہ جانتے تھے۔ غیر تام ہے۔ زیرا نکہ یہ عندیہ شارح رحمۃ اللہ علیہ صراحت اس کی تصریحات سابقہ کے مخالف ہے۔ چنانچہ جلد اوّل ص ۶۰۹ میں وارد کر چکا ہے۔ باب قول اللّٰہ عزوجلّ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا واراد بہا ہذا الباب المترجم بہذا الایۃ التنبیہ علی ان من العلم اشیاء لم یطلع اللّٰہ عزوجل علیہا نبیا ولا غیرہ اہ انتہی باب کے ترجمہ میں

اس آیت کے لانے سے امام بخاریؒ صاحب کی یہ غرض ہے - کہ تنبیہ کرتا ہے - کہ علوم میں سے بعض ایسے علوم ہیں - کہ اللہ تعالےٰ نے کسی کو اطلاع نہیں فرمائی - نبی ہو یا غیر نبی کا -
اِس سے ظاہر ہے - کہ وہ علوم مختصہ بذاتہ المقدس بہت ہیں - اب ایک علم روح کے استثنار سے تسویہ نہیں ہوجاتا -

اور اسی میں ہے - ولم یبین فی ھذا العدم الحاجۃ الی بیانہ لکونہ مما اختص اللہ سبحانہ فیہ انتھی) اور یہ عندیہ شارح رحمہ اللہ کا ہے کہ (جو جواب اُن کے سوالات کے تھے فرمائے) روح کا جواب بیان نہ فرمایا کیونکہ اُس کے بیان کی حاجت نہ تھی - کیونکہ روح کا علم خاص اللہ تعالےٰ کے واسطے ہے - اور کسی کو اُسکا علم نہیں ہے - ظاہر ہے - کہ علم روح علوم خاصہ خدائیہ سے ہے - اور اُسی میں ص ۶۰۹ ہے والحدیث یبین سبب نزولھا مع مافیھا من التنبیہ علی ان علم الروح علم قد استأثر اللہ بہ ولم یطلع علیہ احداً کما قد ذکرنا لا اللاّن انتھی - حدیث بیان کرتی ہے - سببِ نزول اِس آیت شریف کا اور حدیث بیان کرتی ہے - اُس امر کو جو اُسمیں ہے - وہ تنبیہ ہے اِس امر پر کہ علم روح کا ایسا علم ہے - کہ تحقیق اللہ تعالےٰ اِس علم میں تنہا ہے اور کسی کو اطلاع نہیں دی - جیسا کہ ہم اب ذکر کر چکے ہیں -
الحاصل حدیث تنبیہ ہے - کہ علم روح خاصۂ خدائی ہے -

اور اسی میں ہے - لان عندھم فی التوراۃ کما ذکرہ (ای النبی صلعم) لھم انہ من امر اللہ تعالےٰ لم یطلع علیہ احداً انتھی اور تحقیق یہود کے نزدیک توراۃ میں بھی اِسیطرح تھا - جیسا کہ حضور نے اونکو فرمایا - کہ تحقیق یہ علم روح خدائی امر ہے - کسی کو اسپر مطلع نہیں فرمایا - انتہیٰ - باایں مخالفتہ ہمہ مذکورات تاہم یہ عندیہ اسکو نفع نہیں دیتا - کیونکہ اوس نے علم قیامت کو مالم یمکن التطلع قرار دیا ہے - حیث قال ومنھا ما قیل ما الحکمۃ فی سوال الساعۃ حیث عرف جبرائیل ان وقتھا غیر معلوم لخلق اللہ واجیب بان اقلہ التنبیہ

احد فی التطلع علیہ والفصل بین ما یمکن وما لا یمکن اھ انتہی (ترجمہ) بعض فوائد
بحث میں سے وہ ہے جو کہا گیا ہے۔ کہ کیا حکمت ہے۔ کہ جبرئیل نے قیامت سے سوال
کیا جب کہ جبرئیل جانتا تھا کہ اوسکا وقت مخلوق خدا کو معلوم نہیں (جواب دیا گیا ہے)
اسطور کہ مدار ادنے فوائد کا یہ ہے کہ کوئی شخص اس کے اطلاع کا طمع نہ کرے اور ممکن
ناممکن کا فرق ہو جاوے (یعنے قیامۃ کا علم للخلق ناممکن ہے) واللہ اعلم
جب شارح رحمہ اللہ بیان فرماتا ہے کہ علم تعیین روز قیامۃ ناممکن اور ظاہر ہے
کہ جمیع علوم الٰہیہ غیر متناہیہ کا حصول ممکنات میں بھی ناممکن ہے کیونکہ ممکن میں جو امور
متناہی ہوگا پس اونمیں یہ دلیل عقلی شارح رحمہ اللہ جاری ہوسکتی کیونکہ عقل ممکن و
غیر ممکن میں جریان کرتا ہے کہ منصب نبی حبیب اللہ کا جلیل ہے اوس میں سب علوم
ہون حالانکہ اونکا حصول محال ہی انصاف یہ ہے کہ جب تک کوئی مقتضی وسند
کتاب وسنۃ سے نہ ہو محض عقل پر مبنا رکھنا بے بنیاد ہے واللہ اعلم

اوراس میں شک نہیں کہ علوم الٰہیہ جلشانہ غیر متناہیہ ہیں۔ حیث قال وصنہا ما قیل ان نسبۃ
النقرۃ الی البحر نسبۃ المتناھی الی المتناھی ونسبۃ علمہا الی علم اللہ تعالی نسبۃ
المتناھی الی غیر المتناھی وللنقرۃ الی البحر فی الجملۃ نسبۃ ما بخلاف علمہا
فانہ لا نسبۃ لہ الی علم اللہ تعالی انتہی (ترجمہ ۱۱ میں گذرا ہے)

(۹) اور نیز استدلال بعض الناس بر اطلاع آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم بعلم روح وعلم قیامۃ
بقول الشیخ المحقق قدس سرہ ومانصہ فی المدارج صـ۲۶ جلد دوم میں ہے۔ وبعضے گفتہ اند و
مشہور میان مردم نیز ہمیں قول شدہ است کہ مراد بقول وے سبحانہ تعالی الروح من امری
آنست کہ پروردگار تعالی متاثر و متنفر است بعلم روح غیر تعالی را بمعرفۃ حقیقۃ آن راہ نیست
وحق آنست کہ در آیۃ دلیلے نیست بر آنکہ مطلع گردانیدہ است حبیب خود را صلے اللہ علیہ وسلم بر
ماہیۃ روح بلکہ احتمال دارد کہ مطلع گردانیدہ باشد و امر نکرد او را کہ مطلع گرداند این قوم را و بعضی

از علماء در علم ساعۃ نیز مثل این معنی گفتہ اند واللہ اعلم واشارات مے کند باین معنے قول حق سبحانہ تعالے وما اوتیتو من العلم الا قلیلا کہ خطاب بان قوم است کہ سوال کردند یعنی شما قابل آن نیستید کہ فہم این حقیقۃ و مانند آن کنید پس علامۃ نبوۃ ناد انانیدن وخبر ندادن ازاں بود نہ نادانستن ونہ آگاہ بودن ازان ولہذا گفتہ اند یہود اگر جواب گوید فافہم گفت بندہ مسکین خصہ اللہ بنور العلم والیقین وچگونہ جراءۃ کند مؤمن عارف کہ نفی علم بحقیقۃ روح سید المرسلین وامام العارفین صلے اللہ علیہ وسلم کند وآدادہ اورا حق سبحانہ تعالی علم ذات وصفات خود وفتح کردہ بروے فتح مبین از علوم اولین وآخرین روح انسانی چہ باشد کہ درجنب حقیقۃ جامعہ وے قطرۂ ایست از دریاے وذرۂ از بیضاء فافہم وباللہ التوفیق ۱۲ منہ

زیرا نکہ قولہ قدس سرہ احتمال دارد اہ لفظ احتمال دگردانیدہ باشد سے ظاہر ہے کہ یہ امر محتمل دگمانی ہے۔ حالانکہ عقائدیات میں نص قطعی صریح ضروری ہوتی ہے احتمالی دلیل سے عقائد ثابت نہیں ہوتے۔ ہمارا بھی متمنی ہے کہ ہو اگر کتاب وحدیث مثبت ہو جاوے کیونکہ ہر امر میں وجود مقتضی ضروری ہوا کرتا ہے اور ارتفاع موانع بھی ضروری ہوتا ہے موانع از اطلاع حقیقۃ روح لغیرہ تعالی من الکتاب والسنۃ موجود ہیں اور مقتضی علی الاطلاع کوئی امر نہیں ہے ومن ادعی فعلیہ البیان واللہ اعلم

قولہ قدس سرہ وما اوتیتم من العلو الا قلیلا خطاب بارو قوم است کہ سوال کردہ اند قول ضعیف ہے اور قول قوی یہ ہے کہ خطاب عام ہے چنانچہ نقول تفاسیر واحادیث سے واضح ہے اور نیز قولہ قدس سرہ وامر نکردہ اورا کہ مطلع گرداند این قوم را و بعضے از علماء در علم ساعۃ نیز مثل این معنے گفتہ اند واللہ اعلم معاذ اللہ اس توجیہ سے تکذیب حق جل وعلی شانہ ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لازم آتی ہے کیونکہ جب علم حضور کو تھا اور حکم اللہ جلشانہ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ الآیۃ صریح انکار علم ہے جواب میں عدم مطابقۃ خبر للواقع آجاویگی ولا یقول بہ مسلم اسلئے محقق علیہ الرحمۃ نسبۃ الی الغیر فرمائی ہے ۱۲

اور نیز قولہ قدس سرہ گفت بندہ مسکین ۱۰ - علم روح میں جزء سمجھتے ہیں اور علم تعین و حال ترجمہ اشعۃ اللمعات میں تصریح فرمائی ہے کہ اُسکا علم آنسرور صلعم پر مبہم رکھا گیا - جزء فرمائی ہے - فرق معلوم نہیں ہوتا - اور نیز قولہ قدس سرہ چہ علم باحوال غیب بہ تفصیل جز پروردگار تعالے را نباشد آہ - مخالف اِس تقریر کے ہے - واللہ اعلم بالصواب -

الحاصل جب تک علم خالق و مخلوق کمیّت و کیفیّت میں برابر نہیں - یہ جزء لازم نہیں آتی - تب تک یہ جزء نہیں ہے - اور برابری انکار فرض صریح التزام کفر ہے - نعوذ باللہ منہ (۱۰) اور نیز استدلال بعض الناس بر حاضر و ناظر ہر زمان و مکان آنسرور عالم صلعم ہُوا تھا - پس معلوم ہُوا کہ رویت آنسرور قبل الولادۃ والبعثت وبعدہما واقع ہے - بنا علیہ ہر زمان و مکان میں حاضر و ناظر ہے - باطل ہے - زیرا نکہ مراد اس سے رویت بصری نہیں ہے بلکہ یقین بطریق اخبار متواترہ کے مراد ہے - چنانچہ تفسیر عباسی ص ۳۸۸ میں ہے - الم تر یعنی الم تخبر فی القرآن یا محمد کیف فعل ربك کیف عذاب ربک واہلک ربک انتہی - (ترجمہ) قولہ الم تر یا محمدؐ صلعم کیا قرآن میں تم خبر نہیں دیا گیا - کیف فعل ربك کس طرح عذاب کیا رب تیرے نے اور ہلاک کیا رب تیرے نے انتہی -

اور تفسیر جمل علی الجلالین میں ہے - الم تر الخطاب لرسول اللہ صلعم وہو وان لم یشہد تلک الواقعۃ لکن شاہد آثارہا وسمع بالتواتر اخبارہا فکانہ رآہا بیضاوی وقولہ وان لم یشہد آہ جواب عما یقال ما وجہ قولہ الم تر مع الاصل فی الرویۃ ان یکون بصریۃ وان یکون الاستفہام للتقریر فیکون المعنی قد رایت وشاہدت مع انہ لم یشاہدہ وتقریر الجواب ان المراد بالرویۃ ہہنا رویۃ القلب وہی العلم عبر عنہ بالرویۃ لکونہ علما ضروریا مساویا فی القوۃ والجلاء فی المشاہدۃ والعیان آہ انتہی ترجمہ - قولہ تعالے (الم تر) یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے واسطے ہے - آنسرور صلعم اگرچہ اِس واقعہ کو مشاہدہ نہیں فرمایا - لاکن اُس کے آثار بقیّہ کو دیکھا ہے اور بالتواتر اُسکی خبریں سُنی ہیں - پس گویا کہ دیکھا ہے - یہ مضمون بیضاوی کا ہے - اور قول بیضاوی وھو

ان لو یشاھدہ جواب اس سوال کا ہے جو کہا گیا ہے کہ الم ترکیوں کہا گیا ہے باوجودیکہ اصل رویۃ میں یہ ہے کہ آنکھ سے ہو اور استفہام تقریری ہو پس معنی کلام یہ ہوگا کہ تو نے دیکھا و مشاہدہ کیا باوجودیکہ حضور نے اوسکو نہیں دیکھا۔ تقریر جواب کی یہ ہے کہ رویۃ سے مراد اسجگہ رویت قلبی یعنی علم بعبارت رویۃ ادا کیا گیا ہے اس وجہ سے کہ یقین و علم بدیہی ہے قوۃ و روشنی میں مشاہدہ و عیان کے برابر ہے ۱۵۱ انتہی اور تفسیر بحر مواج الم تر الی الذی حاج ابراھیم الایۃ کے ہے

معلوم است کہ در حق پیغمبر علیہ السلام رویۃ بمزد بچشم نمود و دیدن بسوے کسے است برائے علم بحال او پس رویۃ مذکور مجاز از علم بحال او در ندائے الم تعلم بحال من حاج ابراھیم انتہی معلوم ہوا کہ مراد اس رویۃ سے دیکھنا چشم دید نہیں ہے بلکہ مراد یقین باخبار کلام مجید و مشاہدہ آثار و تواتر کے ہے فبطل مدعاہ واللہ اعلم

من تفسیر القرآن ہرایہ فقد زندیق۔ اگر اس آیۃ سے حاضر ناظر ہونا حضور صلعم کا باعتبار رویۃ بصری کے ہو تو لازم کہ کفار بھی حاضر ناظر ہوں کیونکہ بدین مضمون آیۃ شریفہ بعض کفار بھی نازل ہو چکی ہے ولا قائل بہ وھی قولہ تعالی الم یروا کم اھلکنا قبلھم من القرون الآیۃ پس معلوم ہوا کہ مراد اس آیۃ شریفہ سے حاضر ناظر ہونا ہر زمان و ہر مکان میں نہیں ہو سکتا۔ واللہ اعلم

(۱۱) اور نیز استدلال بعض الناس بر تساوی علم خالق جلشانہ و مخلوق بقولہ تعالی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا الایۃ توجیہ آنکہ علم جمیع الغیوب نعمۃ ہے تمام حاصل ہو گئے باطل ہے زیرا نکہ اس نعمت سے نعمت خاص دین اسلام ہے اور مخاطب جمیع مؤمنین ہیں چنانچہ تفسیر کبیر صفحہ ۳۶۹ جلد ۳ میں ہے در معنے اتممت علیکم نعمتی بالکمال امر الدین والشریعۃ الی قولہ لانہ لا نعمۃ اتم من نعمۃ الاسلام انتہی اور مراد اتممت علیکم نعمتی سے دین و شریعۃ کا کامل کر دینا ہے (تا قولہ) اسلئے کہ کوئی نعمۃ نعمۃ اسلام سے زیادہ تمام نہیں ہے ۱۲ اور چونکہ مخاطب مکلفین ہیں اگر نعمۃ سے جمیع علوم مراد ہوں تو جملہ مکلفین عالم بجمیع الغیوب ہو جاویں تفسیر کبیر صفحہ ۳۶۷ میں ہے قولہ تعالی الیوم

یئس الذین کفروا الایۃ (ترجمہ) غرض اس کلام سے مکلفین کا ڈرانا ہے ایسے علوں سے بعدہ برانگیختہ کرنا کہ پوری طرح شرع پر استقامت کریں پس فرمایا الیوم الآیۃ فبطل مدعا ۱۲۵ واللہ اعلم

(۱۲) ونیز استدلال بعض الناس بر تساوی علم خالق ومخلوق بقول الشیخ قدس سرہ وھو بکل شئی علیم وے صلی اللہ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء وافعال وآثار بجمیع علوم ظاہر وباطن واول وآخر احاطہ نمودہ باطل ہے زیرا نکہ لفظ از ترجمہ من تبعیضیہ کا ہے یعنی ہمہ چیز کہ بعض شیونات واحکام واسماء وافعال کے ہیں البتہ اگر عبارت محقق قدس سرہ اس طرح ہوتی کہ دانا است بہمہ چیز شیونات آہ پس ایہام تھا اور بجز این معنی اور کوئی مقصود عبارت قدس سرہ کا نہیں ہوسکتا کیونکہ خود فرماتے ہیں چہ علم باحوال غیب تفصیلا جز پروردگار تعالی را نباشد انتہے واللہ اعلم

(۱۳) اور نیز استدلال بعض الناس حضور کے حاضر ناظر ہونے پر بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ماروی ابن عمر رضی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ماھو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیا من اللہ جلا تنبیہ کما جلاہ للنبیین قبلہ باطل ہے کیونکہ اس حدیث شریف کا یہ مضمون ہے کہ آنجناب کیطرف دنیا کو رفع کیا گیا حضور اپنے ہی مکان میں تشریف فرما ہیں اور ہر زمان ومکان میں نہیں ہیں چنانچہ بروز اخبار حالۃ معراج واستفسار علامات کی کیا ضرورت اسیطرح صدہا نظائر موجود ہیں کما لا یخفی علی المنصف اور نیز اسمیں نظائرہ زمان ماضی جو کہ معدوم ہی نہیں ہے صرف حال یا استقبال کا ہے کما ہو حق المشترک۔ اور نیز رفع سموات کا نہیں ہے نظارہ ہر زمان وہر مکان ثابت نہیں ہے۔ اور قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما انظر الی کفی ہذہ لفظ کانما دال ہے کہ حقیقۃً کنظارۂ کف نہیں ہے۔ گویا ویسا ہی ہے اور ظاہر ہے کہ تفصیلا نہیں ہے کیونکہ اسمیں ذکر حال نہیں کا بھی ہے کہ اونھوں کو مفصلا نہ تھا اگر مفصلا ہوتا تو معاملہ خضرؑ کا موسےٰؑ سے علی نبینا وعلیہما السلام کیونکر واقع ہوتا۔ اور معاملہ عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کیونکر صادق آتا جیسا کہ

اوس نے کہا کنت علیہم شہیداً مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (الایۃ ترجمہ) جب میں زندہ تھا قوم کے کفر و ایمان کو دیکھنے والا حق بتلانیوالا باطل سے منع کرنے والا تھا۔ جب حضور نے مجھ کو قبض کیا میں حضور اور ہونیکے خود ہی اعمال و احوال کے محافظ ہیں) پس اگر علم بالاحوال ہوتا۔ انکار صادق نہ آتا۔

اور قول محقق دہلوی اسی معنی پر دال ہے حیث قال چہ علم باحوال غیب بہ تفصیل جز پروردگار تعالیٰ را نباشد اور یہ مقصود عبارت شیخ قدس سرہ سے ظاہر ہوتا ہے جو اوسی مدارج النبوۃ میں ہے جو فرمایا ہے ذکر کن اورا و درود بفرست بروے صلی اللہ علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا کہ حاضر است پیش تو در حالت حیات وے بینی تو اورا باجلال و تعظیم و ہیبۃ و حیا و بدان کہ می بیند وے صلی اللہ علیہ وسلم و میشنود کلام تو را زیرانکہ وے صلی اللہ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ جل جلالہ و یکے از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی انتہی کیونکہ لفظ گویا کہ حاضر است صاف ظاہر ہے کہ تو اسیطرح تصور کر حقیقۃً حاضر نہیں لفظ گویا حضور حقیقی کو مخالف ہے اور قولہ انا جلیس من ذکرنی سے بھی یہی مراد ہے تاکہ اول کلام آخر کلام کو مخالف نہ ہو کما لا یخفی واللہ اعلم بالصواب بلاشک یہ حدیث دلیل اوپر نہ ہونے حاضر ناظر کے ہے کیونکہ اگر حاضر ناظر ہوتے تو رفع دنیا کی ضرورت نہ ہوتی ۱۲

(۱۴) اور مولانا مولوی عبد الغفور ہمایونی قدس سرہ اپنے فتاویٰ جلد دوم میں فرماتے ہیں

(سوال) سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را در ہر زمان و ہر مکان بر ہر چیز حاضر و ناظر دانستن جائز است یا نہ (جواب) این صفۃ خاصہ خداوند تعالیٰ راست کہ دران ہیچکس شریک او نیست چہ معنی حاضر و ناظر آنست کہ در ہر وقتے و در ہر جائے بر ہر کسے کہ کار کند یا چیزے بخاطر آرد یا چیزے کلام نماید ہر آن ہر وقت واقف گردد و این کار خداوند تعالیٰ است انبیاء علیہم السلام را این امور بطریق مشاہدہ یا مکاشفہ یا بطریق اخبار ملائکہ میدانند و حاضر و ناظر در ہر زمان و مکان بر ہر کس حق تعالیٰ است جلشانہ قال فی مشکوۃ المصابیح فی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعته ومن صلی علی
نائیا ابلغته رواه البیهقی فی شعب الایمان (وایضاً) قال فیهما وعنه ای عن ابن مسعود
رضه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لله تعالی ملائکة سیاحین فی الارض
یبلغونی عن امتی السلام رواه الدارمی انتهی پس این هر دو حدیث حاضر وناظر بودن در هر زمان
و در هر مکان را نفی میکنند بل هذا شان خالق السموات والارض (وایضاً) روی الامام مسلم فی
صحیحه عن ابی ذر رضه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علیّ اعمال
امتی حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها الاذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالها النخاعة یکون فی المسجد لا تدفن انتهی پس عرض کردن
اعمال بر نفی علم هر وقت کار کردن نمیاید والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب حرره الفقیر
عبد الغفور همایونی واما آنچه علامه عینی در شرح بخاری در جلد اول صفحه ۲۳۷ مرقوم کرده است
که قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شئی من هذه الامور الخمسة لهذا
الحدیث وقد فسر النبی صلی الله علیه وسلم قوله تعالی وعنده مفاتح الغیب بهذه
الخمس قال فمن ادعی علم شئی منها غیر مستند الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کان
کاذبا انتهی پس دلالة بر حصول علم وقت آخره هرگز نمیکند چرا که معنی این کلام آنست که هر کسیکه
دعوی علم چیزی ازین مفاتیح غیب نماید بغیر سند رسول الله صلی الله علیه وسلم کاذب باشد یعنی
اگر روایتی از آنحضرت صلی الله علیه وسلم درین باب ارد پس قول او معتبر است واگر سندی از رسول
خدا صلی الله علیه وسلم ندارد پس آنکس کاذب است ومعلوم است که سند در باب علم وقت قیامت از احادیث
هیچ نیست وچنین در محاورات میگویند مثلا کدام مسئله فقهیه در مجلس دائر گشت پس کسی گوید که مادام که این
مسئله از هدایه فقه ما را نخوانی اعتبار نخواهیم کرد پس این کلام دلالة نمیکند که این مسئله در هدایه واقعست
شاید که این مسئله در هدایه موجود نباشد پس این قول مانند آیة شریفه قل فاتوا بسورة فاتلوها
ان کنتم صادقین عرض آنست که این طور کلام دلالة بر تحقق آن چیز نمیدارد والله اعلم والیه المرجع

والمآب ۱۲ حررہ الفقیر ہمایونی عبد الغفور رحمہ اللہ تعالے

(۱۵) اور بعض الناس جو استدلال میں شمس وقمر وملک الموت وابلیس وغیرہ کو سند بنا کر حاضر ناظر ہونا غیر باری عز شانہ بیان کرتے ہیں بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ کیونکہ ظہر من الشمس ہے کہ یہ سب ہر زمان وہر مکان میں حاضر ناظر نہیں ہیں علے الخصوص یہ استدلال بمثل استدلال ابلیس بمقابل نص کے ہے اوسنے بھی بمقابلہ نص (اسجدوا) کے قیاس کیا کہ غیر خدا کو سجدہ نہ کرونگا قیاس بمقابلہ

الاحتساب تمام

دستخط علمائے کرام

ہذا ہو الحق فقیر عبد الرحیم عفی عنہ مدرس آستان فیض لسان حضرت صاحب السیر علیہ الرحمۃ والغفران ✤

اصاب فیما اجاب فقیر الٰہی بخش عفی سکنہ اونٹران ریاست بہاولپور ہذا ہو الحق فقیر غلام رسول سکنہ اونٹران ریاست بہاولپور آنحضرت علیہ وآلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام کا ہر مکان میں ہر زمان حاضر ناظر بجسمہ المبارک المطہر المقدس العنصری ہونا نہ قرآن مجید سے ثابت ہے نہ حدیث سے نہ اجماع امت سے نہ اقوال فقہاء حنفیہ علیہم الرحمۃ سے نہ اقوال اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سے پس یہ عقیدہ شرع نبوی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام کے برخلاف ہے کیونکہ نصوص قطعیہ اس کی برخلاف ہیں اور میرے مکرم ومعظم مولینا محمد عاقل صاحب نے اس رسالہ میں خوب تحقیق کی ہے خدا تعالے شانہ انہیں اجر جزیل عطا کرے اللہم آمین وانا العبد الضعیف مولنا غلام محمد گھوٹوی ملتانی رقمہ بقلمہ مدظلہ العالی بہاولپوری الجواب صحیح والمجیب نجیح فقیر یار محمد از میرین لہ المجیب من الصدقین وانا علی ذلک من الشاہدین عبد الغفور

الجواب صحیح رکن الدین بقلم خود عنایت پور الجواب صحیح غلام یٰسین بقلم خود سکنہ عنایت پور

الجواب صحیح عاصی اللہ بخش خادم العلماء سکنہ بہاولپور بقلم خود ہذا ہو الحق والحق احق ان یتبع و انا المفتقر الی اللہ عبید اللہ کان للہ اول مدرس مدرسہ صادقیہ بہاولپور الجواب صحیح فقیر غوث بخش بقلم خود صبر دی المجیب مصیب فقیر محمد بخش بقلم خود سکنہ بیٹو داہی من اجاب فقد اصاب فقیر صدیق محمد سکنہ صالح ضلع مظفر گڈھ ماقال المجیب فحق فاتباع الحق حق محمد نواز عفی عنہ بقلم خود سکنہ میرین مہلہ ہذا صحیح والکسار حامد بقلم خود سکنہ بہاولپور ہذا صحیح غلام یٰسین سکنہ بہاولپور گھلوان ✤

نفس کو خود مجرم کرنا ہے مگر ذبح اللہ اعلم ✤

یہ رسالہ مطابق تعلیم مہ محمدی و حنفی ہے) شبیر محمد کاتمیری بقلم خود | ہذا صحیح نور محمد بقلم خود مؤضع

رایت الرسالۃ من اولہ الی آخرہ فوجدتہ حقا موافقا لاعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ ومطابقا لعقیدۃ الحنفیۃ جزی المولف خیر الجزاء حررہ الاثم غلام رسول عفی عنہ یونٹوی معلم مدرسہ تائید الاسلام پونٹہ

احقر العباد فقیر نور الحسن مدرس مدرسہ گوٹہ چنی ریاست بہاول پور یہ رسالہ صحیح ہے ؛

تساوی علوم مخلوق بعلم خالق جلشانہ باطل وحاضر ناظر بودن غیر خالق جلشانہ انکار صریح قرآن وحدیث شریف واقوال فقہاء معتمدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے ؛

فلہذا یہ رسالہ صحیح ہے عبد الرحمن مدرس مدرسہ عربیہ خانقاہ شریف حضرت پیر عبد الخالق صاحب قدس سرہ الجواب صحیح واحد بخش مدرس اول مدرسہ عربیہ خیر پور ٹامیوالی ؛

بقلم کرم علی سکنہ علاقہ جتوئی عفرلہ در تکفیر قائلان حاضر ناظر خدشہ نیست وحاضر ناظر خاصہ خدا است وخاصۃ الشیٔ مایوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ واللہ اعلم وعلمہ اتم ؛

المجیب مصیب فیض اللہ وسیایا زہبا پور بقلم خود ضلع مظفر گڑھ ؛

الحمد للہ جس چیز کو خاطری خواست ۔ آخر آمد پس پردۂ غیب تقدیر پدید

الحمد للہ کہ جمع المحاسن والکمالات وسدد الجود والحسنات حضرۃ الاستاذ العلام المفتی مولانا محمد العاقل الجلالفوری دامت برکاتہم کا تصنیف کردہ تمام تر خوبیوں کا مجموعہ وہ رسالہ کہ جس کی طرف تلاشیان حق کی عرصہ دراز سے آنکھیں لگی ہوئی تھیں ۔ آج بتائید الہ العالمین تیار ہو کر ناظرین کے زیر ملاحظہ ہے اہل انصاف سے توقع کی جاتی ہے ۔ کہ مصنف علامۂ بیش بہا محنت کو قدر دانی اور عزت کی نگاہ سے ملاحظہ فرماتے ہوئے دل میں جگہ دینگے ۔ حق تعالیٰ ہر فرد اہل اسلام کو صراط مستقیم پر مستقیم رکھے ۔ والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین علی آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔ گر شرح جنون کنیم رقم اور زیادہ ۔ ہو چاک اگر جیب قلم اور زیادہ ۔

حررہ الذنب الراجی رحمۃ اللہ محمد المدعو بعزیز اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات ط

کتبہ علی اصغر عفی عنہ

اس کتاب کے تمام حق حقوق بموجب ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۱۴ء کے رُو سے ہمارے نام محفوظ ہیں

سلسلہ تصوف نمبر ۲

کلام الامام امام الکلام

الحمد للہ والمنت کہ کتاب فیض انتساب اصل کتب توحید

سالکین متقدمین و متاخرین مسمّٰی بہ

مرآت العارفین

از تصنیف سید العارفین سبط رسول رب العالمین سید الشہدا مقبول خالق کونین

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جس کو

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجران کتب قومی

منزل نقشبندیہ

کوچہ ککے زئیاں بازار کشمیری

لاہور نے

کپوارٹ پرنٹنگ ورکس باہتمام لالہ گوراندتہ مل طبع شد

طبع ثالث ... قیمت فی جلد ... چار آنے (۴ر)

تصوف کی بہترین اور بے نظیر کتابوں کا لاجواب سلسلہ

رسالہ اثبات تصور شیخ

اس میں تصور شیخ کے اثبات پر قرآن اور حدیث سے ثبوت دیا گیا ہے سلیس اردو عبارت ہے قیمت ۱؎

مثنوی مراد العاشقین

یہ مثنوی نیچا مولانا جامی کے بحر میں حضرت سید مراد علیشاہ صاحب کی تصنیف سے ہے نظم فارسی موثر ہے قیمت ۱؎

مختصر مجموعہ وظائف چشتیہ مترجم بترجمہ اردو و ترجمہ ہندی بطرز مسدس

جس میں نود نام باری تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و اسبوع شریف و درود مستغاث اور شجرہ خاندان چشتیہ درج ہے۔ قیمت ۸؎

اردو ترجمہ چہل مکتوب حضرت خواجہ عثمان حالندھری نقشبندیؒ

ان چالیس مکتوبات میں حضرت نے مسائل توحید کو جس خوش اسلوبی سے بیان فرمایا ہے وہ انہیں کا حصہ تھا نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر قابل دید ہے۔ قیمت ۱؎

اردو ترجمہ کتاب جواہر فریدی

اس میں جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع جملہ اصحاب کبار اور حالات زندگی و کرامات عالیہ مع مفصل شجرہ اولاد پاک حضرت بابا فرید گنجشکر چشتی مرقوم ہے۔ قیمت ۱۲؎

اردو ترجمہ مقصد الاسنے شرح اسماء الحسنےٰ

جناب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اسمائے باری تعالےٰ کی شرح نہایت شرح و بسط کے ساتھ فرمائی ہے اور منطقیانہ اور فلسفیانہ طور سے ہر ایک اسم مبارک کی شرح میں بحث کی ہے۔ اور نہایت محنت سے بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر طبع کرائی ہے۔ قیمت ۱۲؎

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا اور مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْرَجَ مِنَ النُّوْنِ مَا اَدْرَجَ

سب حمد واسطے اللہ کے ہے جس نے ظاہر کیا دوات سے اُس چیز کو جس کو درج کیا تھا

فِی الْقَلَمِ وَاَبْرَزَ اِلَی الْوُجُوْدِ بِالْجُوْدِ مَا

قلم میں۔ اور ظاہر کیا طرف وجود کی ساتھ بخشش کے اُس چیز کو جس کو

اَکْنَزَ فِی الْعَدَمِ۔ وَفَتَقَ مَا رَتَقَ وَاَظْهَرَ

پوشیدہ کیا تھا عدم میں۔ اور پھاڑا اُس کو جس کو جوڑا تھا اور ظاہر کیا

مَا کَتَمَ۔ وَعَلَّمَ بِالْقَلَمِ الْمُلَقَّبِ بِاُمِّ الْکِتٰبِ

اُس کو جس کو پوشیدہ کیا تھا۔ اور سکھلایا قلم کو جس کا لقب اُمّ الکتاب

وَاللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ الْمُسَمّٰی بِالْکِتٰبِ

اور لوح محفوظ کو جس کا نام کتاب

الْمُبِيْنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ - وَفَصَّلَ وَقَدَّرَ فِي

المبین ہے - وہ چیز کہ جس کو قلم نہ جانتا تھا - اور تفصیل اور اندازہ کیا

النَّفْسِ مَا فِي الْعَقْلِ اَجْمَلَ وَقَضٰى وَحَكَمَ

نفس میں اُس چیز کا جس کا عقل میں اجمال اور فیصلہ اور حکم کیا تھا -

وَاَخْرَجَ اللَّوْحَ بِيَمِيْنِهٖ مِنْ يَسَارِهٖ كَمَا

اور نکالا لوح کو ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے بائیں اپنے سے جیساکہ

اَخْرَجَ حَوَّاءَ مِنْ جَنْبِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نکالا حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے -

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَقَدَّسَ اَللّٰهُ الَّذِيْ

جیساکہ فرمایا اللہ بلند اور پاک نے - اللہ وہ ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّهِيَ الْعَقْلُ

پیدا کیا تم کو ایک نفس سے اور وہ عقل ہے -

وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَهِيَ النَّفْسُ وَبَثَّ

اور پیدا کیا اُس سے اُس کی بیوی کو اور وہ نفس ہے - اور پھیلایا

مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَّهِيَ الْعُقُوْلُ

اُن دونوں سے مردوں بہتوں کو اور عورتوں کو - اور وہ عقل

وَالنُّفُوْسُ فَفَتَحَ بِاَصْبَاعِ الْمَوْسُوْمِ بِالْهُيُوْلٰى

اور نفس ہیں - اور کھولا غبار سے کہ جس کا نام ہیولےٰ

وَالْعُنْقَا صُوْرَةَ الْعَالَمِ وَفَتَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور عنقا ہے - صورت عالم کو - اور پھاڑا آسمانوں اور

الْاَرْضَ مِنَ الرَّتْقِ الْمُكَنّٰى بِالْعُنْصُرِ الْاَعْظَمِ

زمین کو چیز بستہ سے جس کی کنیت عنصر اعظم ہے

فَسُبْحَانَ مَنْ عَيَّنَ الْاَعْيَانَ بِالْفَيْضِ الْاَقْدَسِ

سو پاک ہے وہ ذات جس نے مقرر کیا ہر نفس کو ساتھ فیض کے جو پاک

الْاَقْدَمِ وَكَوَّنَ الْاَكْوَانَ بِالْفَيْضِ الْمُقَدَّسِ

اور قدیم ہے۔ اور پیدا کیا موجودہ چیزوں کو ساتھ فیض مقدس

الْمُقَدَّمِ۔ وَاَظْهَرَ الْقِدَمَ بِالْحُدُوْثِ وَالْحُدُوْثَ

اور مقدم کے۔ اور ظاہر کیا قدم کو بسبب حدوث کے اور حدوث کو

بِالْقِدَمِ۔ وَنَشَرَ الرَّقَّ الْمَنْشُوْرَ۔ وَكَتَبَ الْكِتَابَ

بسبب قدم کے اور منتشر کیا جھلی کھلی ہوئی کو۔ اور لکھا کتاب

الْمَسْطُوْرَ بِمِدَادِ الْوُجُوْدِ الْمُبْرِزِ مَا مَكَنَ فِيْ

مسطور میں ساتھ سیاہی وجود ظاہر ہونے والے کے اس چیز کو پوشیدہ تھی

بَاطِنِ الْمُتَكَلِّمِ۔ مِنَ الْحُرُوْفِ وَالْكَلِمَاتِ

بیچ باطن متکلم کے۔ حروف اور کلمات

التَّامَّاتِ وَاَتَمَّ وَاَثْبَتَهُمَا فِيْهِ وَرَقَمَ

تامہ سے اور پورا کیا اور ثابت کیا ان دونو کو اس میں اور لکھا

وَرَتَّبَهُمَا وَنَظَمَ۔ وَكَمَّلَهَا وَتَمَّمَ۔ وَفِيْ الْفَاتِحَةِ

اور مرتب کیا اُن دونو کو اور جوڑا اور کامل کیا ان کو اور تمام کیا۔ اور سورت فاتحہ میں

مَا فَصَّلَ فِي الْكِتَابِ اَدْرَجَ وَاَدْغَمَ

اور وہ چیز کہ تفصیل کیا ہے اُس کو بیچ کتاب کے درج کیا اور پوشیدہ کیا

وَمَا فِي الْفَاتِحَةِ فِي الْبَسْمَلَةِ وَمَا فِيْهَا سَتَّرَ

اور وہ چیز کہ بیچ فاتحہ کے ہے بیچ بسملہ کے اور وہ چیز کہ اس میں ہے پوشیدہ کیا اُس کو

فِي الْبَاءِ وَمَا فِيْهَا اَبْطَنَ فِي النُّقْطَةِ وَاَضْمَرَ

باء میں اور وہ چیز کہ اُس میں ہے درج کیا بیچ نقطہ کے اور پوشیدہ

وَاَبْهَمَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ

اور مبہم کیا ۔ اور رحمت ہو اللہ کی اوپر اسم اعظم

وَالرِّدْءِ الْمُعَلِّمِ وَالْمُمِدِّ لِلْهُمَمِ بِالْقَوْلِ

اور یار سکھلانے والے کے ۔ کہ مدد کرنے والا ہے واسطے قصدوں کے ساتھ قول

الْاَقْوَمِ مُحَمَّدٍ فَتَحَ بِهِ الْكِتَابَ وَخَتَمَ۔ وَمَيَّزَ

مضبوط کے جو محمد ہے شروع کیا ساتھ اُن کے کتاب کو اور ختم کیا۔ اور متمیز کیا

الْبَاطِلَ مِنَ الْحَقِّ وَالنُّوْرَ مِنَ الظُّلَمِ وَعَلٰی

باطل کو حق سے ۔ اور نور کو اندھیرے سے اور اوپر

اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۔ اَمَّا بَعْدُ

آل اُس کی کے اور اصحابوں اُس کے اور سلام ۔ بہر حال بعد حمد اور صلوٰۃ کے

فَاِنِّیْ اَجَبْتُ سُؤَالَكَ اَيُّهَا الْوَلَدُ الصَّالِحُ

پس تحقیق میں نے قبول کیا سوال تیرے کو اے میرے بیٹے صالح

لَمَّا سَاَلْتَنِیْ اَنْ اُثْبِتَ وَاَرْقُمَ لَكَ

جب کہ سوال کیا تو نے مجھ کو یہ بات کہ ثابت کروں اور لکھوں میں واسطے تیرے

فِیْ هٰذَا الْمُخْتَصَرِ شَيْئًا مِّمَّا قَدَّرَ اللّٰهُ لِیْ

بیچ اِس مختصر کے کچھ اُس علم سے کہ قدرت اللہ نے مجھ کو

فِیْ تَحْقِيْقِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الَّتِیْ

بیچ تحقیق فاتحۃ الکتاب کے جو

هِیَ اُمُّ الْكِتَابِ بِلِسَانِ اَهْلِ اللّٰهِ وَ

وہ اُم الکتاب ہے۔ ساتھ بولی اہل اللہ اور

خَاصَّتِهٖ وَسَمَّيْتُهٗ بِمِرْاٰةِ الْعَارِفِيْنَ

اس کے خواصوں کے اور نام رکھا میں نے اُس کا مرأۃ العارفین[1]

[1] مرأۃ (آئینہ) عارفین (خداشناس لوگ) خداشناس لوگوں کا آئینہ ۔ احمد

فِی مُلْتَمِسِ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ وَاَسْئَلُ

فی ملتمس زین العابدین اور سوال کرتا ہوں میں

الْعَوْنَ مِنْ مُّوْجِدِ الْکَوْنِ فَاِنَّهٗ

مدد کا پیدا کرنے والے جہان کے سے اس لئے کہ وہ ہے

الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ ۔ اِعْلَمْ

مدد کرنے والا۔ اور اسی پر ہے توکل ۔ معلوم کر

اَیُّهَا الْوَلَدُ الْمُؤَیَّدُ اَنَّ الْعَالَمَ عَالَمَانِ

اے بیٹے تائید کئے گئے یہ کہ عالم دو عالم ہیں

عَالَمُ الْاَمْرِ وَعَالَمُ الْخَلْقِ وَکُلٌّ وَّاحِدٍ

(ایک) عالم امر اور (دوسرا) عالم خلق ۔ اور ہر ایک

مِّنْهُمَا کِتَابٌ مِّنْ کُتُبِ اللّٰهِ وَلِکُلٍّ

ان دونوں سے کتاب ہے اللہ کی کتابوں سے اور واسطے ہر ایک

فَاتِحَةٌ ۔ وَجَمِیْعُ مَا فِی الْکِتَابِ مُفَصَّلٌ

کے فاتحہ ہے ۔ اور تمام وہ اشیا کہ کتاب میں مفصل ہیں

فِی الْفَاتِحَةِ مُجْمَلٌ ۔ فَبِاعْتِبَارِ اِجْمَالٍ

بیچ فاتحہ کے مجمل ہیں ۔ پس ساتھ اعتبار اس اجمال کے

مَا فُصِّلَ فِی الْکِتَابِ فِیْهَا سُمِّیَتْ

کہ تفصیل کیا گیا ہے بیچ کتاب کے اس میں نام رکھا گیا ہے۔

بِاُمِّ الْکِتَابِ وَبِاعْتِبَارِ تَفْصِیْلِ مَا اُجْمِلَ

ساتھ اُم الکتاب کے اور ساتھ اعتبار اس تفصیل کے کہ اجمال کیا گیا

فِیْهَا فِیْمَا یَلِیْ مَرْتَبَتُهُمَا سُمِّیَتْ

ہے اس میں بیچ اس کے کہ ملتی ہے مرتبے ان کے کو نام رکھا گیا ہے

ل درخواست کردہ شدہ۔ التماس کیا گیا ۔

مَرْتَبَةَ التَّفْصِيلِ بِالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝

مرتبۂ التفصیل ساتھ کتاب المبین کے ۔

وَكُلُّ مَوْجُودٍ حَرْفٌ بِاعْتِبَارٍ وَّكَلِمَةٌ

اور ہر ایک موجود حرف ہے ساتھ ایک اعتبار کے اور کلمہ ہے

بِاعْتِبَارٍ وَّمُفْرَدٌ وَّمُقَطَّعٌ بِاعْتِبَارٍ وَّ

ساتھ ایک اعتبار کے اور مفرد مقطع ہے ساتھ ایک اعتبار کے اور

اَلْفَاظٌ مُرَكَّبٌ بِاعْتِبَارٍ وَّسُوْرَةٌ بِاعْتِبَارٍ

الفاظ مرکب ہیں ساتھ ایک اعتبار کے اور سورۃ ہے ساتھ ایک اعتبار کے

لِاَنَّا اِذَا نَظَرْنَا فِيْ ذَاتِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ

اس لئے کہ جب ہم نظر کرتے ہیں بیچ ذات ہر ایک موجود کے

مِنْ غَيْرِ اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ وُجُوْهِهَا وَخَوَاصِّهَا

سوائے اس کے کہ ہم نظر کریں بیچ اس کے وجوہ کے اور خواص کے

وَعَوَارِضِهَا وَلَوَازِمِهَا مُجَرَّدَةً عَنِ الْكُلِّ

اور عوارض کے اور لوازم کے درانحالیکہ مجرد ہو کل سے

فَبِاعْتِبَارِ تَجَرُّدِهَا عَنِ الْكُلِّ سَمَّيْنَاهَا

پس باعتبار اس کے مجرد ہونے کے کل سے نام رکھتے ہیں اس کا

حَرْفًا وَاِذَا نَظَرْنَا اِلٰى وُجُوْهِهَا وَ

حرف ۔ اور جب ہم نظرتے ہیں طرف وجوہ اس کی کی اور

خَوَاصِّهَا وَعَوَارِضِهَا وَلَوَازِمِهَا وَ

خواص اور عوارض اور لوازم اور

اَضَفْنَاهَا اِلَيْهَا فَبِاعْتِبَارِ اِضَافَةِ الْكُلِّ

نسبت کرتے ہیں ۔ ہم اس کو طرف اس کی پس باعتبار منسوب ہونے کل کے

اِلَيْهَا سَمَّيْنَاهَا كَلِمَةً وَّبِاعْتِبَارِ تَجَرُّدِ

طرف اس کی نام رکھتے ہیں اس کا کلمہ اور باعتبار تجرد

كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَنِ الْمُضَافَاتِ وَالْمَنْسُوْبَاتِ

ہر موجود کے مضافات اور منسوبات سے

وَتَمْيِيْزِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ سُمِّيَتْ حُرُوْفًا

اور تمیز بعض اس کی کے بعض سے نام رکھے گئے ہیں حروف

مُّقَطَّعَةً مُّفْرَدَةً وَّبِاعْتِبَارِ عَدَمِ تَجَرُّدِهَا

مقطعہ مفردہ اور باعتبار نہ مجرد ہونے ان کے کے

عَنِ الْمُضَافَاتِ وَالْمَنْسُوْبَاتِ وَعَدَمِ تَمْيِيْزِ

مضافات اور منسوبات سے اور نہ تمیز ہونے

بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ بَلْ تَدَاخُلِ بَعْضِهَا

بعض اس کے سے بعض سے بلکہ (باعتبار) متداخل ہونے بعض اس کے کے

فِي الْبَعْضِ سُمِّيَتْ اَلْفَاظًا مُّرَكَّبَةً

بعض میں نام رکھے گئے ہیں الفاظ مرکب

وَّبِاعْتِبَارِ تَمْيِيْزِ كَلِمَاتِ الْمُرَكَّبِ

اور باعتبار تمیز ان کلمات کے کہ مرکب ہیں

بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ وَّوُقُوْعِ كُلِّ مَوْجُوْدٍ

بعض اُن کے بعض سے اور (باعتبار) واقع ہونے ہر موجود کے

فِي مَرْتَبَةٍ سُمِّيَتْ سُوْرَةً ۞ فَاِذَا فَهِمْتَ

بیچ ایک مرتبہ کے نام رکھے گئے ہیں سورۃ ۞ پس جب سمجھا تونے

هٰذَا فَاعْلَمْ اَيْضًا اَنَّ الْحَقَّ مَبْدَءُ الْكُلِّ

یہ پس معلوم کر یہ بھی کہ پروردگار مبدا ہے کل کا

وَمَعَادُهٗ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ وَالٰى

اور بازگشت اُس کی اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے امر کل اور طرف

اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ

اس کی عاقبت امور کی ہے اور ضروری ہے یہ کہ ہو

الْكُلُّ فِيْهِ قَبْلَ كَوْنِهٖ وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ

ہر ایک اس میں پہلے وجود اپنے کے اور ضروری ہے یہ کہ ہو

فِي الْكُلِّ هُوَ اِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ كَانَ وَلَا شَيْءَ

بیچ ہر ایک کے وہ ذات اور جب ثابت ہو چکا ہے یہ کہ وہ تھا اور وہ تھی کوئی

مَعَهٗ وَهُوَ الْاٰنَ كَمَا كَانَ فَذَاتُ الْحَقِّ

چیز ساتھ اُس کے اور اب بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ تھا پس ذات پروردگار کی

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى بِاعْتِبَارِ الْاِنْدِرَاجِ

جو پاک ہے۔ اور بلند ہے باعتبار درج ہونے

الْكُلِّ فِيْهَا هِيَ اُمُّ الْكِتَابِ وَعِلْمُهٗ هُوَ

ہر ایک کے اس میں وہ ام الکتاب ہے اور علم اس کا وہ

الْكِتَابُ الْمُبِيْنُ بِاعْتِبَارِ تَفْصِيْلِ

کتاب مبین ہے باعتبار اس تفصیل کے کہ

مَا انْدَرَجَ فِي الذَّاتِ الَّتِيْ قُلْنَا فِيْهَا اِنَّهٗ

مندرج ہے بیچ اس ذات کے کہ کہا ہم نے بیچ اس کے یہ کہ وہ

اُمُّ الْكِتَابِ وَظُهُوْرُ مَا كَمَنَ فِيْهَا

ام الکتاب ہے۔ اور ظہور ہے اس چیز کا کہ پوشیدہ ہے اس میں

فَعِلْمُهٗ بِذَاتِهٖ مُسْتَلْزِمٌ لِعِلْمِهٖ بِجَمِيْعِ

پس علم اس کا ساتھ اسکی ذات کے مستلزم ہے واسطے علم اس کے کے

الْاَشْيَآءِ اِذْ جَمِيْعُ الْاَشْيَآءِ كَانَتْ

تمام اشیا کو اس لئے کہ تمام اشیاء

مُنْدَرِجَةً فِيْهِ كَانْدِرَاجِ الشَّجَرَةِ فِيْ

داخل ہیں اس میں مثل داخل ہونے درخت کے بیج

النَّوَاةِ فَالْعِلْمُ الَّذِيْ قُلْنَا فِيْهِ اِنَّهٗ هُوَ

گٹھلی کے پس وہ علم کہ کہا ہے بیچ اس کے یہ کہ وہ

الْكِتَابُ الْمُبِيْنُ مِرْاٰةٌ لِّلذَّاتِ الَّتِيْ قُلْنَا

کتاب المبین ہے آئینہ ہے واسطے اس ذات کے کہ کہا ہے ہم نے

فِيْهَا اِنَّهَا اُمُّ الْكِتَابِ وَالذَّاتُ ظَاهِرٌ

بیچ اس کے یہ کہ وہ ام الکتاب ہے اور ذات ظاہر ہے

فِيْهَا لِاَنَّ الْعِلْمَ هُوَ اَوَّلُ مَا تَعَيَّنَ بِهٖ

اس میں اس لئے کہ علم وہ اوّل ہے اس چیز کا کہ متعین ہے ساتھ اس کے

الذَّاتُ فَالذَّاتُ هِيَ اُمُّ الْكِتَابِ مِنَ

ذات پس ذات وہ ام الکتاب ہے

الْحَقَآئِقِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْعِلْمُ هُوَ الْكِتَابُ

حقایق الٰہیہ سے اور علم وہ کتاب

الْمُبِيْنُ مِنَ الْحَقَآئِقِ الْاِلٰهِيَّةِ كَمَآ اَنَّ

المبین ہے حقایق الٰہیہ سے جیسا کہ تحقیق

الْقَلَمَ هُوَ اُمُّ الْكِتَابِ مِنَ الْحَقَآئِقِ

قلم وہ ام الکتاب ہے حقایق سے

الْكَوْنِيَّةِ وَاللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ هُوَ الْكِتَابُ

کونیہ سے اور لوح محفوظ وہ کتاب

الْمُبِيْنُ مِنَ الْحَقَائِقِ الْكَوْنِيَّةِ فَبَيْنَ

المبین ہے حقائق کونیہ سے پس درمیان

الذَّاتِ وَالْقَلَمِ مُضَاهَاةٌ مِنْ جِهَةِ

ذات اور قلم کے مشابہت ہے۔ جہت

الْاِجْمَالِ وَالْكُلِّيَّةِ وَكَوْنِ الْاَشْيَاءِ

اجمال اور کلیت کی سے اور ہونے اشیا کے

فِيْهِمَا عَلٰى وَجْهِ الْكُلِّيِّ وَكَذٰلِكَ بَيْنَ

ان دونوں میں اوپر وجہ کلی کے اور ایسا ہی درمیان

اللَّوْحِ وَالْعِلْمِ مُشَابَهَةٌ مِّنْ جِهَةِ

لوح اور علم کے مشابہت ہے جہت

التَّفْصِيْلِ وَظُهُوْرِ الْاَشْيَاءِ فِيْهِمَا عَلَى

تفصیل سے اور ظہور اشیاء سے بیچ ان دونو کے اوپر

الْوَجْهِ الْجُزْئِيِّ فَالْقَلَمُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

وجہ جزئی کے پس قلم اس وجہ سے

فِيْ مَرْتَبَةِ الْكَوْنِيَّةِ مِرْاٰةُ الذَّاتِ فَمَا

بیچ مرتبہ کونیت کے آئینہ ذات کا ہے سو وہ چیز کہ

فِي الذَّاتِ مُنْدَرِجٌ عَلٰى وَجْهِ الْكُلِّيِّ وَ

ذات میں داخل ہے اوپر وجہ کلی اور

الْاِجْمَالِيِّ فَهُوَ فِي الْقَلَمِ مُوْدَعٌ عَلٰى وَجْهِ

باجمالی کے وہی قلم میں امانۃً رکھی گئی اوپر وجہ

الْكُلِّيِّ وَالْاِجْمَالِيِّ وَاللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ اَيْضًا

کلی اور اجمالی کے اور لوح محفوظ بھی

مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ فِي الْمَرْتَبَةِ الْكَوْنِيَّةِ مِرْاٰةً

اس وجہ سے بیچ مرتبہ کونیہ کے آئینہ

الْعِلْمِ فَمَا فِي الْعِلْمِ عَلَى الْوَجْهِ الْجُزْئِيِّ

علم کا ہے سو وہ چیز کہ علم میں ہے اوپر وجہ جزئی

وَالتَّفْصِيلِيِّ فَهُوَ فِي اللَّوْحِ ظَاهِرٌ عَلَى الْوَجْهِ

اور تفصیلی کے وہی بیچ لوح کے ظاہر ہے اوپر وجہ

الْجُزْئِيِّ وَالتَّفْصِيلِيِّ فَكَمَا عَلِمْتَ اَنَّ

جزئی اور تفصیلی کے پس جیسا کہ معلوم کیا تونے یہ کہ

لِعَالَمِ الْاَمْرِ كِتَابًا مُجْمَلًا مُلَقَّبًا بِاُمِّ الْكِتَابِ

واسطے عالم امر کے کتاب ہے مجمل کہ جس کا لقب ام الکتاب ہے

وَكِتَابًا مُّفَصَّلًا مَّوْسُومًا بِالْكِتَابِ

اور کتاب ہے مفصل کہ جس کا نام کتاب

الْمُبِيْنِ وَالْكِتَابُ الْمُجْمَلُ هُوَ الْعَقْلُ وَ

المبین ہے اور کتاب مجمل وہ عقل ہے اور

الْكِتَابُ الْمُبِيْنُ هُوَ اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ

کتاب مبین وہ لوح محفوظ ہے

فَاعْلَمْ كَذٰلِكَ اَنَّ لِعَالَمِ الْمُلْكِ كِتَابًا

پس معلوم کر اسی طرح یہ کہ واسطے عالم ملک کے کتاب ہے

مُجْمَلًا هُوَ الْعَرْشُ وَكِتَابًا مُّفَصَّلًا هُوَ

مجمل وہ عرش ہے اور کتاب ہے مفصل وہ

الْكُرْسِيُّ فَبِاعْتِبَارِ اِنْدِرَاجِ مَا يُرِيْدُ

أَنْ يُّفَصَّلَ فِي الْكُرْسِيِّ مَا كَانَ فِي الْعَرْشِ

تفصیل کا بیچ کرسی کے وہ چیز کہ تھی بیچ عرش کے

مُجْمَلًا يُقَالُ لَهٗ أُمُّ الْكِتَابِ وَبِاعْتِبَارِ

مجمل کہا جاتا ہے اس کو ام الکتاب اور باعتبار

تَفْصِيلِ مَا كَانَ فِي الْعَرْشِ مُجْمَلًا فِي الْكُرْسِيِّ

تفصیل اس کے کہ تھی بیچ عرش کے مجمل بیچ کرسی کے

يُقَالُ لَهُ الْكِتَابُ الْمُبِينُ فَبَيْنَ الْعَرْشِ وَ

کہا جاتا ہے اس کو کتاب المبین پس درمیان عرش اور

الْقَلَمِ مُضَاهَاةٌ مِنْ جِهَةِ الْاِجْمَالِ

قلم کے مشابہت ہے جہت اجمال سے

وَكَوْنُ الْاَشْيَاءِ فِيهِمَا عَلَى الْوَجْهِ الْكُلِّيِّ

اور ہونے اشیا کے بیچ ان دونو کے اوپر وجہ کلی کے

وَكَذٰلِكَ بَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَاللَّوْحِ مُنَاسَبَةٌ

اور اسی طرح درمیان کرسی اور لوح کے مناسبت ہے

مِنْ جِهَةِ مَظْهَرِيَّتِهِمَا وَمِنْ جِهَةِ تَقْسِيمِ

جہت ظہور ان دونو سے اور جہت تقسیم

اَمْرٍ وَّاحِدٍ فِيهِمَا بِالْقِسْمَيْنِ وَمِنْ جِهَةِ

امر واحد سے بیچ ان دونو کے ساتھ دو قسموں کے اور جہت

ظُهُورِ الْاَشْيَاءِ فِيهِمَا عَلَى الْوَجْهِ الْجُزْئِيِّ

ظہور اشیاء سے ان دونو میں اوپر وجہ جزئی

وَالتَّفْصِيلِيِّ فَالْعَرْشُ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

اور تفصیلی کے پس عرش اس ا وجہ سے

فِی الْمَرْتَبَةِ الْحِسِّیَّةِ مِرْاٰةُ الْقَلَمِ فَمَا فِی

بیچ مرتبہ حسی کے آئینہ قلم کا ہے سو وہ چیز کہ

الْقَلَمِ مُنْدَرِجٌ عَلَی الْوَجْهِ الْکُلِّیِّ وَ

قلم میں داخل ہے اوپر وجہ کلی کے اور

الْاِجْمَالِیِّ فَهُوَ فِی الْعَرْشِ مُنْدَرِجٌ کَذٰلِكَ

اجمالی کے وہی عرش میں داخل ہے اسی طرح

وَالْکُرْسِیُّ اَیْضًا مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ فِی

اور کرسی بھی اسی وجہ سے بیچ

الْمَرْتَبَةِ الْحِسِّیَّةِ مِرْاٰةُ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ

مرتبہ حسی کے آئینہ لوح محفوظ کا ہے۔

فَمَا فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ ثَابِتٌ عَلَی الْوَجْهِ

پس وہ چیز کہ لوح محفوظ میں ثابت ہے اوپر وجہ

الْجُزْئِیِّ وَالتَّفْصِیْلِیِّ فَهُوَ فِی الْکُرْسِیِّ ثَابِتٌ

جزئی اور تفصیلی کے وہی کرسی میں ثابت ہے

عَلَی الْوَجْهِ الْجُزْئِیِّ وَالتَّفْصِیْلِیِّ فَالْقَلَمُ

اوپر وجہ جزئی اور تفصیلی کے۔ پس قلم کہ

الْمُکَنّٰی بِالْعَقْلِ نُمُوْذَجُ الذَّاتِ وَمِرْاٰتُهَا وَ

جس کی کنیت عقل ہے نمونہ ہے ذات کا اور آئینہ اس کا اور

مَظْهَرُهَا وَمَنَصَّتُهَا وَمَجْلَاهَا وَاللَّوْحُ

جائے ظہور اور جائے وضاحت اور جائے جلوہ اس کے کی اور لوح

الْمُسَمّٰی بِالنَّفْسِ نُمُوْذَجُ الْقَلَمِ وَمِرْاٰتُهٗ

کہ جس کا نام نفس ہے نمونہ ہے قلم کا اور آئینہ اس کا

وَمَظْهَرُهٗ وَمَنَصَّتُهٗ وَمُجَلَّاهُ وَالْعَرْشُ

اور جائے ظہور اور جائے وضاحت اور جائے جلوہ اس کے کی اور عرش

اُنْمُوْذُجُ الْقَلَمِ وَمِرْاٰتُهٗ وَمَظْهَرُهٗ وَمَنَصَّتُهٗ

نمونہ ہے قلم کا اور آئینہ اس کا اور جائے ظہور اور جائے وضاحت

وَمُجَلَّاهُ وَالْكُرْسِيُّ اُنْمُوْذُجُ اللَّوْحِ وَ

اور جائے جلوہ اس کے کی اور کرسی نمونہ لوح کا ہے اور

مِرْاٰتُهٗ وَمَظْهَرُهٗ وَمَنَصَّتُهٗ وَمُجَلَّاهُ فَالْعَقْلُ

آئینہ اس کا اور جائے ظہور اس کا اور جائے وضاحت اور جائے جلوہ اس کے کی پس عقل

نُسْخَةُ الذَّاتِ وَاللَّوْحِ نُسْخَةُ الْعِلْمِ وَ

نسخہ ذات کا ہے اور لوح نسخہ علم کا ہے اور

الْعَرْشُ نُسْخَةُ الْقَلَمِ وَالْكُرْسِيُّ نُسْخَةٌ

عرش نسخہ قلم کا ہے اور کرسی نسخہ

اللَّوْحِ وَاَمَّا الْاِنْسَانُ الْكَامِلُ فَهُوَ نُسْخَةٌ

لوح کا ہے اور لیکن انسان کامل پس وہ کتاب

جَامِعَةٌ لِّجَمِيْعِ النُّسَخِ وَهُوَ الْمُسْتَخْرَجُ وَ

جامعہ ہے تمام نسخوں کو اور وہ نکالا گیا اور

الْمُسْتَنْبَطُ مِنَ الْكُلِّ وَهُوَ الْجَامِعُ بَيْنَ

استنباط کیا گیا ہے کل سے اور وہ جامع ہے درمیان

الْحَقَآئِقِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْكَوْنِيَّةِ فَكَمَا اَنَّ

حقایق الٰہیہ اور کونیہ کے پس جیسا کہ ذات

ذَاتَ الْحَقِّ كِتَابٌ جُمْلِيٌّ وَاُمٌّ جَامِعٌ لِّجَمِيْعِ

اللہ کی کتاب مجمل ہے اور کتاب جامع ہے واسطے تمام

الکتاب قبل تفصیلھا وعلمہ تعالیٰ

کتابوں کے قبل تفصیل ان کی کے اور علم اس اللہ تعالےٰ کا

بنفسہٖ کتابٌ مبینٌ تفصیلیٌّ مفصّلٌ

بنفسہ کتاب مبین ہے۔ مفصل تفصیل کیا گیا ہے

مبینٌ فیہ ما کان فی الذّات مضمرًا کذلک

(اور) بیان کیا گیا ہے اس میں وہ چیز کہ تھی ذات میں پوشیدہ اسی طرح

الانسان الکامل کتابٌ مجملیٌّ وامٌّ جامعٌ

انسان کامل کتاب مجمل اور کتاب جامع ہے

بجمیع الکتب بعد تفصیلھا وعلمہٗ بنفسہٖ

واسطے تمام کتابوں کے بعد تفصیل ان کی کے اور علم اس کا بنفسہ

کتابٌ مبینٌ تفصیلیٌّ مفصّلٌ مبینٌ فیہ

کتاب مبین ہے۔ کہ تفصیل کیا گیا اور بیان کیا گیا ہے اس میں وہ

ما کان فی الانسان الکامل مجملًا فعلم الانسان

چیز کہ تھی بیچ انسان کامل کے مجمل پس علم انسان

الکامل بذاتہٖ مرآۃٌ لذاتہٖ وذاتہٗ ظاھرۃٌ

کامل کا ساتھ ذات اپنی کے آئینہ ہے واسطے ذات اس کی کے اور ذات اس کی

فیہ ومتمیّزۃٌ بہٖ کما انّ علم الحقّ بذاتہٖ

ظاہر ہے اس میں اور متمیز ہے اس میں جیسا کہ تحقیق علم پروردگار کا ساتھ ذات اپنی کے

مرآۃٌ لذاتہٖ وذاتہٗ ظاھرۃٌ فیہ متعیّنۃٌ

آئینہ ہے واسطے ذات اسکی کے اور ذات اس کی ظاہر ہے اس میں متعین

بہٖ فبیّن ذات الحقّ سبحانہٗ وذات

ساتھ اس کے پس درمیان ذات اللہ پاک کے اور ذات

الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ مُضَاهَاةٌ مِّنْ جِهَةِ

انسان کامل کے مشابہت ہے جہت

الْكُلِّيَّةِ وَالْاِجْمَالِ وَكَوْنُ الْاَشْيَاءِ فِيْهِمَا

کلیت اور اجمال سے اور ہونے اشیا سے بیچ ان دونو کے

عَلَى الْوَجْهِ الْكُلِّيِّ وَالْاِجْمَالِيِّ وَ

اوپر وجہ کلی اور اجمالی کے اور

بَيْنَ عِلْمِ الْحَقِّ وَعِلْمِ الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ

درمیان علم اللہ کے اور علم انسان کامل کے

مُضَاهَاةٌ مِّنْ حَيْثُ مَظْهَرِيَّتِهٖ لِتَفْصِيْلِ

مناسبت ہے حیثیت ظہور تفصیل اس چیز کی سے

مَا اُجْمِلَ فَالْاِنْسَانُ الْكَامِلُ مِرْاٰةٌ تَامَّةٌ

کہ مجمل ہے پس انسان کامل آئینہ ہے تامہ

لِلذَّاتِ بِسَبَبِ هٰذِهِ الْمُضَاهَاةِ وَالذَّاتُ

واسطے ذات کے بسبب اس مناسبت کے اور ذات

مُتَجَلِّيَةٌ عَلَيْهِ عَلَى الْوَجْهِ الْكُلِّيِّ وَالْجُمَلِيِّ

متجلی ہے اس پر اوپر وجہ کلی اور اجمالی کے

وَعِلْمُ الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ مِرْاٰةٌ لِّعِلْمِ الْحَقِّ وَ

اور علم انسان کامل کا آئینہ ہے واسطے علم اللہ کے اور

عِلْمُ الْحَقِّ مُتَجَلٍّ عَلَيْهِ وَظَاهِرٌ بِهٖ فَمَا فِي

علم اللہ کا متجلی ہے اس پر اور ظاہر ہے ساتھ اس کے پس وہ چیز کہ

الذَّاتِ مُنْدَرِجٌ عَلَى الْوَجْهِ الْكُلِّيِّ وَ

ذات میں داخل ہے اوپر وجہ کلی اور

الاجمالی فھو فی الانسان الکامل مندرج

اجمالی کے سو وہی انسان کامل میں داخل ہے

علی ذالک الوجہ وما فی علم الحق ظاھر

اوپر اسی وجہ کے اور وہ چیز کہ ہے علم اللہ کے ظاہر ہے

علی الوجہ الجزئی والتفصیلی فھو فی

اوپر وجہ جزئی اور تفصیلی کے سو وہی ہے

علم الانسان الکامل ظاھر علی الوجہ

علم انسان کامل کے ظاہر ہے اوپر وجہ

الجزئی والتفصیلی بل علمہ علمہ و

جزئی اور تفصیلی کے بلکہ علم اس کا علم اس کا ہے اور

ذاتہ ذاتہ بلا اتحاد معہ ولا حلول

ذات اسکی ذات اس کی ہے سوائے اتحاد کے ساتھ اس کے اور سوائے حلول کے

فیہ ولا صیرورتہ ھو لانہا محال

اس میں اور سوائے ہونے اس کے کے وہی اس لئے کہ یہ محال ہے

لان الاتحاد یحصل من الوجودین

کیونکہ اتحاد حاصل ہوتا ہے دو وجودوں سے

وکذا الحلول والصیرورۃ وما ثم الا

اور ایسا ہی ہے حلول اور صیرورۃ اور نہیں ہے اس جگہ مگر

وجود واحد والاشیاء موجودۃ

وجود ایک اور اشیاء موجود ہیں

بہ معدومۃ بنفسہا فکیف تتحد

ساتھ اس کے معدوم اپنی ذات میں پس کس طرح متحد ہو سکتا ہے

مَنْ هُوَ مَوْجُوْدٌ بِهٖ وَمَعْدُوْمٌ بِنَفْسِهٖ

وہ شخص کہ موجود ہے ساتھ اس کے اور معدوم ہے بنفسہ

وَلَوْ تَسْمَعُ الْاِتِّحَادَ مِنْ اَهْلِ اللّٰهِ اَوْ تَجِدُ

اور اگر سنے تو اتحاد کو اہل اللہ سے یا دیکھے تو

فِیْ مُصَنَّفَاتِهِمْ فَلَا تَفْهَمْ مَا فُهِمْتَ مِنَ

بیچ اُن کی تصنیفوں کے پس نہ سمجھ تو جو تو نے سمجھا ہے

الْاِتِّحَادِ الَّذِیْ قُلْنَا فِیْهِ اِنَّهٗ یَحْصُلُ

اتحاد سے وہ کہ کہا ہے ہم نے بیچ اس کے یہ کہ حاصل ہوتا ہے

مِنَ الْوُجُوْدَیْنِ اِذْ لَیْسَ مُرَادُهُمْ بِالْاِتِّحَادِ

دو وجودوں سے اس لئے کہ نہیں ہے مراد انکی ساتھ اتحاد کے

اِلَّا شُهُوْدُ الْوُجُوْدِ الْحَقِّ الْوَاحِدِ الْمُطْلَقِ

مگر شہود وجود واحد مطلق کا

الَّذِیْ الْكُلُّ بِهٖ مَوْجُوْدٌ فَیَتَّحِدُ بِهِ الْكُلُّ

وہ کہ کل ساتھ اس کے موجود ہے پس متحد ہوگا ساتھ اسکے کل

مِنْ حَیْثُ كَوْنِ كُلِّ شَیْءٍ مَوْجُوْدًا بِهٖ

باعتبار ہونے ہر شے کے موجود ساتھ اسکے

وَمَعْدُوْمًا فِیْ نَفْسِهٖ لَا مِنْ حَیْثُ اَنَّ لَهٗ

اور معدوم بیچ نفس اپنے کے نہ اس اعتبار سے کہ واسطے اُس کے

وُجُوْدًا خَاصًّا اِتَّحَدَ بِهِ الْكُلُّ فَاِنَّهٗ مُحَالٌ

وجود خاص ہے متحد ہے ساتھ اس کے کل اس لئے کہ یہ محال ہے

وَلِهٰذَا الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ ظُهُوْرٌ وَهُوَ الْعَالَمُ

اور واسطے اس وجود واحد کے ظہور ہے اور وہ عالم ہے

وَبُطُوْنٌ وَّهُوَ الْاَسْمَآءُ وَبَرْزَخٌ جَامِعٌ

اور بطون ہے اور وہ آسمان ہیں اور برزخ ہے جامع

فَاَصِلٌ بَيْنَهُمَا لِيَتَمَيَّزَ بِهِ الظُّهُوْرُ عَنِ

فاصل درمیان ان دونو کے تاکہ متمیز ہو ساتھ اس کے ظہور

الْبُطُوْنِ وَهُوَ الْاِنْسَانُ الْكَامِلُ فَالظُّهُوْرُ

بطون سے اور وہ انسان کامل ہے پس ظہور

مِرْاٰةُ الظُّهُوْرِ وَالْبُطُوْنُ مِرْاٰةُ الْبُطُوْنِ وَ

آئینہ ہے ظہور کا اور بطون آئینہ ہے بطون کا اور

مَا كَانَ بَيْنَهُمَا فَهُوَ مِرْاٰةٌ جَمْعًا وَّتَفْصِيْلًا

وہ جو درمیان ان دونو کے ہے وہ آئینہ جامع اور فاصل

وَاِذَا تَقَرَّرَ هٰذَا فَلْنَرْجِعْ اِلٰى مَا كُنَّا

اور جب ثابت ہوا یہ امر پس لوٹتے ہیں ہم طرف اس کی کہ تھے ہم

بِسَبِيْلِهٖ فَنَقُوْلُ كَمَا اَنَّ بَيْنَ ذَاتِ الْحَقِّ وَ

اس کے راستہ پر پس ہم کہتے ہیں جیساکہ تحقیق درمیان ذات اللہ کے اور

ذَاتِ الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ وَعِلْمِ الْحَقِّ وَعِلْمِهٖ

ذات انسان کامل کے اور علم اللہ اور علم اس کے کے

مُضَاهَاةٌ وَّاَنَّ كُلَّ مَا فِيْهَا مُجْمَلٌ فَهُوَ

مشابہت ہے اور تحقیق ہر وہ چیز کہ اس میں مجمل ہے وہی

فِيْهَا مُجْمَلٌ وَّكُلُّ مَا فِيْهِ مُفَصَّلٌ فَهُوَ فِيْهِ

اس میں مجمل ہے اور وہ چیز کہ اس میں مفصل ہے وہی اس میں

مُفَصَّلٌ كَذٰلِكَ بَيْنَ الْقَلَمِ وَرُوْحِ الْاِنْسَانِ
مفصل ہے اسی طرح درمیان قلم کے اور روح انسان کے

وَاللَّوحِ وَقَلبِ الْاِنسَانِ وَالْعَرشِ وَجِسمِ

اور درمیان لوح کے اور دل انسان کے اور درمیان عرش کے اور جسم

الْاِنسَانِ وَالْكُرسِيِّ وَنَفسِ الْاِنسَانِ

انسان کے اور درمیان کرسی کے اور نفس انسان کے

مُضَاهَاةٌ وَّكُلٌّ وَاحِدٍ مِنهَا مِرآةٌ لِّمَا يُضَاهِيهِ

مشابہت ہے اور ہر ایک ان سے آئینہ ہے واسطے اس کے کہ مشابہ ہے اسکو

فَكُلُّ مَا فِي الْقَلَمِ مُجمَلٌ فَهُوَ فِي رُوحِهِ مُجمَلٌ وَّ

پس ہر وہ چیز کہ قلم میں مجمل ہے وہی انسان کی روح میں مجمل ہے اور

كُلُّ مَا فِي اللَّوحِ مُفَصَّلٌ فَهُوَ فِي قَلبِهِ

ہر وہ چیز کہ لوح میں مفصل ہے وہی اس کے دل میں

مُفَصَّلٌ وَكُلُّ مَا فِي الْعَرشِ مُجمَلٌ فَهُوَ فِي

مفصل ہے اور ہر وہ چیز کہ عرش میں مجمل ہے وہی

جِسمِهِ مُجمَلٌ وَكُلُّ مَا فِي الْكُرسِيِّ مُفَصَّلٌ

اس کے جسم میں مجمل ہے اور ہر وہ چیز کہ کرسی میں مفصل ہے

فَهُوَ فِي نَفسِهِ مُفَصَّلٌ فَالْاِنسَانُ كِتَابٌ

وہی اس کے نفس میں مفصل ہے پس انسان کتاب

جَامِعٌ لِّجَمِيعِ الْكُتُبِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْكَونِيَّةِ

جامع ہے واسطے تمام کتابوں الٰہیہ کے اور کونیہ کے

كَمَا قُلنَا فِي حَقِّ الْحَقِّ اِنَّ عِلمَهُ بِذَاتِهِ

جیسا کہ کہا ہم نے بیچ حق اللہ کے کہ علم اس کا بذاتہ

مُستَلزِمٌ لِعِلمِهِ بِجَمِيعِ الْاَشيَاءِ وَاِنَّهُ

مستلزم ہے واسطے اس کے علم کے تمام اشیا کو اور تحقیق

يَعْلَمُ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ مِنْ عِلْمِهٖ بِذَاتِهٖ

جانتا ہے وہ تمام اشیاء کو اپنے علم سے ساتھ ذات اپنی کے

كَذٰلِكَ نَقُوْلُ فِيْ حَقِّ الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ

ایسا ہی کہتے ہیں ہم بیچ حق انسان کامل کے

اِنَّ عِلْمَهٗ بِذَاتِهٖ مُسْتَلْزِمٌ لِعِلْمِهٖ بِجَمِيْعِ

یہ کہ علم اس کا بذاتہ مستلزم ہے واسطے اس کے علم کے تمام

الْاَشْيَاءِ وَاِنَّهٗ يَعْلَمُ جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ

اشیا کو اور تحقیق وہ جانتا ہے تمام اشیاء کو

مِنْ عِلْمِهٖ بِذَاتِهٖ لِاَنَّهٗ هُوَ جَمِيْعُ الْاَشْيَاءِ

اپنے علم سے ساتھ ذات اپنی کے اس لئے کہ وہ مجموعہ اشیاء کا ہے

اِجْمَالًا وَّتَفْصِيْلًا فَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ

اجمال اور تفصیل میں سو جس نے پہچانا اپنے نفس کو

عَرَفَ رَبَّهٗ وَعَرَفَ جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ

پہچانا اپنے رب کو اور پہچانا اس نے سب چیزوں کو

فَفَكِّرْ لَكَ يَا وَلَدِيْ فِيْكَ يَكْفِيْكَ فَلَيْسَ

پس فکر تیرا اے فرزند میرے بیچ اپنے کافی ہے تجھے کیونکہ

شَيْءٌ خَارِجًا مِّنْكَ كَمَا قَالَ اَبِيْ

کوئی چیز خارج تجھ سے جیساکہ فرمایا ہے باپ میرے

اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

امیر المؤمنین علی بن ابی طالب نے

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ شِعْرٌ

بزرگی بخشے اللہ تعالےٰ اس کے منہ کو شعر

دَآءُكَ فِيكَ وَمَا تَشْعُرُ

درد تیرا تیرے بیچ ہے اور تو نہیں جانتا

دَوَآءُكَ مِنْكَ وَمَا تُبْصِرُ

دوا تیری تجھ سے ہے اور تو نہیں دیکھتا

وَتَزْعَمُ اَنَّكَ جِرْمٌ صَغِيْرٌ

اور تو گمان کرتا ہے کہ یہی چھوٹا سا جسم ہے

وَفِيْكَ انْطَوَى الْعَالَمُ الْاَكْبَرُ

حالانکہ بیچ تیرے سمٹا ہے بڑا جہان

وَاَنْتَ الْكِتَابُ الْمُبِيْنُ الَّذِيْ

اور تو وہ کتاب روشن ہے کہ جس کے

بِاَحْرُفِهٖ يَظْهَرُ الْمُضْمَرُ

حرفوں کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے پوشیدہ چیز

فَلَا حَاجَةَ لَكَ مِنْ خَارِجٍ

پس نہیں کوئی حاجت واسطے تیرے خارج سے

وَفِكْرُكَ فِيْكَ وَمَا تَفْكُرُ

اور فکر تیرا بیچ تیرے ہے حالانکہ تو نہیں فکر کرتا

اَمَا تَسْمَعُ كَيْفَ يَقُوْلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ

کیا تو نہیں سنتا کہ کس طرح کہتا ہے اللہ غالب اور بزرگ

(اِقْرَأْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ

پڑھ تو کتاب اپنی کافی ہے نفس تیرا آج کے دن اوپر تیرے

حَسِيْبًا ؕ) فَمَنْ قَرَأَ هٰذَا الْكِتَابَ فَقَدْ

حساب کرنے والا پس جس نے پڑھا اس کتاب کو سو اس نے

عَلِمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ وَّمَا هُوَ يَكُوْنُ

معلوم کیا اس چیز کو کہ ہو چکی ہے اور وہ جو ہونے والی ہے اور وہ جو ہوگی

فَاِنْ لَّمْ تَقْرَءْ بِتَمَامِهٖ فَاقْرَءْ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

پس اگر نہ پڑھے تو بتمامہ پس پڑھ جس قدر کہ آسان ہو اس سے

اَلَا تَرٰى كَيْفَ يَقُوْلُ الْحَقُّ سُبْحَانَهٗ (سَنُرِيْهِمْ

کیا نہیں دیکھتا تو کہ کس طرح کہتا ہے اللہ جو پاک ہے۔ جلدی دکھائینگے ہم انکو

اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

نشانیاں اپنی بیچ جہان کے اور بیچ ان کے نفسوں کے تاکہ ظاہر ہوگا

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ) وَكَيْفَ يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ

واسطے اُن کے یہ کہ وہ حق ہے۔ اور کس طرح کہتا ہے وہ جو پاک

وَتَعَالٰى (وَفِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ) وَكَيْفَ

اور بلند ہے۔ اور بیچ تمہارے نفسوں کے کیا پس نہیں دیکھتے تم۔ اور کس طرح

يَقُوْلُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى (الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتَابُ

کہتا ہے جو پاک ہے اور بلند ہے الم یہ کتاب ہے

لَا رَيْبَ فِيْهِ) اَلْاَلِفُ يُشَارُ بِهٖٓ اِلَى الْاَحَدِيَّةِ

نہیں شک بیچ اس کے۔ الف اشارہ کیا جاتا ہے ساتھ اس کے طرف احدیت

الذَّاتِيَّةِ اَيِ الْحَقِّ مِنْ حَيْثُ هُوَ اَوَّلٌ

ذاتیہ کی یعنے طرف حق کی اس حیثیت سے کہ وہ اول

الْاَشْيَاءِ فِىْ اَزَلِ الْاَزَالِ * وَاللَّامُ يُشَارُ بِهٖٓ

اشیاء کا ہے بیچ ابتدا وقت کے * اور لام اشارہ کیا جاتا ہے ساتھ اسکے

اِلَى الْوُجُوْدِ الْمُنْبَسِطِ عَلَى الْاَعْيَانِ

طرف وجود کی کہ منکشف ہے اوپر اعیان کے

فَاِنَّ اللَّامَ لَهٗ قَآئِمَةٌ وَهِیَ الْاِلِفُ وَلَهٗ

اس لئے کہ لام واسطے اس کے قائمہ ہے اور وہ الف ہے اور واسطے اس کے

ذَیْلٌ وَّهِیَ دَآئِرَةُ النُّوْنِ - وَالنُّوْنُ عِبَارَةٌ

دامن ہے اور وہ دائرہ نون کا ہے - اور نون مراد ہے

عَنْ دَآئِرَةِ الْکَوْنِ فَاتِّصَالُ الْقَآئِمَةِ

دائرہ کون سے پس اتصال قائمہ کا

بِالذَّیْلِ دَلِیْلُ انْبِسَاطِ الْوُجُوْدِ عَلَی الْکَوْنِ

ساتھ دامن کے دلیل ہے منکشف ہونے وجود کی اوپر کون

الْجَامِعِ ۔ وَالْمِیْمُ یُشَارُ بِهٖ اِلَی الْکَوْنِ الْجَامِعِ

جامع کے ۔ اور میم اشارہ کیا جاتا ہے ساتھ اس کے طرف کون جامع کی

وَهُوَ الْاِنْسَانُ الْکَامِلُ فَالْحَقُّ وَالْعَالَمُ

اور وہ انسان کامل ہے پس حق اور عالم

وَالْاِنْسَانُ الْکَامِلُ کِتَابٌ لَّا رَیْبَ

اور انسان کامل کتاب ہے کہ نہیں شک

فِیْهِ وَلِذٰلِکَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ

بیچ اس کے اور ایسا ہی کہا ہے اللہ تعالےٰ نے - کہ کافی ہے اللہ

شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ

گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ کہ نزدیک اس کے علم

الْکِتَابِ) فَهٰذَا یَا وَلَدِیْ هُوَ الْکِتَابُ

کتاب کا ہے - پس یہ اے فرزند میرے وہ کتاب ہے

وَعِلْمُ الْکِتَابِ وَاَنْتَ الْکِتَابُ کَمَا قُلْتُ

اور علم کتاب کا اور تو کتاب ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے

وَعِلْمُكَ بِكَ عِلْمُ الْكِتَابِ (وَلَا رَطْبٍ)

اور علم تیرا ساتھ تیرے علم الکتاب ہے اور نہ تر

اَیْ عَالَمُ الْمُلْكِ (وَلَا یَابِسٍ) وَهُوَ عَالَمُ

یعنے عالم ملک اور نہ خشک اور وہ عالم

الْمَلَكُوْتِ وَلَا اَعْلٰى مِنْهُ (اِلَّا فِیْ كِتَابٍ

ملکوت ہے اور نہ اعلےٰ اس سے مگر بیچ کتاب

مُّبِیْنٍ) وَهُوَ اَنْتَ وَاَمَّا الْكِتَابُ الَّذِیْ

مبین کے ہے۔ اور وہ تو ہے اور لیکن وہ کتاب کہ

اُنْزِلَ عَلَى الْاِنْسَانِ الْكَامِلِ فَهُوَ بَیَانُ

نازل کی گئی ہے اوپر انسان کامل کے سو وہ بیان

الْمَرَاتِبِ الْكُلِّیَّةِ الْجُمْلِیَّةِ وَالْجُزْوِیَّةِ التَّفْصِیْلِیَّةِ

مراتب کلیہ اجمالیہ کا ہے اور جزئیہ تفصیلیہ

الْاِنْسَانِیَّةِ فَهُوَ بَیَانُ الْكِتَابِ وَالْاِنْسَانُ

انسانیہ کا ہے پس وہ بیان کتاب کا ہے اور انسان

الْكَامِلُ مَرْتَبَةُ وَحْدَتِهٖ وَجَمْعِیَّتِهٖ وَقَدْ

کامل مرتبہ اس کی وحدت اور جمعیت کا ہے اور تحقیق

فَصَّلَ مَرَاتِبَ تَفْصِیْلِهٖ لِاَنَّهٗ بَیْنَ الْفَرْقِ

مفصل کر دیا اس نے مراتب اس کی تفصیل کے اس لئے کہ بیان کیا اس نے فرق

بَیْنَ مَقَامَاتِهٖ وَمَرَاتِبِهٖ وَاَطْوَارِهٖ وَاَدْوَارِهٖ

درمیان اس کے مقامات کے اور اس کے مراتب اور اطوار اور دوروں

وَذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَاَفْعَالِهٖ لِاَنَّهٗ یَحْكِیْ عَنِ

اور ذات اور صفات اور افعال کے اس لئے کہ وہ حکایت کرتا ہے

الذَّاتِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَالْاَفْعَالِ

ذات اور اسماء اور صفات اور افعال سے

وَعَنِ الْعَوَالِمِ وَاَهْلِهَا وَمَرَاتِبِ الْعَوَالِمِ وَ

اور عوالم سے اور اس کے اہل سے اور مراتب عوالم سے اور

وَاَهْلِهَا وَاَحْوَالِ الْعَوَالِمِ وَاَهْلِهَا فِیْ کُلِّ

اس کے اہل سے اور احوال عوالم سے اور اس کے اہل سے بیچ ہر ایک

مَوْطِنٍ مِّنَ الْمَوَاطِنِ وَعَنِ اقْتِضَآءِ اَهْلِهَا

مکان کے مکانوں سے اور خواہش اس کے اہل سے

اِجْمَالًا وَّتَفْصِیْلًا وَّهٰذِهٖ تَفَاصِیْلُ مَرَاتِبِ

اجمالاً و تفصیلاً اور یہ تفصیلیں مراتب

الْاِنْسَانِ وَهُوَ مَجْمُوْعُ جَمِیْعِهَا فَثَبَتَ اَنَّ

انسان کی ہیں اور وہ مجموعہ ہے تمام کا پس ثابت ہوا کہ

هٰذَا الْکِتَابَ مُعَرِّفُ الْاِنْسَانِ وَمُبَیِّنُ

یہ کتاب تعریف کرنے والی ہے انسان کی اور بیان کرنے والی

مَرَاتِبِهِ الْکُلِّیَّةِ وَالْجُزْئِیَّةِ وَاِذَا تَقَرَّرَ

اس کے مراتب کلیہ اور جزئیہ کی اور جب ثابت ہو چکا

هٰذَا فَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْکِتَابَ الْمُنَزَّلَ عَلَی الْاِنْسَانِ

یہ پس معلوم کر کہ واسطے کتاب کے جو نازل کی گئی ہے اوپر انسان

الْکَامِلِ فَاتِحَةٌ مُسَمًّی بِاُمِّ الْکِتَابِ وَ

کامل کے فاتحہ ہے جس کا نام ام الکتاب ہے اور

جَمِیْعُ مَا فِی الْکِتَابِ مُفَصَّلٌ فِیْهَا مُجْمَلٌ

تمام وہ چیز کہ بیچ کتاب کے مفصل ہے بیچ اس کے مجمل ہے

وَمَا فِيهَا مُجْمَلٌ فَهُوَ فِي الْكِتَابِ مُفَصَّلٌ

اور وہ چیز کہ بیچ اس کے مجمل ہے وہی بیچ کتاب کے مفصل ہے

وَالْفَاتِحَةُ فِي الْبَسْمَلَةِ وَالْبَسْمَلَةُ فِي الْبَاءِ

اور فاتحہ بیچ بسم اللہ کے ہے اور بسم اللہ باء میں

وَالْبَاءُ فِي النُّقْطَةِ مُنْدَرِجَةٌ فَهِيَ أُمُّ الْكِتَابِ

اور باء نقطہ میں داخل ہے پس یہ ام الکتاب ہے

وَجَمِيعُ الْكِتَابِ كَائِنٌ فِيهِ الْحُرُوفُ

اور جمیع الکتاب ہے کہ ہونے والے ہیں اس میں حروف

الْمُقَطَّعَاتُ وَالْمُتَّصِلَاتُ وَالْأَلْفَاظُ وَ

مقطعات اور متصلات اور الفاظ اور

الْكَلِمَاتُ وَالسُّوَرُ وَالْآيَاتُ وَالْكِتَابُ

کلمات اور سورتیں اور آیتیں اور کتاب

عِبَارَةٌ عَنِ انْبِسَاطِهَا وَتَعَيُّنُهَا بِجَمِيعِهَا

مراد ہے فراخی اس کی سے اور تعین اس کے سے بتمامہا

وَانْدِرَاجُ الْكُلِّ فِيهَا عِبَارَةٌ عَنْ عَدَمِ

اور داخل ہونا کل کا اس میں مراد ہے عدم

انْبِسَاطِهَا إِذْ مَا ثَمَّةَ شَيْءٌ غَيْرُهَا فَمَنْ

فراخی اس کی سے اس لئے کہ نہیں اس جگہ کوئی چیز سوائے اس کے سو جس نے

عَرَفَ مَا قُلْنَا عَرَفَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى

پہچانا اس چیز کو کہ ہم نے کہا ہے پہچانے معنے قول اللہ تعالے کے

أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ

کیا نہیں دیکھتا تو طرف رب اپنے کی کہ کس طرح کھینچا اس نے سائے کو اور اگر چاہتا

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا فَمَدُّ الظِّلِّ عِبَارَةٌ

البتہ کرتا اس کو ساکن) پس کھینچنے سایہ سے مراد ہے

عَنِ انْبِسَاطِ النُّقْطَةِ الْوُجُوْدِيَّةِ

فراخی نقطہ وجودیہ سے

وَتَعَيُّنُهَا بِتَعَيُّنَاتِ الْحُرُوْفِ الْاِلٰهِيَّةِ وَ

اور تعین اس کے سے ساتھ تقریری حروف الٰہیہ اور

الْكَوْنِيَّةِ وَالسُّكُوْنُ عِبَارَةٌ عَنْ عَدَمِ

کونیہ سے اور سکون مراد ہے عدم

اِنْبِسَاطِ النُّقْطَةِ الْوُجُوْدِيَّةِ وَتَعَيُّنِهَا

فراخی نقطہ وجودیہ سے اور عدم تعین اس کے سے

بِتَعَيُّنَاتِ الْحُرُوْفِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْكَوْنِيَّةِ

ساتھ تقرر حروف الٰہیہ اور کونیہ کے

وَبَقَائِهَا عَلٰى بَسَاطَتِهَا الْمُنْبَهَةِ عَلَيْهَا

اور عدم بقا اس کے سے اوپر فراخی اس کی کے جو چاہنے والی ہے اوپر اس کے

فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (كُنْتُ كَنْزًا) فَهٰذِهِ

بیچ قول اللہ تعالےٰ کے (میں تھا خزانہ) پس یہ

النُّقْطَةُ الْبَائِيَّةُ اِشَارَةٌ اِلَى النُّقْطَةِ

نقطہ بائیہ اشارت ہے طرف نقطہ

الْوُجُوْدِيَّةِ وَبَاءُ الْبَسْمَلَةِ اِشَارَةٌ اِلٰى

وجودیہ کی اور باء بسم اللہ کی اشارت ہے طرف

اُمِّ الْكِتَابِ الثَّانِيْ وَهُوَ الْقَلَمُ وَلَا رَيْبَ

ام الکتاب دوسری کی اور وہ قلم ہے اور نہیں شک اس میں

أَنَّهٗ كَانَ فِيْهِ مُنْدَرِجًا وَالْبَسْمَلَةُ

کہ تھا وہ داخل اس میں اور بسم اللہ

إِشَارَةٌ إِلٰى أُمِّ الْكِتَابِ الثَّالِثِ وَهُوَ

اشارت ہے طرف ام الکتاب تیسری کی اور وہ

الْعَرْشُ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْعَرْشَ كَانَ

عرش ہے اور نہیں شک اس میں کہ عرش تھا

مُنْدَرِجًا فِي الْعَقْلِ الَّذِيْ هُوَ الْقَلَمُ

داخل بیچ اس عقل کے کہ وہ قلم ہے

وَالْفَاتِحَةُ إِشَارَةٌ إِلَى الْكِتَابِ الْجَامِعِ

اور فاتحہ اشارت ہے طرف کتاب جامع کی

وَهُوَ الْإِنْسَانُ وَلَا شَكَّ أَنَّ الْإِنْسَانَ

اور وہ انسان ہے اور نہیں شک اس میں کہ انسان

قَبْلَ ظُهُوْرِهٖ كَانَ مُنْدَرِجًا فِي جَمِيْعِ

قبل ظہور اپنے کے تھا داخل بیچ تمام

الْمَرَاتِبِ كَانْدِرَاجِ الْكُلِّ فِيْهِ بَعْدَ ظُهُوْرِهٖ

مراتب کے مثل داخل ہونے کل کے بیچ اس کے بعد ظہور اس کے کے

وَانْبِسَاطُ النُّقْطَةِ فِيْ ذَاتِهَا إِشَارَةٌ إِلَى

اور فراخی نقطہ کی بیچ ذات اپنی کے اشارت ہے طرف

الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ الْأَوَّلِ وَانْبِسَاطُ الْبَاءِ

کتاب مبین اول کی اور فراخی باء کی

بِالسِّيْنِ إِشَارَةٌ إِلَى الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ الثَّانِيْ

ساتھ سین کے اشارت ہے طرف کتاب مبین دوسری کی

وَتَفْصِيلُ حُرُوفِ الْبَسْمَلَةِ وَتَدَاخُلُ

اور تفصیل حروف بسم اللہ کی اور تداخل

بَعْضِهَا فِي الْبَعْضِ إِشَارَةٌ إِلَى الْكِتَابِ الْمُبِينِ

بعض اس کے کی بعض میں اشارت ہے طرف کتاب مبین

الثَّالِثِ وَتَكْرَارُ مَا فِي الْبَسْمَلَةِ فِي الْفَاتِحَةِ

تیسری کی اور تکرار اس کا جو ہیچ بسم اللہ کے ہیچ فاتحہ کے

وَتُضَاهِي بَعْضُهَا لِلْبَعْضِ إِشَارَةٌ إِلَى

اور مشابہ ہونا بعض کا واسطے بعض کے اشارت ہے طرف

الْكِتَابِ الْمُبِينِ الرَّابِعِ وَجَمِيعُ الْقُرْآنِ

کتاب مبین چوتھی کی اور تمام قرآن

مِنَ الْفَاتِحَةِ إِشَارَةٌ إِلَى مَرَاتِبِ الْعَالَمِ وَ

فاتحہ سے اشارت ہے طرف مراتب عالم کی اور

أَجْزَائِهَا فَافْهَمْ وَإِذَا تَقَرَّرَ هٰذَا فَاعْلَمْ

اس کی جزوں کی پس سمجھ اور جب ثابت ہوچکا یہ پس معلوم کر

أَنَّ الْفَاتِحَةَ تَنْقَسِمُ عَلَى ثَلٰثَةِ أَقْسَامٍ

کہ تحقیق فاتحہ منقسم ہوتی ہے اوپر تین قسموں کے

قِسْمٌ مُتَعَلِّقٌ بِالْحَقِّ وَقِسْمٌ مُتَعَلِّقٌ

ایک قسم متعلق ساتھ اللہ کے اور دوسری قسم متعلق ہے

بِالْخَلْقِ وَقِسْمٌ جَامِعٌ بَيْنَهُمَا كَمَا

ساتھ خلقت کے اور تیسری قسم جامع ہے درمیان ان دونو کے جیسا کہ

رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت کیا ہے ابوہریرہ رضؓ نے نبی صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ (مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً

وسلم سے یہ کہ فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے پڑھی نماز

لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا اُمَّ الْکِتَابِ فَھِیَ

نہیں پڑھا اس میں ام الکتاب سو وہ

خِدَاجٌ ثَلٰثًا) اَیْ غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ

ناقص ہے یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا) یعنے نہیں کامل ہوتی پس کہا گیا

لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ

واسطے ابی ہریرہ کے تحقیق ہم ہوتے ہیں پیچھے امام کے

قَالَ اقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

کہا پڑھ اس کو بیچ دل اپنے کے اس لئے کہ میں نے سنا ہے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ

کہ فرماتے کہا ہے اللہ تعالے نے تقسیم کیا میں نے نماز کو

بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ وَلِعَبْدِیْ

درمیان اپنے اور درمیان بندے اپنے کے دو حصے اور بندے میرے لے

مَا سَأَلَ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

وہ چیز ہے جو سوال کرے پس جس وقت کہتا ہے بندہ سب تعریف واسطے اللہ کے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ

جو پالنے والا جہانیوں کا ہے کہتا ہے اللہ تعالے صفت کی ہے میری

عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندے میرے نے اور جب کہتا ہے بخشنے والا ہے مہربان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَ

کہتا ہے اللہ تعالےٰ صفت کی ہے مجھ پر بندے میرے نے اور

اِذَا قَالَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

جب کہتا ہے مالک ہے دن جزا کا کہتا ہے اللہ تعالےٰ

مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ

عزت کی ہے میری بندے میرے نے اور جب کہتا ہے بندہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ قَالَ

تیری ہی بندگی کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ کہتا ہے

اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَ

اللہ تعالےٰ یہ درمیان میرے ہے اور درمیان بندے میرے کے اور

لِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ وَاِذَا قَالَ اِھْدِنَا

واسطے بندے میرے کے وہ چیز ہے جو سوال کرے اور جب کہتا ہے دکھلا ہم کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ

راستہ سیدھا راستہ ان کا جو

اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ

انعام کیا ہے تونے اوپر ان کے نہ اُن کا غصہ ہوا ہے اُن پر

وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا

اور نہ گمراہوں کا۔ کہتا ہے اللہ تعالےٰ یہ

لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَاَلَ فَالْفَاتِحَۃَ

واسطے بندے میرے کے ہے اور واسطے بندے میرے کے وہ چیز ہے جو سوال کرے پس فاتحہ

مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۵

اوّل اس کے سے مالک یوم الدین تک۔

مُتَعَلِّقٌ بِالْحَقِّ الصَّرْفِ وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ

متعلق ہے محض ساتھ اللہ کے اور ایاک نعبد

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مُتَعَلِّقٌ بِالْحَقِّ وَالْعَبْدِ

و ایاک نستعین متعلق ہے ساتھ اللہ کے اور بندے کے اور

مِنْ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اِلٰى اٰخِرِ الْفَاتِحَةِ

اہدنا الصراط المستقیم آخر فاتحہ تک

مُتَعَلِّقٌ بِالْعَبْدِ الصِّرْفِ وَلِتَحْقِيْقِ هٰذِهِ الْاَقْسَامِ

متعلق ہے محض ساتھ بندے کے اور واسطے تحقیق ان تینوں قسموں کے

الثَّلٰثَةِ رَسَمْنَا دَائِرَةً وَّقَسَّمْنَاهَا بِقِسْمَيْنِ

لکھا ہے ہم نے ایک دائرہ اور تقسیم کیا ہے ہم نے اس کو ساتھ دو قسموں کے

بِسَبَبِ خَطٍّ مَّارٍّ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْنَاهَا قِسْمًا لِّلْحَقِّ

بسبب ایک خط کے جو گزرنے والا ہے درمیان ان دونوں کے اور کیا ہے ہم نے اس کو ایک قسم واسطے اللہ

وَقِسْمًا لِّلْعَبْدِ وَقِسْمًا جَامِعًا لَّهُمَا وَهِيَ هٰذِهٖ

اور دوسری قسم واسطے بندے کے اور تیسری قسم جامع واسطے اُن دونوں کے اور وہ یہ ہے

قوسِ الٰہی

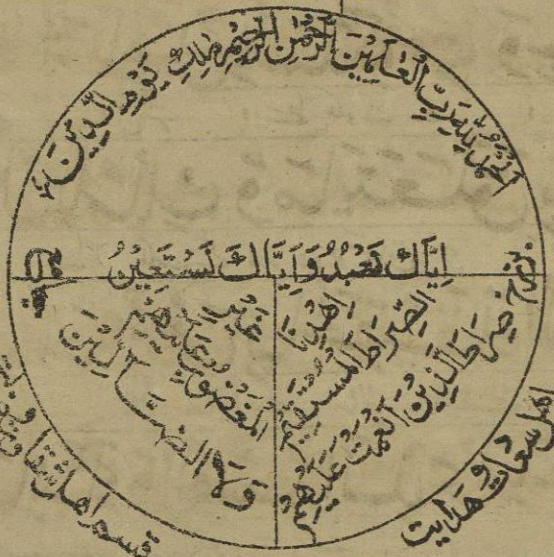
الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين
متعلق ايّاك نعبد وايّاك نستعين بالحق والعبد
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم
غير المغضوب عليهم ولا الضالين
قسم اهل سعادت و هدايت
قسم اهل شقاوت و ضلالت

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذِهِ الدَّآئِرَةَ الْكُلِّيَّةَ

اور معلوم کر تحقیق یہ دائرہ کلیہ

مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ جَبَرُوْتِهَا

شامل ہے اوپر تمام موجودات کے اوپر جبروت

وَمَلَكُوْتِهَا وَبَرْزَخِ جَامِعٍ وَّمُلْكِهَا فَمَا

اور ملکوت اور ملک کے جو

يَتَعَلَّقُ بِالْحَقِّ مِنْهَا يُسَمّٰى بِالْجَبَرُوْتِ

متعلق ہے ساتھ حق کے اس سے نام رکھا ساتھ جبروت کے

وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْعَبْدِ يَنْقَسِمُ قِسْمَيْنِ

اور جو متعلق ہے ساتھ بندے کے منقسم ہوتا ہے دو قسم

قِسْمٌ سُمِّيَ بِالْمَلَكُوْتِ وَقِسْمٌ سُمِّيَ

ایک قسم نام رکھی گئی ہے ساتھ ملکوت کے اور دوسری قسم نام رکھی گئی

بِالْمُلْكِ فَاِنَّ لِلْعَبْدِ رُوْحًا وَّجِسْمًا

ساتھ ملک کے پس اس لئے کہ واسطے بندے کے روح ہے اور جسم

رُوْحُهٗ شَامِلٌ لِّلْمَلَكُوْتِ وَجِسْمُهٗ

روح اس کا شامل ہے واسطے ملکوت کے اور جسم اس کا

شَامِلٌ لِّلْمُلْكِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِالْحَقِّ وَ

شامل ہے واسطے ملک کے اور وہ جو متعلق ہے ساتھ اللہ اور

الْعَبْدِ مَعًا سُمِّيَ بِالْحَقِيْقَةِ الْكُلِّيَّةِ

بندے دونوں کے نام رکھا گیا ہے ساتھ حقیقت کلیہ

الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْقِسْمُ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ

انسانیہ کے اور وہ قسم جو متعلق ہے

بِالْعَبْدِ كَمَا قُسِّمَ قِسْمَيْنِ وَسُمِّيَ كُلٌّ

ساتھ بندے کے جیسا کہ تقسیم کی گئی ساتھ دو قسم کے اور نام رکھا گیا ہے ہر

قِسْمٍ بِاسْمٍ كَذٰلِكَ خُصِّصَ قِسْمٌ

ایک قسم کا ساتھ ایک نام کے ایسا ہی خاص کی گئی ہے ایک قسم

بِاَهْلِ السَّعَادَةِ وَالْهِدَايَةِ وَهُوَ مِنْ

ساتھ اہل سعادت اور ہدایت کے اور وہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اِلٰى اَنْعَمْتَ

اہدنا الصراط المستقیم سے انعمت

عَلَيْهِمْ وَقِسْمٌ بِاَهْلِ الشَّقَاوَةِ وَالضَّلٰلَةِ

علیہم تک اور ایک قسم ساتھ اہل شقاوت اور ضلالت کے

وَهُوَ مِنْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اِلٰى

اور وہ غیر المغضوب علیہم سے

وَلَا الضَّآلِّيْنَ وَذٰلِكَ لِاَنَّ عَالَمَ

ولا الضالین تک اور یہ اس لئے عالم

الْجَبَرُوْتِ جَامِعٌ لِلْجَلَالِ وَالْجَمَالِ

جبروت کا جامع ہے واسطے جلال اور جمال کے

وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمَا مَظْهَرَانِ

اور ضرور ہے یہ کہ ہو واسطے اُن دونو کے دو مظہر

لِيَظْهَرَ بِهِمَا اَحْكَامُهُمَا فَاَهْلُ السَّعَادَةِ

تاکہ ظاہر ہوں ساتھ ان دونو کے حکم اُس کے پس اہل سعادت

وَالْهِدَايَةِ وَهُمْ اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ مَظْهَرُ

اور ہدایت کے اور وہ اصحاب الیمین ہیں مظہر

الْجَمَالِ وَاَهْلُ الشَّقَاوَةِ وَالضَّلَالَةِ

جمال کے ہیں اور اہل شقاوت اور ضلالت کے

وَهُمْ اَصْحَابُ الشِّمَالِ مَظْهَرُ الْجَلَالِ

اور وہ اصحاب شمال کے ہیں مظہر جلال کے ہیں

وَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمَا مَقَامَانِ لِيَظْهَرَ

اور ضرور ہے کہ ہو واسطے ان دونو کے دو مقام تاکہ ظاہر ہوں

فِيْهِمَا اَحْكَامُهُمَا وَاَخْلَاقُهُمَا وَاَعْمَالُهُمَا

بیچ اُن دونو کے حکم اُن کے اور اخلاق اُن کے اور عمل اُن کے

وَهُمَا الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَجَمِيْعُ ذٰلِكَ

اور وہ دونو جنت اور دوزخ ہیں اور تمام یہ

مُنْدَرِجٌ فِي الْقِسْمِ الَّذِيْ يَتَعَلَّقُ بِالْعَبْدِ

داخل ہے بیچ اس قسم کے جو متعلق ہے ساتھ بندے کے

وَاَمَّا الْقِسْمُ الْمُتَعَلِّقُ بِالْحَقِّ وَالْعَبْدِ

اور لیکن وہ قسم جو متعلق ہے ساتھ اللہ کے اور بندے

مَعًا الَّذِيْ سُمِّيَ بِالْحَقِيْقَةِ الْكُلِّيَّةِ

دونو کے جس کا نام حقیقت کلیہ

الْاِنْسَانِيَّةِ فَهُوَ مَرْتَبَةُ اَهْلِ الْكَمَالِ

انسانیہ ہے پس وہ مرتبہ اہل کمال کا ہے

وَمَقَامُ الْمُطَّلِعِ وَمَنْزِلُ الْاَشْرَافِ

اور مقام طلوع اور منزل بزرگوں کی

عَلَى الْاَطْرَافِ وَمَوْقِفُ الْاَعْرَافِ

طرفوں پر اور آرامگاہ اعراف کی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَعَلَی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے اور اوپر اعراف کے مرد ہیں

یَّعْرِفُوْنَ کُلًّا بِسِیْمٰھُمْ لِاَنَّھُمْ مُّحِیْطُوْنَ

پہچانتے ہیں ہر ایک کو ساتھ پیشانی اُن کی کے اس لئے کہ وہ احاطہ کرنیوالے ہیں

عَلَی الْکُلِّ وَلَھُمُ الْکَمَالُ الْمُتَعَلِّقُ بِالذَّاتِ

اوپر کل کے اور واسطے اُن کے کمال کے جو متعلق ہے ساتھ ذات کے

وَالْجَلَالُ وَالْجَمَالُ مُنْدَرِجَانِ فِیْ

اور جلال اور جمال دونو داخل ہیں بیچ

الْکَمَالِ وَاَرْبَابُ ھٰذَا الْمَوْقِفِ الْعَارِفُوْنَ

کمال کے اور اصحاب اِس جگہ کے عارف

الْمُوَحِّدُوْنَ۔ وَاِذَا تَقَرَّرَ ھٰذَا فَاعْلَمْ

موحد ہیں اور جب ثابت ہوچکا یہ پس معلوم کر

اَنَّ فِیْ ھٰذَا الْبَرْزَخِ یَتَّصِفُ الْحَقُّ تَعَالٰی

کہ تحقیق بیچ اِس برزخ کے متصف ہوتا ہے اللہ تعالےٰ

بِصِفَاتِ الْعَبْدِ مِنَ الضَّحِکِ وَالْبُکَاءِ

ساتھ صفات بندے کے ہنسی اور رونے

وَالْبَشَاشَۃِ وَالْفَرَحِ وَالْمَکْرِ وَالْاِسْتِھْزَاءِ

اور بشاشت اور خوشی اور مکر اور استہزاء

وَالْمَرَضِ وَالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ وَمَا اَشْبَہَ

اور مرض اور بھوک اور پیاس اور جو مشابہ ہو

ذٰلِکَ وَالْعَبْدُ یَتَّصِفُ بِصِفَاتِ الْحَقِّ تَعَالٰی

اُس کو اور بندہ متصف ہوتا ہے ساتھ صفات اللہ تعالےٰ کے

مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْاِرَادَةِ وَالْقُدْرَةِ

حیات اور علم اور ارادہ اور قدرت

وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْكَلَامِ وَالْاِحْيَاءِ

اور سماع اور نظر اور کلام اور زندہ کرنے

وَالْاِمَاتَةِ وَالْاِنْبِسَاطِ وَالْاِنْقِبَاضِ

اور مارنے اور کشادگی اور تنگی

وَالتَّصَرُّفِ فِي الْاَكْوَانِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

اور تصرف سے بیچ رنگوں کے اور غیر اس کے سے

فَهٰذَا الْبَرْزَخُ هُوَ مَرْتَبَةُ التَّنَزُّلِ

پس یہ برزخ وہ مرتبہ تنزل

الرَّبَّانِيِّ لِيَتَّصِفَ الرَّبُّ فِيْهَا بِالصِّفَاتِ

ربانی کا ہے تاکہ متصف ہو پروردگار اُس میں ساتھ صفات

الْعَبْدَانِيَّةِ وَمَرْتَبَةُ ارْتِفَاعِ الْعَبْدِ

عبودیت کے اور مرتبہ بلندی آدمی کا ہے

لِيَتَّصِفَ الْعَبْدُ فِيْهَا بِالصِّفَاتِ

تاکہ متصف ہو بندہ بیچ اس کے ساتھ صفات

الرَّبَّانِيَّةِ فَهِيَ الْعَمٰى الْمَذْكُوْرُ فِي

ربانی کے پس یہی عما مذکور ہے بیچ

الْحَدِيْثِ الْمَشْهُوْرِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اَخَافُ

حدیث مشہور کے اور اگر نہ ہوتی یہ بات کہ خوف کرتا میں

عَنِ التَّطْوِيْلِ وَالْاِعْرَاضِ عَنِ التَّوْحِيْدِ

طوالت سے اور اعراض توحید سے

ن العماء

ن سفیدا ابر کہ بر کوہ نشیند باشد ۱۲

لَذَكَرْتُ فِي هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ الْعَمَائِيَّةِ

البتہ ذکر کرتا میں بیچ مرتبہ عمائیہ کے

أَسْرَارَهَا فَأَخَذْتُ لِذٰلِكَ عِنَانَ

اس کے اسرار کو پس پکڑا میں نے واسطے اِس کے باگ

الْقَلَمِ وَاكْتَفَيْتُ بِمَا يَلِيقُ بِهٰذَا

قلم کی اور کفایت کی میں نے ساتھ اس کے لائق ہے ساتھ اِس

الْمُخْتَصَرِ فَثَبَتَ عَلٰى مَا قَرَّرْنَا أَنَّ فَاتِحَةَ

مختصر کے پس ثابت ہوا اوپر اس کے کہ تقریر کی ہم نے یہ کہ فاتحہ

الْكِتَابِ جَامِعَةٌ لِجَمِيعِ الْمَرَاتِبِ وَ

الکتاب جامع ہے واسطے تمام ان مراتب اور

الْعَوَالِمِ الَّتِي هِيَ الْكِتَابُ وَجَمِيعُ

عوالم کے جو وہ کتاب ہے اور تمام

الْمَرَاتِبِ وَالْعَوَالِمِ فِيهَا مُنْدَرِجَةٌ

مراتب اور عوالم بیچ اس کے داخل ہیں

وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ بِأُمِّ الْكِتَابِ

اور اسی واسطے نام رکھا گیا ہے ساتھ ام الکتاب کے

وَأَمَّا الْبَسْمَلَةُ الْمَوْسُومَةُ بِأُمِّ الْأُمِّ

اور لیکن بسم اللہ جس کا نام ام لام ہے

فَهِيَ أَيْضًا عَلٰى قِسْمَيْنِ قِسْمٌ مِنْهَا مَا يَتَعَلَّقُ

سو یہ بھی اوپر دو قسم کے ہے قسم اس سے وہ ہے جو متعلق ہے

بِالذَّاتِ وَهُوَ الْبَسْمُ وَقِسْمٌ يَتَعَلَّقُ

ساتھ ذات کے اور وہ بسم ہے اور قسم متعلق

بِالصِّفَاتِ وَهُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَمَا

ساتھ صفات کے اور وہ الرحمٰن الرحیم ہے اور وہ جو

بَيْنَهُمَا فَهُوَ جَامِعٌ لِّلْقِسْمَيْنِ وَمُقَابِلِهِمَا

درمیان ان دونو کے ہے سو وہ جامع ہے واسطے دو قسموں کے اور مقابل اُن دونوں کا

وَهِيَ فِيْهِ جَمْعٌ وَّهُوَ اللّٰهُ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ

اور وہ دونو بیچ اسکے اکٹھے ہیں اور وہ اللہ ہے اور اگر تو چاہے یہ کہ

تَرْسِمَ عَلَيْهَا دَائِرَةً فَارْسِمْهَا وَاجْعَلْهَا

لکھے اوپر اس کے دائرہ پس لکھ اس کو اور کر اس کو

قَابَ قَوْسَيْنِ بِخَطٍّ مَّارٍّ فِيْ وَسْطِهَا فَثَبِّتْ

قاب قوسین ساتھ خط کے جو گزرنیوالا ہے بیچ اس کے وسط کے پس ثابت کر

الْبَسْمَلَةَ فِي الْقَوْسِ الْاَيْمَنِ وَالرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ

بسم کو بیچ قوس داہنے اور الرحمن الرحیم

فِي الْقَوْسِ الْاَيْسَرِ وَاللّٰهَ فِي الْبَرْزَخِ

بیچ قوس بائیں کے اور اللہ بیچ برزخ کے ہے

لِاَنَّهٗ اِسْمٌ لِّلذَّاتِ الْمَوْصُوْفَةِ

اِس لئے کہ وہ اسم ہے واسطے ذات کے جو موصوف ہے

بِجَمِيْعِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

ساتھ تمام اسماء اور صفات کے

فَهُوَ بَرْزَخٌ مِّنْ حَيْثُ جَمْعِيَّتِهٖ

پس وہ برزخ ہے اس حیث سے کہ وہ جامع ہے

لِلْقِسْمَيْنِ وَهِيَ هٰذِهٖ

واسطے دو قسموں کے اور وہ یہ ہے

هٰذِهٖ دَائِرَةُ اُمِّ الْاُمِّ يَعْنِيْ بَسْمَلَةٌ

قَوْسٌ اَيْمَنُ

قَوْسٌ اَيْسَرُ

وَاعْلَمْ اَنَّ الْبَسْمَلَةَ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى ثَلٰثَةِ

اور معلوم یہ کہ بسم اللہ شامل ہے اوپر تین

اَسْمَآءٍ وَهِيَ اللّٰهُ وَالرَّحْمٰنُ وَالرَّحِيْمُ وَبَرْزَخٌ

ناموں کے اور وہ اللہ اور رحمٰن اور رحیم ہیں اور برزخ

جَامِعٍ فَاَمَّا اللّٰهُ فَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى الْجَمِيْعِ

جامع کے اور لیکن اللہ سو وہ شامل ہے اوپر تمام

الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ الْفَاعِلَةِ وَالْقَابِلَةِ

ناموں کے اور صفات فاعلہ اور قابلہ کے

وَالْحَقِيْقَةِ الْمُسْتَعِدَّةِ لِلْفَاعِلَةِ وَالْقَابِلَةِ

اور حقیقت کے جو قوت رکھنے والی ہے واسطے فاعلہ اور قابلہ کے

فَارْسُمْ فِيْهَا دَآئِرَةً اُخْرٰى كَمَا قُلْتُ وَاَثْبِتْ

پس لکھ بیچ اس کے دائرہ دوسرا جیسا کہ میں نے کہا ہے اور ثابت رکھ

الْفَاعِلَةَ فِي الْأَيْمَنِ وَلْقَابِلَةَ

فاعلہ کو بیچ دائیں طرف کے اور قابلہ کو

فِي الْأَيْسَرِ وَالْحَقِيقَةَ الْمُسْتَعِدَّةَ

بیچ بائیں طرف کے اور حقیقت کو جو قوت رکھنے والی ہے

لَهُمَا فِي الْبَرْزَخِ كَمَا تَرَى فَاشْهَدْ هٰكَذَا

واسطے اُن دونو کے بیچ برزخ کے جیسا کہ تو دیکھتا ہے پس لکھ اِس طرح

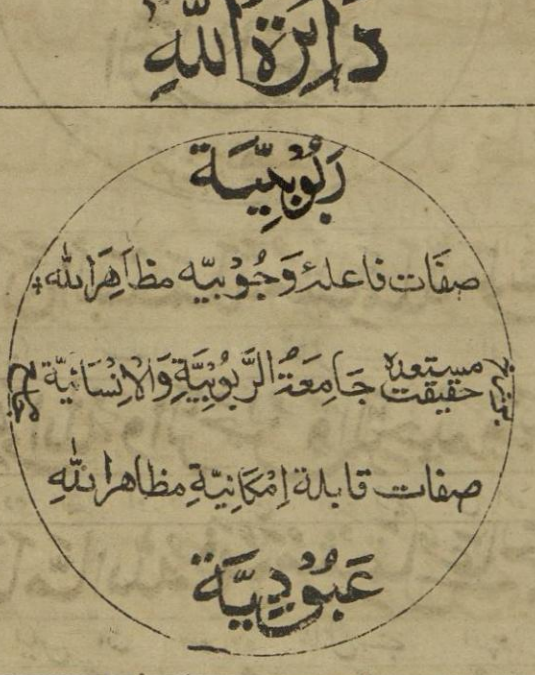

وَأَمَّا الرَّحْمٰنُ فَهُوَ اسْمٌ لِلْحَقِّ بِاعْتِبَارِ

اور لیکن رحمٰن سو وہ اسم ہے واسطے اللہ کے باعتبار

انْبِسَاطِ الْوُجُودِ عَلَى الْأَعْيَانِ

فراخی وجود کے اوپر اشخاص کے

وَالرَّحِيمُ اسْمٌ لَهُ بِاعْتِبَارِ

اور رحیم اسم واسطے اس کے باعتبار اُس کے

اِخْتِصَاصِهٖ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ بِحِصَّةٍ

اختصاص کے ہر ایک شخص سے ساتھ حصہ کے

مِّنْ حِصَصِ الْوُجُوْدِ فَالْحَقُّ بِنَفْسِهٖ

حصوں وجود سے پس اللہ بذاتہٖ

اَلرَّحْمَةُ الْاِمْتِنَانِيَّةُ الْعَامَّةُ الْمَخْصُوْصَةُ

رحمت ہے احسان کرنے والی عام مخصوص

بِالرَّحْمٰنِ وَالْوُجُوْدِيَّةُ الْخَاصَّةُ

کے ساتھ رحمٰن اور وجودیہ خاصہ

اَلْمُتَّصِلَةُ بِالرَّحِيْمِ يَزِيْدُ ظُهُوْرَ

متصل ساتھ رحیم کے ارادہ کرتا ہے ظاہر کرنے

اَلْمَرْحُوْمِ لِيَظْهَرَ بِهٖ سِرُّ رَحْمَةِ

مرحوم کا تاکہ ظاہر ہو بسبب اُس کے بھید رحمت

اَلرَّحْمَانِيَّةِ وَبِاَعْمَالِ الْمَرْحُوْمِيْنَ

رحمانیت کا اور ساتھ عملوں مرحومین کے

عِنْدَ اِعْطَاءِ جَزَآئِهِمْ رَحِيْمِيَّةٌ

وقت دینے بدلہ اُن کے کے رحیمیت اس کی

فَوَقَعَتْ نِسْبَةُ الرَّحْمَةِ بَيْنَ

پس واقع ہوئی نسبت رحمت کی درمیان

اَلْمُنْتَسِبِيْنَ وَهُوَ الرَّحْمٰنُ وَالرَّحِيْمُ

منتسبین اور وہ رحمٰن ہے اور رحیم

وَالْمَرْحُوْمُ فَافْهَمْ فَاِذَا فَهِمْتَ

اور مرحوم پس سمجھ سو جب سمجھا تو نے

فَارْسُمْ دَائِرَةً لِاسْمِ الرَّحْمٰنِ فَافْعَلْ فِيهَا

پس لکھ دائرہ واسطے اسم رحمٰن کے سو کر اس میں

مَا فَعَلْتَ فِي غَيْرِهَا وَاثْبِتِ الْاِسْمَ

وہ جو کیا تو نے بیچ غیر اس کے اور ثابت رکھ اسم کو

فِي الْقَوْسِ الْاَيْمَنِ وَكُلِّيَّاتِ الْمَرَاتِبِ فِي

بیچ قوس طرف کے اور کلیات مراتب کے بیچ

الْاَيْسَرِ لِاَنَّ رَحْمَةَ الرَّحْمٰنِ وَسِعَتْ

بائیں طرف کے اس لئے کہ رحمت رحمٰن کی فراخ ہو گئی ہے

كُلَّ شَيْءٍ وَكُلُّ مَنْ وَسِعَتْهُ الرَّحْمَةُ

ہر شے کو اور ہر وہ شخص جو فراخ ہو اس کو رحمت

فَهُوَ مَرْحُومٌ وَاثْبِتِ الرَّحْمَةَ فِي

سو وہ مرحوم ہے اور ثابت رکھ رحمت تو بیچ

الْبَرْزَخِ كَمَا تَرَاهُ

برزخ کے جیسا کہ تو دیکھتا ہے

وَافْعَلْ فِي الرَّحِيْمِ مَا فَعَلْتَ فِي

اور کر بیچ رحیم کے وہ جو کیا تونے بیچ

الرَّحْمٰنِ اِلَّآ اَنَّ رَحْمَةَ الرَّحِيْمِ رَحْمَةٌ

رحمٰن کے مگر یہ کہ رحمت رحیم کی رحمت ہے

وَجُوْدِيَّةٌ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْعَمَلِ فَمَرْحُوْمُهَا

وجودیہ متعلق ساتھ عمل کے پس مرحوم اس کے

الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

وہ مومن ہیں جو عمل کرتے ہیں نیکیوں کا

فَاَثْبِتِ اسْمَ الرَّحِيْمِ فِي الْاَيْمَنِ

پس ثابت رکھ اسم رحیم کا بیچ دائیں طرف کے

وَاسْمَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْاَيْسَرِ وَالرَّحْمَةِ

اور اسم مومنین کا بیچ بائیں طرف کے اور رحمت کر

فِي الْبَرْزَخِ كَمَا تَرَاهُ

بیچ برزخ کے جیسا کہ تو دیکھتا ہے اس کو

دَائِرَةُ الرَّحِيْمِ

وَبِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ حُكْمُ الْاُصُوْلِ

اور ساتھ اس اعتبار کے حکم اصول کا

يَسْرِيْ فِي الْفُرُوْعِ فَلِكُلِّ حَرْفٍ

جاری ہوتا ہے بیچ فروع کے پس واسطے ہر ایک حرف کے

مِّنْ حُرُوْفِ الْبَسْمَلَةِ وَالْفَاتِحَةِ

حروف بسم اللہ سے اور فاتحہ سے

وَلِكُلِّ سُوْرَةٍ اِجْمَالًا وَّلِاٰيَاتِهَا

اور واسطے ہر ایک سورت کے باعتبار اجمال کے اور واسطے اسکی ذات کے

وَكَلِمَاتِهَا وَحُرُوْفِهَا تَفْصِيْلًا

اور کلمات اور حروف کے باعتبار تفصیل کے

دَائِرَةٌ مُقَوَّسَةٌ بِقَوْسَيْنِ وَبَرْزَخٌ

دائرہ ہے قوس بنا گیا ساتھ دو قوسوں کے اور برزخ

جَامِعٌ بَيْنَهُمَا وَذٰلِكَ لَا يَسَعُ فِيْ

جامع ہے درمیان اُن دونو کے اور یہ نہیں گنجایش رکھتا بیچ

هٰذَا الْمُخْتَصَرِ وَلَا فِيْ جَمِيْعِ الْعَوَالِمِ

اس مختصر کے اور نہ بیچ تمام عوالم کے

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى) قُلْ لَّوْ كَانَ

جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے کہہ (اے محمدؐ) اگر ہو

الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ

دریا سیاہی واسطے کلمات رب میرے کے

لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ

البتہ تمام ہوجائے دریا پہلے اس کے کہ تمام ہوں

كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝

کلمات رب میرے کے اگر لائیں ہم ساتھ مثل اس کے کے مدد

فَاكْتَفَيْنَا عَلٰى مَا رَقَمْنَا وَاللّٰهُ

پس کفایت کی ہم نے اوپر اس کے جو لکھا ہم نے اور اللہ

يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ

کہتا ہے حق اور وہ ہدایت کرتا ہے راستہ کی

وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

اور وہ کافی ہے ہم کو اور اچھا کارساز ۝

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا

بارخدایا درود بھیج اوپر سردار ہمارے

مُحَمَّدٍ اَوَّلِ كُلِّ شَيْءٍ وَّاَوْسَطِ

محمد کے کہ وہ اوّل ہر چیز کا ہے اور اوسط

كُلِّ شَيْءٍ وَّاٰخِرِ كُلِّ

ہر چیز کا ہے اور آخر ہر

شَيْءٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى۔

چیز کا ہے جیسا کہ پسندیدہ ہو تجھ کو اور تو راضی ہووے

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَاَحْفَادِهٖ

اور اوپر آل اس کی اور اولاد اس کی اور احفاد اس کے

وَاَصْحَابِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ

اور یاروں اس کے اور گروہ اس کے کی

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

نبیوں اور مرسلوں

وَالْاَوْلِیَآءِ الصَّالِحِیْنَ بِرَحْمَتِکَ

اور دوستوں جو شائستگی والے ہیں ساتھ رحمت اپنی کے

یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے زیادہ رحم کرنے والے رحمت کرنیوالوں کے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کا رسول ہے

حیاتِ جاودانی

یعنے

مناقب و حالاتِ حضرت محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بزبانِ اردو

یہ کتاب نایاب جو حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین سید شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و کرامات و مناقب میں جامع ہے عربی کتاب قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقادر مطبوعہ مصر کا نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت موصوف کے بچپن سے لیکر اخیر تک کے کل حالات مع کرامات عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپ کے علم و فضل کے حالات۔ آپ کے مدرسہ کی کیفیت۔ آپ کے یاران صحبت کے سوانح اور اُن بزرگوں کے حالات جو آپ کے زمانہ میں اولیاء کرام میں سے تھے۔ نیز آپ کے شاگردوں کے حالات اور اُن لوگوں کا ذکر جن کو جناب عالیمقام سے فیض باطنی نصیب ہوا ہے۔ آپ کے فرزندان عالیمقام کے حالات اور شجرۂ انساب اس کے علاوہ دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی ایسی جامع کتاب نہیں چھپی۔ لہذا بپاس خاطر عاشقانِ جناب غوث الاعظم و طالبانِ جمال محبوب ربانی غوث الثقلین سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیش بہا کتاب کو عربی سے اُردو میں بصرف زرِ کثیر ترجمہ کرایا گیا ہے۔ خوش خط

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸)

المشتہران

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین ککے زئی تاجرانِ کتب قومی

کوچہ ککے زیاں منزل نقشبندیہ بازار کشمیری

لاہور

اردو ترجمہ کتاب انیس الارواح

اس کتاب میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح ملفوظات ہیں مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح قیمت ۴ر

اردو ترجمہ کتاب زبدۃ المقامات

یہ نادر اور بیمثل کتاب حضرت قطب الاقطاب ہادیٔ شیخ و شاب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح و خواجہ جہان شاہ والامکان حضرت خواجہ باقی باللہ رح اور آپ کے خلفائے نامدار اور آپ کی اولاد پاک کے حالات پاک سے پُر ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت عا

ہشت بہشت اُردو

یعنی مکمل مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان چشت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ اس میں آٹھ اکابر حضرات چشت کے ملفوظات درج ہیں۔ اور انکے پڑھنے سے برکات الٰہی نازل ہوتے ہیں۔ بہت بڑی کتاب ہی قیمت عا ۸ر

راحت القلوب اردو

ملفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔ مرتبہ حضرت محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ۔ قیمت ۶ر

اُردو ترجمہ کتاب فوائد السالکین

اس کتاب میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح کے ملفوظات ہیں۔ مرتبہ بابا فرید الدین گنجشکر رح قیمت ۲ر

اُردو ترجمہ کتاب سر العارفین

یعنی حالات و کرامات بزرگان عظام چشت از ابتدائے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تا حضرت شیخ شہاب الدین رح اور آپ کے خلیفہ شیخ عماد الدین تک مفصل درج ہیں۔ از شیخ بہاؤ الدین محمود ناگوری رح قیمت عا

اردو ترجمہ کتاب سراج العارفین

یہ کتاب حضرت خواجہ محمد بہادر رح سکنہ سرائے توین علاقہ سنبھل کی تصنیف لطیف میں سے ہے قابل دید کتاب ہی قیمت ۴ر

اردو ترجمہ ہر سہ دفتر

مکتوبات شریف

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مع سوانح عمری

کون شخص ہے جو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی سے واقف نہ ہو۔ یہ وہ مجموعہ مکتوبات ہے جو آپ نے وقتہً فوقتہً اپنے پیر حضرت باقی باللہ قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں اور نیز دیگر احباب کی طرف ارقام فرمائے تھے۔ اور جن کی تلاش اور جستجو میں مدت مدید اور عرصہ بعید سے طالبان مولیٰ عموماً اور حلقہ بگوشان سرکار عالیہ نقشبندیہ خصوصاً حیران اور سرگردان پھرتے تھے۔ چونکہ یہ گنجینہ اسرار معانی نہایت دقیق فارسی زبان میں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کی فہمید سے باہر تھا۔ لہٰذا ہم خادمان فقرا نے بپاس خاطر ہر چہار سلاسل عالیہ اور حلقہ بگوشان خاندان عالیہ نقشبندیہ کیلئے بصرف زر کثیر اردو ترجمہ کرا کر نہایت خوش قلم اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر طبع کرائے گئے ہیں۔ جن کو خرید کر ہر ایک طالب مولےٰ بیساختہ یہ شعر ورد کریگا ؎

جماد چند دادم جاں خریدم — بنام ایزد عجب ارزاں خریدم

قیمت

دفتر اول	دفتر دوم	دفتر سوم
۸؍	۸؍	۱۲؍

سوانح عمری مجدد صاحب علیحدہ بھی ملسکتی ہے قیمت ۸؍

المشتہران
ملک فضل الدین و ملک چنن الدین و ملک تاج الدین تکے زئی تاجران کتب قومی منزل نقشبندیہ
کوچہ کوکے زئیاں بازار کشمیری لاہور

آپ نے کبھی غور کیا
قانونِ شکنی قوم کی
بن سکتی ہیں۔ اور